جلد اول

اصول دہرم شاستر

یعنی

تالیف کلیات مسائل وراثت و معاہدات و امور متفرقہ

مع

تنبیہات متضمن تشریح و توضیح کے

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں چھپی

سنہ ١٨٦٣ع

فہرست مضامین جلد اول اصول دھرم شاستر

(ث)

ج

(ن)

تمام شد

اصول دھرم شاستر

پہلا باب

حق ملکیت کے بیان مین

چار اقسام کی ملک ہین

دھرم شاستر کے بموجب ملک چار قسم کی ہے - غیر منقولہ - منقولہ - موروثی - مکسوبہ - غیر منقولہ و منقولہ گو شاستر کے الفاظ کا ٹھیک ترجمہ ہے مگر اشیاے غیر منقولہ مین دھرم شاستر کے بموجب دوسری قسم کی ملک بھی داخل ہے مثلاً غلام اور حقوق خوردنو[ش] اور کفالات اراضی ۱؎ اس امر کی تنقیح مین کوشش کرنا کہ ہندؤن کے خیالات کے بموجب ملکیت کے حق کی بنا کیا ہے یا کہ ہندوستان مین حقوق مقابضت مال غیر منقولہ کی کیا حقیقت ہے اس قسم کی کتاب مین جسکا مقصود صرف یہ ہے کہ روزمرہ کے عملدرآمد مین اوس سے منفعت حاصل ہو بفائدہ ہے ہندؤن کے قانون دانون نے (جو شرح و بسط کے ساتھہ لکھنے مین مخصوص ہین) استحصال جایداد کے مختلف طریقون مین مثلاً مقابضت یا وراثت یا بخشش یا اشترا وغیرہ کی تشریح بڑی محنت و موشگافی کے ساتھہ کی ہے - اس جگہ اوس حق ملکیت کی نسبت جو وراثت سے حاصل ہوتا ہے تحقیقات کرنا کافی ہے کیونکہ تمام امور

۱؎ جیمتوا ہن جس سے خلاصہ جلد ۲ صفحہ ۴۴ مین حوالہ دیا گیا ہے ۔

جو بالغ و عاقل ہیں وے ایسے ہی استحقاق سے تعلق رکھتے ہیں ورنہ ایک شخص جو لاوارث ہے وہ اپنے مال پر خواہ اوس نے اوسے کسی ذریعہ سے حاصل کیا ہو بلا تخصیص اختیار کلی رکھتا ہے — یہ امر ظاہراً مسلم علم ہے کہ حق مستقل قایم باوجود ولادت کی آپ ہی سے حاصل ہوتا ہے گو کہ اس امر کی ثبوت کرنے کے لیے محض حق مذکور واسطے حاصل حق ملکیت کے کافی نہیں ہے بہت مباحثہ ہوا ہے — اور قول فیصل جو اکثروں نے تسلیم کیا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق ملکیت قایم باوجود ولادت سے حاصل ہے وہ اور قابض حال کا ملکیت سے بے تعلق ہو جانا موت کے باعث یا کسی اور وجہ سے ایسے امر ہیں جو بلکہ اس حق ملکیت کو پیدا کرتے ہیں استحقاق قایم باوجود کی تکمیل اوسوقت ہوتی ہے جبکہ امر مانع دور ہو جاوے [1] یعنی مالک کے مرجانے یا قانوناً محروم ہو جانے یا ارادے خواہ اوسکے بخوشی چھوڑ دینے سے اپنے استحقاق کو [2] مالک غیر منقولہ موروثی پر جو استحقاق حاصل ہوتا ہے وہ ہمیشہ محدود ہے اوسکے نسبت یہ امر قرار دیا گیا ہے کہ جو شخص کہ اوس پر قابض ہو اوسکے بیٹے اور پوتے اور پرپوتے بھی ایسی ملکیت پر اسیقدر استحقاق رکھتے ہیں جسقدر کہ خود شخص قابض کو حاصل ہے بشرطیکہ وے اون عیوب عقلی اور جسمانی سے بری ہوں جن سے حیثیت ورثہ کی زایل ۞

حق وراثت کیونکر پیدا ہوتا ہے

---

۱ سری کرشنا جی کا حوالہ خلاصہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۵ میں دیا ہے ۞

۲ اگر مورث بارہ برس کے عرصہ سے زیادہ مفقود الخبر ہو تو اوسکے وارثوں کو قانوناً حق وراثت کا پہونچتا ہے یہ مسئلہ ایک مقدمہ میں جو صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۴۳ میں پیش ہوا تسلیم کیا گیا اور یہ قرار پایا کہ شخص مفقود الخبر کو بارہ برس کے عرصہ کی اجازت دینی چاہیے بعد اوس عرصہ کے اسکا وفات پانا قیاس کر لیا جاویگا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۰ دیکھو — مگر بعض علما کی راے یہ ہے کہ یہ عرصہ باختلاف عمر شخص مفقود الخبر کے مختلف ہونا چاہیے جلد ۲ میں مقدمہ کی تنبیہ متعلقہ صفحہ ۹ دیکھو ۞

ہو جاتی ہے ... اگر شخص قابض کو شاستر سے خواہ رواج یا ضروری صورتوں کے اور کسی صورت
میں ملک کے انتقال کا اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ بیدا (پیدا) کی اولاد میں کسی کو وہ صورت
کی نسبت زیادہ حصہ جائداد موروثی کا انتقال کر دینے کا اختیار ہے ہر قسم کی ملک منقولہ کے
تمام صورتوں میں جو مسبوت اور منسوبہ ملک غیر منقولہ کے خواہ وہ قابض کی کسبی
ہو یا ورثہ اپنے مورثوں سے تحت سے نکل جانے کی بابت اسکو جو حاصل کیا ہو
اسکو اختیار انتقال یا تقسیم کا مستحق ہے ... حاصل ہے لیکن شخص کی
جائداد جو اسکے ذمہ ہوگی ہے جبکہ ... ملک غیر منقولہ موروثی کا
اختیار کامل حاصل نہیں ہے اور دھرم شاستر میں وصیت یا صورتوں کا کچھ ذکر نہیں ہے
تو معلوم ہوا کہ وصیت نامہ کو باطل ہونا مقصود کرنا چاہئے اور جبکہ وہ مضامین قانون
کے خلاف ہوں تو ... کرنا چاہئے ... ہو جائیگا کہ اس

بیان ممانعت انتقال ملک کا

بہ سلسلہ مختلف امراض اور بیماری ... دھرم شاستر میں اس قسم کے بیان ہیں جو عزیل
وراثت میں ... ہیں ... اسکو ... میں توجہات
خلاف عقل میں داخل ہیں کسقدر قائم ہو ... ایک مندرج
رپورٹ ... کی رپورٹ جلد ... میں ... اور نیلیٹی کی
رپورٹ جلد اول کے صفحہ ۱۱۳ میں ... دعوے اپنے
فرزند کی جانب ... ناجائز ... جبکہ باعث سے
استحقاق وراثت جانے ... دھرم شاستر کی جلد سوم ص ۲۹۵ میں اور مہاراجہ
دھرم شاستر کے ص ۲۳۲ میں مندرج ہے ... دوسری میں ایک باب جسمیں
وراثت سے محروم رہنے کا ذکر ہے ... جنکی فہرست ہے
جنکی باعث سے استحقاق وراثت نہیں پہونچتا - ... جلد دوم ص ۲۴۹
... خلاصہ ... جلد ... ۲۷ ۰

وصیتون کا بیان

انتقال کو جو وہ اپنے حین حیات نکرسکتا بعد اپنی وفات کے نافذ کراوے [1] اور وصیت صرف اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص قانون کے موافق اپنے ارادے (جنکو وہ چاہے کہ اوسکی وفات کے بعد عمل مین آوین) ظاہر کرے لیکن ایسی خواہش جو قانوناً منع ہو اظہار جایز اوسکے ارادونکا متصور نہوگا ممکن ہے کہ موت کے خیال سے ایک شخص کوئی شئے بطور بخشش کے دے مگر ذکر ایسے وصیت نامہ کا جس سے قانون انگلشیہ مین مراد ہے دھرم شاستر مین بالکل نہین ہے اور اسطرح کی بخشش صرف اون ہی صورتون مین جایز ہوگی بلحاظ جنکے اور رسمی عطیہ جایز خیال کیے جاتے ہین مگر جو امر کہ حین حیات نہین کیا جاسکتا وہ وصیت کی رو سے بھی نہین ہوسکتا — چنانچہ ملک غیر منقولہ موروثی کی تجویز مساوی تقسیم ایک ایسا امر ہے جو کسی طرح درست نہین ہے بعض امور ایسے ہین کہ وے قانوناً منع ہین لیکن اگر وے عمل مین لائے جاوین تو بموجب دھرم شاستر کے بلحاظ اسکے ناجایز متصور نہین ہوسکتے اور اگرچہ وے از روے اخلاق درست نہین ہین اور ایک معنی کرکے خلاف دھرم شاستر بھی ہین مگر پھر بھی وے ناجایز تصور نہین کیے جاسکتے مثلاً باپ کو اگرچہ اپنے مال

---

[1] درباب اختیار وصیت ہندوون کے توضیحات دھرم شاستر کی کتاب کے ص ۲۲۰ مین بہت بحث لکھی ہے اور اوسمین کول بروک صاحب کی راے کا ذکر جسکے مطابق وہ مسئلہ ہے جو یہان مذکور ہے (حوالہ دیا گیا ہے — مقدمہ ہری باب گنگارام مدعی بنام کیشورام شیوداس مدعاعلیہ کو بھی بمبئی کی رپورٹ جلد ۲ ص مین دیکھو اوسمین عذر جو وصیت پر مشتمل تھا بمقابلہ وارثون کے نامنظور اور خلاف دھرم شاستر متصور ہوا مقدمہ سوبھارام شنبوداس مدعیان بنام بیاناند بھیم چند مدعاعلیہا کو اوسی رپورٹ کے ص ۱۷۴ مین دیکھو اور مقدمہ مسماۃ گلاب بنام مسماۃ پھول مدعاعلیہا کو بھی جلد اول کے ص ۴۹ مین دیکھو — مقدمہ گنگارام وسرنا تھ مدعیان بنام تاپی باتی مدعاعلیہا اوسی جلد کے ص ۲۷۰ مین دیکھو — اور مقدمہ تلجارام سرجیون مدعیان بنام ہر بھدر وغیرہ مدعاعلیہم اوسی جلد کے ص ۲۸ مین معاینہ کیا جاوے اصول دھرم شاستر کے ص ۹ اور ص ۵۰۹ کو بھی دیکھنا چاہیے ۔

مکسوبہ پر اختیار کلی حاصل ہے مگر اوسکو یہ امر منع ہے کہ وہ ایسی ملک کو اپنے بیٹون مین غیر مساوی
طور پر تقسیم کردے یعنی ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو بغیر کسی وجہ موجہ کے حقیت سے
محروم رکھے ۔ یہ امر بطور مسئلہ کے داوبھاگ مین لکھا ہے نہ بطور قانون قطعی کے ۔

بیان مسئلہ وقعت امر واقع کا

کتاب مذکور مین لکھا ہے کہ ایک ہبہ یا انتقال ایسی صورتون مین باطل نہین ہو اسواسطے
کہ جو امر واقعی ہے وہ صدہا وسائل سے بھی بدل نہین جا سکتا ۔ اس مسئلہ مین کوئی امر خلاف
اون مسائل کے نہین ہے جنکی روسے باپ کو ایسی ملک پر اختیار کلی کا حاصل ہونا ظاہر
ہوتا ہے بلکہ وہ موید اونکا ہے ۔ لیکن اسی مسئلہ کی روسے خیال کیا گیا ہے کہ ملک غیر
منقولہ موروثی کی غیر مساوی تقسیم بھی جایز ہو سکتی ہے اور اسی وجہ سے اس مسئلہ کی تعبیر
صریح خلاف اوس قانون قطعی کے کی گئی ہے جسکی روسے ملک مذکورہ بالا اسکا مالک باپ
اور بیٹا یکسان ہے ۔ لیکن دراصل یہ تعبیر اس مسئلہ کی نہین ہو سکتی ۔ اس سے ایک
صریح قانون منسوخ نہین ہو سکتا گو اس سے یہ تعبیر ہو سکتی ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے
کہ بلحاظ اوس اختیار کے جو قانون کی روسے صراحۃً حاصل ہے غیر موثر ہوگا یعنی اس
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک امر قانوناً درست ہو سکتا ہے مگر اخلاق کی روسے قابل اعتراض
ہے ۔ مثلاً شریک کو منجملہ جایداد مشترکہ موروثی کے اپنے حصہ کا انتقال کرنا منع ہے

ان صورتون سے مسئلہ مذکور متعلق ہے

اور متاچھرا کی اصول کی بموجب ایسا امر بالکل ناجایز اور باطل ہوگا کیونکہ متاچھرا کی روسے
جب تک کہ تقسیم ملکیت نہووے علحدگی حق کی جایز نہین ہو سکتی اور نہ اوسکی روسے مسئلہ وقعت
امر واقع کا جایز ہے ۔ لیکن داوبھاگ مین یہ مسئلہ جایز ہے اور قبل از جدا ہونے شریکون کے
ہر ایک شریک کو حق علحدہ (گو اوسکا تعین نہوا ہو) حاصل ہے ۔ اور ایسی صورت مین
بیع یا اور طرح کا انتقال جو کسی شریک کی جانب سے بنسبت اوسکے خاص حصہ کے وقوع
مین آوے وہ جایز اور واجب التعمیل ہوگا ۔ مقدمہ مہرانی پرشاد گواہ مدعی بنام سماۃ تارانی
مدعا علیہا کے عمدہ دیوانی عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ دھرم شاستر کے مطابق جو بنگالہ مین

جاری ہے ایک شخص اپنے حصہ ملک موروثی غیر منقولہ کو بطور ہبہ کسی اور طرح پر
چاہے دے سکتا ہے گو اوسکی دختر یا نواسا بقید حیات ہووے لیکن نند رام وغیرہ کے مقدمہ
مین یہ فیصلہ پایا کہ بموجب قانون تمتشینہ ملک بنارس کے ایک ہبہ مشترک غیر منقسم ملک کا غیر منقولہ
ہو یا منقولہ ناجائز ہے گو وہ بقدر حصہ خاص واہب کے ہووے ہمین معلوم ہے کہ جس مسئلہ
کی بابت ہم اس جگہ بحث کر رہے ہین اوسکے برعکس مقدمات فیصل ہوئے ہین اونکا ہم اس جگہ
مختصر بیان کیا چاہتے ہین — اول مقدمہ رتنک لال دت اور ہیرا لال دت کا ہے جو
مدن موہن دت مدعی کے وصیت نامہ کے وصی تھے اور جسمین جگن چرن دت مدعا علیہ
تھا چنانچہ مقدمہ کو سر طامس اسٹرینج صاحب نے اپنی کتاب اصول دھرم شاستر مین بجنسہ
نقل مندرج کیا ہے — صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ یہ مقدمہ ۱۸۱۲ع کے قریب فیصل ہوا
اور موصی ایک ہندو چار بیٹون کا باپ تھا اور اوسکے قبضہ مین دونون قسم کی ملک یعنی
موروثی اور مکسوبہ تھین — سب سے بڑے بیٹے کے واسطے اوسنے کچھ نوکری کی تدبیر
کر دی اور تین چھوٹے بیٹون کو حین حیات اپنے سرمایہ بقدر ضروریات کے دیا اور اوسنے
مناسب یہ سمجھا کہ کل اپنی ملک دونون چھوٹے بیٹون کو دیدے اور دو بڑے بیٹے ترکہ سے
محروم رہین — اونمین سے ایک وصیت کی نسبت معترض ہوا جبکہ اس مقدمہ مین پنڈتون سے
راے طلب ہوئی تو اونہون نے مختصر جواب مین ایسے وصیت نامہ کو صحیح اور جایز قرار دیا
اور سر ولیم جونز صاحب اور سر رابرٹ چیمبرز صاحب نے اس راے کے [illegible]

مقدمات جنمین مسایل وصیت نامجات اور غیر مساوی تقسیم ملک متنازعہ تھا مین

مسئلہ ۱ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد سوم ص ۱۴۵ — وہی مسئلہ رام [illegible] راے وغیرہ بنام [illegible]
اور نگ چند وغیرہ مدعا علیہ کے مقدمہ مین قایم کیا گیا تھا اوسی رپورٹ کے ص [illegible] مین دیکھو —
اور اسی مطلب کا کل بروک صاحب نے اول جلد کی تنقیح متعلق ص ۲۷ و ۱۱۲ مین مفصل لکھا ہے۔

مسئلہ ۲ نند رام وغیرہ بنام جیبان [illegible] و کاشی [illegible] وغیرہ مدعا علیہ [illegible] صدر دیوانی رپورٹ جلد [illegible] ص [illegible] دیکھو
[illegible]

بموافق اصول دھرم شاستر کے یہ بھی فرماتے ہین کہ اسمین پنڈتون کی راے غالباً بموجب
مسئلہ مروجہ بنگالہ کے تھی یعنی یہ امر گو کتنا ہی اصولی قاعدون وراثت اور قانون کے خلاف
ہوگا پھر بھی اوسکے صحیح ہونے مین کچھ کلام نہین ہے — اسکا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے
کہ وے سبب جنکے باعث سے پنڈتون نے اسطور پر بیوستہ دیا اور حکام نے فیصلہ کیا
محض قیاسی ہین اور اگر ایسے ہی قیاسی امور جایز رکھے جاوین تو جملہ قوانین بیکار ہو جاتے ہین
اور بسبب وقعت امر واقع باعث تنسیخ ہر مسئلہ اور جواز ہر فعل کا ہو جاتا ہے — چونکہ اس
مقدمہ کا مفصل احوال نہین لکھا گیا ہی لہذا اوسپر بطور نظیر استدلال مناسب نہین ہے

دوسرا مقدمہ ایشان چندر راے مدعی اور ایشر چندر راے مدعا علیہ کا ہے جو صدر
دیوانی عدالت سے ۲۸ فروری سنہ ۹۲ع مین فیصل ہوا تھا اس مقدمہ مین ندیا کی زمیندار
نے اپنے چار بیٹون مین سے سب سے بڑے بیٹے کو اپنی کل زمینداری بصورت وصیت
بخشدی تھی اس شرط پر کہ باقی چھوٹے بیٹون کو کچھ زرخرچ ملا کرے — عدالت مین وہ
ہبہ جایز ٹھہرا — بیان یہ ہے کہ اس راے کی تائید مین پنڈتون نے ۲ دلیلین پیش کین
اونمین سے سواے ایک پچھلی وجہ کے اور کوئی وجہ قابل لحاظ معلوم نہین ہوتی اور اخیر
وجہ اونکی یہ ہے کہ سب سے بڑے بیٹے کو کل ریاست کا دیدینا جایز و درست ہی یہ امر
بلاشک صحیح ہے اور اگر زمینداری کو بطور ایک ریاست کے سمجھ لین تو اس مسئلہ کا اوسپر
اطلاق ہوگا اور صرف یہی وجہ واسطے جواز معاملہ بخشش کے کافی ہے +

ریاست بلاشک اون چیزونمین شمار کی گئی ہے جنکی تقسیم نہین ہو سکتی ہے اور بقیہ وجوہات
جو پنڈتون نے پیش کین اونکا جواب مختصر یہ ہے — اول وجہ اونکی یہ تھی کہ بموجب
دھرم شاستر کے جبکہ باپ اپنی محبت سے کسی اپنے بیٹے کو کچھ عطا کرے تو اوسمین
بھائیون کی شرکت نہین پہونچے گی مگر اوسپر اعتراض یہ ہے کہ یہ مسئلہ اوس صورت مین

صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد اول ص ۲ +

درست ہے جبکہ ملک موروثی نہو جسپر کہ باپ کو اختیار کلی حاصل ہوتا ہے — دوسری وجہ اونکی یہ تھی کہ جو شے جایز ذریعون سے حاصل ہوتی ہے کہ اونکی تفصیل مین وراثت بھی داخل ہے اوسکا بخش دینا جایز ہے مگر اس وجہ مین ایسی قسم کی شے کا حاصل ہونا فرض کیا گیا ہے نہ یہین کہ دوسرا شخص شریک ہونیکا مستحق نہو موروثی وراثت فرض نہین کیجا سکتی کیونکہ موروثی وراثت کی نسبت لکھا ہے کہ اوسپر باپ اور بیٹے دونون کا برابر حق ہے تیسری وجہ یہ تھی کہ منجملہ ورثہ کے ایک وارث ملک غیر منقسم مین سے اپنا حصہ منتقل کرسکتا ہے — یہ امر البتہ تسلیم کیا گیا ہے مگر اسمین یہ بات نہین ہے کہ وہ شخص اورون کے حصون کو بھی منتقل کردے — چوتھی وجہ یہ تھی کہ اگرچہ باپکا اراضی کا دینا ممنوع ہے مگر جبکہ کبھی اگر وہ ایسا کرے تو یہ امر صرف داخل گناہ ہے اور ہبہ قایم رہیگا مگر یہ مسئلہ صرف اوس صورت مین درست ہے جبکہ ملک اوس قسم کی ہو جسپر کہ باپ کا اختیار کلی ہو یہ مسئلہ اوس قانون پر موثر نہوگا جسمین صریح لکھا ہے کہ باپ کا حق موروثی جایداد پر اوسیقدر ہے جتنا کہ اوس جایداد پر اوسکے بیٹے کا ہے — پانچوین وجہ یہ تھی کہ مصنفان نے جو دائم مین یہ قید لگائی ہے کہ باپ سواے کپڑے اور زیور کے زمین کو اپنے بیٹون مین سے صرف ایک کو نہین دے سکتا وہ جمتواہن کی راے کے خلاف ہے جسکے مسئلہ کو خود اوسنے اختیار کیا ہے مگر در اصل ایسا اختلاف نہین ہے کیونکہ جمتواہن کی راے یہ ہے کہ اگر باپ ایسا کرے تو صرف قابل الزام ہے علاوہ آن مراتب کے جو اوپر لکھے گئے ہین یہ بھی لکھنا مناسب ہے کہ یہ مقدمہ چچا نے اپنے بھتیجے پر دایر کیا تھا اور دعوی اوسکا واسطے دلائے جانے ایک حصہ منجملہ اوس جایداد کے تھا جسپر تمام و کمال مدعی کے بھائی کو وراثتہً پہنچی تھی اور جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تقسیم نہین کی گئی تھی سلہ تیسرا مقدمہ رام کمار نیائی بھتیجے مدعی بنام کرشن ککر ترک بھوشن مدعا علیہ جو صدر دیوانی عدالت سے ۲۴ تاریخ نومبر ۱۸۱۶ع مین

سلہ اصول دھرم شاستر کے ضمیمہ کو دیکھو ص ۱۴۴ +

فیصلہ ہوا اس مقدمہ مین قرار پایا کہ باپ کا ہبہ کر دینا کل موروثی جایداد کا ایک بیٹے کو اور محروم رکھنا باقیون کو بلکہ ہبہ کر دینا ایک بیگانہ شخص کو بموجب مسائل مجاریہ بنگالہ کے جایز عمل ہے گو اخلاق سے بعید ہو - پنڈت لوگون نے جو اس مقام مین اپنی راے دی ہے اوسکی تردید کے واسطے صرف اون ہی حوالون پر حصر کرنا کافی ہے جو اونھون نے دیئے ہین اور جو واسطے قایم کرنے مسئلہ نقیض کے زیادہ تر موضوع ہین اور جو واسطے کہ اونھون نے اپنی راے مذکورۂ بالا کی تائید مین دیئے ہین وے یہ ہین اول وشن کا قول جو داو بھاگ مین نقل ہے - جبکہ باپ اپنے بیٹون کو علحدہ کر دیتا ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ وہ اپنی دولت مکسوبہ چاہے جس طور پر تقسیم کر دے - دوم داو بھاگ سے یہ قول منقول ہے کہ باپ جواہرات اور موتی اور اور منقولہ اشیا کا مثل اشیاء خاص مکسوبہ اپنے مالک ہی گو وے چیزین وراثت مین دادا سے حاصل ہوئی ہون اور خود حاصل نہ کی گئی ہون اور اوسکو اختیار ہے کہ وہ غیر مساوی طور پر انکو تقسیم کر دے جیسا کہ جاگبلاک نے لکھا ہے کہ جواہرات اور موتی اور مونگہ اور منقولہ مال کا باپ مالک ہے لیکن کل غیر منقولہ جایداد کا نہ باپ مالک ہی نہ دادا - چونکہ یہان نام دادا کا لکھا ہی لہذا اس قول کو اوسکے مال منقولہ سے بھی تصور کرنا چاہیئے اور لفظ اور جو بعد لکھنے الفاظ جواہرات اور موتی وغیرہ کے لکھی ہین اون سی ظاہر ہوتا ہے کہ باپ کو اختیار ہے کہ سواے زمین یا اور مال غیر منقولہ مثلاً غور و نوش و غلام وغیرہ کے اور کل مال کو بخشدے یا چاہے جسطرح انتقال کر دے چونکہ ابھی کتاب مین لفظ کل جایداد غیر منقولہ کا آیا ہے تو اوسکی رو سے بخشدینا یا کسی اور طرح پر منتقل کر دینا غیر منقولہ ملک اور اور ایسی قسم کا جایداد کا منع ہے کیونکہ ایسی جایداد خاندان کی پرورش کے واسطے ہے اور خاندان کی پرورش ایک نہایت ضروری فرض ہے جیسا کہ منو نے تاکید آیہ لکھا ہے کہ پرداخت اون اشخاص کی جنکی پرورش

سے صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۲ ص ۴۲ +

کرنی ضرور ہے جو عمدہ ذریعہ بہشت حاصل کرنے کا ہے اور اگر وے لوگ تکلیف اوٹھاویں
تو اوس آدمی کے لیے جو باعث تکلیف رسانی ہو دوزخ ہے ۔ اسیواسطے مالک خاندان کا
کو اپنے عیال کی پرورش مین متوجہ رہنا ضرور ہے ۔ ایک تھوڑا سا حصہ اوس ملک
مین سے جو خاندان کی پرورش کے واسطے ہو بخشدینا یا منتقل کردینا منع نہین ہے اسواسطے اگر
تھوڑا سا حصہ بھی بخشدینا منع ہوتا تو پھر لفظ کا کام جو لکھا ہے اوسکا لکھنا بے معنی تھا ۔ جگناتھ کا قول
جو پراشچت بویکھہ مین منقول ہے اوسمین یہ لکھا ہے کہ اون افعال کی نکرنیسے جنکے کرنیکا حکم ہے اور اون
افعال کی کرنے سے جو گناہ مین داخل ہین یا اور خواہش کو اپنی قدرت مین نرکھنا ایسے امور مین جنکے
باعث سے ایک شخص کو عقبی مین سزا ملیگی سب جو حوالے مذکور الصدر کہ نیچے تون نے اس مقدمہ
مین دیے ہین اونپر غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ وے اوس مسئلہ کی تائید کے واسطے مطلق کافی
نہین ہین جس سے اونکا متعلق کرنا مقصود تھا ۔

چوتھا مقدمہ شام سنگھ مدعی بنام مسماۃ امراوتی مدعا علیہا کا ہے جو صدر دیوانی عدالت سے[۱]
۱۰ تاریخ جولائی سنہ ۱۸۱۲ع مین فیصل ہوا ۔ اس مقدمہ مین یہ قرار پایا کہ دھرم شاستر کے بموجب
جو کہ متھلا مین جاری ہے باپ اپنی کل موروثی جایداد پر صرف ایک بیٹے کو باقیون کو
محروم رکھکر نہین دے سکتا ہے ۔ مولف توضیحات دھرم شاستر اس مقدمہ کی نسبت
راے تحریر کرکے یہ مستنبط کرتے ہین کہ اگر صدر دیوانی عدالت اوس دھرم شاستر پر جو
بنگالہ مین جاری ہے لحاظ فرماتی تو بلاشک اس ہبہ کے جائز رکھنے مین کچھ شک و شبہ
نفرماتی ۔ لیکن نتیجہ جو صاحب موصوف نکالتے ہین اوسکے واسطے کوئی وجہ نظر نہین ہے
سواے اون غلط مسائل کے جو اوپر کے دو مقدمونکے بیان مین لکھے گئے ہین اور
بجز اس امر کے کہ فریقین مین متنازع یہ تھا کہ کس قانون کے بموجب فیصلہ مقدمہ کا ہونا چاہیے
پانچوان مقدمہ بھوانی چرن بنوجیا مدعی بنام واشتان رام گنت بنوجیا مدعا علیہم کا ہے

۱ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲ ۔

جو صدر دیوانی عدالت سے ۱۰ دسمبر ۱۸۱۶ع کو فیصل ہوا ہے اس مقدمہ مین یہ امر تجویز ہوا کہ باپ جو موروثی غیر منقولہ جایداد کو اپنے بیٹون مین غیر مساوی طور پر تقسیم کرے تو یہ امر خلاف قانون اور ناجایز ہے اور نیز غیر مساوی تقسیم اوس مال کی جو باپ نے خود حاصل کیا ہے اور علی ہذا القیاس مال منقولہ موروثی کی بھی غیر مساوی تقسیم ناجایز ہے بشرطیکہ وہ اوس وجہ کے باعث سے کی گئی ہو جس وجہ سے کہ قانوناً ایک شخص کو تقسیم کرنے کا اختیار حاصل نہین رہتا ہے — اس مقدمہ مین باپ کے اختیار کی تحقیقات کامل ہوئی تھی جبکہ پنڈتان متعلقہ صدر دیوانی عدالت کی راے مین اختلاف ہوا تب سوال مندرجہ ذیل تارا چند اور مرتن جاے پنڈتان سوپریم کورٹ اور نرہری پنڈت متعلقہ عدالت ضلع کلکتہ اور رام جیا پنڈت متعلقہ فورٹ ولیم کالج کے پاس بھیجا گیا وہ سوال یہ تھا کہ ایک شخص جسکا بڑا بیٹا زندہ ہو اور وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو تمام جایداد موروثی و مکسوبہ منقولہ اور غیر منقولہ ہبہ کر دے تو ایسا ہبہ بموجب دھرم شاستر کے جو بنگالہ مین جاری ہے جایز ہے یا نہین اور اگر یہ ناجایز ہے تو ایسا ہبہ منسوخ کیا جا سکتا ہے یا نہین — اس سوال کا جواب چار پنڈتون مذکورہ بالا نے اپنے دستخط کر کے یہ بھیجا - اگر باپ جسکا بڑا بیٹا زندہ ہوا اور وہ تمام اپنا مال مکسوبہ منقولہ یا غیر منقولہ چھوٹے بیٹے کو بخشدے اور نیز مال موروثی منقولہ بھی دیدے تو یہ ہبہ جایز ہے گو ہبہ کرنے والا پاپی ہے اگر بڑے بیٹے کے جیتے جی وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو کل ملک موروثی غیر منقولہ بخشدے تو یہ ہبہ ناجایز ہے لہذا اگر ایسا ہبہ کیا جاے تو وہ قابل منسوخی ہے علماون کی راے ایسے ہبہ کے منسوخ کرنے کے باب مین متفق ہے کسواسطے کہ ایسا ہبہ مندرجہ اولی ان وجوہ سے ناجایز ہے کہ باپ کو اختیار نہین ہے کہ غیر منقولہ موروثی جایداد کو اپنے بیٹون مین غیر مساوی طور پر تقسیم کرے اور وہ کل جایداد کا مالک نہین ہے اور جایداد جو موروثی ہے اور اوسکی خاص

سـ۱ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۲ ص ۲۰۰ +

اسکو بیٹے دوبارہ حاصل کی ہوئی نہین اوسکو اوسے اپنے بیٹون مین تقسیم کرنا واجب ہے
گویا امر اوسکی مرضی کے خلاف ہوا اور وہ ایسی جایداد کو تقسیم نہین کرسکتا جب تک کہ مان
ثوا ہواری ممول ہوتا ہے کیونکہ شاید بعد تقسیم کے کوئی اور بیٹا پیدا ہوا اور وہ اپنے حق سے
محروم رہے اور جب تک کہ اوسکے بیٹے زندہ ہین اوسوقت تک اوسکو جایداد موروثی
اختیار کلی حاصل نہین ہے ✤ ∘ ✤

راے نمبر ۹ بالا کی تائید مین حوالے یہ ہین ✤ ✤

۱ وشن سے داوبھاگ مین منقول ہے کہ جو دولت کہ اوسنے بذات خود حاصل کی ہو
اوسکی تقسیم مرضی اوسکے مطابق ہوگی ✤

۲ جاگنلاک سے داوبھاگ مین منقول ہے کہ باپ جواہرات اور موتی اور مونگہ
اور اور منقول مال کا مالک ہے ✤

۳ داوبھاگ مین لکھا ہے کہ باپ جواہرات اور موتی اور اور منقولہ اشیاء کا مثل اشیا
خاص کے سبکا اپنے مالک ہے گو وے چیزین وراثت مین دادا سے حاصل ہوئی ہون
اور خود حاصل نہ کی گئی ہون ✤

۴ داوبھاگ مین لکھا ہے لیکن ایسا نہوگا اگر وہ غیر منقولہ جایداد ہے اور دادا سے
ورثہ مین ملی ہے اسواسطے کہ اونکا استحقاق اوس جایداد پر برابر ہے ایسی صورت مین
باپ کو بلاقید اختیار حاصل نہین ہے — بلاقید اختیار حاصل ہونے کے معنی مسٹر
کرشنا ترکالنکار نے یہ لکھے ہین کہ اس عبارت سے مراد یہ ہے کہ اوسکو یہ اختیار
حاصل نہین ہے کہ اپنی خوشی کے مطابق وہ جایداد کو علحدہ کردے ✤

۵ داوبھاگ مین لکھا ہے چونکہ یہ امر بطور ایک وجہ کے بیان ہوا ہے کہ باپ کل
دولت کا مالک ہے مگر دادا کی جایداد کا نہین ہے تو اس صورت مین غیر مساوی طور پر
تقسیم کرنا باپ کا صرف اوسی صورت مین جایز ہے جبکہ وہ دولت خاص اوسکی اپنی کسبی ہو

عبارت مذکورۂ بالا پر سری کرشنا نے یہ شرح کی ہے ۔ اگرچہ واقع مین باپ مالک کل جایداد کا ہوتا ہے جو کہ اوسکو اوسکے موروثون سے ورثہ مین ملی ہے مگر پھر بھی استحقاق سے جسکا یہان ذکر ہے صرف مالک ہونا مراد نہین ہے بلکہ اس امر کے اختیار حاصل ہونے سے کہ جایداد کو جاہے جسطرح علحدہ کر سکے باپ کو ایسا اختیار کل جایداد موروثی پر نہین ہے ✣

۶ دارجھاگ ہی سے منقول ہے اگر باپ اپنی جایداد موروثی کو جو بیگانہ آدمیون سے جو اوسپر غصباً قابض ہو گئے ہون حاصل کرے اور اور حصہ دار حاصل نکرسکین اور نہ اوسکے اسپنے باپ کو حاصل ہوئی ہو تو اوس صورت مین اگر اوسکی مرضی نہو تو اوسکے بیٹون کا حصہ اوسمین نہین پہنچتا اسواسطے کہ اوس جایداد کو گویا اوسنے خود حاصل کیا اس فقرہ مین منو اور وشن نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اوسکی مرضی نہو تو اوسکے بیٹون کا حصہ اوسمین نہین پہنچتا اس سے اونکی یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ ایک موروثی جایداد جو اوسکے باپ کی کاسوبہ یعنی دوبارہ حاصل کی ہوئی نہو اوسکی مرضی کے خلاف بھی بیٹون مین تقسیم ہو سکتی ہے ✣

۷ دارجھاگ مین جو یہ عبارت واقع ہوئی ہے کہ جب مان کی عمر اسقدر ہو گئی ہو کہ اوسکے اولاد پیدا نہو سکے وہ نسبت اوس جایداد کے ہے جو دادا سے وراثت مین پہونچے ✣ چونکہ ماہواری معمول بند ہو جانے سے اور اولاد پیدا نہین ہو سکتی لہذا بیٹون کے باہم تقسیم ہو سکتی ہے مگر باین ہمہ باپ کی مرضی درکار ہے ✣

لیکن اگر موروثی جایداد اوسوقت تقسیم ہو جائے جبکہ مان اولاد پیدا ہونے کو قابل ہو تو جو اولاد کہ بعد ازان پیدا ہو پرورش سے محروم رہین گے اور یہ امر درست نہین ہے کیونکہ ایک قول یہ ہے ۔ وے جو پیدا ہو گئے ہین اور وے جو ابھی نہین پیدا ہوئے اور وے جو فی الواقع مان کے پیٹ مین ہین اون سب کے واسطے ذریعہ پرورش چاہئے

اور اوسکی موروثی وجہ معاش کا تلف کرنا نہ ہو مقرر دیا گیا ہے - سر بکرشن تعبیر کرتا ہے کہ وجہ معاش کا تلف کرنا موروثی دولت کی حصے سے محروم رکھنا مراد ہے روایت نرسنے مین لکھا ہے کہ اگر اولاد کچھ وسیے تو والدین کو موروثی دولت پر اختیار نہین ہی اور چونکہ یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اونکو کچھ اختیار نہین ہے اسلئے اگر اونسے کوئی ناجایز فعل سرزد ہو تو وہ باطل سمجھا جائیگا - [illegible] مین منقول ہے کہ جو چیز ملکیت مین نہین ہے اوسکے بیع کو حاکم ناجایز ٹھہراوے اور اوس بیع زمین کو بھی جسکے عمل مین لانیکا مالک مجاز نہو ملکیت مین نہونے سے مراد ہے کہ جایداد پر اتنا اختیار کلی نہو کہ جسطرح چاہے اوسطرح علحدہ کردے - نارد کا قول ہے کہ جو فعل کچھ بچے سے ہو یا کسی ایسے شخص سے ہو جسکو اوسکے کرنیکا اختیار حاصل نہین ہے تو اوسکی نسبت یہ خیال کرنا چاہیے کہ گویا عمل مین نہین آیا ہے کیونکہ علماے قانون نے ایسا ہی لکھا ہے +

بعض راے مرقومہ بالا کو معہ اون حوالون کے جو اوسکے تائید مین دیے گئے ہین مفصل لکھا ہے کیونکہ اس مطلب پر جو کچھ کہ ابتک لکھا گیا ہے اوسمین سے یہ مقولہ نہایت معقول ہے جایداد غیر منقولہ موروثی کے انتقال ناجایز کو باطل ٹھہرانے سے قانون پر یہ حرف نہین آتا کہ وہ بیکار ہے اور بیٹے کے حق مین یہ حفاظت ہوتی ہے کہ باپ کی تلون مزاجی اوسے اوس چیز سے محروم نکرے جسکی بابت دھرم شاستر مین بار بار او صراحۃً لکھا ہے کہ جایداد وسکے دونون برابر مالک ہین - اس امر کی نسبت [illegible] کا مقدمہ سب سے پہلا ہے جو صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ مین مندرج ہے -

مصنف توضیحات دھرم شاستر نے بہت سے مقدمونکا حوالہ دیا ہے جنمین ہندؤن کے وصیت نامے سوپریم کورٹ مین خلاف مسئلہ مرقومہ بالا کے جایز رکھے گئے ہین ان مقدمون مین سے ایک نہایت عجیب مقدمہ شاید راجہ نوب کشن کے وصیت نامہ کا ہے راجہ ممدوح کے کوئی صلبی بیٹا اور ایک متبنی تھا مگر باوجود اسکے اونہون نے

۱؎ اوس باب کو دیکھو جسمین وصیت نامون کا ذکر ہے ص ۲۱۲ +

اسپنے موروثی تعلقہ کو بھائی کے بیٹون کے نام لکھدیا مگر اس مقدمہ مین اور آور مقدمون مین مسئلہ دھرم شاستر کی نسبت کبھی توجہ نہین کی گئی تھی صرف امور واقع کی بحث طرفین مین تھی — حاصل کلام یہ ہے کہ دایہ بھاگ جسکے باعث سے شبہات اور دقتین اس امر مین واقع ہوئی ہین اوس سے اختیار جائداد کے انتقال کا صرف اوس صورت مین حاصل ہونا متصور ہے جبکہ او قول اوسکا صراحتہً مانع ہو — مثلاً بنگالہ مین باپ اپنے خاص مال کسوبہ یا موروثی مال منقولہ کو اپنے بیٹون مین غیر مساوی طور پر تقسیم کرسکتا ہے[1] کسواسطے کہ گویہ حکم ہے — کہ باپ اپنی زندگی مین ایک بیٹے کو تقسیم مال کے باب مین ترجیح نہدے اور بغیر کسی وجہ کافی کے کسی بیٹے کو اوسکے حصے سے کبھی محروم نرکھے مگر چونکہ ایک دوسرے مقام مین یہ لکھا ہوا ہے کہ باپ تمام مال منقولہ اور کسوبہ کا مالک ہے لہذا[2] اس مسئلہ کی رو سے کہ جو امر واقعی ہے وہ سو مسائل سے بدل نہین جاسکتا اس جگہ خلاف ورزی حکم امتناعیہ مذکور کی لازم آتی ہے کیونکہ بعض مقولے ایسے ہین کہ جنسے اختیار بلا قید حاصل ہے اور علیٰ ہذا القیاس بعض ایسے ہین جو اس دستور کو قبیح قرار دیتے ہین اور وے باعتبار وقوت مساوی ہین ہندوستان کے اور مقامات مین جہان کہ مسئلہ مذکور جاری نہین ہے وہان حکم مرقومہ بالا بخوبی نافذ ہے اور کوئی انتقال جو منع ہے ناجایز متصور ہوگا[3] +

اس مطلب پر تقسیم ملک کے باب مین بخوبی ذکر ہوگا +

موروثی غیر منقولہ جائداد جو مشترک موروثی ہو اوسکا انتقال نہین کیا جاسکتا +

---

[1] کالاین سے خلاصہ جلد ۲ ص ۲۰۵ مین نقل ہے +

[2] جاگلیاک خلاصہ جلد ۲ ص ۱۵۹ +

[3] اصول دھرم شاستر کی جلد اول ص ۲۲ ااور اوسکے ضمیمہ کے باب اول کو دیکھو اور نیز مکی کی رپورٹ جلد اول کے صفحون ۴۳ ۱۵ اور ۴۷ ۲ اور ۲۰۸ دیکھو اور دوسری جلد کے ص ۱۱ اور ۱۷۸ کو دیکھو +

باب دوسرا

حق وراثت کے بیان مین

بموجب احکام دھرم شاستر کے جو بالفعل وراثت کے باب مین جاری ہین تمام صحیح النسب بیٹے جو بالاتفاق اپنے باپ کے ساتھ بزمانہ وفات اوسکی رہتے ہون اوسکی ملک غیر منقولہ ومنقولہ موروثی اور کسوبہ کے برابر وارث ہین زمانہ سابق مین کسیقدر وہ قانون جاری تھا جسکی رو سے سب سے بڑا لڑکا وارث کل مال غیر منقولہ کا ہوتا ہے لیکن یہ قانون معہ اور رسوم کے زمانہ حال یعنی کلجگ مین منسوخ ہوگیا ہے سلہ حق قایم مقامی کا پوتے پرپوتے تک ہوتا ہے بیٹون کا ذکر

سلہ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۳ ص ۲۰۰ مین طالع ور سنگہ مدعی بنام پہلوان سنگہ مدعا علیہ کا مقدمہ دیکھو اس مقدمہ مین دعوی مدعی کا بڑے بیٹے ہونے کی بنا پر تھا مگر یہ فیصلہ ہوا کہ سب سے بڑا ہونا حصہ کثیر کا مستحق نہین کر سکتا۔ ایک اور مقدمہ بھی جلد ۱ ص ۱۱۶ مین ہے اسمین چند بیٹے مختلف ازواج سے تھے اونمین سے ایک نے یہ دعوی کیا کہ جایداد بموجب تعداد ازواج کے تقسیم ہو اور تقسیم کرنے مین اسپر لحاظ کیا جاوے کہ ہر ایک زوجہ کے کتنے لڑکے ہین اس قسم کی تقسیم کو شاستر کی اصطلاح مین پتنی بھاگ کہتے ہین اور بیان کیا کہ یہی کل آچار یعنی قدیم خاندان ہے لیکن عدالت نے فیصلہ یہ کیا کہ جایداد کی تقسیم بلحاظ تعداد ماؤن کے نہین ہے بلکہ بلحاظ تعداد بیٹون کے ہے اور درباب کل آچار کے یہ رای دی کہ اگرچہ مقدمات وراثت مین کل آچار یعنی رسم خاندان حکم قانون رکھتی ہے مگر پھر بھی کل آچار کی نسبت یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ ایسی رسم قدیم ہے اور کبھی اوسکے خلاف عمل مین نہین آیا ہے جلد ۱ ص ۲ مین مقدمہ بھیرون چند رای مدعی بنام رسومتی مدعا علیہا کو بھی جلد ۲ ص ۲۶۵ مین دیکھو شیو کشن سنگہ مدعی بنام وزیران فتح سنگہ مدعا علیہم کے مقدمہ کو دیکھو۔ ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۲۰۰ کو بھی دیکھو اوسمین لکھا ہے کہ ریاستون اور بڑی زمینداریون مین قایم مقام ہونیکے باب مین یہ بات ہے کہ جو کل آچار قبل سے قایم چلا آتا ہے وہ قانون کے حکم کی برابر ہے اور کل جایداد ایک بیٹے کو ملتی ہے اور باقیون کو نہین مسٹر کول برک صاحب کے جلد ۲ ص ۱۹ مین خلاصہ کے

بیٹے پوتا اور پرپوتا جس حال مین کہ ایک کا باپ اور دوسرے کا باپ اور دادا مر جاوین تو وے برابر حصے بعوض باپ اور دادا متوفی کے اپنے چچا اور بڑے چچا کی شامل لینگے اور حقیقت یہ ہے کہ لفظ پتر یعنی بیٹا بمعنی پوتے اور پرپوتے کے مستعمل گردانا گیا ہے - در صورت نہونے صلبی بیٹے کے متبنی قایم مقام اوسکا ہوتا ہے اور ویسا ہی حقدار بھی ہے -

قوم شودر مین غیر صحیح النسب جو لونڈی کے پیٹ سے ہو وہ اپنے بھائیون کے ساتھ جو صحیح النسب ہین نصف لے سکتا ہے - در صورت نہونے بیٹون کے تینون پوتے اور پرپوتے بھی داخل ہین صرف نواسہ اگر ہو تو وہ شریک ورثہ اور برابر کا حصہ دار ہے ۱

پوتونکا ذکر

جب بیٹے نہون تو پوتے ورثہ کے مالک ہوتے ہین اس صورت مین وے بموجب بالاصول ورثہ پاتے ہین یعنی اونکو صرف اونکے باپ کا حصہ ملتا ہے گو ایک بیٹے سے زیادہ ہون اور دوسرے کے کم لیکن حصہ کم و بیش نہین لے سکتے ۔

ذکر بیٹے کے پوتونکا

جس صورت مین بیٹے اور پوتے نہون تو پرپوتو کو ورثہ پہونچتا ہے اس صورت مین بھی ایک پوتے کے خواہ کتنے ہی بیٹے ہون اور دوسرے پوتے کے کتنے ہی کم وے بالاصول حصہ پاوینگے یعنے وہ جو ہر ایک کے باپ کو بشرط زندہ رہنے کے ملتا ۔

بیوہ کا ذکر

در صورت نہونے بیٹون اور پرپوتونکے ورثہ آگے کسیکو نسل مذکور مین نہین پہونچتا اور بیوہ موافق قانون بنگالہ کے وارث ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ اوسکا شوہر متوفی جدا رہتا تھا یا شریک اپنے کنبے کے جو بالاتفاق ہو لیکن بموجب قوانین اور مقامات کے بیوہ صرف اول مین وارث ہو سکتی ہے یعنی اوس وقت جبکہ اوسکا شوہر کنبے سے علحدہ رہتا ہو اور بیوہ کے بعد اوسکا دیور یعنے اوسکے شوہر کا بھائی جو جدا نہ رہتا تھا وارث ہوگا

ایک مقام مین یہ تنبیہ لکھی ہے کہ وہی جایداد جنکو باصطلاح عدالت زمینداری کہتے ہین اونکو زمانہ حال کے ہندو قانون دان باج گذار ریاستین سمجھتے ہین ۔

۱ متاچھرا کے باب اول دفعہ ۱۱ اور ضمن ۱ دیکھو ۔

اگر ایک بیوہ سے زیادہ ہون تو سبکا حق برابر ہے سـ۱ ۔ بیوہ کو اوسکے شوہر کے مرجانے سے وراثت ملی تو اس باب مین کہ اوسکو اپنی ملکیت پر کسقدر اختیار حاصل ہے بہت مباحثہ ہوا ہے اور فی الواقع اس صورت اور بہت سی اور صورتون مین تعبیر قانون کو بڑی وسعت ہے یہ امر معروف ہے کہ بنگالہ اور مقامون مین اس باب مین اختلاف رائے ہے کہ کن صورتون مین بیوہ کو اپنے شوہر متوفی کا ورثہ پہونچتا ہے ۔ ابھی یہ مذکور ہو چکا ہے کہ بموجب قانون مروجہ بنگالہ کے بیوہ کو ورثہ پہونچتا ہے خواہ اوسکا شوہر اپنے بھائیون کے ساتھ رہتا تھا یا اوسنے علاوہ دیگر اور مقامون کے قانون کے بموجب بیوہ وارث اوسی صورت مین ہو سکتی ہے جبکہ اوسکا شوہر اپنے بھائیون سے علحدہ رہتا تھا ۔ بیوہ کے وارث ہونیکے باب مین جو قانون ہے وہ صاف ہے اور اسمین کوئی تکرار نہین ہے مگر یہ امر صاف نہین ہے کہ کون سے شئے اوسکے ورثہ مین آتی ہے اوسکو ملکیت پر حق مطلق حاصل نہین ہوتا اور نہ وہ حقیقۃً حین حیات مالک قابض کہلا سکتی ہے کسواسطے کہ قانون کے بموجب اوس بیوہ کے قایم مقام اور بھی ہو سکتے ہین اور تصرف ملک کی نسبت بھی اوسکے اختیارات بہت محدود ہین ایک ذرا سا حصہ بھی وہ اوس ملک مین سے نہین بیچ سکتی الا بعض ضروری اور خاص مطالب کیواسطے جنکی بتصریح بخصوصیت کر دی گئی ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ گویا اوس ملک کو خاص مطالب کیواسطے بطور امانت اپنے پاس رکھتی ہے حتی کہ اگر وہ اوسکے تلف کرنے کا ارادہ کرے تو وے لوگ جو اوسکے قایم مقام ہونیوالے ہون اونکو اختیار ہے کہ وہ اوسکو اس امر سے باز رکھین ۔ لیکن یہ امر کہ ایسا اتلاف جایداد کس صورت مین لازم آتا ہے بلحاظ حالات ہر صورت کے منتج ہوگا کیونکہ قانون مین بالتصراحت نہین بیان کیا گیا ہے کہ بیوہ کو ملک پر کسقدر اختیار حاصل ہے اور غالباً منشا واضع قانون کا یہ ہوتا ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کے رشتہ دارونسے علحدہ اور اونکی خاص حفاظت سے باہر کبھی نہ رہے اور جو کچھ کہ وہ لوگ

سـ۱ ضمیمہ اصول دھرم شاستر ص ۵۹ ۔

ورثہ وارث مناسب سمجھین لیوین سکی زیادہ بیوہ خرچ کرنے نپاوے اس حکم کے مقرر کرنے کا
باعث یہ کہ بیوہ اپنے شوہر متوفی کے قایم مقام تو ہو مگر وہ اون حقوق سے بھی محروم ہے
جو کہ بعض کو مدت حیات حاصل ہوتے ہین غالبا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمین مدنظر یہ تھا کہ
بیچاری عورت کے واسطے بہرحال آذوقہ کی تجویز ہوجاوے تاکہ وہ ایسے فعل کے ارتکاب
سے باز رہے جسکے باعث سے خاندان کی عزت اور نام مین داغ لگے اور ایسے نام
والے کو ہلاک کر دینے سے لوگ اوسکی عزت اور تعظیم کرتے ہین اور اس امر کے مقرر
کرنے سے کہ دولت اوسکی پاس جمع رہے یہ فائدہ ہے کہ اوسکے شوہر کے رشتہ دار اوسکی
نسبت کوئی امر بیرحمی یا غفلت کا نکرسکین اور ساتھ ہی اسکے یہ امر ہے
کہ عورت کے اختیارات کو محدود کر دینے سے اوسکی کوتہ اندیشی اور دنیوی
ناتجربہ کاری کا انسداد ہوتا ہے - جو اختلاف کہ اس باب مین بموجب طریقہ
بنارس کے ہے اوس سے بھی اس رائے کی تائید ہوتی ہے اور طریقہ مذکور ہندوؤن
کے قانون کا چشمہ اور مخزن ہے قانون بنارس کے بموجب اختلاف یہ ہے اوسمین
یہ حکم ہے کہ جبکہ شوہر متوفی کے بھائی اوسکے شامل رہتے تھے اور اوسی سبب سے
اونکے آپسمین اختلاط اور محبت کا ہونا بوجہ احسن قیاس کرسکتے ہین اور جہان کہ کوئی وجہ
یہ خیال کرنے کی نہین ہے کہ بیوہ کی نسبت اوسکے شوہر کے بھائیون سے غفلت عمل مین
آوے گی تو اوس صورت مین بیوہ کو ورثہ نہین پہونچتا ہے - ورثہ اوسکو اوسی صورت مین
پہونچیگا جبکہ کنبے مین تفرقہ ہے اور اوسی وجہ سے گمان یہ ہے کہ بھائیون مین محبت
برادرانہ نہوگی اس حالت مین بیوہ کے حقوق کی حمایت کے واسطے قانون کی مداخلت
ضرور ہوئی - اس جگہ یہ بھی بیان کر دینا چاہیے کہ اگر ایک شخص مرجاوے اور ایک بیوہ
سے زیادہ چھوڑے مثلا تین بیوہ تو اوس صورت مین ملکیت بیویون کی ہوتی ہے اور
بعد وفات ایک یا دو بیوہ کے پسماندہ خواہ ایک بیوہ ہو یا دو وے مالک ہوتی ہین

ہو قبل از وفات بیٹیون سے اور کوئی اونکے شوہر کا وارث حصہ دار نہ ہوگا - بموجب مسئلہ مرتی چندریکا کے جو کتاب کہ جنوب ہند مین بدرجہ اعلی معتبر گنی جاتی ہے ایک بیوہ جسکے بیٹی یا دختر ہوں وہ اوس صورت مین جبکہ خاندان مین تفرقہ اور علحدگی ہو تو اپنے شوہر کے مال منقولہ اور غیر منقولہ پر قابض ہوتی ہے لیکن لاولد بیوہ صرف مال منقولہ پاویگی - اور اگر دو بیوہ ہوں ایک کی اولاد مین دختر ہوں اور دوسری لاولد ہو تو صاحب اولاد صرف غیر منقولہ جائداد پاویگی اور املاک منقولہ دونوں میں برابر تقسیم ہوگی ✣

دختر کے بیان مین — گو دختر بھی وارث ہوتی ہے مگر اوسکا استحقاق کامل نہین ہے موافق مسئلہ بنگالہ کے ناکتخدا بیٹی اول استحقاق قایم مقامی کا رکھتی ہے اور یہ نہو تو وہ بیٹی جسکی اولاد ذکور ہو اور جسکے ایسی اولاد پیدا ہونیکا احتمال ہو بالاشتراک مستحق قایم مقامی کی ہین - اور اونہین سے جسکے اولاد ذکور نہو تو دوسری جسکے ہو وہ ورثہ پاویگی لیکن وہ بیٹی عقیمہ یا بیوہ بیٹی جسکے اولاد ذکور نہو یا یہ کہ اولاد مین اوسکے صرف بیٹیان ہوں کسی صورت سے وارث نہین ہوسکتی ✣

ورثہ بابت بنگالہ و بنارس کے مسائل کے — بنارس مین اس امر کی نسبت قانون مختلف ہے یعنے وہان کے قواعد کے بموجب ناکتخدا بیٹی پہلے حقدار ہے اور یہ نہو تو کتخدا بیٹی جو مفلس ہو اور یہ بھی نہو تو متمول بیٹی وارث ہوگی مگر ذکور اولاد والی بیٹی کو یا اوسے جسکے اغلب ہے کہ ایسی اولاد پیدا ہو عقیمہ بیٹی یا بیوہ بیٹی لاولد پر فوقیت نہین ہے ✣

قانون متھلا کا اختلاف دختر کی نسبت — بموجب قانون متھلا کے ناکتخدا بیٹی کو کتخدا پر ترجیح ہے اور جو کنواری بیٹی نہو تو بیاہی بیٹیان وارث ہونگی اور بیاہی بیٹیون مین کسیطرح کی تمیز نہین کی گئی ہے - ایک بیٹی جسکو حصہ

ملا و ا ا بھاگ پر جو سری کرشن نے شرح لکھی ہے اوسمین [illegible] ن سے ایک تمیز کی ہے اونکی راے یہ ہے کہ وہ لڑکی جسکی نسبت نہین ہوئی وہ اول مستحق وراثت کی ہے اور اگر ایسی لڑکی نہو تو وہ لڑکی وارث جسکی نسبت ہو گئی ہے لیکن اس مسئلہ مین اور عالمونکا اتفاق نہین ہے بلکہ مصنف دایہ کرم سنگرہ و ادروس [illegible] اوسکو بالتصریح غیر مسلم قرار دیا ہے

فرق جس جگہ کنبہ جدا ہو۔

ہو مطالب ولد سے یا اوسکے اولاد ہونے کی توقع ہے اوسکو اوس بیٹی پر جو بیوہ ہو بحیثیت فوقیت نہیں دی گئی ہے اور نہ باہم افلاس اور دولتمندی کی کچھ تمیز کی گئی ہے

یہہ بات یہاں ذکر کرنی مناسب ہے کہ قاعدہ مرقومہ الصدر قایم مقامی کے باب مین بنگالہ کی ہر صورت محل الوقوع سے متعلق ہو سکتا ہے لیکن اور مقامون مین صرف جبھی برتا جا سکتا ہے جبکہ کنبہ جدا ہو کیونکہ بموجب مسئلہ بنارس اور اور جگہون کے مسائل کے بھی وہ بیوہ جسکے بعد بیٹی مالک ہو در صورت شمول کنبہ کے وارث نہیں ہو سکتی اور نہ مان اور نہ بیٹی اور نہ نواسہ اور نہ نانی وارث ہو سکتی ہے ایسی صورت مین باپ کے جو وارث ہین اوسکے باعث سے انکا حق جاتا رہتا ہے۔ اگرچہ شاستر کے طریقہ مین جو مقامات مختلفہ مروج ہین اس باب مین اختلاف ہے لیکن جو طریقہ وراثت کا بعد وفات دختر در صورت ہونے اوسکے اولاد ذکور مین کہ ہے اوسمین سب کو اتفاق ہے۔ بموجب قانون مروجہ بنارس وغیرہ کے وہ مال بطور استری دھن کے اوسکے شوہر یا کسی اور وارث کو نہین پہونچتی اور مطابق قانون بنگالہ کے بھی وہ مال اوسکے باپ کے وارثون کی طرف عود کرتی ہے [1] مقدمہ راج چندر داس مدعی بنام دھن منی مدعا علیہ کے یہ فیصلہ ہوا کہ موافق دھرم شاستر کے جو بنگالہ مین جاری ہے بعد وفات ایک بیوہ کے جو اپنے شوہر کی ملک پر قابض تھی اوسکی بیٹی وارث ہوگی اور دیور نہوگا بشرطیکہ وہ بیٹی اولاد ذکور والی ہو یا غالب یہہ ہو کہ اوسکے ایسی اولاد ہوگی اور جبکہ وہ لاولد مر جائے تو اوسکا

---

[1] اصول دھرم شاستر کے مصنف نے بیان کیا ہے ص ۱۶۱ دیکھو کہ جایداد جو بیٹی کو ورثہ مین ملے اوسکو بسبب تہذیب کے عالمون نے استری دھن قرار دیا ہے اور اوسی بموجب ورثہ اوسکا پہونچتا ہے اور اس مسئلہ کی تائید اوس حصہ متاچھرا مین حوالہ دیا ہے جسمین اوس خاص جایداد کا ذکر ہے جو عورتون سے تعلق رکھتی ہے اور اسی وجہ سے وہ حوالہ صرف ورثہ جایداد عورت کے متعلق ہے کوئی اور حوالہ مجھے اس مطلب پر نہین ملا ہے۔

چچا وارث ہوگا اوسکا شوہر نہین ہوسکتا ۔ [۱] بمبئی مین ایک عجیب مقدمہ در باب بیٹی کے حق کے ہوا اور وہ اس محل پر قابل بیان ہے ۔ دو بیویون مین سے ایک کے دو بیٹے تھے اور دوسری کے ایک بیٹی تھی اور جبکہ دختر والی بیوہ مرگئی تو قابل یہ ہوا کہ اوسکی قایم مقام ملک مین اوسکی بیٹی ہو یا اوسکی سوتن بیوہ کے بیٹے ہون ۔ چند عالمون سے اس باب مین مصلحت چاہی گئی سب کی راے مین یہ آیا کہ بیٹی مالک نہین ہوسکتی کیونکہ بیوہ کا حصہ ملک مین بعد اوسکی وفات کے اوسکے شوہر کی وارثونکی طرف عود کرتا ہے اور اون ہی مین بیٹی صرف درصورت موجود نہونے اوسکے حقیقی بھائیون کے گنی جاتی ہے

نواسونکا ذکر

۔ بنگالہ اور بنارس کے قانون کے بموجب درصورت نہونے اون بیٹیونکے جو مجاز وراثت ہون نواسے ورثہ پاتے ہین لیکن متھلا کے قانون کے بموجب نواسونکا کچھ حق نہین ہے اگر کئی بیٹیون کے بیٹے ہون تو ہر واحد اونمین سے بالروس برابر حصہ لیگا نہ یہ کہ بالاصول مثل پوتونکے ۔ [۲] اگر متعدد لڑکیون مین سے ہر ایک لڑکی نا کتخدا ہو اور بموجب آئین

---

[۱] صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۲ ص ۲۶۲ ۔

[۲] ضمیمہ اول اصول دھرم شاستر ص ۲۰۹ ۔

[۳] ص ۲۰۹ مین وہی مصنف لکھتا ہے کہ جہان اسپیشہ لڑکے بہت ہون تو درصورت ورثہ پانیکے وے بالاصول پاوینگے نہ بالروس گرچہ مراد کہ اس مسئلہ کی تائید مین منقول ہے اس سے برعکس اس مسئلہ کا ثابت ہوتا ہے ۔ خلاصہ جلد ۲ ص ۱۰۵ دیکھو جگنا تھ نے وہان یہ قاعدہ لکھا ہے کہ اگر نواسے بہت ہون تو اونمین تقسیم کر دینا چاہیے ۔ اسصورت مین اگر ایک دختر کے دو بیٹے ہین اور دوسری کے تین تو پانچ حصے برابر کرنے چاہئین وہی یہ کہ نسبت کر [illegible] دو حصون مین تقسیم کرین اور بعد ازان [illegible] برابر حصونمین اس قاعدہ کی بنا پر مقدمہ [illegible] بنام کشن کنت [illegible] کا یہی فیصل ہوا ہے اس مقدمہ مین یہ تجویز پائی کہ جو اسے جو مختلف ماؤون کے پیٹ سے ہون [illegible] کا دعوی کرین تو وے ورثہ بالروس لینگے نہ کہ بالاصول صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۲ ص ۲۰۰ ۔

قائم مقام باپ کے ہو اور بیٹی اور بہنیں یا بھانجے چھوڑ کر مرجاوے تو موافق قانون بنگالہ
کے صرف اوسکے بیٹے اوس حصہ کے وارث ہونگے جسکی بابت اونکی ماں کو استحقاق حاصل
تھا اور بہنیں اور بھانجے نہ پاوینگے۔[1] اگر ایسکو خبر لڑکیوں میں سے ایک لڑکی قائم مقام باپ
کے ہوئی ہو اور بیٹی اور بہنیں یا بھانجے چھوڑ کر مرجاوے تو قانون مذکور سے صرف بہنیں
وارث ہونگی اور اگر بہن نہو تو مالک اوسکے بیٹیوں اور بہن کے بیٹوں میں مساوی تقسیم ہوجاتی
ایسا فرق سواے بنگالہ کے اور کہیں نہیں ہے۔ مصنف توضیحات دھرم شاستر نے ایک مقدمہ
مرقومہ ذیل اسطور پر لکھا ہے۔ اگر تین یا تین آ و ب و س اپنے باپ کی جایداد پر بلا شرکت
قابض ہوں اور فرض کرو کہ آ لاولد ہے اور ب کے ایک بیٹا ہے اور س کے تین فرض
کرو کہ آ سکے پیشتر مرجاوے اور ب زندہ ہے اور یہ قرار پاوے کہ آ کی وفات کے بعد اوسکی
جایداد ب کو ملے لیکن اب سوال و فیصلہ یہ ہے کہ ب کی وفات کے بعد وہ جایداد صرف
اوسکے اکلوتے بیٹے کو پہونچیگی یا باہم اوسکے اور تینوں بیٹوں س کے تقسیم ہوگی۔ اس مقدمہ
میں میری راے یہ ہے کہ اگر جایداد لڑکیونکو اوسوقت میں ملی ہے جبکہ وے ناکتخدا تھیں
تو اوس صورت میں س کی موت کے بعد اوسکی جایداد اوسکے تینوں بیٹوں کو ملیگی نہ بہنوں کو
اور اگر وے اوسوقت کتخدا تھیں تو جایداد بہنوں کو پہونچیگی۔ اور آ کی وفات کے بعد اوسکی
جایداد ب کو ملیگی اور ب کی موت کے بعد مالک اوسکا بیٹا اور س کے بیٹے بالاشتراک ہونگے
اور ایسا محل دراہد اوس عام قاعدے کے بموجب ہے کہ جب ملک بیٹی کو ملتی ہے تو
اوسکے بعد اوسکے باپ کے وارث مالک اوس ملک کے ہوتے ہیں نہ وارث بیٹی کے اور
اس صورت میں باپ کے وارث اوسکی بیٹی کے بیٹے ہیں جو حصہ دار برابر کے حصے پانیکے

[1] اس مسئلہ کے موافق ایک مقدمہ جو اول عدالت ضلع رنگپور میں دایر ہوا اوسکا فیصلہ صدر دیوانی عدالت
نے ۱۹ اپریل ۱۸۱۸ع کو کیا جسمیں یہ تجویز ہوئی کہ جایداد جو دختر کو ورثہ میں ملی ہے وہ اوسکی وفات کے بعد
اوسکے بیٹے یا پوتے کو پہونچیگی اور بہن اور بہن کے بیٹے کو نہ ملیگی۔ رپورٹ جلد ۲ ص ۲۶ دیکھو

ہین۔ بیٹی کا پوتا یا کوئی دور والا دیاد ہری کی تحریر پشتو بہر وارث اوس ملک کا کسی نوع سے نہین
ہوسکتا جو کہ بیٹی کو اوسکے باپ سے ملی ہو ایسی ملک بموجب مسائل سب جگہ کے مؤلفوں کے
اوس شخص کو پہونچیگی جو اوسکے باپ کے بعد وارث ہو اور بطور استری دھن کے اوسکے
اپنے خاص وارث کو نہین ملیگی ❊

اگر وے سب نہون تو باپ کو بموجب قانون متعینہ بنگال کے وارث ہوگا مگر بموجب مسائل اور
جگہون کے بعد ہی باپ مان کو حق وراثت پہونچتا ہے ❊ ۱

مان کا ذکر ❊ اگر باپ نہو تو مان مستحق وراثت ہوتی ہے لیکن استحقاق اوسکا کامل نہین ہے اور اوسی قسم
کا ہی جیسا کہ بیوہ کا حق ہوتا ہے۔ ایک مقدمہ مین جسمین ایک بیٹے کے مرنے کے بعد جایداد اوسکی
مان کو ملی تھی اوسمین پنڈتان صدر دیوانی عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ جو قواعد کہ اوس جایداد
پر جو بیوہ کو ملتی ہے موثر ہین وے ہی اوس جایداد پر بھی موثر ہونگے جو مان کو ملے ۳ اوسکے
وفات کے بعد وہ جایداد اوسکے بیٹون کے وارثون کو ملیگی نہ اوسکے وارثون کو ❊

بھائیونکا ذکر اگر باپ اور مان دونون نہون تو بھائیون کو حق وراثت پہونچتا ہے اوّل اون بھائیون کو جو
ایک ماجائے بھائی ہون اور بالاتفاق رہتے ہون۔ دوم اونکو جو ایک ماجائے ہون مگر اتفاق نہ رہتے
ہون تیسرے سوتیلے بھائی جو بالاتفاق رہتے ہون چوتھی سوتیلے بھائی جو بالاتفاق نہ رہتے
ہون۔ اس اوپر کی ترتیب سے یہ امر فرض کیا گیا ہے کہ متوفی کے یا تو صرف ایک ماجائے
بھائی تھے یا سوتیلے اور وے سب شامل رہتے تھے یا علحدہ۔ لیکن اگر ایک شخص مرجائے
تو ایک ماجایا بھائی چھوڑ مرے جو علحدہ رہتا ہو اور ایک سوتیلا بھائی جو شامل رہتا ہو یا بعد ازان

۱ جیموت واہن کی دایبھاگ کے باب ۴ دفعہ اول ضمن ۶۵ دیکھو۔ اور ماں باپ کو جو بیٹیون کی حق وغیرہ کی نسبت
ہے اوسمین جو پانچوان مقدمہ ہے اوسے دیکھو جلد ۲ ❊

۲ مختلف رائین جو اس باب مین ہین اونکا ذکر جو دوہرین مقدمہ کی حاشیہ مین تحریر لکھا ہے جلد ۲ بیٹیون کے حق وغیرہ کے باب کو دیکھو

۳ مقدمہ سماۃ سبھے دیی مدعیہ بنام ... مدعا علیہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۱ ص ۱۶۲ ❊

شامل ہوگیا ہو تو ان دونون بھائیون کو برابر حصہ ملیگا ـ بہنون کو وارثون مین شمار نہین کیا ہے ۞

ایک مقدمہ حال مین صدر دیوانی عدالت سے فیصل ہوا ہے اوسمین ایک بیوہ کو بعد وفات اوسکے شوہر کے ورثہ ملا تھا اب اوسکی وفات کے بعد اوسکے شوہر کا بھائی اور بھائی کا بیٹا دونون وارث تھے مگر کلام اسمین تھا کہ دونون کا کسقدر حق ہے اول تو پنڈتون نے یہ راے دی کہ بھائی اور بھائی کا بیٹا جسکا باپ مرگیا ہو دونو مستحق وراثت ہین مگر آخر کو اس راے کا غلط ہونا ثابت ہوا اور تسلیم کیا گیا ـ دادا کی جایداد پر ایسا حق قایم مقامی کا بلاشک قائم ہے یعنی ایک متوفی بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا اوسکے اپنے چچا کے وارث ہوتا ہے مگر جو جایداد کہ بھائی چھوڑ مرے اوسمین ایسا نہین ہوتا ہے ـ بھائی کا بیٹا ایک لاولد شخص کی جایداد کا وارث بھائی کے شمار کیا جاتا ہے یعنی جبکہ شخص متوفی کے کوئی بھائی نہو تو صرف اوس صورت مین بھائی کے بیٹے کو ورثہ ملیگا اس مقدمہ مین جسکا بیان ذکر ہے متوفی دو بھائی اور ایک بیوہ چھوڑ مرا بیوہ مالک ہوئی اور جبکہ وہ ملکیت پر قابض تھی اوسی زمانہ مین دونون بھائیون مین سے ایک بھائی مرگیا اس بھائی کے بیٹے نے بعد وفات بیوہ کے اپنے چچا کے شامل وراثت کا دعوی کیا اور راے جو اول مرتبہ درباب جایز متصور ہونے دعوی کے دی گئی اوسمین غلطی اس امر کے فرض کر لینے سے واقع ہوئی کہ اول بھائی کے مرجاتے ہی اوسکے دونو بھائی جو زندہ تھے اونکا حق وراثت قایم ہوگیا اور یہ حق جو ابھی تک معطل تھا ایک بھائی کے مرجانے سے اوسکے بیٹے کو پہونچا ـ لیکن اصل مین ایسا نہ تھا کیونکہ بیوہ کے زندہ رہتے بھائیون مین سے کسی کا حق جایداد پر نہ تھا بلکہ اونکے حق کا وجود اونکے بھائی کے مرجانے سے ظہور پذیر بھی نہین ہوا تھا اسی جہت سے وہ بھائی جو بیوہ کی زندگی مین مرگیا ایک حق کو جو اوسے خود کبھی حاصل نہین ہوا تھا اپنے بیٹے کو وراثۃً نہین چھوڑ سکتا تھا

ملہ مقدمہ دوجھنید چودھری مدعی بنام [illegible] جنید رحیم چودھری مدعا علیہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۴ ص ۱۰۱ ـ [illegible] مقدمہ جیتی ویبی مدعا علیہ بنام راجبانسے چودھری مدعا علیہ مین قایم رکھا گیا تھا ـ ایضاً ص ۲۹۰ ۞

ذکر بیٹا اور پوتوں کا — اگر بھائی [illegible] ترتیب سے کہ روسے ورثہ پاسکے [illegible] سے [illegible]

لیگا لیکن لحاظ اوس کی قایم مقامی کے یہ خصوصیت ہے کہ اگر ایک بھائی کے بیٹے جنکا باپ قبل ورثہ پہونچنے کے مرگیا ہو قایم مقام ہونے کے باعث سے دعوی ورثہ کا کرین تو وے بالاصول جیسا کے شامل حقدار ورثہ کے ہونگے اس صورت مین پوتے ایک بیٹے کے ساتھ حصہ لیتے ہین لیکن جبکہ حق وراثت بھائی کے بیٹون کو صرف بھتیجے ہونے کی جہت سے پہونچے تو اوس صورت مین اونمین سے ہر واحد بالروس برابر حصہ لیتا ہے جیسا کہ دختر زادے لیتے ہین۔ سبودھنی مین لکھا ہے کہ قایم مقامی کسی حالت مین اسطور پر کہ ہر واحد بھتیجہ نہین ہو سکتی مگر یہ راے اوسکی ناجایز ٹھہرائی گئی ہے۔ مصنف سبودھنی کی جو راے بھی ہے کہ بھائی بھتیجون کو بھی حق وراثت پہونچتا ہے اوس کی راے کے ساتھ غدا پنڈت کی راے کا بھی اتفاق ہے مگر اور سب جگہ علی العموم یہ مسئلہ متروک ہے + سا

ذکر بھائی کی پوتوں کا — اگر بھائی کے بیٹے نہون تو جس ترتیب اور طور سے کہ وے ورثہ پاتے اوسکے مطابق اونکے پوتے بموجب قانون متمیغہ نبالہ کے وارث ہونگے سا

لیکن ازروے قانون بنارس اور متعلقہ اور اضلاع کے بھائی کے پوتے وارثون کے سلسلہ مین شمار نہین کئے جاتے ہین اور بعد بھائی کے بیٹے کے ورثہ دادی کو ملتا ہے +

فرق — یہان تک تو مختلف مقام کے طریقے درباب ترتیب وراثت باستثنا اون امور کے جو اوپر بیان ہوے متفق ہین مگر نسبت وارثان بعید کے جیسا کہ آگے بیان کیا جائیگا اوسمین بہت اختلاف ہے +

ہمشیرزادوں کا ذکر — درصورت نہونے بھائی کے پوتون کے بموجب قانون متمیغہ بنگالہ ہمشیرزادے

سا متمیغہ طرۃ ص ۸۷ ہو بنا جیہ اد کیھو +

سا یہان یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ پوتے کے بھائی کو ساتھ علحدگی کے بعد پھر اتفاق نہین ہو سکتا دوبارہ وہ شرکت صرف تین شخصون کے ساتھ ہو سکتا ہے باپ اور بھائی اور چچا۔ ویسٹی ست ۱۱ بحاگ منقول دیا جاتا فصل ۳ فقرہ ۷ +

وارث ہوتے ہین [illegible] کی [illegible] جیسا اوپر
بیان ہوا اور بھائی کے بیٹے بعد دوسرا درجہ دادی کا ہے اور بہن کا بیٹا بھی اوس قوم مین شمار
کیا جاتا ہے ایک مقدمہ جو صدر دیوانی عدالت مین فیصل ہوا اوسمین اس قانون کی تنقیح ہو گئی
یہ مقدمہ ایک زمینداری واقع بنگالہ کے باب مین تھا جو مالک کہ ایک ہندو متوفی کی تھی اوسکے
بہن کے بیٹے نے اوسکے چچا کے بیٹے پر دعوی کیا تھا اوسمین یہ فیصلہ ہوا کہ بموجب قانون
بنگالہ کے مدعی وارث ہوگا اور متھلا کے قانون کے بموجب مدعا علیہ کو حق وراثت
پہونچتا ہے ۱ ✤

درباب حقیقی اور سوتیلے رشتہ دارون کے مصنفان اہل بنگالہ مین بہت اختلاف رائے ہے
بعض کی یہ رائے ہے کہ ایک حقیقی بہن کا بیٹا سوتیلی بہن کے بیٹے پر حقیت ترکہ
پانے مین فوقیت رکھتا ہے لیکن بموجب اکثر معتبر عالمون کے انمین کچھ فرق نہین ہے
ایسی جگہ ہمشیرہ کی دختر کو سلسلہ وارثان مین داخل نہین کیا ہے ۲ ✤

اور وارثونکا ذکر جو داے کرم سنگرہ
بموجب مسائل متفقہ بنگالہ جیسا کہ داے کرم سنگرہ مین لکھا ہے اگر بھائی بیٹے نہون تو
وراثت کا حق بطور مفصلہ ذیل جاری رہتا ہے بھتیجی کا بیٹا ۔ دادا ۔ دادی ۔ چچا ۔ چچا کا بیٹا
چچا کا پوتا ۔ پھوپھیرا بھائی پھوپھی بہن کا بیٹا ۔ پردادا ۔ پردادی ۔ دادا کا بھائی ۔ دادا کے بھائی کا بیٹا ۔
دادا کے بھائی کا پوتا ۔ پردادا کا نواسہ اور پردادا کے بھائی کا نواسہ جبکہ انمین سے کوئی نہو وراثت طور
نسل مین نانا کو پہونچتی ہے ۳ ماسوا اوسکا بیٹا اور پوتا اور اوسکا نواسہ پرنانا اور اوسکا بیٹا اور پوتا اور پرپوتا

۱ مقدمہ [illegible] بنام گوکل چند گواہ مدعا علیہ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible]
۲ شاستر [illegible] کی رائے ہے کہ ہمشیرہ کی دختر و نکو بھی ورثہ کا حق پہونچتا ہے لیکن [illegible]
[illegible] مین تحفہ [illegible] دیکھو [illegible] دھرم شاستر [illegible] مین ایک مقدمہ ہے اوسی کو بھی دیکھو
۳ جگن ناتھ نے لکھا ہے [illegible] کا بیٹا اور [illegible] کا بیٹا اور بھتیجے کا بیٹا اور بھتیجی کی بیٹی کا بیٹا اور [illegible]
[illegible] اور مستحق ورثہ کے ہین [illegible] لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس رائے مین [illegible]

اور نواسہ — نانا اور اوسکا بیٹا اور پوتا اور نواسہ — اگر ان میں سے کوئی نہو تو بعید رشتہ دار
اعلی اور اسفل کو چودہ پیڑھی تک مال پہونچتا ہے — نہین تو اوستاد کو شاگرد کو
ہم مکتب کو ہم گوت کو — اونکو جو ایک فرقہ کے سردار کی اولاد مین ہون — برہمنان عالم بید
کو اور آخر راجہ کو — لیکن برہمن کی مال راجہ کو نہین مل سکتی وہ چاہیے کہ اور برہمنون
مین تقسیم ہو جاوے ✚

حق وراثت بموجب سری کرشن ترکالنکار

لیکن یہ ترتیب وراثت جو اوپر لکھی گئی اوسکو سب مصنفان بنگالہ بھی قبول نہین کرتے
ہین — سری کرشن ترکالنکار اپنی شرح مین جو دایہ بھاگ پر لکھی ہے بھانجے کے بعد حقیقی
چچا کو قایم مقام لکھتے ہین اور بعد ازان سوتیلا چچا — حقیقی چچا کا بیٹا — سوتیلے چچا کا بیٹا
— اونکے پوتے علی سبیل الترتیب — پھوپھیرا بھائی — دادا — دادی — دادا کا
حقیقی بھائی — دادا کا سوتیلا بھائی — اونکے بیٹے اور پوتے بترتیب — پردادا کا نواسہ
سپنڈو مین سے — ماموں اور وہ لوگ جو اسپطرح کی پرستش کرتے ہین جسکا کرنا متوفی پر
فرض تھا — موسیرا بھائی — ماموں کے بیٹے اور پوتے اور سکر پوتے اور تین پشت تک اولاد
مین سے علی التواتر — دادا کے دادا کی اولاد مین سے اور بزرگون کی اولاد مین سے
تین پیڑھی تک — سمندک اور آخر کار گرو وغیرہ ✚

سوبودہنی والونکے

مولفان بیاوار نوستو اور بادہین گار نوسے وارثون کے سلسلہ کو یون لکھا ہے — ✚
بھانجے کے بعد دادا اور دادا کے بعد دادی اور دادی کے بعد وارثون کی

---

۱ دیکھو اصول دھرم شاستر کے ص ۵ کو دیکھو اوس مین ایک مقدمہ جو بمبئی مین ہوا ہے لکھا ہے جسمین فیصلہ ہوا کہ ایک فقیر کا وارث
فقیر کی جایداد پر جسکے ساتھ خود رہتا ہو وراثۃ کا حق پہونچتا ہے اور چیلے گرو کی جایداد پر گرو کا حق چیلے کی پیسیہ علم دین کی تحصیل کیا
ہے ہ حال مین یہ خلاصہ دھرم شاستر پر لکھے گئے ہین وہ بہت مشہور ہین بیاوار نوستو جو مسٹر ہینگو صاحب کے حکم سے مرتب ہوا
بیاو یا ارنو جسے فرانسیس برد عیم صاحب کے نے تالیف کیا گیا — بادہین گار نوجگن ناتھ نے تصنیف کیا —
کولبروک صاحب نے جو خلاصہ کا دیباچہ لکھا اوسکے ص ۲۳ کو دیکھو ✚

پھر — بعد یہ ترتیب سے چچا — اور چچا کا بیٹا اور پوتا اور پرپوتا پھوپیرا بھائی — پردادا
و دادی — اونکا بیٹا اور پوتا اور پرپوتا اور نواسہ — نانا — ماموں ماموں کا بیٹا اور پوتا — متوفی کے
پوتے کا پوتا اور پرپوتا اور سکڑپوتا — تب پردادا کا باپ اوسکا بیٹا پوتا اور پرپوتا ٭ ۱

بنگالہ میں یہ چار کتابیں جنکا اوپر بیان ہوا بڑی معتبر ہیں اور جہاں کہیں کہ انمیں اختلاف ہو
تو اوس صورت میں جو کچھ کہ داے کرم سنگرہ میں سری کرشن نے لکھا ہے اوسکو معتبر جاننا چاہیئے ۲
لیکن یہہ واضح ہو کہ جتنے وارث اوپر دیے گئے ہیں وے سب ورثہ کی ترتیب میں
بہا سے بنگالہ متفق ہیں اور روز مرہ کے عمل درآمد میں یہیں تک کام پڑتا ہے لہذا
درباب اختلاف راے مصنفان کم رتبہ کے مباحثہ کرنا صرف تضیع اوقات ہے ٭

وارثونکی ترتیب بنارس کے قانون کے بموجب

بموجب دھرم شاستر کے جو بنارس میں رایج ہے درصورت نہونے بیٹے اور پوتے
اور پرپوتے کے بیوہ کو وراثت حق محدود جسکا اوپر بیان ہو چکا ہے پہونچتا ہے بشرطیکہ
جایداد اوسکے شوہر کی علحدہ ہو — لیکن اگر اوسکے شوہر کی جایداد اجمالی ہو اور اوسپر قبضہ
بالاشتراک ہو تو اوسکی بیوہ صرف وجہ معاش کی مستحق ہوگی ٭

بیوہ نہو تو کتخدا بیٹی ورثہ کی مالک ہوتی ہے یہ نہو تو کتخدا مفلس بیٹی ہوگی اور یہ بھی
نہو تو کتخدا متمول بیٹی بعد ازاں نواسہ لیکن بیاد چندر اور جابا و رکھا کر او بیاد چندر تامنی جو بعضی اضلاع
میں جاری ہیں اونکے بموجب نواسہ وارثوں کے سلسلہ میں نہیں ہے ۳ ٭

۱ حسب ترتیب مذکور سلسلہ وارثوں کا بیان لکھا گیا ہے اوس ترتیب میں جگن ناتھ کو اسقدر اختلاف ہے کہ اوسکے
نزدیک ماموں کو پوتے کی بعد نانا اور سکڑ نانا کے باپ اور اونکی اولاد میں ہوں اونکا حق ہے اور اونکی یہ راے بھی ہے کہ دادا
اور نگر دادا کے حقیقی اولاد ذکور میں سے ہوں اونکو اونکی سوتیلی اولاد ذکور پر فوقیت دینا چاہیئے ٭
۲ مسٹر کولبروک صاحب کی راے دیکھو جو ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۱۶۱ میں نقل ہے ٭
۳ بموجب شرح لم بھٹ کے اگر نواسہ نہو تو نواسی کو ورثہ پہونچتا ہے لیکن اس راے کو سب قبول
نہیں کرتے ہیں اور ایک مقدمہ میں جو صدر دیوانی عدالت سے فیصل ہوا اوسمیں چار دختروں میں سے

بعد کہ وہ اپنی ماں کے ماں کو ورثہ کا حق پہونچتا ہے اور ماں کے بعد باپ کو اور باپ کے بعد حقیقی بھائی کو ورثہ سوتیلے بھائی کو ورثہ ملیگا ۔

اگر سوتیلے بھائی نہون تو اونکے بیٹے بترتیب ورثہ پاوینگے ۔ بعد ازان دادی بعد ازان دادا سے حقیقی چچا سوتیلا چچا اونکے بیٹے علی الترتیب سگر دادی دادا اوسکا بیٹا اور پوتا بترتیب ۔ سگر دادا کی ماں اور اوسکا باپ اور اوسکا بھائی اور اوسکے بھائی کا بیٹا اگر اونمین سے کوئی نہو تو سپنڈا مین سے بموجب ترتیب مذکورہ بالا ساتوین پیڑہی تک ۔ اونمین صرف اوپر کیطرف کی ایک پیڑہی بہ نسبت وارثان مذکورہ بالا

دوا اپنی ماں کے سامنے مر گئی تھا اور ایک وہمین سے ایک دختر بھو ماری جس لڑکے نے کہ اپنی موسیرے بھائی حصہ کا دعوی کیا ہو وجہہ کہ اوسکی ماں کا حق تھا لیکن بموجب قانون شاستر اولاد کا حق خلاف قانون قرار دیا گیا

۱۔ وہی شارح لکھتا ہے کہ اول باپ کو ورثہ ملنا چاہیے اور بعد ازان ماں کو ۔ نندا پنڈت جسنے متاکشرا پر شرح لکھی ہے اونکی رائے کا بلم بھٹ کی رائے سے اتفاق ہے ۔ اپرارک جو ایک ورشارح ستمرتی اور کلی کو جو بیاد تنڈو کا مصنف ہے اور مصنفان سمرتی چندرکا اور مدن پارجات اور سبودھنی اور ویرمترودیا اور چندریکا ور متاکشرا اور عالمان بنارس کی رای یہ ہے کہ باپ کو ماں پر ترجیح چاہیے اور جتنے عالمان بنگال ہین او سب عالمان بنگالہ اس مسئلہ کی تائید کرتے ہین لیکن اور سب عالمان بنارس متاکشرا کے پیرو ہین جسکی رو سے ماں کو باپ پر ترجیح ہے ۔ اوسری کرگی رای یہ ہے کہ ماں اور باپ دونون شامل مستحق وراثت کے ہین

۲۔ بلم بھٹ کی یہ رای ہے کہ بھائی اور بہنون کو شامل ورثہ ملنا چاہیے لیکن اس مقولہ کو کوئی تسلیم نہین کرتا ہے ۔

۳۔ بلم بھٹ کی بموجب بھائی کی بیٹیان و بھائی کی بیٹی شامل ورثہ کی مالک ہین لیکن اس رای کے مطابق بھی عمل نہین ہے

۴۔ سری کرا چارج کی یہ رای ہے کہ اگر بھائی کے بیٹے نہون تو بھائی کے پوتون کو حق وراثت پہونچتا ہے اور یہی رای بیاد چندریکا کے مصنف کی بھی ہے مگر اور کسیکی نہین ہے اور درباب تقدیم حق وراثت دادی کے بھی اوسی قسم کا اختلاف رائے ہے جیسا کہ باپ و ماں کی صورت مین ہے اور جسکا اوپر ذکر ہوا ہے

۵۔ وہی اختلاف رائے اس صورت مین بھی ہے ۔

سے زیادہ نقصان ہے - سپنڈ میں سے کوئی نہو تو سمندک میں سے کسی کو چودھویں
اور تین چودھویں درجہ تک کے وارث ٹھہرنا اوپر ذکر ہوا ہے اوسی ترتیب کے ساتھ داخل ہیں
اگر سمندک بھی نہوں تو بندھو ورثہ پاوینگے - بندھو رشتہ دار تین قسم کے ہیں ذاتی
اور پدری اور مادری ذاتی رشتہ دار یہ ہیں اپنے حقیقی باپ کی بہن کے بیٹے اور اپنی
حقیقی ماں کی بہن کے بیٹے - اور حقیقی ماموں کے بیٹے - پدری بندھو یہ ہیں - باپ کی
چاچی کے بیٹے - باپ کی خالا کے بیٹے - باپ کے ماموں کے بیٹے - مادری بندھو
رشتہ دار یہ ہیں - ماں کی پھپی کے بیٹے - ماں کی خالا کے بیٹے - ماں کے ماموں کے
بیٹے - اگر یہ نہوں تو وراثت اچارج کو ملنی چاہیے بعد ازاں شاگرد کو بعدہ جو علم وید
میں ہو - ذی علم برہمنوں کو اور آخر کو باستثناء +

برہمنوں کی ملک کے اور سبھوں کی ملک حاکم وقت کو ملتی ہے +

سلسلہ وراثت جو متھلی لا میں جاری ہے ترتیب مرقومہ بالا کے مطابق ہے - مقدمہ
گنگا دت جہا مدعی بنام سری نراین اور مسماۃ لیلاوتی مدعا علیہا کے فیصلہ ہوا (صدر دیوانی
عدالت کی رپورٹ جلد ۲ ص ۱۱ دیکھو) کہ حسب قانون متھلی متعلقہ لا کے دعویداران
وراثت کو ساتویں درجہ یعنی سپنڈ تک اور بھی چودھویں درجہ یعنی سمندک تک جو اولاد
ذکور مورث اعلی سے ہوں مالک متوفی کے موسیرے بھائی یعنی ماں کی بہن کے بیٹے
پر ترجیح ہے اگر یہ مقدمہ حسب قانون بنگالہ کے فیصلہ پاتا - تو موسی کا بیٹا ترجیح پاتا چونکہ تھا صاحبان بنگالہ ...

اور اوز قضا ... بموجب +

۱ اگرچہ ترجیح کی اصطلاح کے معنی ایم مجبت نے یہ لکھے ہیں کہ اوس سے سپنڈا اور سمند مراد ہیں اور بندھو وغیرہ ...
سٹراینج کے ص ۱۵۰ کو دیکھو - وارثوں کی اس ترتیب میں مادری رشتہ دار جو ساقط ہیں ...
... لکھا گیا ہے لیکن وششٹ ... میں ماموں وغیرہ کو سمندک کے بعد وارث
ٹھہراتے ہیں اور اکثر مصر ... اپنی رائے یہ بیان کرتے ہیں کہ جیسا کہ ماموں کا بیٹا ورثہ پاتا ہے
اسطرح خود اوسکا بھی حق مناسبت سے قایم رکھنا چاہیے +

تو ادسی ملک کے قانون کے بموجب فیصلہ ہوتا اگر یہ قرار پایا جاتا کہ ایک شخص کو ضلع غیر مین جا کر رہے لیکن وہ اپنے وطن کے قوانین سے محروم نرکھا جائیگا بشرطیکہ وہ پابند رسوم ورواج اپنے ضلع کا رہے۔ بموجب قانون بنگالہ کے ماموں کا بیٹا سپنڈ اور سمندک مین شمار کیا جاتا ہے جیسا کہ مقدمہ روپ چرن جاتے مدعی بنام انندلال کھن مدعا علیہ کے مقدمہ سے ظاہر ہے۔ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۲ ص ۳۵ دیکھو اس مقدمہ مین یہ فیصلہ ہوا کہ بموجب ایک تفسیر دھرم شاستر مروجہ بنگالہ کے ماموں کے بیٹے کو جو ایک سندک ہے اون وارثون پر ترجیح دی جاتی ہے جو بعد تین پشت گذشتہ کے مورث اعلی کی اولاد صلبی مین ہون وراثت کی ترتیب جو بموجب قانون متشیہ جنوب ہند کے ہے وہ بنارس کے قانون سے مختلف نہین ہیو نار میوکھ جو مغربی ہند مین بہت معتبر متصور ہے اوسکے بموجب وراثت کی ترتیب مذکور الصدر مین بڑا فرق معلوم ہوتا ہے اور ماں کے بعد جو وارث ہون اونکی تفصیل یہہ ہے۔ حقیقی بھائی حقیقی بھائی کا بیٹا۔ دادی بہن سے دادا اور سوتیلا بھائی باہم وارث ہوتے ہین جو یہ ہون تو سپنڈ اور سمندک اور بندھو

سدار پورٹ بمبئی جلد ۲ ص ۱۰۴ مین ایک مقدمہ لکھا ہے جس سے بموجب اس مسئلہ کے بہن کا حق ثابت ہوتا ہے اور ایک مقدمہ مین جو باہم دو بھائیون کے درباب اونکے ماموں کی جائیداد کے تھا یہ فیصلہ پایا کہ دونون مین ایک کو بھی ماموں کے بھتیجے جی ورثہ نہین پہونچتا ایسا ہی ایک مقدمہ جلد ۱ کے ص ۱ مین ہے۔ لیکن اسطور پر بہن کے حق کو تسلیم کرنا صرف ایک ایسا خاص امر ہے جو اوسیطرف ہندوستان مین رائج ہے ضمیمہ اصول دھرم شاستر مین کولبروک کا قول منقول ہے ص ۲۵۲ دیکھو۔

علی سبیل الترتیب بموجب درجہ قربت وارث ہو +
یہ کہا جا سکتا ہے کہ کلیہ عامہ قانون جو سب مقامات سے متعلق ہے یہ ہے کہ وہ شخص جسکو کریا کرم کا منصب پہونچتا ہو اوسکو وارثونکی ترتیب مین ترجیح ہے مگر اس قاعدہ مین چند مستثنیات بھی ہین مثلاً ایک بیوہ جو بھائی اور دختر چھوڑ مرے تو ورثہ کا حق بیٹی کو پہونچتا ہے اور بھائی کو نہین پہونچتا گو بھائی پر ادا کرنا رسوم کریا کرم کا لازم ہے ۔ دھرم شاستر کے اون مقالات سے جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حصول وراثت جایداد اور منصب کریا کرم کرنے کا لازم ملزوم ہین یہ مراد نہین ہے کہ صرف رسوم کریا کرم کر دینے سے وراثت کا استحقاق حاصل ہو جاتا ہے بلکہ وارث پر فرض ہے کہ اوس شخص کیو اسطے جسکی دولت اوسے حاصل ہو کما حقہ رسوم اخیر بجالاوے + [1]

باب

استری دھن کے بیان مین

اس قسم کی ملک مین رسمی قوانین وراثت ۔ مستعمل نہین ہین یہ ایک مخصوص اور علحدہ ملک ہے اور مختلف صورتون کے بموجب اسپر حق وراثت پہونچتا ہے اور حق مذکور کے حاصل ہونیکی صورتین بمقتضای حال عورت اور بلحاظ اون ذریعون کے جنکی رو سے اوسکو ملک حاصل ہوئی مختلف ہین [3] +

[1] جنیہ اصول دھرم شاستر کے ص ۵۴۲ اور ۲۵۱ دیکھو +

[2] ہتیہ مقدمہ ص ۲۲ جلد ا رپورٹ صدر دیوانی عدالت کو دیکھو ۔

[3] دھرم شاستر کے بموجب اس قسم کی جایداد کی بہت سی قسمین ہین ا ۔ بعض

جو کچھ کہ عورت کو بطریق وراثت یا خرید یا از روے تقسیم یا بذریعۂ غصب یا بطور دفینہ حاصل ہوا ہو وہ متاحبیرا سکے بموجب عورت کا مال کہلاتا ہے لیکن وہ اوسکی ملک خاص نہین ہو سکتا — استری دھن کی اقسام مین مصنفون کی راے مختلف ہے بعض کے نزدیک آٹھ اقسام ہین اور بعض کے نزدیک چھہ اور بعض کے گمان مین پانچ اور اوروں کے قیاس مین تین — گرچونکہ فرق صرف اسیقدر ہے کہ بعض نے شمار اقسام مین کمی کرکے اونمین کل قسمونکو داخل کردیا ہے اور بعض نے اونکو بڑھاکر لکھا ہے لہذا اس فرق کا بخصوصیت ذکر کرنا ضرور نہین ہے — منکوحہ عورت کے ذاتی حق

اونین کی یہہ ہین آدہ اگنیک یعنی جو کہ پھیرون کے وقت دیجاے —

ادہیاوا ہین جو دولہن کی رخصت کے وقت دیجاے — پرتی دت جو بطور نشان محبت دیجاے انورتی بتری اور بھراتری دت وہ جو ماں سے اور باپ سے اور بھائی سے ملے — آدھی ویدنک یعنی وہ عطیہ جو دوسری شادی کے وقت دیاجاے یعنی وہ دولت جو کہ ایک شخص دوسری شادی کرنے کے وقت اپنی پہلی زوجہ کو خوش کرنے کے واسطے دے +

پرناسے نبک یعنی زیور ولباس وغیرہ ضروری — ان وہیک یعنی جو بعد بیاہ دی جاے — سودنیک یعنی جو ایک رشتہ دار محبت سے ملے — سلک یعنی وہ جو اپنی محنت سے حاصل کی ہو — جونک وہ جو بیاہ کے وقت ملے — پاوندنک یعنی جو زوجہ کو بعوض دان پرنے اپنی سسرال کے بزرگون کے دیجاے بعض قانون دان پرتی دت اور پاوندنک جایداد کو ایک ہی قسم کا استری دھن بتلاتے ہین اور اوسکو لاون نیارجت کہتے ہین یعنی وہ جایداد جو عزیز ہونیکے سبب سے حاصل کی ہو +

بیٹیوں کے بموجب استری دھن کی تعریف

سے مال کی تعریف جو بینو نے بہت وسعت کے ساتھ کی ہے یہ ہے
جو کچھ کہ پھیرون کیوقت دیا جاوے یا بوقت رخصت براءت یا بطور نشان محبت کے
یا جو کہ مان اور بھائی اور والد نے عطا کیا ہو یہ چھ قسم کی خاص جایداد ہین جو عورت
منکوحہ کے مال مین داخل ہین[1] اور اس جگہ یہ لکھنا مناسب ہے کہ جبکہ وہ قانون
کے بموجب جسکی رو سے ایسی جایداد بطور ورثہ ایک مرتبہ مل جاوے تو پھر وہ استری دھن
شمار نہین ہوتی اور عام قوانین وراثت کے اوس سے متعلق ہو جاتے ہین مثلاً

انتقال وراثت

وہ مال جو عورت کو بیاہ کے وقت ملے وہ استری دھن ہے جو اوسکے مرنے کے
بعد اوسکی دختر کو ملتا ہے اور اوس دختر کے مرنے کے بعد وہ جایداد مثل اور
جایداد کے اوس لڑکی کے وارثون کو ملتی ہے ۔ چنانچہ وہ جایداد ان کے
بھائی کو بترجیح اوسکی اپنی دختر کے ملیگی بشرطیکہ اوسکی لڑکی بیوہ اور لاولد ہو
اگر مالکہ متوفی ناکتخدا ہو تو اوسکا بھائی اور باپ اور مان علے سبیل الترتیب اوسکی
مال کے وارث ہونگے اور جو اون مین سے کوئی نہو تو اوسکے پدری رشتہ دار
حسب ترتیب مالک ہونگے ۔

اگر مالکہ کتخدا ہو اور ایسے مال کو جو اوسے بیاہ کے وقت ملا تھا چھوڑ
مرے تو اوس مال کی وارث اوسکی بیٹیان ہین بموجب عام قاعدہ وراثت
کے حق کواری لڑکیونکا مقدم ہے بعد ازان اوس کتخدا بیٹی کا جسکی اولاد ذکور
ہونیکا احتمال ہو[2] یہ نہون تو عقیمہ اور بیوہ بیٹیان بالاتفاق وارث ہین ۔ اگر بیٹیان نہون تو

---

[1] ضمن ۵ و ۶ مو ۔

[2] یہان بیان کرنا چاہئے کہ اگر ناکتخدا لڑکی یا وہ لڑکی جسکی نسبت ہو گئی ہو اور وہ بعد ازان عقیمہ معلوم ہو ورثہ پانیکے بعد مرجاوے یا بیوہ جسکی کوئی بیٹا پیدا نہوا ہو وفات پاوے تو وہ جایداد جو اوسکو ورثہ ملی تھی اوسکی اون بہنون کو ملیگی جنکی اولاد ذکور ہو یا جنکے ایسی اولاد ہونیکا احتمال ہو اگر یہ نہون تو وہ جایداد عقیمہ اور بیوہ لڑکیون کو ملے گی ۔

تو بیٹے کو حق پہونچتا ہے بعد ازان نواسہ [illegible] سکے بعد پوتے کو — دوسری
زوجہ کے بیٹے کو — پوتے کو — پرپوتے کو — اگر اتنی اولاد مین سے کوئی
نہو اور شادی پانچ قواعد اول مین سے کسی قاعدہ کے بموجب ہوئی ہو تو [2] ✤
شوہر مالک ہوگا — پھر بھائی — پھر مان — پھر باپ — اگر شادی تین اخیر
کے قواعد مین سے کسی قاعدہ کے بموجب ہوئی ہو [3] تو بھائی کو شوہر
پر ترجیح ہے اور یہ دونون مان اور باپ کے بعد وارث ہونگے — اگر انمین
سے کوئی وارث نہو تو پھر ورثہ بموجب ترتیب ذیل کے وارثون کو ملیگا — شوہر
کا چھوٹا بھائی — اوسکے چھوٹے بھائی کا بیٹا — اوسکے بڑے بھائی کا بیٹا — بہن
کا بیٹا — شوہر کی بہن کا بیٹا — بھائیکا بیٹا — داماد — خسر — جیٹھ بعد ازان سپنڈا اور سکل ورسمند
اوس ملک کے وارث ہو نگے — اگر عورت چھوڑ مری ہو اور جو کہ اوسکو قبل بیاہ باپ سے ملی ہو اوسکے وارث ایک بعد دوسرے کے اس ترتیب سے ہوتے

جو باپ کی ملک ہو

ہین ناکتخدا بیٹی — بیٹا — وہ بیٹی جسکی اولاد ذکور ہے یا احتمال ہے کہ اوسکے ہو گی
— نواسہ — پوتا — پرپوتا — سکڑپوتا — دوسری زوجہ کا بیٹا — پوتا —
پرپوتا — اگر اونمین سے کوئی نہو تو عقیمہ اور بیوہ بیٹیان بالاتفاق وارث ہوتی
ہین اونکے بعد اون وارثون کا حق ہے جیساکہ پانچ اول قسم کے ازدواج
مین دستور ہے ✤

---

۱ جمتواہن کے بموجب دوسری زوجہ کے بیٹے کے سامنی دختر زادہ کا حق معرض التوا مین رہتا ہے
لیکن مسٹر کرشن اور اور معتبر عالمون نے اس قول کی تردید کی ہے ✤

۲ ان قواعد کی تفصیل اوس باب مین ہے جو بیاہ سے متعلق ہے ✤

۳ یہ ترتیب بدیہی نظر مین مناسب نہین معلوم ہوتی خصوصاً اون بیاہ کی نسبت جسمین کہ دولہ کی خاندان کے لوگ بیاہ منعقد ہونیکا سلوک کرتے ہین کیونکہ ایسی صورتومین تو یہی افضل معلوم ہوتا کہ وہ دولہ والے بعد موت کے خاندان کی طرف منتقل ہو

اگر باپ زندہ ہو

مال جو منکوحہ عورت چھوڑ کر مری ہو اور جس مال کو اوسے اوسکے باپ نے زندہ یا ہو اور زندہ و اوسکو بیاہ کیوقت ملا ہو اوسکے وارث بھی ترتیب مرقومہ بالا کے بموجب ہونگے الا فرق اتنا ہے کہ بیٹیا اور کواری لڑکی دونو شامل ورثہ پاوینگے نہ کہ ایک بعد دوسرے کے اور پوتے کو نواسہ پر ترجیح ہے ۞ ۱

۲ یہ بیان کرنا یہاں مناسب ہے کہ دھرم شاستر کے بموجب منکوحہ عورت کو اپنی علیحدہ اور مخصوص ملک پر اختیار حاصل ہے جسطرح چاہے منتقل کرے الا اوس زمین پر جو اوسے شوہر نے دی ہے۔ باوجود اسکے اوس مال پر بھی جو عورت کی ذات خاص کا ہو شوہر کو اختیار ہے کہ وہ افلاس کیوقت اوسکو صرف مین لاوے اور عورت اپنے علیحدہ اور خاص مال کی نسبت بھی اپنے شوہر کے حکم کی مطیع ہے ۲

۱ رگھونندن کا قول ہے کہ اگر ایک منکوحہ عورت لاولد مر جاوے تو صرف شوہر کو اپنی زوجہ کی اوس مال پر حق پہونچتا ہے جو کہ اوسکو اوسکے بعد بیاہ دیا ہو لیکن کوئی مال جو اوسکو اوسکے باپ یا ماں نے دیا ہو اوسمین بھائی کا حق مقدم ہے ۞

۲ یہ وارثون کی ترتیب کولبروک صاحب کے ترجمہ وادبھاگ مین اسی اکثر منقول ہے۔ اس ترتیب کی بابت بعض کے نزدیک مختلف مقامونمین کچھ فرق نہین ہے الا بنارس وادیگر کی قوانین کی روسے فرق یہ ہین دولتمند اور غاصب ... کیا گیا ہے جیسا کہ معمولی جایداد کی انتقال مین ہے علاوہ اسکے اور بھی ایک فرق و اختلاف رای ہین چنانچہ بعض ومنین منیدہم ہین مگر زیادہ تفصیل اونکی اسجگہ بیفایدہ ہے جیتوا ہن وبہت سی عالمان بنگالہ کے بموجب متوفی عورت کی وہ ملک جو اوسکو بیاہ مین نہین ملی ہو اور جسکو اوسے اوسکے باپ نے نہین دیا ہو اوسکے بیٹے اور کواری لڑکیون کو برابر حصو مین ملیگی عام اسسے کہ لڑکیون کی نسبت ہو گئی ہو یا نہو گئی ہو ۔۔ مگر بعضکی یہ راے ہے کہ وہ لڑکی جو منسوب ہو گئی ہو اوسکا حق اوس لڑکی کی سامنی جسکی نسبت نہین ہوئی جاتا رہتا ہے اور دونوکو مسلوی بھائی کی ساتھہ برابر حصہ پانیکا نہین ہے ۳
رگھونندن کہتے ہین کہ کوئی قول ایسا نہین ہے جس سے منسوب لڑکی کا حق وراثت جاتا رہے بیوہ مہیکہ اور میرا ... اور اکثر مصنف صاف یہ لکھتے ہین کہ اگر کواری لڑکی نہو تو منکوحہ لڑکی جسکا شوہر زندہ ہو بھائی کے شامل ورثہ پانیگی تنا جیلا اور راہ ... پانی معتبر کتابون کے بموجب جو بنارس مین جاری ہین بھائی اور بعض کسی نہج سے شامل ورثہ نہین

چوتھا باب

تقسیم ملک کے بیان مین

جایداد جو ورثہ سے حاصل ہو اوسکا بیان اوپر ہوچکا اب اوس جایداد کا بیان کرینگے جو مورث کے جیتے جی تقسیم کی روسے حاصل ہوتی ہے اور جو وارثونکو قایم مقام ہونے کے بعد تقسیم کی روسے ملتی ہے +

بنگالہ مین تقسیم ملک کیواسطے باپ کی رضامندی ضرور ہے + تقسیم کی نسبت باپ کی رضامندی ضرور ہے اور جبتک کہ باپ جیتا رہے تب تک بنگالہ کے قانون کے بموجب لڑکون کو اختیار نہین ہے کہ اوسکی رضامندی جبراً حاصل کرین الا اوس صورت مین جبکہ باپ کا حق ملکیت سے بالکل باطل ہوجاے مثلاً وہ نیچ قوم مین شامل یا تارک دنیا ہوجاے۔ مستثنی جگن ناتھ نے البتہ اپنی راے یہ لکھی ہے کہ بیٹے جنکو سوتیلی مان سے تکلیف پہونچے وہ راجہ سے درخواست کرکے تقسیم اوس میراث کی جو دادا کی ہے کرا سکتے ہین۔ جگن ناتھ کی راے مگر اوس مال کی تقسیم نہین کرا سکتے جو کہ خود باپ کا مکسوبہ ہو۔ باپ کے اختیار تقسیم جایداد کی نسبت صرف ایک شرط یہ ہے کہ اوسکی زوجہ اوس عمر کو پہونچ جاے جبکہ اوسکے شرط + آیندہ اولاد کا ہونا ممکن نہو اور یہ شرط صرف غیر منقولہ جایداد موروثی کے

پاسکتین سلیکن یا دہوآچارج بیان کرتے ہین کہ بیٹے اور بیٹیان اپنے مان کے ذات خاص کی مال کی بالاشتمال وارث ہین مگر صرف اوس صورت مین جبکہ وہ مال عورت کو شوہر کے خاندان سے ملا ہو۔ اور بخلاف اوسکے وتھس تی چجاچارج کہتے ہین کہ دونون صورتون مین بالاشتمال ورثہ پاوینگے الا اوس صورت مین جبکہ مال جہیز کیوقت ملا ہو اور عورت کی والدین نے دیا ہے ایسے مسایل مناقض ہو کر حقیقت مین جبکا اوپر بیان ہوا ہے جتنے چاہین لکھ سکتے ہین +

واسطے سے ہے اور جو جایداد کہ خاص اوسکی مکسوبہ سے ہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ اور وہ جایداد موروثی کسی قسم کی جسپر ایک شخص اجنبی سے نے غصب کر لیا ہو اور وہ اوسکو دوبارہ حاصل کرے ایسی ہی جسکی تقسیم کیواسطے صرف باپ کی رضامندی ضرور ہے لیکن جو قانون کہ درباب تقسیم جایداد موروثی کے بنارس اور اور مقامون مین جاری ہے وہ بنگالہ کے قانون سے بہت مختلف ہے یعنی اگر مان کے اور اولاد کا آیندہ پیدا ہونا ممکن نہو تو بموجب قانون متمشیہ بنارس کے بیٹے جایداد موروثی کو جبراً تقسیم کرا سکتے ہین گو باپ تارک الدنیا نہوا ہو اور تقسیم کرنا نہ چاہتا ہو ۔ سا

قانون بنارس کے بموجب بیٹے ملک موروثی کی تقسیم کرا سکتے ہین

قانون بنگالہ کے بموجب وہ ملک جو باپ کی مکسوبہ خاص ہے اوسکو وہ غیر مساوی طور پر تقسیم کر سکتا ہے اور علی ہذا القیاس ملک منقولہ موروثی اور بھی کسی قسم کی ملک جو اوسنے دوبارہ حاصل کی ہو اور اوسمین سے اوسے اختیار ہے کہ جتنی مناسب جانے اپنے پاس رکھے ۔ اگر باپ جایداد کو غیر مساوی طور پر تقسیم کرے یا ایک بیٹے کو تقسیم ورثہ سے ناحق محروم رکھے تو یہ جایز مگر داخل گناہ ہے ۔ لیکن موروثی غیر منقولہ جایداد پر جسکے حاصل کرنے مین ممکن ہے کہ بیٹون نے بھی مدد کی ہو باپ کو ایسا اختیار حاصل نہین ہے ۔ ایسی جایداد پر بیٹے برابر کے حصے کے حقدار ہین ۔ باپ البتہ اس جایداد مین سے اور اوسمین سے جو اوسکے بیٹون کی مکسوبہ ہے دوچند حصہ لے سکتا ہے ۔

قانون بنگالہ کے بموجب باپ کیونکر تقسیم کرسکتا ہے

بخلاف اسکے قانون بنارس کے بموجب باپ کو موروثی جایداد کا خواہ کسی قسم کی ہو غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا منع ہے اور اوس غیر منقولہ جایداد کا بھی جو باپ کی خود مکسوبہ ہو ۔ اور جو مال کہ اوسکا مکسوبہ خاص ہو اوسکی بھی تقسیم مین وہ دوچند حصہ نہین لے سکتا اور چونکہ یہ مسئلہ وقعت امر واقع بنارس مین جاری نہین ہے لہذا

قانون بنارس

سا ستاچہرا کا باب افصل ۲ دفعہ ۶

غیر منقولہ جایداد کو غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا صرف گناہ ہی نہین ہے بلکہ خلاف قانون بھی ہے —
مصنف توضیحات دھرم شاستر نے اوس باب مین جو بخشش و غیر مساوی
تقسیم سے متعلق ہے اس مطلب کو بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور اگرچہ وہ اقرار
کرتے ہین کہ یہ ایک بڑا دقت طلب مضمون ہے کیونکہ مختلف فیصلے ایسے ہوئے
ہین جو ایک دوسرے کے نقیض ہین مگر پھر بھی اونکی راے یہ ہے کہ عطا کر دینا
کل جایداد غیر منقولہ موروثی کا صرف ایک بیٹے کو اور محروم رکھنا باقیون کو گو ایک
گناہ ہے مگر قانوناً ناجایز نہین ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مصنف مذکور کی یہ
تجویز صرف اوس قانون کی نسبت ہے جو بنگالہ مین جاری ہے — میری
راے تجویز مذکورہ بالا کے خلاف ہے اور وجوہات اسکی یہ ہین — اول
یہ کہ مسئلہ جسکی مین تائید کرتا ہون وہ اون فیصلون کی رو سے جو حال مین ہوئے
مسلم قرار دیا گیا ہے اور یہ فیصلے بعد اسقدر تحقیقات کامل تنقیح کے ہوئے ہین کہ کبھی پہلے
عمل مین نہین آئی تھی اور دوسرے یہ کہ صرف ایک قول جو خلاف اس مسئلہ کے
سنے وہ دایبھاگ کے بموجب اسطور پر لکھا ہوا ہے — کہ قول بیاس جس سے ممانعت
ظاہر ہوتی ہے منشا اوسکا اوس گناہ سے ہے جو اخلاق کے خلاف ہے
اوس سے یہ مراد نہین ہے کہ بیع یا انتقال ناجایز ٹھہرایا جائے پس چونکہ بخشش یا
بیع کرنا تسلیم نہین کیا گیا ہے لہذا درصورت عمل مین آنے بخشش یا بیع کے خلاف
اسس ہدایت کی لازم آتی ہے — لیکن بخشش یا انتقال باطل نہین ہو سکتا اسواسطے
کہ ایک امر واقعی سو مسائل سے بدل نہین جا سکتا اب اگر اس عبارت کے معنی

وجوہات خلاف غیر مساوی تقسیم کرنے کے خاص صورتون کو لکھا ہے

سے عطا کہ منقولہ مال کو حسب طریق باپ کی خوشی ہو واسطے علحدہ کرنیکے واسطے ممانعت نہین ہے پس اگر اسی مال کو
وہ ایک بیٹی کو عطا کر دے تو یہ امر خلاف قانون نہو گا ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے صفحہ مین کو بروک صاحب کا
کلام منقول ہے اوسی کتاب کے صفحہ مین ہے کہ باپ کو اختیار نہین ہے کہ مال غیر منقولہ مکسوبہ کو حسب لخواہ علحدہ کر دیوے

علی العموم طور پر لیے جائیں اور یہ سمجھا جائے کہ اونکی رو سے جملہ افعال جو صریح خلاف
قانون کیے جائیں وے جایز ہو سکے تو اس عبارت سے قطعی منسوخی قانون کی
لازم آتی ہے اور بہتر ہوگا کہ عدالت مین کل فیصلاون کی ہدایت کے واسطے
صرف یہی قول کافی متصور ہو جو تمثیل کہ دایہ بھاگ کے شارح نے بغرض توضیح
اس قول کے لکھی ہے اوس سے اوسکی وہ طبیعت جسکے سبب سے یہ
بے نفع بلکہ نقصان رسان مسئلہ غیر منقول لکھا گیا صاف ظاہر ہے بیان اوسکا
یہ ہے کہ جیسا ایک امر واقعی ہو سائی سے نہین بدل سکتا ویسا ہی مار ڈالنا ایک برہمن
کا تو بہت بڑا گناہ اور ناجایز فعل ہے گر جبکہ ارتکاب اوسکا ہو گیا تب اوسکا کچھ علاج
نہین ہے یعنی وہ مردہ برہمن پھر زندہ نہین کیا جا سکتا۔ مگر یہ تمثیل اوس صورت مین
مناسب ہو سکتی تھی جبکہ انتقام نہو سکتا اور قانون مین ضرر رسانی کے واسطے مکافات
عمل یا توقوع کا حکم نہوتا۔ علاوہ اسکے اس نتیجہ مین اسوجہ سے بہت کم حجت
باقی رہتی ہے کہ یہ مقولہ بیاس کا دایہ بھاگ کے اوس باب مین واقع ہوا ہے
جسمین مال مکسوبہ کا بیان ہے اور جہان موروثی مال کا کچھ ذکر بھی نہین ہے۔ او
اگر دلیل مذکور اس امر کی مطلوب ہو کہ باپ کو اختیار نہین ہے کہ موروثی غیر منقولہ
جایداد کو غیر مساوی طور پر تقسیم کر دے یا اوس جایداد کی نسبت کوئی اور امر ایسا
کرے جس سے بیٹے کو نقصان پہنچنا متصور ہو تو صرف حوالہ دینا اس قاعدے
کا کافی ہے جو ترجمہ انتخاب متاکچھرا کے تیسرے باب کی فصل ۲ دفعہ ۱ مین بہ بحث
مقدمات درج ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے زمین جو دادا کی مکسوبہ ہے اوسمین باپ
اور بیٹے کا حق ملکیت یکسان ہے الخ۔ اس مقولہ سے ظاہر ہے کہ زمین
جو دادا کی مکسوبہ ہے اوسکے حقدار باپ اور بیٹا دونون یکسان ہین پس اگر باپ
جایداد غیر منقولہ کو جو دادا کی مکسوبہ ہے کسیطرح علٰحدہ کرے اور بیٹا اس امر کی عدالت

مین نالش کرے تو یہ مقدمہ باپ اور بیٹے — باہم مسموع ہوگا — یہ فقرہ اوس بحث مین ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ کن شخصون کا عدالت مین متخاصمین ہونا زیبا ہے —

اگرچہ یہ صاف لکھا ہے کہ وہ تنازع جسمین باپ اور بیٹا مدعی اور مدعا علیہ ہین اخلاق کے خلاف ہے مگر پھر بھی بیٹے کا حق اسقدر مستقل قرار دیا گیا ہے کہ اوسکو قایم رکھنے کے واسطے وہ اپنے باپ کے خلاف نالش دایر کر سکتا ہے کیونکہ ایک انحراف جو قانوناً ناجایز ہے یہ نسبت اوسکے فسخ کر دینے کے امر خلاف اخلاق کرنا بہتر ہے۔

اس امر کی بحث کہ باپ کا غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا ملک کا بنگالہ مین کس مرتبہ تک جایز شمار کرنا چاہیے ایک مقدمہ مین جسکو صدر دیوانی عدالت نے سنہ ۱۸۱۶ء مین فیصل کیا کما ینبغی ہوئی ہے [1] اس مقدمہ مین یہ قرار پایا کہ جایداد غیر منقولہ موروثی کو غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا خلاف دھرم شاستر اور ناجایز ہے لیکن باپ اگر اپنی مکسوبہ جایداد اور غیر منقولہ موروثی جایداد کو غیر مساوی طور پر تقسیم کرے تو یہ امر دھرم شاستر کے مطابق اور جایز ہوگا بشرطیکہ تقسیم ایسی نیت سے کی گئی ہو جس سے کہ قانوناً تقسیم کرنے کا اختیار زایل ہو جاتا ہے۔ ایک تنبیہ متعلقہ مقدمہ مذکور مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ جایداد غیر منقولہ موروثی کا غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا جسکی بابت بموجب معتبر عالمون دھرم شاستر کے امتناع صریح ہے ایک — ایسا امر ہے کہ اوسپر جیمتواہن وغیرہ نے جو تاویلات لکھی ہین اونمین سے کسی کے موجب وہ ناجایز نہین ٹھیرایا جا سکتا — جگن ناتھ اپنے خلاصہ مین راے مرقومہ بالا کے خلاف لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر باپ بلا ورزی قانون تمام یا تھوڑا سا حصہ موروثی جایداد غیر منقولہ کا دیدیوے تو ایسا ہبہ جایز ہے بشرطیکہ وہ غصہ کی حالت مین یا کسی اور ایسی حالت مین نہو جسکے باعث اوسکو تقسیم کرنے کا اختیار حاصل نہین رہتا ہے اگر یہ مقولہ مان لیا جاوے تو یہ امر موجب اولی

جگن ناتھ کی راے کی تنسیخ

[1] کل بحث کے واسطے صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۲ ص ۲۴۲ دیکھو +

مستنبط ہونا چاہیے کہ باپ کو اختیار ہے کہ جایداد موروثی غیر منقولہ کو غیر مساوی طور پر تقسیم کر دے لیکن مقدمہ مذکورۂ بالا مین بموجب قول اکثر عالمون کے بالعکس اس مسئلہ کے تجویز ہوا ہے ❊

حق اوس بیٹے کا جو بعد تقسیم پیدا ہو ❊

اگر باپ نے جایداد کو تقسیم کر دیا ہو اور بعد ازان لڑکا پیدا ہو تو وہ تنہا مالک اوس ملک کا ہوگا جو باپ نے اپنے پاس رکھ لی تھی اور اگر باپ نے اپنے پاس کچھ نرکھی ہو تو اون بیٹون پر واجب ہوگا کہ اپنے حصو مین سے سب سے چھوٹے بھائی کو ایک حصہ دین ۔ جمتواہن اور رگھونندن اور سری کرشن اور

اولاد زوجہ کا حق مطابق کو عالمونکی بموجب

اور مصنفان بنگالہ کے بموجب جبکہ باپ جایداد کو تقسیم کرے تو اوسکو چاہیے کہ ایک حصہ جو بیٹے کے حصہ کے برابر ہو لاولد زوجہ کو دے اور اوسکو دے جسکی اولاد کو ہے لیکن ہری ناتھ کا یہ قول ہے کہ اگر باپ دو حصے یا دو سے

ہری ناتھ کی رائے ❊

زیادہ حصے اپنے واسطے رکھے تو اوس صورت مین ازواج کو کوئی حصہ دینا ضرور نہین ہے کسواسطیکہ حصون مذکورہ سے اونکی پرورش ہو سکے گی ۔

بیاو آدر نوستو ❊

بیاو آدر نوستو مین لکھا ہے کہ جبکہ باپ جایداد برابر کے حصو مین بیٹون کو تقسیم کر دے تو ایک مساوی حصہ اپنی زوجہ کے واسطے رہنے دے لیکن جس صورت مین کہ وہ جایداد کو غیر مساوی حصو مین تقسیم کرے اور اپنے واسطے حصہ کثیر رہنے دے تو ایسی حالت مین اوسپر واجب ہے کہ وہ اپنی ہر ایک زوجہ کے واسطے اپنے حصے مین سے اسقدر دے جسقدر کہ بحساب اوسط اوسکے ایک بیٹے کا حصہ ہو مگر یہ حصے ازواج کے واسطے صرف اوسی صورت مین مقرر کیے جاتے ہین جبکہ کسیطرح کا مال اونکو کبھی نہ دیا گیا ہو ۔ بعض عالمون کی یہ رائے ہے کہ اگر زوجہ کو کسی اور صورت سے کوئی جایداد حاصل ہو گئی ہے تو بیٹے کا جو حصہ ہو اوس سے نصف زوجہ کو ملے اور بعض یہ لکھتے ہین کہ جایداد کہ زوجہ زیادتی ہو اور

ہوے یعنی جو کچھ ہمارا اوس ہی کے بیٹے کے حصہ مین سے مقرر کیا جاوے —
جگن ناتھ کا یہ قول ہے کہ اگر زوجہ کو کہین سے کچھ ایسی دولت ملے جسپر اُسکو اوسکے شوہر کا حق پہونچتا ہو تو یہ دولت اوس حصہ مین محسوب ہوگی جو حصہ کہ زوجہ کے واسطے تقسیم کے وقت مقرر ہو لیکن اگر مال اوسکو اوسکے باپ یا کسی اور رشتہ دار سے ملا ہے یا شوہر کے ماموں یا شوہر کے کسی اور بعیدی قرابت دار سے حاصل ہوا ہے تو چونکہ اوس مال پر شوہر کا کچھ تعلق نہین ہے لہذا ایسا مال تقسیم جائداد کے وقت اوسکے حصہ مین محسوب نہوگا +

فائدہ کہ زوجہ کو مال ملا ہو +

دھرم شاستر جو بنارس اور متھلا وغیرہ مین جاری ہے وہ اس باب مین بنگالہ کے دھرم شاستر سے مختلف ہے اور خود اوس مین بھی اختلاف واقع ہے — چنانچہ اشیر کا قول ہے کہ (جبکہ باپ اپنی رضامندی سے اپنے تمام بیٹون مین جائداد مساوی طور پر تقسیم کر دے تو اوسپر لازم ہے کہ اپنی ازواج کیو اسطے بھی جنکو کوئی مال بطریق استری دھن اونکے شوہر یا خسر سے نہین ملا ہے حصے اپنی بیٹون کے حصون کے برابر مقرر کرے اور وہی مصنف آگے لکھتا ہے کہ اگر کوئی علحدہ جائداد اونکو ملی ہو تو اونکو نصف حصہ ملے یعنی اوسکے قول کا مضمون یہ ہے اگر کوئی جائداد ملی ہے تو شوہر کو نصف حصہ مقرر کرنا چاہیے)۔ یاد ھوا چاریہ کی بموجب اگر باپ اپنی برضا و رغبت اپنے بیٹون کو برابر حصے دے تو اوسپر لازم ہے کہ اپنی ازواج کے واسطے جنکو کوئی علحدہ جائداد نہین ملی ہے ایک حصہ جو ایک بیٹے کے حصے کے برابر ہو مقرر کرے لیکن اگر کوئی علحدہ جائداد اونکو ملی ہے تو اوس صورت مین نصف حصہ ملے — کمل کر جو جیاوتتدیو کا مصنف ہے علی العموم یہ کہتا ہے کہ اگر باپ مرگیا ہو یا زندہ ہو اوسکی ہر ایک زوجہ اوسیقدر حصہ پانیکی مستحق ہے جسقدر کہ بیٹا — لیکن صول مان نے دیپک لیکھہ مین لکھا ہے کہ اگر باپ

[illegible] اور متعلقات کو مسائل حصص ازواج کی بابت مین

[illegible]

اپنی خوشی سے جایداد کو اپنے لڑکون مین برابر تقسیم کر دے تو اوسکو لازم ہے کہ اپنی صرف ہر ایک ایسی زوجہ کو جسکے اولاد ذکور نہو بیٹون کے حصے کے برابر حصہ دے — اور بیواد بھی یو لکھتا ہے کہ جن ازواج کے اولاد مین بیٹا نہو اون ہی کو حصہ ملے — مصر یہ کہتا ہے کہ جبکہ باپ اپنی جایداد کا حصہ کثیر اپنے پاس رکھ چھوڑے اور جزوی ام اس مین سے اپنے بیٹون کو دیدے یا کہ وہ چند حصہ اپنے پاس رکھلے تو اوسپر لازم ہے کہ وہ خاص اپنے حصہ مین سے اپنی ازواج کو دے پس ازواج کو صرف اوسی صورت مین حصص جداگانہ دینے کا حکم ہے جبکہ وہ اپنی جایداد کو برابر تقسیم کرے — غرض اون وجوہات

خلاصہ وجوہات

کا خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب باپ جایداد کو اپنے بیٹون مین برابر تقسیم کرے تو اوسکی ازواج جنکے اولاد ذکور نہین ہے برابر حصے پانے کی مستحق ہین اور جب وہ ایک حصہ کثیر اپنے پاس رکھ چھوڑے تو اوس صورت مین اوسکی ازواج کسی خاص حصے کے پانے کا استحقاق نہین رکھتی ہین مگر اوسکو اونکی پرورش لازم ہے — اور جس صورت مین کہ تقسیم غیر مساوی طور پر عمل مین آئی ہے تو ازواج کے حصص کا تعین بحساب اوسط بیٹون کے حصون کے ہونا چاہیے —

درصورت تقسیم موروثی جایداد کے دادی کی نسبت یہی قواعد متعلق ہین ✦

کسصورت مین بھائی تقسیم کر سکتے ہین

والدین کی وفات یا اونکی جایداد سے قانوناً محروم ہوجانیکے بعد بھائیون کو اجازت ہے کہ جاہین جب جایداد منقولہ اور غیر منقولہ اور موروثی اور مکسوبہ کو آپسمین تقسیم کرلین — اور بموجب آئین متمشیہ ضلع بنگالہ کے بیوہ اپنے شوہر متوفی کے بھائیون کے ساتھ جایداد غیر منقسمہ مین صرف شریک ہی ہونے کی مستحق نہین ہے بلکہ اوسنے اوس جایداد کو تقسیم بھی کرا سکتی ہے گو اوسکا حصہ بعد اوسکی وفات کے اوسکے شوہر کے وارثون

کو پہونچیگا ۔ لہ حین حیات والدہ کے بھی تقسیم ممکن ہے یہ مسئلہ اگرچہ متواہن کے قول کے خلاف ہے مگر عالمان حال نے اسکو تسلیم کیا ہے اور بالعموم اسپر عمل ہوتا ہے ✤ ۲ ؎

بھتیجہ کا حق ✤

بھتیجے جنکے باپ مرگئے ہون یا اونکی اولاد چوتھی پشت تک بشمول متوفی کے بھائیون کے برابر کے حقدار ہین اور بالاصول حصہ پاوینگے اور ہر شریک کو اختیار ہے کہ وہ اپنا حصہ جدا کراوے ✤ ۳ ؎

ماں وزوجہ پدر کا حق

تمام ایسی صورت مین ماں کو بقدر بیٹے کے [illegible] کر ملنا چاہیے اور جو زوجہ باپ کی لاولد ہو اوسکے واسطے مقرر ہونا وجہ معاش کافی کا ضرور ہے ۔ اور متاچھرا اور راور کتب کے موجب جو بنارس اور جنوبی اضلاع ہند مین جاری ہین ازواج لاولد بھی برابر کے حصہ پانے کی مستحق ہین کیونکہ لفظ ماتا سے حقیقی اور سوتیلی ماں دونون مراد لی گئی ہین ۔ صرف سمرتی چندریکا ہی ایسی کتاب ہے جسکی رو سے ماں کو بالکل حق نہین پہونچتا ۔ اگر کتخدا دختران کے واسطے اسقدر حصہ مقرر کرنا چاہیے جو اونکے بخوبی بیاہ ہو جانے کے واسطے کافی ہو ۴ ؎ اور یہ حصہ بھائی کے حصہ مین سے بقدر چہارم مقرر کیا

لہ بھیرون چند مدعی بنام رسومنی مدعا علیہا کے مقدمہ مین یہ تشریح لکھی ہے اوسکو صدر دیوانی کی رپورٹ جلد ۵ ص ۲۰۲ مین دیکھو ۔ اوسی جلد کے ص ۵ مین مقدمہ نیل کنٹھ رای مدعی بنام بنی چوہدرائن مدعا علیہا دیکھو ۔ اور اوسی جلد کے ص ۳۵۵ مین مقدمہ برائی بیوانی دیبی غیرہ مدعیان او رانی سورج مینی مدعا علیہا کو بھی ملاحظہ کرو ۔ بنارس کا قانون اس امر کے خلاف ہے مقدمہ لچھمی سنگہ مدعی بنام شیو سنوک سنگہ مدعا علیہ جلد ایضاً ص [illegible] مین کیا

۲ ؎ خلاصہ کے ص ۳۰۳ ، دیکھو ✤

۳ ؎ خلاصہ کے ص ۳۰۶ مین منقول ہے اور اصول دھرم شاستر کے ضمیمہ ص ۹۰۲ کو بھی دیکھو ✤

۴ ؎ ایضاً ص ۹۱۰ ، ✤ ✤

کیا ہے یعنی فرض کرو کہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو اس صورت مین جایداد کے دو حصے کرنے چاہیئن اور اونمین سے ایک حصے کے پھر چار حصے کیئے جاوین اور ان چارمین سے ایک حصہ دختر کا ہے اگر دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو تو اوس صورت مین جایداد کے تین سہام کرکے اومین سے پھر ایک حصہ کی چہارم یعنی کل جایداد کا بارہوان حصہ بیٹی کا حق ہے۔ اگر ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہون تو اس صورت مین جایداد کے تین حصے کرکے اونمین سے دو حصون کے چار حصے کرنے چاہیئن اور اونمین سے ایک ایک ہر لڑکیون کا حق ہے[1] لیکن نہایت معتبر عالمون کے بموجب اسطرح پر حصے دخترون کے واسطے عموماً مقرر نہین کیے جاتے ہین اسواسطے کہ جس صورت مین جایداد قلیل ہے اور اس وجہ سے اوسکا اسطور پر تقسیم کرنا موجب قباحت ہے یا کہ جایداد کثیر ہے اور اس جہت سے منجملہ اوسکے بطور مذکورہ بالا حصہ دینا بیاہ کی تجویز ہو جانیکے واسطے غیر ضرور متصور ہے تو ایسی صورتون مین بہنین صرف اسقدر پانے کی مستحق ہین جو کہ صرف بیاہ کے واسطے کافی ہوسکے غرض کہ بہنون کے واسطے جو معین کیا گیا ہے اوس سے منشا یہ ہے کہ خاندان کی عزت قایم رہے اور یہ امر بطور سلوک کے ہے نہ کہ بطور استحقاق کے[2]

بہنونکا حق غیر معین ہے

اگر ایک بھائی جایداد مشترک مین کوئی صورت بہبود پیدا کرے تو موجب

---

[1] متاچھرا کا باب جو وراثت کے بیان مین ہے اوسکی دفعہ ۷ دیکھو +

[2] توضیحات دھرم شاستر کے مصنف نے اپنی کتاب کے ص ۱۰۰ اور صفحات مابعد مین اس امر کی بحث بصراحت لکھی ہے اور جو اختلاف کہ قواعد ہنود مین اس امر کی نسبت ہین اونکی تصریح کی گئی ہے لیکن اخیر مین اونہون نے بھی یہی نتیجہ نکالا ہے کہ بہنون کا البتہ ایک دعوی ہے مگر استحقاق نہین ہے۔ صدر لینڈ صاحب کی راے بھی دیکھو جو اصول دھرم شاستر کے ضمیمہ ص ۱۰۰ مین منقول ہے اوسکا مطلب بھی یہی ہے —
کولبروک صاحب کی راے بھی کتاب مذکور کے ص ۱۴۱ اور ۲۸۵ مین دیکھو +

جایداد حاصل کرنیوالے کا

وہ حقدار زیادہ حصہ کا نہین ہوجاتا ۱ مگر جبکہ اوسنے اپنی کوشش سے بلا مدد غیرکے ملک حاصل کی ہو تو بموجب قانون متمشیہ بنگالہ بحالت تقسیم ملک مذکور اسکو دو چند حصہ مل سکتا ہے ۔ اور صدر دیوانی عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ جبکہ بھائیون سے جو متفق رہتے ہون ایک بھائی سرمایہ مشترکہ یا بھائیون کی ذاتی مدد سے جایداد حاصل کرے تو اس صورت مین جایداد کے دو خمس اوسکے حاصل کرنیوالے کو ملینگے اور باقی ایک خمس اوسکے بھائیون کا ملیگا ۲ لیکن قانون متمشیہ بنارس کی رو سے

قانون بنارس کے بموجب

باہم اوس بھائی کے جسنے اپنی ذات خاص سے مدد کی ہو اور اوس بھائی کے جسکی جانب سے کچھ کوشش نہوئی ہو امتیاز نہین ہے اگر جایداد کے حاصل کرنے مین سرمایہ موروثی صرف ہوا ہے تو سب بھائیون کا حصہ مساوی ہوگا ۳ اگر سرمایہ مشترکہ صرف نہوا ہو ۴ تو جسنے اپنی جہد وسعی سے جایداد حاصل کی صرف وہی مستحق اوسکا ہوگا ۵ اور جس صورت مین کہ جایداد بلا امداد سرمایہ مشترکہ کے خاندان مین سے صرف ایک شخص کی محنت وکوشش سے حاصل ہوئی ہے تو کنبے کے اور اشخاص گو وے بزمانہ حصول اوسکے آپسمین شریک رہتے ہون مستحق شرکت جایداد مکسوبہ مذکور کے ۔

۱ متاچھرا باب ا فصل ۴ دفعہ ۲ ۳ اور جلد ۱ مین تنبیہ متعلقہ مقدمہ ۱۵ کو معاینہ کرو مقدمہ مذکور باب ۱ مین لکھا ہے جسمین تفصیل اس امر کی ہے کہ کون اسباب قابل تقسیم ہے اور کون نہین ✤

۲ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ا ص ۶ ✤

۳ تنبیہ متعلقہ مقدمہ ۲ جلد ۲ کے اور باب مین جو بیٹیون وغیرہ کے بیان مین ہے معاینہ کی جاوے ✤

۴ تنقیح اس امر کی کہ کام مین لانا سرمایہ مشترکہ کا کس صورتمین لازم آتا ہے اکثر دشوار ہے اور اوسکو واسطے لوگون کے بیان عام قاعدہ نہین لکھا جاسکتا ہو بسبب اسکے تنقیح صادق آئی ہر ایک مقدمہ بموجب اوسکی روئداد کے فیصل کرنا چاہیئے ضمیمہ اصول دھرم شاستر

۵ خلاصہ کے ص ۲۰ و ۱۱ دیکھو ✤

صورت دوبارہ حاصل کرنے کی ◆

ہونگے سلہ یہی قاعدہ اوس مال کی بابت بھی متعلق ہے جو دوبارہ حاصل کیا گیا ہو الا اراضی کی صورت مین حاصل کرنیوالا پنسبت اور بھائیون کے ایک ربع کا زیادہ مستحق ہے سٹ اور یہ امر بھی تجویز ہو چکا ہے کہ اگر آراضی ایک بھائی کی محنت اور دوسرے بھائی کے زر سے حاصل ہوئی ہو تو ہر ایک اونمین سے نصف حصہ کا حقدار ہے اور اگر وہ اراضی ایک کے زر اور محنت اور دوسرے کی صرف محنت سے حاصل ہوئی ہو تو اول شخص کو حصہ بقدر دو ثلث اور دوسرے کو ایک ثلث ملیگا۔ مگر ظاہرا یہ تجویز طریقۂ انصاف پر مبنی ہے نہ کسی خاص قاعدہ دھرم شاستر پر سٹ

جایداد غیر ممکن التقسیم

نذرانہ جو بیاہ کے وقت ہوا ور نیز جو کچھ علم یا شجاعت کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہو اوسپر علی العموم تقسیم کے وقت بھائیون کا دعوی نہین پہونچتا ہے اور بعض چیزین ایسی ہین کہ قانوناً اونکی تقسیم نہین ہو سکتی — جایداد غیر ممکن التقسیم اور ممکن التقسیم کی تفصیل مزید ناظرین نسخہ ہذا کو ترجمہ خلاصہ مکین ناتھ کی جلد ۲ ص ۲۲۳ سے واضح ہوگی اور دوسری جلد کا وہ باب بھی کہ جسمین بیان مال ممکن التقسیم اور غیر ممکن التقسیم کا ذکر ہے ملاحظہ طلب ہے ایک قول کے بموجب جو زیادہ ترصحیح ہے یہ قرار پایا ہے کہ اگر منجملہ جایداد منقسمہ کے ایک جزو بطور غیر منقسم رہے تو اوسپر عام قواعد تقسیم جو مال مشترک کے واسطے متعلق ہین موثر ہونگے یعنی اگر وقت تقسیم کل جایداد کے کوئی جزو اوسکا مشترک چھوڑ دیا جای تو باوجود علیحدہ ہونے متوفی بھائی کی زوجہ اوسمین شریک نہین ہو سکتی بلکہ وہ بقید جایداد صرف

سلہ مقدمہ کالی پرشاد راے وغیرہ مدعی بنام ڈگمبر راے مدعا علیہ کو جلد ۲ ص ۲۲۷ مین دیکھو

سٹ دوسری جلد کے ص ۶۵ مین منگوہ سے منقول ہے ◆

سٹ مقدمہ کوشل چکرو تی مدعی بنام رادھا ناتھ مدعا علیہ سند رجسٹر ریپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ ◆

ثبوت تقسیم ملک

بھائی کا حق ہے [۱] ملک کی تقسیم باتحریر یا بغیر کسی اور تکمیل ضابطہ کے ممکن ہے اور اگر فی الحال کچھ بحث واقع ہو تو اوس کی تنقیح ثبوت قراین سے ہو جائیگی ۔ تقسیم ہونے یا نہونے کا حال بھائیوں کے صرف سکونت کے طریقے سے مستنبط نہین ہو سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ وے بظاہر بالاتفاق رہتے ہون مگر ساتھ جایداد مین ہر واحد علٰحدہ ہو ۔ یا بالعکس اسکے وے علٰحدہ رہتے ہون مگر ملکا ملکیت وے آپسمین شامل ہون گو کہ طریقہ مذکور فی الحقیقت منجملہ اوس ثبوت قیاسی کے ہے جبپر بصورت ہونے تذبذب کے واسطے تنقیح شرکت یا علٰحدگی خاندان نسبت مال مکسوبہ اور دیگر جایداد کے لحاظ ہو سکتا ہے لیکن [۲] اس باب مین صرف یہی ایک ذریعہ شناخت کا معلوم ہوتا ہے کہ اگر وے لوگ جداگانہ معاہدے کرین اور ایک دوسرے کا ضامن ہو یا اونکی جانب سے اسی قسم کے فعل بالافراد عمل مین آوین تو ان امور سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک دوسرے کا پابند نہین ہے یا ایک دوسرے کے باہم کچھ تعلق نہین ہے [۳] ایک شخص ہندو خاندان کے مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ ملک مکسوبہ اہل خاندان کی مشترک تصور کی جائیگی تاوقتیکہ خلاف اوسکے ثابت نہو اور ثبوت اس امر کا اوس شخص کے ذمے ہے جو اپنی حیثیت باشرکت غیر سے بیان کرکے دعوی

---

[۱] ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۲۲۳ کو دیکھو +

[۲] تنبیہ متعلقہ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۱ ص ۲۳ +

[۳] خلاصہ جلد ۳ ص ۲۱۴ — اور اون مقدمات کو اوس باب مین دیکھو جو تقسیم کے ثبوت مین ہے ۔ کولبروک صاحب کی راے کو بھی دیکھو جو کہ اصول دھرم شاستر کے ضمیمہ ص ۲۲۵ مین منقول ہے +

پیش کرنے سے [1] ایک طور مقدمے کی یہ صورت ہے کہ ایک شخص ہندو خاندان کا
عین ظاہری مراتب عدالت کے تھے جدا متصور کیا گیا اور اوسکو مال مکسوبہ
خاندان مین سے کچھ حصہ نہ ملا اس وجہ سے کہ وہ مع اپنے باپ کے اور
کنبے کے لوگون سے علحدہ کھاتا تھا اور تجارت مین نفع و نقصان کے
شامل نہ تھا گو بعض اوقات اوس نے اوسکے کنبے کے لوگ کام
لیتے تھے اور اوسکو اوسکے ذاتی اخراجات کے واسطے کبھی کبھی کچھ دیتے تھے
[2] قانون مین نسبت استحقاق اوس اولاد کے جو باپ کی جائداد تقسیم
کرنیکے بعد پیدا ہو خصوصیت احتیاط کی گئی ہے — لیکن ملک موروثی
کی نسبت یہ احتمال نہین ہو سکتا کہ کسی حقدار وارث کا حق باطل ہو سکے
کیونکہ جب تک کہ ان کے اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو اوسوقت تک تقسیم ملک
قانوناً منع ہے اگر احیاناً ایسا امر ظہور مین آئے تو اسکے لیے مقرر ہے
کہ باپ تقسیم کرنے کے وقت اپنے پاس دو حصہ رکھے اور ان حصون
کا صرف وہی بیٹا مستحق ہوگا جو بعد تقسیم ملک کے پیدا ہو اور واسطے حفظ
استحقاق ایسی اولاد کے ایک اور قاعدہ موثر بھی قرار دیا گیا ہے یعنی باپکو
درصورت ضرورت اختیار ہے کہ اوس ملک کو جو اوسنے اپنے بیٹون مین
تقسیم کردی ہے پھر واپس لے لے ۔ [3]

---

[1] مقدمہ گورچندر رای وغیرہ مدعیان بنام ہرچندر رای مدعا علیہ مندرجہ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۴ ص ۱۶ ۔

[2] راج کشور رای وغیرہ مدعیان بنام [illegible] مدعا علیہما کے مقدمہ کو صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۱ ص ۳۱۳ دیکھو ۔

[3] جلد ۱ — ملک کے باب مین مقدمہ ۲ کو دیکھو ۔

پانچوان باب

بیاہ کے بیان مین

چونکہ پنڈتان عدالت سے بیاہ کے امور مین کمتر استفسار ہوا ہے تو اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ عدالتہاے دیوانی مین اس قسم کے تنازع اکثر واقع نہین ہوتے ہین [1] اس قسم کے تنازع اور وے جو ذات کی بابت ہین اکثر آپسکی پنچایت سے فیصلہ پاتے ہین - مگر احاطہ بمبئی اور مدراس کی اضلاع مین ایسا نہین ہے وہان بہت سے بیاہ اور ذات کے مقدمات عدالتہاے مقصودہ سرکار انگریزی مین فیصلے کے واسطے دائر ہوتے ہین پس چونکہ امور متعلقہ بیاہ کا فیصلہ بھی سرکار کمپنی کی عدالتون کو قانوناً کرنا ہوتا ہے لہذا اون اصلی قواعد کا جو بیاہ کے باب مین اسجگہ لکھنا نامناسب نہوگا +

بیاہ قوم ہنود مین صرف ایک دنیوی معاہدہ ہی نہین ہے بلکہ دین کی رو سے ایک تبرک معاملہ ہے - جو رسوم کہ تین اعلی قومون کے واسطے مقرر ہین اونمین سے یہ اخیر رسوم ہے اور شودر کے واسطے صرف یہی ایک رسم مقرر ہے + [2] اور یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ شخص جسکا ازدواج نہین ہوا ہے وہ قابل ادا کرنے

---

[1] ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۲۲ دیکھو - اور بمبئی کی رپورٹ جلد ۱ کے صفحات ۱۱ - ۳۵ - ۴۳ - ۲۶۳ - ۲۷۰ - ۴۷۹ - ۴۸۹ - اور جلد ۲ کے صفحات ۱۰۰ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۷ - ۵۷۶ - ۵۸۶ کو معاینہ کرو +

[2] خلاصہ جلد ۲ ص ۱۰۴ +

فرائض مذہبی سے کے نہیں ہے ۔ یہ امر معروف ہے کہ عورات نہایت صغر سنی
میں منسوب کیجاتی ہیں اور اس طور پر منسوب کردینا درحقیقت بمنزلہ بیاہ کے ہے
اور نسبت کے بعد معاہدہ ازدواج بہر صورت جایز و مستحکم ہوجاتا ہے ۔ بعد وقوع او
ہونے بعض رسوم کے معاہدہ مذکور مکمل ہوجاتا ہے اور بغیر وہ نہیں ہوسکتا گو بلحاظ
مصاحبت اتمام کو نہیں پہونچتا ۱ ۔ بعد وفات شوہر اول کے دوسرے بیاہ کا
دھرم شاستر میں مطلق ذکر نہیں ہے ۲ ۔ اگرچہ بعض قوم میں عام طور پر یہ رواج
ہے ۔ کثیر الازدواجی بغیر کسی وجہ قوی کے قانوناً منع ہے ۔ الا ان صورتوں میں
جنمیں ازدواج کے معاہدہ کو منسوخ کرنا جایز ہے یعنی عقیمہ ہونیکی صورت میں مرض
وغیرہ کے سبب سے ۔ مگر اس قاعدہ کی پابندی چنداں نہیں ہے ۔ چنانچہ قول
منو ۳ جسکی رو سے کثیر الازدواجی منع ہے اوسکو فی زمانہ اوسکے جایز ٹھہرانیکے
واسطے پیش کرتے ہیں منو کہتا ہے کہ دوجنمے ۴ قوموں کے شخصوں کو پہلی
بیاہ متقومہ عورت کے ساتھ کرنیکا ہے لیکن اگر وہ بسبب خواہشات نفسانی

۱ ایضاً جلد ۲ ص ۴۰۰ ۔

۲ ایضاً ص ۴۰۳ ۔ اور بیاہ میں جو رسوم ہوتی ہیں اونکا حال ایضاً مسٹر ... جلد ۲ ص ۲۰ میں معاینہ ہو ۔ وارڈ صاحب نے جو اہل ہنود کے باب میں کتاب لکھی ہے اوسکی جلد ۱ کا ص ۱۱۱ دیکھا جاوے ۔

۳ لیکن ایک بیوہ جو اولاد کی خواہش سے دوبارہ بیاہ کرے اور اس طور پر اپنے متوفی شوہر کی تحقیر کا باعث ہو تو وہ اپنی سب عزت کھوتی ہے اور اپنے مالک متوفی کے مقام سے نکالی جاتی ہے ۔ یہ امر خلاصہ کی جلد ۲ ص ۴۴۳ میں منو سے منقول ہے ۔

۴ منو باب ۳ دفعہ ۱۲ ۔

۵ دوجنمی قوموں سے برہمن چھتری اور ویش مراد ہیں اور دوجنمی اونکو اسواسطے کہتے ہیں کہ زنار بندی کے وقت گویا اونکا دوبارہ جنم ہوتا ہے ۔ من مترجم ۔

سے کے بغیر بیاہ کرنا چاہین تو درصورت نہ ملسکنے عورات ہمقوم کے بہ ترتیب اقوام
دوسری قوم مین بیاہ کرنا بہتر ہوگا اس مقولہ سے زمانۂ حال کے لوگ یہ قرار دیتے ہین
کہ چونکہ اس زمانے مین بیاہ غیر قوم کی عورت سے منع ہے پس اس سے یہ بالضرور
یہ لازم آتا ہے کہ ایک ہی فرقے کی متعدد ازواج جائز ہین لیکن یہ استنباط ہرگز
درست معلوم نہین ہوتا اور ارتکاب ایسے فعل کا پنڈتون کے نزدیک مذموم ہے
گو یہ امر خصوصاً کلین مین جو سب سے اونچی ذات کے برہمن ہین بہت رائج ہے *
اگر ایک شخص بلا وجہ معقول اپنی زوجہ کو چھوڑ کر دوسری سے بیاہ کرے تو پہلی
زوجہ کو اوسے اوسقدر روپیہ دینا ہوگا جسقدر کہ اوسکو دوسرے بیاہ کرنے مین صرف
ہوا ہے بشرطیکہ زوجہ مذکور نے استری دھن نہ پایا ہو اور اگر پایا ہو تو شوہر کو لازم ہے
کہ اوسقدر کمی اوسکو روپیہ دے مگر شوہر کو کسی حالت مین اپنی جایداد کی ایک ثلث
سے زیادہ دینا ضرور نہین ہے زوجہ کو کسی وجہ سے چھوڑا ہو تمام صورتون
مین شوہر کو اوسکی بخوبی پرورش کرنی ہوگی متاکشرا مین اسکی بابت صرف یہ
اوسمین لکھا ہے کہ جبکہ پہلی زوجہ کے چھوڑ دینے کی نسبت کوئی اعتراض جائز نہ
ہو اور دوسرا بیاہ کرلیا جاوے تو وہ عورت اوسقدر روپیہ پانے کی مستحق ہے جسقدر
کہ دوسرے بیاہ مین صرف ہوا ہے لیکن جبکہ اول زوجہ کی نسبت کوئی اعتراض
نہین ہے تو اوس صورت مین چھوڑ دینے کے بالعوض شوہر کو اپنی جایداد
کا ثلث حصہ زوجہ کو دینا چاہیے ۱؎ لیکن بموجب رواج حال کے پہلی زوجہ
کے واسطے صرف خورد و پوش کا سرانجام کرنا شوہر بس جانتا ہے *
بیاہ کے ۸ طریقے ہین — برہم — دیو — ارش — پراجاپت

۱؎ جاگنبلک سے خلاصہ جلد ۲ ص ۴۲۸ مین نقل ہے — اور اوس مقدمہ کو بھی لکھو جو اس امر
کی نسبت اصول دھرم شاستر کے ضمیمہ ص ۱۰۵ مین لکھا ہوا ہے *

اسور ـ گندھرب ـ راکشس ـ پیساچ *
ان مین سے اول چار طریقے برہمنون کے واسطے مخصوص ہین ان عابدون
سے اصل منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ طرفین باہم راضی ہین اور طمع کی وجہ سے
کاربند نہین ہوئے ہین *
پانچوان طریقہ ویش اور شودر کے واسطے مخصوص ہے مگر چونکہ یہ ایک عادہ
زر کے سبب سے ہوتا ہے لہذا مذموم ہے اسمین لڑکی کا باپ کچھ زر لیکر بیاہ قبول
کرتا ہے چھٹا اور ساتوان طریقہ چھتریون کے واسطے مخصوص ہے اسمین
انعقاد بباعث آپس کی محبت کے ہوتا ہے یا فتح کے استحقاق کے سبب سے
قسم اخیر یعنی آٹھوان طریقہ بیاہ کا ناپسندیدہ ہے کیونکہ دغا اور فریب کے ذریعے سے عمل مین آتا ہے[۱]
نہایت مروج طریقہ بیاہ کا برہم ہے جسمین دولہ بلایا جاتا ہے اور لڑکی کا
باپ اپنی لڑکی کا جہان تک ممکن ہے سنگھار کر کے دولہ کے حوالہ کرتا ہے اور رسوم
بیاہ کی البتہ بموجب قواعد عمومی کے عمل مین آتی ہین دوسرا طریقہ بیاہ کا بھی جو بہت
مستعمل ہے وہ آسر ہے اسمین لڑکی کا باپ روپیہ لیتا ہے اور ملنے سنا ہے کہ پیساچ کے طریقہ سے بھی
بیاہ کم نہین ہوتے ہین یعنی ان عورات جنکا حاصل ہونا اونکی قبولیت یا خود بعد رہتے ہین
باعث ہوا تو اکثر فریب سے پھسلا کر اونکے ساتھ بیاہ کر لیتے ہین اور جب
یہ رسم بیاہ کی ایکبار ہو جاوے تو پھر فریب یا نیز جبر کے عذر سے مسترد نہین ہوسکتی[۲]

---

۱ خلاصہ جلد ۲ ص ۲۰۶ *

۲ صرف یہی ایک صورت نہین ہے جسمین کہ دھرم شاستر کے بموجب بیاہ پر کیا گیا ہو کا دینی گی ... سے تمامیت دینا یا وعدہ کرنا گو ...
مین داخل ہے اور جو شخص ایسا کرے ... نہین ہے مگر دھرم شاستر مین اسکا کچھ لحاظ نہین کیا ہے ـ دھرم شاستر کی رو سے ...
کہ قرضدار ... ادا ... اجازت ہے کہ قرضدار ایسی چیز کو بطور کفالت قرضدار ...
حاصل کرے ... صاحب کا رسالہ ... اولاد کا ... ملاحظہ طلب ہین *

بیاہ کے آٹھہ طریقون مین سے گندھرب کے مطابق جو بیاہ ہو اوسکے جواز کیواسطے کچھہ رسوم ضرور نہین ہین [1] معلوم ہوتا ہے کہ صرف مصاحبت جسکے معنی بموجب منشاء قانون قرارداد عشقیہ کے ہین ضرور ہے اور واسطے استحکام بیاہ کے کافی ہے بشرطیکہ مرد نے کسی قول یا فعل سے اس قرارداد کی تائید ہو [2]

رشتہ دارونسے بیاہ کرنا منع ہے اونکی تیزو نے یہ تفصیل کی ہے —

اوس عورت کے ساتھہ جو مرد کے پدری یا مادری نسل مین چھٹی پیڑہی تک مین ہو اور اوس سے جو گوت کی رو سے والدین کی نسل مین سے ہو وہ جنے تو اوسکے آدمی کو بیاہ کرنا جائز ہے ✤

زنا ایک جرم قابل سزا کے عدالت فوجداری سے ہے عدالت دیوانی سے کچھہ تعلق نہین اگر شوہر زن زانیہ ان کی فاسق پر عدالت دیوانی مین نالش کرے تو مسموع نہوگی

---

[1] اس طریقے کا بیاہ چھتریون کے واسطے مخصوص ہے لیکن برہمنکو اسطرح کی اجازت شاید اوسی حد تک پہنچی ہو جسکی رو سے قوانین انگلشیہ اور رومیہ قدیمہ کے بموجب بیاہیون کو زبانی وصیت اور اپنے مال کو بلا تکمیل مثل الا صولی جو اونکو نہین ضرور ہین علیحدہ کرنیکی اجازت ہے جلد اص ۲۰ ✤

[2] صدر دیوانی عدالت کے پنڈتون نے تصور اعرصہ ہوا اسی قاعدہ پر ایک بیاہ کو جو بنگال مین ہوا تھا جائز ٹھرایا اس مقدمہ مین فریقین تھوڑے عرصے سے ساتھہ رہتے تھے اور مرد نے اپنا اطلاع ظاہر کرنیکو واسطے عورت کی گلے مین ایک ہیرونکا ہار پہنا دیا تھا ضمیمہ اصول دھرم شاستر ص ۱۴۹ بھی ملاحظہ طلب ہے ✤

[3] ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۲۳ مین کچھ بروک صاحب ہی نقل ہے — علی ہذا القیاس جب ملی تجاوزین سلطانگریزی اچھا اس امر میت بابند شرع اسلام مین یہ جرم عامہ خلق کے خلاف قرار دیا گیا ہے نہ خلاف خاص ایک شخص کو اسی مقدمہ مر چاہیے کہ شوہر نالش کرے — مصنف اصول دھرم شاستر نے ضمیمہ ص ۲۰ مین ایک مقدمہ کا حوالہ دیا ہے جو پنڈتون نے یہ حکم دیا کہ زن مسبوۃ شوہر کا اختیار ہے کہ دوسرے سے بیاہ کرنے مین حرج ہو اسکے قاسق سے دعوی دلوا دیا جاوے لیکن یہ راے اونکی البتہ مبنی بانصاف متصور ہوگی نہ دھرم شاستر کے کسی خاص مسئلہ پر ✤

ذاتی ہو یا شوہر کا عورت کے واسطے کافی وجہ نہین ہے کہ اس باعث سے اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور نہ بہت سی صورتین ایسی ہین کہ جنمین زوجہ کو ترک کرنا اپنے شوہر کا درست ہو ۔ مجنونیت و نامردی و ذات سے خارج ہونے کی صرف ایسی صورتین ہین جنمین کہ زوجہ کا شوہر کو چھوڑ دینا جرم مستلزم سزا متصور نہوگا [۱] منکوحہ عورت کو اختیار کسی طرح کے معاہدہ کرنے کا نہین ہے اور کوئی معاہدہ جو اوسکی جانب سے عمل مین آئے اوسکا ایفا نہ اوسپر اور نہ اوسکے شوہر پر فرض ہے الا اوس صورت مین کہ معاہدہ عورت کی ذاتی جایداد کے باب مین ہو یا شوہر نے سربراہی اپنے امور کی اوسکو تفویض کی ہو یا یہ کہ وہ معاہدہ واسطے حصول احتیاج کے عورت نے کیا ہو ◆ [۲]

چھٹا باب

تبنّی کے بیان مین

بیٹے کے واسطے جو سنسکرت لفظ پتر ہے اوسکے اشتقاق سے صاف وہ ضرورت ظاہر ہے بلحاظ جسکے ہر ایک ہندو ابقائی نام اپنے اوپر واجب سمجھتا ہے چونکہ پتر یعنی بیٹا اپنے باپ کو پت یعنی دوزخ سے نجات دلواتا ہے اسواسطے خود برہما نے بیٹے کو پتر کہا ہے [۳] منو کہتا ہے کہ جس کسی کے اولاد ذکور نہو اوسکو کسی قسم کا

[۱] خلاصہ جلد ۱ ص ۱۱۴ مین منو کا قول نقل ہے ◆

[۲] کولبروک صاحب کا رسالہ جو بابت معاہدات اور اونکی تعمیل کے ہے اوسکے مقالہ ۲ کا ص او دفعات ۷۵ و ۷۶ ملاحظہ ہو ◆

[۳] قوانین منو باب ۹ دفعہ ۱۳۸ ◆

ایک بیٹا پانچ [illegible] کرم اندتام روشن کرنے کے واسطے ضرور لینا چاہیے - پس ظاہر ہے کہ لینا اس عقیدہ کے اختیار کرنا طریقہ متبنی کا ناگزیر ہوا - منو نے بارہ طرح کے بیٹے کہے ہین - بیٹا صلبی جو زوجہ منکوحہ سے ہو - بیٹا ایک شخص کی زوجہ کا دوسرے شخص سے بطور جائز پیدا ہوا ہو - بیٹا جو کسی نے دیا ہو - بنایا ہوا بیٹا یعنی متبنی - بیٹا مخفی الولد یعنی جسکا اصلی باپ نہ معلوم ہو - بیٹا جسکو اوسکے اصلی والدین نے ترک کر دیا ہو - یہ چھہ قسم کے بیٹے اپنے بزرگا نے اور وارث ہین غیر منکوحہ جوان عورت کا بیٹا - حاملہ دولہن کا بیٹا - زر خرید بیٹا - دوبارہ منکوحہ عورت کا بیٹا - شخص جو خود اپنے تئین دوسرے کا بیٹا بنا دے - شودر کا بیٹا - یہ چھہ بیٹے بزرگون مین ہین مگر تر اینچون کے وارث نہین ہین [1]

تاریخ زمانہ قدیم کے مصنف نے یونان کے مختلف بستورات کے بیان مین یہ لکھا ہے کہ متبنی لڑکون کو یونانی زبان مین پیدس تیثان یا اسپورٹیو کہتے تھے اور اونکو مثل صلبی بیٹون کے جملہ اختیارات و حقوق حاصل ہوتے تھے اور اونہین کے مطابق انپر لوازم پسری کا بجا لانا واجب ہوتا تھا - جبکہ اس طور پر اونکے واسطے ایک اور خاندان مین حقوق حاصل ہو جاتے تھے تو اونکو اول خاندان سے کسیطرح کا دعوی ورثہ یا رشتہ داری کا نہین رہتا تھا الا اوس حالت مین کہ وے پہلے اپنی تبنی سے دست بردار ہوتے - یہ امر صولن کے قانون کے بموجب منع تھا مگر نہ اوس صورت مین کہ اونسے اولاد ہو گئی ہوتی اور اولاد ذکور سے گود لینے والے کا نام قایم رہتا

[1] قوانین منو باب ۹ دفعہ ۱۵۹ اور ۱۶۰

[2] جلد ۱ ص ۳۳۶

اس تدبیر کا یہ مقصود تھا کہ خاندان ہمیشہ ہی محفوظ رہین جو بسبب دست بردار ہونے
اون اشخاص کے جو قبائی نام کے واسطے گود لیے گئے ہون لازم آتی
اگر شخص متبنی لاولد مرجاتا تھا تو اوسکی جایداد کے وارث وے لوگ نہین ہوتے تھے
جنسے وہ گود لیا گیا تھا بلکہ اوس شخص کے رشتہ دار جنسے گود لیا تھا۔ بعض
لوگ خیال کرتے ہین کہ اہل اتینیہ مین اوس شخص کا بیاہ کرنا جسنے لڑکا گود
لیا ہو بلا اجازت حاکم کے منع تھا چنانچہ ایک کتاب مین ایک شخص لیوخورس
نام کا ذکر لکھا ہے اوسنے ہمنڈ وسیدمس کو جو یونان مین فصیح گذرا ہے گود
لیا تھا اور چونکہ وہ بدسلوکی کے ساتھ پیش آیا لہذا لیوخورس نے بیاہ کرنے
کے واسطے اجازت چاہی۔ مگر یہ تحقیق ہے کہ بعض اشخاص نے بعد گود لینے
بیٹون کے بھی بیاہ کیا اور اس صورت مین اگر اونکے اولاد ہوتی تھی تو اونکی
جایداد صلبی اور متبنی بیٹون مین برابر تقسیم ہوجاتی تھی ✤

جتنی شرایط کہ متبنی کے واسطے اوپر منقول ہوئی ہین وے سب یا قریب
سب فی زمانہ ہندو مین گود لینے کے طریقے کے کما حقہ متعلق ہین۔ مگر متبنی
کی تنسیخ ایک ایسا امر ہے جسکو ان اضلاع مین نہین جانتے اور نہ کسی عدالت مین یہ قرار
قانوناً جایز ٹھہرا ہے۔ دھرم شاستر مین کوئی مسئلہ ایسا نہین ہے جس سے متبنی کی
تنسیخ ناجایز ٹھہرائی گئی ہو مگر کوئی ایسا مسئلہ بھی نہین ہے جس سے اوسکے
کچھ بھی جایز ہونے کی تعبیر ہو سکے ✤

زمانہ حال مین صرف دو یا نہایت تین طریقے گود لینے کے ان اضلاع مین
جایز ہین۔ دتک یعنی دیا ہوا لڑکا اور کرتریم یعنی بنایا ہوا لڑکا یہ دو طریقے
ایسے ہین جو بہت عام ہین تیسرا طریقہ صرف متھلا مین رایج ہے۔ لیکن
درحقیقت [illegible] چاہیے کہ یہ طریقہ منسوخ سمجھا جائے کیونکہ سوا اپنے ذاتی

گود لینے کے طریقے جو بالفعل مروج ہین

بیٹے سے کہ جو شکوہ نزد جسے ہو یا اوسکے جو گود لیا ہوا ہو اور کسیکو بیٹا قرار دینا زمانہ حال مین متروک ہے [1]

گر برہسپتی کے قول [2] کے بموجب سب طریقے جو مدت مدید سے جاری ہین درست ہین — گود لینے کی بعض شرایط ضروری منو کے قول [3] مرقومۂ ذیل مین مشتمل ہین — جب لڑکے کو اوسکا باپ یا اوسکی مان اپنے شوہر کی رضامندی سے [4] دوسرے شخص لاولد کو بطور فرزند دے اور وہ لڑکا ہمقوم کا ہو اور محبت رکھتا ہو تو وہ دیا ہوا لڑکا خیال کیا جاتا ہے اور سنکلپ کرنے سے یہ دینا استحکام پاتا ہے — جب کسیکو کوئی شخص بطور اپنے لڑکے کے لے اور وہ لڑکا ہمقوم ہو اور سپوت ہو اور جو کریاکرم کراو سکو دینے والے کی نسبت کرنے ہون اونکے حقیقت حال سے واقف ہو اور جانتا ہو کہ اونکا نہ بجا لانا داخل گناہ ہے تو وہ بطور بنائے ہوئے یا متبنیٰ لڑکے کے خیال کیا جائیگا [5] لیکن علاوہ ان اصل شرایط کے اور بہت سی شرایط بھی ہین جنمین کچھ حجت باقی نہین ہے اور مسلہ عام ہین اونکا مختصر بیان کرکے بعد ازان اون قواعد کا بیان کیا جائیگا جو مشکوک ہین اور جو قواعد کہ غیر متحقق ہین اونکی تنقیح حتی المقدور بحوالہ قول عالمون کے کیجائیگی — دھرم شاستر کی اس عام فروع کی نسبت مختلف مقامون مین چندان فرق نہین ہے — دت تمک

دت تمک طریقہ گود لینے کا ہے

کرتی تریم طریقہ

[1] سر ولیم جونس صاحب نے جو قوانین منو کا ترجمہ کیا ہے اوسکے ملحق اونہون نے ایک نام تمہید لکھی ہے اوسکو او ستوکہ ادی تیا پران کو جو خلاصہ سٹیگن ته جلد ۱ صفحہ ۲۷۲ مین منقول ہے ملاحظہ کرو +

[2] خلاصہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ مین منقول ہے +

[3] فصل ۹ دفعہ ۱۰ +

[4] قوانین منو باب ۹ دفعہ ۱۶۸ و ۱۶۹ +

چندریکا اور دت تک میمانسا وغیرہ بڑی معتبر کتابین اس مضمون پر ہین جنپر لحاظ کرتے ہین ۔ قول اول مذکورہ بالاسے اون شخصون کی بخوبی توضیح ہوتی ہے جنکو گود دینے کا استحقاق حاصل ہے اور صرف ایک استثنا جو اس باب مین شمار ہونے سے بیان کیا ہے وہ دت تک میمانسا مین مندرج ہے اور وہ یہ ہے کہ بیوہ زمانہ قحط مین اپنا بیٹا کسیکو دے سکتی ہے ۔ اور یہ امر سمجھا گیا ہے کہ آیا بیوہ جسنے اپنے شوہر متوفی سے پیشتر اجازت لیلی ہو بیٹا گود دینے کی مجاز ہے یا نہین گو مجاز ہونا اوسکا اس باب مین کتب مروجہ کے بموجب متحقق ہے لیکن یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ اگر بیٹا گود دے اور اوسنے پیشتر اپنے شوہر متوفی سے اجازت اس امر کی نہ حاصل کری ہو یا اوس متبنی بیٹے کو اوسکے وارثون مین سے کوئی حوالہ کرے بلکہ صرف اوسکا بھائی اوسے دیدے تو یہ متبنی نادرست ہے [1] یہ ضرور ہے کہ جو شخص بیٹا گود لیا چاہتا ہو [2] اوسکے بیٹا اور پوتا

بیوہ بحالت محتاجگی اپنا بیٹا گود دیسکتی ہے

بیوہ اپنے شوہر متوفی کی اجازت بغیر گود دیسکتی ہے

شرائط جو گود لینے اور دینے والی کو لیے ضرور ہین

---

[1] مقدمہ تارامنی دیبی مدعیہ علیہ بنام دیونراین رای وغیرہ مدعا علیہم مندرجہ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۳ ص ۰ ، ۳ کا معاینہ کیا جاے اور اوسی قاعدہ پر مقدمہ راجہ شمشیر مل مدعی بنام رانی دلراج کنور مدعا علیہا فیصل ہوا ہے جلد ۲ ص ۶۵ امین مندرج ہے ✤

[2] صدر لینڈ صاحب نے اپنے خلاصہ مین یہ بیان کیا ہے کہ آیا ایک شخص گری یعنی جسکا بیاہ نہوا ہو گود لینے کا مجاز ہے یا نہین مگر رای اونکی یہ ہے کہ وہ مجاز ہے ص ۲۱۲ - اس کتاب کی دوسری جلد نظایر مین متبنی کا جو اول مقدمہ ہے اوسمین پنڈتون نے تصریح یہ بیان کیا کہ گود لینا ایسے شخص کا جایز ہے اور فی الواقع کوئی حکم اس امر کے خلاف نہین ہے ۔ یہی شک نابینا اور نامرد اور لنگڑے اور لولے شخص کے باب مین بھی بیان ہوا ہے مگر ان صورتون مین بھی آخر کو نتیجہ یہی معلوم ہوا ہے کہ وے بھی گود لینے کے مجاز ہین ✤

اور پرپوتا نہو ۱ اور جو شخص متبنیٰ ہو وہ نہ اکلوتا بیٹا ہو اور نہ سب سے بڑا بیٹا ہو اور نہ
بھی بڑا نہو فقط چھوٹا یا اسو نہو ۲ اور گود لینے والے کا ہمقوم ہو ۳ اور جس عورت سے

---

۱ سونگھ کا قول دت تلک مانسا مین منقول ہے ۔ مصنف توضیحات کو بھی اس امر مین شک ہے
ص ۵۵ مین مندرج ہے کہ آیا ایک شخص جسکی بیٹی کا بیٹا ہو وہ پھر وہ متبنیٰ کر سکتا ہے یا نہین مگر یہ شک کسی حکم
علیحدہ پر مبنی نہین ہے مغالطہ انگریزی ترجمہ کا ہے کیونکہ انگریزی مین پوتے اور نواسے کیواسطے ایک ہی لفظ ہے
۔ صدر لینڈ صاحب نے اپنے خلاصہ کے ص ۲۱۲ مین یہ امر بوجہ معقول مستنبط کیا ہے کہ اگر اولاد ذکور ہو لیکن
وہ دھرم شاستر کے بموجب ناقابل ہونیکی وجہ سے مثلاً ذات مین سے خارج ہونے وغیرہ کے باعث
سے رسوم کریا کرم نکر سکے تو اس صورت مین کسی اور کو بیٹا بنا لینا قانوناً جائز ہے خلاصہ دھرم شاستر
ص ۴۸ مین یہ قاعدہ ثبت ہے کہ اگر اصلی بیٹا جو منکوحہ زوجہ سے ہو مجنون ہو تو بھی باپ اور کو گود
لینے کا مجاز نہین ہے مگر اس قاعدہ اور اور عام قواعد کو جو اوسمین لکھے ہین ہم قطعاً تسلیم نہین کر سکتے
مثلاً اوسمین لکھا ہے کہ پوتہ کے شاستری اس امر کو ضرور نہین سمجھتے کہ بیاہ کے پہلے کوئی متبنیٰ کیا گیا ہو
چھوٹے بھائی کو بڑا بھائی گود لے یا کہ سب سے چھوٹا بیٹا متبنیٰ نہین ہو سکتا اور علیٰ ہذا القیاس ویسی ہی مسائل جز
جزئی تائید مین ہمکو کسی عالم کا قول نہین ملتا گو یہ مسائل ہندوستان کے اوس طرح مین بلحاظ رواج قدیم اکثر بلا شک صحیح ہو گئے ہین
۲ قول ششٹ اور منو کا دت تلک نرنے مین مندرج ہے لیکن یہ حکم زیادہ تر اوسکے واسطے معلوم ہوتا ہے جو
اپنا بیٹا کسیکو گود دیوے اوسکو واسطے جو کہ اکلوتا یا بڑا بیٹا گود لے جبکہ ایکمرتبہ بیٹا کسیکو دیدیا جاتا ہے تو پھر اس معاہدہ کی فسخ
نہین ہو سکتی اور یہ امر اس خیال سے کہ جب متبنیٰ عمل مین آجاتی تو لڑکے کا کوئی دعویٰ اسی وجہ سے اوسکی صحی
کھنچنے کو وہاں پر نہین رہتا ہے بہت مناسب معلوم ہوتا ہے بمبئی کی رپورٹ مین مقدمہ بیت ا دمی خانم گوبند راو
مدعا علیہ کا جلد ۲ ص ۷۵ مین ملاحظہ کیا جاوے ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۲۴ اور ۵۵ بھی ملاحظہ طلب ہین
۳ دت تلک مانسا کی دفعہ ۲ ضمن ۲۲ دیکھی جاوے ۔ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۲ ص ۲۲۳ کو بھی
دیکھو ۔ مثال چھٹا باب ۱ جو وراثت کے بیان مین ہے اوسکی فصل ۱ کو ص ۱۲ مین دیکھو ۔
۴ منو باب ۹ فصل ۱۶۸ ۔

سابقہ کو گود لیوا دے تو بیاہ کرنا منع ہے اوسکا بیٹا نہو مثلاً بہن کا بیٹا یا بیٹی کا بیٹا لیکن یہ اخیر قاعدہ صرف تین اقسام اعلی قوموں سے متعلق ہے قوم شودر کے لیے نہیں ہے [1] اور ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب کوئی عورت بیٹا گود لے تو اوسکو اپنے شوہر کی یا بعض کتب کے موجب اپنی شوہر کے رشتہ داروں کی رضامندی حاصل کرنی ضرور ہے [2] اگر بھائی کا بیٹا موجود ہو تو اوسکو متبنی کرنا اوروں پر ترجیح ہے مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ غیر کو گود لینا نادرست سمجھا جائیگا [3] چنانچہ دت تلک چندریکا کی فصل ۱ دفعہ ۲۲ سے امر مذکورہ بالا واضح ہے۔ بمقدمہ اوماں دت مفلس اپیلانٹ بنام کنہیا سنگھ کے یہ تجویز ہوئی کہ جس صورت مین بھائی کا بیٹا موجود ہے کسی اور شخص کو گود لینا جائز ہے یہ مسئلہ بلا اشتباہ بموجب دت تلک مانسا کے صحیح ہے لیکن دت تلک چندریکا مین اسکو مسترد کیا ہے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ بموجب قانون بنگالہ اور اور جگہون کے جہان دت تلک چندریکا کے مسایل پر زیادہ عمل ہی اور رواج ہے اور واقع کا مسئلہ جاری ہے وہان باوجود موجود ہونے بھتیجے کے کسی غیر کو گود لے سکتے ہین اور بنارس اور دیگر مقامات مین بھی جہان کہ لوگ مانسا کے اکثر پیرو ہین اور جہان قاعدہ امتناعیہ اکثر صورتوں مین حکم قانون رکھتا ہے اور جو کوئی امر اوسکے خلاف ہو تو وہ ناجائز شمار کیا جاتا ہے بھائی کے بیٹے یا کسی اور رشتہ دار قریب کو گود لینا آ

قوم شودر کو دواکرا مستثنا

جسکے ہتو لکو بموجب اجازت اپنی رشتہ داروں بیٹا گود لینی سکتی ہے * بھائی کے بیٹے کو ترجیح ہے

مگر اس قاعدہ کی رو سے ضرور نہین کہ غیر کو گود لینا نادرست ہو

---

[1] نارد کا قول دت تلک نرسنے مین منقول ہے *

[2] بیرمترودیہ اور بیوہار میوکھ جو مشہور مین نہایت معتبر کتابین ہین اونکی قول بھی مطابق دت تلک چندریکا کی ہین۔ اونکی نزدیک شوہر کی رضامندی حاصل کرنی ضرور نہیں ہے مگر اس رائین اور حالونکا اکثر اتفاق بمبئی کی رپورٹ جلد ا ص ۱۸۱ اور جلد ۲ ص ۶۷ و ۲۶۴۔ ضمیمہ اصول دھرم شاستر ص ۹۶ اور ۱۶۸ اور ۱۷۰ *

[3] صدر دیوانی کی رپورٹ جلد ۳ ص ۱۴۴ *

لازمی نہیں ہے اور جواز ایسی تبنی کا جو فی الواقع عمل میں آئے اوس قاعدہ کی تعمیل قرار واقعی پر منحصر نہیں ہے جو درباب ترجیح بھتیجے کے ہے بلکہ گود دینے والے کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے گود دے ۱ پس یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ یہ حکم کہ اپنے بیٹوں میں سے کسیکو جنمیں بھائی کا بیٹا اول ہے گود لینا چاہیے اور یہ کہ اپنی گوت میں سے کوئی متبنی کیا جاوے لازمی نہیں ہے اور اگر اس حکم سے تجاوز کیا جاوے تو گود لینا نادرست نہوگا ۲ اور یہ بھی ضرور ہے کہ متبنی لڑکا طریقہ اور رسوم معینہ کے ذریعہ سے گود لینے والے کے کنبے میں داخل کیا جاوے ۳ جبکہ رسم تبنی بالکل تہ عمل میں آجاوے تو پھر متبنی کا دعوی اوسکے اصلی خاندان کی جایداد پر کچھ نہیں رہتا ہے ۴ گو وہ اوس سے بالکل علحدہ تصور نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ شادی اور غمی وغیرہ میں وہ بیگانہ شمار نہیں کیا جاتا ہے اور جن واسطہ داروں کے ساتھ بیاہ

متبنی بیٹے کو حسب رسوم معینہ کنبہ میں داخل کرنا ضرور ہے +

۱ ضمیمہ اصول دھرم شاستر ص ۹۷ اور ۱۰۰ میں کولبروک صاحب کی راے منقول ہے +

۲ ان رسوم کی تفصیل جو تبنی کیوقت عمل میں آتی ہیں خلاصہ دھرم شاستر کے ص ۳۵ میں - اور اصول دھرم شاستر کے ص ۹۰ میں مندرج ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ان رسوم پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنا چاہیے خلاصہ ص ۴۴ اور ضمیمہ اصول دھرم شاستر ص ۱۰۱ اور ۱۰۶ +

۳ مصنف اصول دھرم شاستر بیان کرتے ہیں کہ بیٹا جو معمولی قاعدہ کی بموجب گود لیا جاوے گو اوسکا بیاہ اون میں نہیں ہو سکتا جس خاندان میں وہ گود لیا گیا ہے لیکن کوئی حوالہ معتبر اس باب میں نہیں دیکھا ہے ظاہرا مصنف مذکور نے فی بر بحث کی اس قول پر کہ دیے ہوے اور خریدی ہوئی وغیرہ بیٹے جو دو باپ کے بیٹے ہیں وے دونوں خاندانوں میں بیاہ نہیں کر سکتے جیسا کہ شنکھ اور ویسیر کی مورتیوں سے ہوتا ہے یہ مستنبط کیا ہے کہ متبنی لڑکے جو دوہرا رشتہ نہیں رکھتے ہیں ایسا کر سکتے ہیں مگر یہ استنباط صحیح نادرست ہے کیونکہ صدرلینڈ صاحب نے جنکی تحریر کا مصنف مذکور نے حوالہ دیا ہے اپنے خلاصہ کے ص ۱۹۱ میں بصراحت لکھا ہے کہ متبنی لڑکا اپنے حقیقی والدین کی رشتہ دار عورت سے اون درجوں تک جنمیں کہ بیاہ کرنا منع ہے بیاہ نہیں کر سکتا کیونکہ اصلی واسطہ اوسکا قایم رہتا ہے +

کرنا ممنوع ہے وہ امتناع دستور اوسیطرح پر نافذ رہتا ہے گویا کہ وہ خاندان سے جدا
نہین کیا گیا ہے جو جایداد کہ اوسکو متبنی ہونے سے حاصل ہوا ہو پہر اوسکی حقیقی
کنبے کا کچھ دعوی نہین ہو سکتا ہے اور درصورتیکہ متبنی اپنے متبنی کرنیوالے باپکی
ملک پر قایم مقام ہوکر لاولد مرجاوے تو اوسکا حقیقی باپ اوسکی جایداد کا قانونا
دعویدار وارث نہین ہو سکتا بلکہ متبنی کرنے والے باپ کی بیوہ اوس جایداد پر قابض
ہوگی [1] علاوہ استثنا مذکورہ بالا کے متبنی ہر صورت مین گود لینے والے باپ
کے خاندان مین سے نقص ہوتا ہے اور وہ قرابتاً اور نسلاً مستحق وراثت ہوتا ہے
لیکن باستثناء اوس خاص صورت تبنی کے جسکو دواے کھماین کہتے ہین
متبنی کو اپنے حقیقی باپ کی جایداد پر شراکت کا حق نہین رہتا ہے [2] اگر
گود لینے کے بعد ایک صحیح النسب بیٹا پیدا ہو تو وہ اور متبنی دونو وارث ہونگے
لیکن بنگالہ کے قانون کے بموجب متبنی کو جایداد کا ایک ثلث اور بموجب
مسایل اور مقاموں کے ایک ربع ملتا ہے [3] اگر متبنی کے بعد دو صحیح النسب
بیٹے پیدا ہون تو اوس صورت مین بنارس کے قانون بموجب مال کو
سات حصون مین تقسیم کرنا چاہیے منجملہ اونکے چھ حصہ صحیح النسب بیٹون
کے ہونگے اور ساتوان حصہ متبنی کا ہوگا اور بموجب قوانین کے جو اور
مقامونمین جاری ہین جایداد کو پانچ حصون مین تقسیم کرنا چاہیے اونمین سے چار حصہ

متبنی کا اثر +

دیگر اصلی رشتہ دار اوسکے وارث ہونگے

استثنا صورت دواے کھماین +

متبنی کا حصہ اوس بیٹے کے ساتھ جو بعد تبنی پیدا ہو +

[1] ضمیمہ اصول دہرم شاستر ص ۱۰۴ +

[2] منو باب ۹ دفعہ ۱۴۱ +

[3] متبنی کی نظایر کو دیکھو مقدمہ [illegible] اور ربعا بجون وغیرہ کے مقدمہ کو معاینہ کرو باشسٹ کا قول دت مانسا مین اور کاتیاین کا قول دت ملک چندریکا مین منقول ہے +

[4] یہ مقدمہ سری ناتھ سرا بنام راد ہاکنت اور مقدمہ ستنراین سنگہ وغیرہ بنام گنگا [illegible] صدر دیوانی الت [illegible]

صحیح النسب بیٹوں کے ہین علی ہذا القیاس اسی مطابق جایداد جو بیٹے صحیح النسب بعد تبنیت پیدا ہوں اونمین تقسیم کی جائیگی + سے[1]

اگر بیوہ نے باجازت شوہر متوفی کے لڑکا گود لیا ہو تو اوسکو تمام وے حقوق حاصل ہونگے جو اوس لڑکے کو جو بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہو حاصل ہوتے ہین حتی کہ اگر بیوہ نے اپنے شوہر کی جایداد کو قبل از گود لینے کے بھی بیع کیا ہے جس سے نقصان متبنی کا متصور ہے تو بیع نا جایز ہوگا الا اوس صورت مین کہ وہ بسبب اشد ضرورت عمل مین آیا ہو سے[2]

اگر ایک بنگالی ہندو باپ کے جیتے جی لاولد مر جاوے اور ایک بیوہ چھوڑ مرا اور اوسکو اجازت متبنی کرنے کی دے جاوے اور بیوہ ایک بیٹا باطلاع و رضامندی خسر قبل اسکے کہ خسر جایداد کو کسی اور طور جایز سے علیحدہ کر دے یا کہ اوسکے نواسہ بصورت جایز پیدا ہوا ہو گود لیلی تو انتقال مابعد یا پیدا ہونا نواسہ کا متبنی کے دعوی وراثت کو نا جایز نکریگا سے[3] جو قاعدے کہ اوپر بیان ہوئے وے اوس لڑکے سے متعلق ہین جو دت تک کے طریقے سے گود لیا جاوے۔ لیکن ایک اور خاص صورت گود لینے کی بھی ہے جسکو دوامیائن کہتے ہین اوسکے بموجب متبنی اپنے اصلی کنبے سے جدا القصور نہین کیا جاتا اور اصلی باپ اور اوس باپ کی جایداد کا بھی حق

سے[1] مقدمہ رانی کشن منی مدعیہ اور اودونت سنگہ وغیرہ مدعا علیہما مندرجہ رپورٹ صدر دیوانی جلد ۳ ص ۲۲۰

سے[2] مقدمہ رام کشن سرکھیل مدعی اور سری متی دیبی مدعا علیہا مندرجہ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۳ ص ۳۶۷ اور ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۹۰ امین جہکو لنروک صاحب کا قول ہی ملاحظہ کیا جاوے +

سے[3] دت تک چندریکا مین لکھا ہے کہ شوہر سے اگر بعد گود لینے کے ایک صحیح النسب لڑکا پیدا ہو تو وہ اوس متبنی لڑکا دو حصہ پانے کا مستحق ہین جنانچہ یہی قاعدہ ہند کے مغربی اضلاع میں رائج ہے +

اگر کوئی بیوہ گود لیوے بیٹا کو جو حقوق بیٹا کو جو بعد وفات باپ کے پیدا ہو +

تمثیل

دوامیائن یعنی طرز گود لینے کا

گود لیا ہے وارث ہوتا ہے اور باسطہ پر وارث ہونیکے باعث سے ہے اور اگر نا فرمہ ہر ایک باپ کا او سپہ واجب ہوتا ہے اس قسم کی تبنی کے باب مین یہ امتناع نہین ہے کہ اکلوتا بیٹا کسیکو گود نہ دیا جاوے[1] اور اوسکے دو طریق ہین ایک یہ کہ خاص قرار داد ہوجاوے کہ لڑکا دونون باپ کا بیٹا گنا جائیگا اور اس صورت مین وہ متبنی انت دوا ئے کھاین کہلاتا ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ لڑکے کے اصلی باپ سے ہان ابعد ہوجانے ہوتراشی کے تبنی عمل مین آوے اور اوس لڑکے کو انت دوائے کھاین کہتے ہین پہلی صورت مین متبنی اسکے صرف حین حیات تک رشتہ ا مین گود دینے اور گود لینے والون سے رہتا ہے متبنی کی اولاد پھر اصلی خاندان کی طرف عود کرتی ہے[2] صحیح النسب لڑکا جو بعد رسوم تبنی کے پیدا ہو تو اوسکا اور دوائے کھاین لڑکے کا حصہ باپ کی جایداد مین بالمضاعف ہوتا ہے[3]

اس باب مین کہ کس عمر کے لڑکے کو متبنی کرنا چاہیے بہت مباحثہ ہوا ہے اور رائے جو زیادہ تر صحیح ہے معلوم ہوتی ہے کہ کوئی قاعدہ معین وکلیہ اس امر کی نسبت نہین ہے کہ کس عمر سے زیادہ کا لڑکا گود لینا منع ہے مگر قید یہ ہے کہ بعض کی رائے کے بموجب قبل اسکے کہ حقیقی باپ کے گھر مین موترا شی یا کہ بعض کے بموجب زنار بندی ہوئی ہو تبنی عمل مین آوے ✤

دت تک میمانسا کی رو سے پانچ برس سے زیادہ عمر کا لڑکا گود لینا ممنوع ہے اگر رسم موتراشی کی اس عرصہ مین اوسکے اصلی باپ کے گھر ہوچکی ہے تو متبنی حسب طریقہ رسوم دت تک نہین ہوسکتا لیکن انت دوائے کھاین یعنی دونو

طریق انت ✤

طریقہ انت

حصہ متبنی کا بمقابلہ اس لڑکے کے جو بعد متبنی پیدا ہوا ہو

متبنی کس عمر میں چاہیے

دت تک میمانسا کی رو سے ✤

---

[1] راجہ تیشیہ بل مدعی بنام رانی دلراج کنور مدعا علیہا صدر دیوانی عدالت جلد ۱ ص ۱۶۹ ✤

[2] دت تک میمانسا فصل ۶ دفعہ ۱۸ و ۲۲ ✤

[3] دت تک چندریکا فصل ۵ دفعہ ۳۳ ✤

باپ بیٹا مشہور ہوگا اور یہ رسم تبنی کی اوس ملک کے کرنے سے جسکو تیرہوتی کہتے ہین عمل مین آتی ہے اور اس عمل سے وہ لڑکا دونون خاندان کا بیٹا تصور ہوتا ہے۔

وشنو متک چندریکا کے بموجب تین اعلی قوم کے لوگون کے واسطے یہ خصوصیت کی گئی ہے کہ بعد زنار بندی کے بھی جسکو اوپن آین کہتے ہین وہ گود لئے جا سکتے ہین اور زنار بندی ہوترا ئشی کے بعد جسکو ہوترا کرن کہتے ہین عمل مین آتی ہے اور شودر کے واسطے اختیار ہے کہ جب تک اوسکے لڑکے کا بیاہ نہو جاے اوسوقت تک وہ گود لیا جا سکتا ہے مگر ان قیود مین شرط یہ ہے کہ رسم زنار بندی اور بیاہ کی گود لینے والے باپ کے گھر ہونی چاہیے۔ لیکن تین اعلی قومون مین دربارہ تعین زمانہ زنار بندی کے اختلاف ہے۔

برہمن کا جنیو اوسوقت ہو جانا چاہیے جبکہ وہ آٹھ برس کی عمر کا ہو اسمین دونون باتین اختیاری ہین یعنی یہ عرصہ خواہ روز حمل سے شمار کیا جاے یا روز ولادت سے۔ چھتریون مین گیارہ برس کی عمر کی قید ہے اور ویش مین بارہ سال کی۔ علاوہ ازین ان سب کے واسطے دوسرا زمانہ بھی تعین کیا گیا ہے مثلاً زنار بندی ایک برہمن کی سولہ برس کی عمر تک ملتوی رہ سکتی ہے چھتری کی بائیس برس تک اور ویش کی چھبیس برس تک اور یہ عمرین روز حمل سے گنی جاتی ہین۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جب یہ رسم اوپن آین کی ایک مرتبہ ہو جاے تب پھر

وشنو متک چندریکا کے بموجب

زنار بندی کے واسطے تعین اوقات مختلف اقوام ہین

[1] اس باب مین جو اختلاف ہے وہ ترکیب نحو کی اختلاف پر مبنی ہے۔ اصل سنسکرت مین جو لفظ چوڑا کرم ہے اوسکے معنی ہوترا ئشی وغیرہ کے ہین اور یہ لفظ مرکب ہے اور مرکب کو سماس ہی کہتے ہین جسکی دو قسمین ہین تدگن اور اتدگن یعنی مشتق اور غیر مشتق پس جو لوگ کہ اول ترکیب کو اختیار کرتے ہین اوسکے نزدیک بعد ہوترا ئشی کے بھی تبنی آ جاتی ہے ناجائز ہے لیکن جو دوسری ترکیب کو صحیح جانتے ہین اونکے نزدیک جائز نہین ہے پہلی ترکیب تو دیو ندب بھٹ کے بموجب ہے اور دوسری نندا پنڈت کے بموجب ۔

لڑکا متبنیٰ نہین ہو سکتا۔ دو تراشتی جو عمر مین پانچ برس ... ہو اوسکے بعد
بھی بموجب دت تلک مانسا دوا رہو تراشتی ہوکر تیرشتی یعنی متبنیٰ ہو سکتی ہے لیکن
زنار بندی کے بعد رسم متبنیٰ ادا ہوکر دوبارہ زنار بندی نہین ہو سکتی + ؎۱

متبنیٰ کی عمر بنگالہ اور جنوبی اضلاع ہند مین ... ہے +

جو کتابین کہ مختلف اضلاع ہند مین جاری ہین وے اپنے اپنے مقام
مین معتبر متصور ہین اس صورت مین ایک کتاب کو دوسری پر ترجیح دینے کی
وجہ صرف مختلف دستورات ہین جو مختلف مقامون مین رائج ہین پس چونکہ بنگالہ
اور جنوبی اضلاع ہند مین زیادہ عمر مین متبنیٰ کرنا وہانکے دستور ملک کے مطابق ہے
لہذا زمانہ متبنیٰ کا تعین بہت وسعت کے ساتھ مقرر کرنا چاہیے ؎۲ اور بنارس مین بھی
وجہ سے دت تلک مانسا پر عمل کرنا چاہیے جسمین کہ متبنیٰ کی عمر کا تعین ہے مگر اس
قاعدہ کی نسبت یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اسکے اثبات صحت کے واسطے وجوہ

صحت قاعدہ کی وجہ

کافی نہین ہین لہذا مناسب یہ ہے کہ اس قاعدہ کی صحت جانچی جائین۔ نظایر جو مینے
فراہم کی ہین اونمین کوئی مقدمہ خاص اس باب مین نہین ہے مقدمہ ؎۳ جو بنگالہ
کا ہے اوس سے یہ امر بالتصریح نہین پایا جاتا ہے کہ لڑکے کو پانچ برس کی
عمر کے بعد گود لینا منع ہے اور میرے نزدیک امر متعلقہ صرف مقدمہ

؎۱ دت چندریکا اور دت تلک مانسا کے مترجم نے جو خلاصہ دفعہ ۳ میرے تحریر مین نقل کیا ہے اوسکی فص
مین اونہون نے اس باب مین شک ظاہر کیا ہے اور مقدمہ کی بابت کل کرنے اس مسئلہ کے لکھی ہے گو اوس
سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ امر صحیح نہین ہے لیکن قطع نظر اس بات کے کہ کوئی حوالہ اس مسئلہ کی تائید مین
نہین ہے صرف یہی امر کہ زنار بندی دوسرا جنم ہے ایک قطعی دلیل اس مسئلہ کے صحیح ہونے کی ہے لیکن یہ حقیقی کہ
خاندان مین زنار بندی ہوجانیکے بعد کہ اوسکے دوبارہ جنم ہونا مراد ہے متبنیٰ نہین ہو سکتی +

؎۲ جنوبی ہند کے عالمون کے بموجب ہر عمر گود لینے کے واسطے تعین ہے اوسکی بحث اصول دوم متبنیٰ
سے کے ص ۵۰ اور اوسکے خلاصہ کے ص ۳۵ مین معاینہ کیجاسے +

کیپت ٹھاکرین بحی بنام ساہ بھوپ تھیسری مٹا ٹھاکر کا ہے جو بموجب دھرم شاستر
متعلقہ بنگالہ کے فیصل ہوا[1] اور اوسمین وہ قاعدہ وبعد مباحثہ کامل تسلیم ہوا ہے
جسکی روسے عمر متبنی کو وسعت دی گئی ہے ۔ پانچ برس کی قید کا لکھا پران کے
ایک فقرہ کے بموجب ہے[2] اگر اوس فقرہ کے صحیح ہونے مین شبہہ ہے
دت مک چندریکا مین اوس قید کا کچھ ذکر نہین ہے اگرچہ دت مک مماننسا مین ہے
اور یہ دت مک مماننسا بنارس مین رایج ہے تو اوس قاعدے کی تعمیل جسکی
روسے عمر متبنی پانچ سال ہے ضلع بنارس مین ہوگی نہ بنگالہ او دکھن مین کیونکہ بنگالہ
او دکھن مین یہ قاعدہ صرف ناجایز ہی نہین ہے بلکہ اوس سے انکار ہے اور پانچ برس
سے بہت زیادہ عمر کا لڑکا اکثر گود لیا جاتا ہے ۔ بنگالہ مین کوئی خاص مستند کتاب متبنی
کے باب مین نہین ہے لیکن جب اس باب مین مابین دت مک مماننسا اور دت مک

بنارس مین مماننسا کے مسئلہ کو ترجیح ہے اور اوسکے سوا مین چندریکا کے مسئلہ کو ۔

چندریکا کے اختلاف ہے تو دت مک چندریکا کے مسئلہ کے بموجب بنگالہ مین
تعمیل ہوتی ہے مثلاً حصہ تقسیم ترکہ مین جو باہم متبنی اور پسر صلبی کے ہو[3] علاوہ
اوسکے اور بھی تمثیلین لکھی جا سکتی ہین ۔ اگر یہ تصور کیا جاوے کہ جو دلایل اس جگہ
لکھی گئی ہین وہ استخراج نتیجہ مذکورۂ بالا کے واسطے کافی نہین ہین تو بھی
اس امر پر بحث کیجا سکتی ہے کہ بنگالہ کے پنڈت کو اختیار ہے کہ چاہے جس
کتاب کے بموجب کاربند ہو اور اگر وہ اوس قاعدے کو جسمین عمر متبنی کی وسعت
ہے بدین نظر کہ اوسمین قید کم ہے اختیار کرے تو قابل اعتراض نہین ہے ۔
مصنف توضیحات دھرم شاستر بنگالہ کی رای مسئلہ وسعت عمر متبنی کے خلاف معلوم

[1] رپورٹ صدر دیوانی عدالت ۱۸۵۰ ص ۱۶۱ ۔

[2] فرمہ جلد ۲ ص ۲۲۸ ۔

[3] دایا بھاگ ص ۱۵۵ ۔

[illegible]

ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گوپی ناتھ وسپ کے مقدمہ مین کل پنڈتون کی راے تھی کہ اوسکی
باب مین استفسار کیا گیا یہ تھی کہ اس امر کا ثبوت نہایت ضرور ہے کہ اوسکی عمر پانچ
برس سے کم تھی۔ اور مصنف مذکور اوس کیفیت کا بھی حوالہ دیتا ہے جو مقدمہ
کیرت نراین مدعی بنام مسماۃ بسو بھی تیسری مدعا علیہا منفصلہ صدر دیوانی عدالت سے
متعلق ہے مگر اول مقدمہ کی نسبت یہ واضح ہو کہ ایسا معلوم نہین ہوتا کہ فی الواقع
پنڈتون سے کوئی راے حسب ضابطہ طلب کی گئی ہو اور دوسرے مقدمہ کے
باب مین یہ معلوم نہین ہوتا کہ کسنے وہ کیفیت لکھی ہے۔ مصنف مذکور نے وہ سما قاعدہ
یہ قرار دیا ہے کہ بعد رسوم موتراشتی کے کسی قوم مین متبنی نہین ہو سکتی لیکن جو کچھ کہ اس
باب مین اوپر لکھا گیا ہے اوس سے واضح ہوگا کہ لفظ موتراشتی کی جگہ [illegible] شادی
لکھنا درست ہوتا اور یہی مسئلہ درست متصور کیا جا سکتا تھا اگر اوسمین یہ تحریر ہوتی کہ اگر
موتراشتی پانچ برس کی عمر سے پیشتر عمل مین آچکی ہے تو وہ رسوم گود لینے والے باپ
کے ان دوبارہ ہو سکتی ہے اور متبنی انت دوا نے کھاین کہہ لائیگا۔ میوکہ کے
بموجب جو مرہٹون کے نزدیک نہایت معتبر کتاب ہے عمر کی قید صرف اوسی
صورت مین لحاظ کیجائیگی جہان کچھ رشتہ نہین ہے لیکن جبکہ کوئی سگوتر یعنی رشتہ دار
متبنی کیا جاے تو اوس صورت مین اوسکا جوان اور کتخدا اور صاحب اولاد ہونا مانع
تبنیت نہوگا[1] متھلا مین جہان کہ کرتی ترم کا طریقہ جاری ہے[2] وہان کوئی امر مجوز

گود لینا بعد زناریدی نہین ہو سکتا مگر موتراشتی کے بعد پانچ برس کی عمر تک ہو سکتا ہے۔ اگر رشتہ دار متبنی کیا جاے تو عمر کی قید نہین ہے۔

کرتی ترم طریقہ مین بھی یہ قید نہین ہے۔

[1] ص ۱۴۴۔

[2] رپورٹ بمبئی جلد ا ص ۱۹۵۔

[3] بنگالہ مین اس قسم کا گود لینا مطلق مروج نہین ہے مگر تتبہ متعلقہ خلاصہ صدر لینڈ صاحب ص ۲ اور مقدمہ ادہان دت مدعی بنام کنئی سنگھ مدعا علیہ مندرجہ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۳ ص ۳۴۴ کو دیکھو۔

وصیت سے — مانع نہین ہے ہے وصیت [illegible] دوسرے اس طریقے کے بموجب کوئی قید عمر کی نہین ہے اور نہ کوئی شرط اوس قوم کیواسطے ہے — یہان تک کہ کیشب مصر دوایت پری نرنشت مین جہان کر اوسطریقے گود لینے کا بیان کیا ہے لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے خاص بھائی کو بھی گود لے سکتا ہے اور نیز اپنے باپ کو — لیکن وہ اور اوسکی اولاد بعد رسم تبنی کے اوسکے اصلی کنبے مین شمار ہوگی اور اوسکو ورثہ اپنے کنبے کی جایداد کا ملے اور بھی اوسی باپ کی جایداد کا جسنے اوسی گود لیا ہو ملیگا ۔

ایک اور خاص امر اس قسم کے طریقے گود لینے مین یہ ہے کہ اگر ایک بیوہ اس طریقے کے بموجب متبنی کرے تو وہ اوسکے شوہر کا متبنی نہ تصور کیا جاویگا گو کہ وہ بیوہ نے پیشتر انی اجازت دیدی ہو ۔ خاص رضامندی اوس شخص کی جسے گود لینے کے واسطے نامزد کیا ہو حین حیات گود لینے والے کے حاصل کرنی چاہیے ۔ یہ واسطہ کری ترمیم متبنی کا جیسا کہ ابھی مذکور ہوا صرف گود لینے والے کی ذات سے تعلق رکھتا ہے ۔

اس طریقے کے بموجب بھائی یا باپ متبنی ہو سکتا ہے

کری تریم متبنی اکا استحقاق وراثت دیگر کی کنبہ سے نہین جاتا رہتا جایداد دونون کنبے مین اوسکا حق وراثت پہونچتا ہے

متبنی کرے تو وہ شوہر کا متبنی نہ تصور کیا جاوے گا

متبنی کی خاص رضامندی ضرور ہے

[illegible] مسئلہ [illegible] اور اوس [illegible] کو

---

۱ مقدمہ لکیان سنگہ مدعی بنام کرپا وغیرہ مدعا علیہا کو رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ا ص ۹ مین ملاحظہ کرو ۔

۲ مقدمہ بابو بخیت سنگہ مدعی بنام اوبھائی نراین سنگہ مدعا علیہ جو صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۲ ص ۴۴۹ مین مرقوم ہے بالعکس مسئلہ کے رائے قرار پائی ہے لیکن ہوا ہے جو پنڈتون نے تایید اس مسئلہ کے اس مقدمہ مین دیے ہین وہ بے وقت کے طریقے تبنی سے تعلق ہین ۔

۳ خلاصہ جلد ۲ ص ۲۷۹ ۔

۴ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۳ ص ۲۰۷ ۔

۵ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۲ ص ۲۷ ۔

۶ ایضاً ص ۱۷۳ ۔

اسواسطے حق وراثت لازم نہیں آتا ✚

یعنی اسطرح کا متبنیٰ گود لینے والے کے باپ کا پوتا نہیں تصور کیا جا سکتا
ہے اور متبنیٰ کا بیٹا اوسکے باپ کا پڑپوتا متصور ہوگا اور چونکہ متاکشرا کے بموجب
پڑپوتے وارث ہیں اوسکا قول درست ہے لہذا قرابتاً وارث نہیں ہو سکتا ✚ ۱

ف جب شخص کے بیٹا ہو یا پوتا ہو یا پڑپوتا ہو گود دے سکتا ہے ✚

ف اس امر کا بھی بیان ہو چکا ہے کہ جس شخص کے بیٹا یا پوتا یا بیٹے کا پوتا
ہو وہ شخص گود نہیں لے سکتا اور اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اگر
ایک شخص کے بیٹا اور مرے ہوئے بیٹے متوفی کا ایک بیٹا ہو تو وہ شخص اپنے پوتے کو
گود دے سکتا ہے ۲ کسواسطے کہ وہ صرف اپنے ہی بیٹے کا باپ خیال
نہیں کیا جا سکتا بلکہ متوفی بیٹے کا بیٹا بھی بہر صورت اس سے تعلق قریبی
رکھتا ہے اور قایم مقام مرے بیٹے کا ہے۔ دتک میمانسا کی رو سے
اگر صرف دو بیٹے ہوں تو ان میں سے ایک کا دیدینا منع ہے ۳ مگر یہ مسئلہ
صرف نصیحتاً لکھا گیا ہے نہ حکماً ✚

دو آدمی ایک ہی شخص کو گود نہیں لے سکتے ✚

دو شخص ایک لڑکے کو متبنیٰ نہیں کر سکتے اکثر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ دو
بھائی ایک ہی شخص کو گود لے سکتے ہیں مگر یہ محض غلط ہے ۴ اور ظاہرا
یہ امر بوجہ غلط فہمی قول منو مرقومہ ذیل کے تسلیم کیا ہے قول مذکور یہ ہے اگر
چند حقیقی بھائیوں میں سے ایک بھائی کے بیٹا پیدا ہو تو منو کہتے ہیں کہ وہ سب
اس لڑکے کے باپ تصور کیے جاوینگے ۵ لیکن اس قول سے یہ

---

۱ خلاصہ جلد ۲ ص ۲۷۶ ✚

۲ اس صورت میں وہ مسئلہ جسکے بموجب دو بیٹوں میں سے ایک بیٹا گود دینا منع ہے صادق
آئیگا لیکن بوجہ اس امر کے گود لینا ایسے لڑکے کا جایز ہوگا ✚

۳ توضیحات دھرم شاستر کا ص ۲۷۴ ✚

۴ یہ امر خلاصہ جلد ۲ ص ۲۶۶ میں منقول ہے ✚

اجازت حاصل نہین ہے کہ دو یا زیادہ بھائی ملکر اپنے بھتیجے کو بھی گود لیلیں
البتہ ایک بھائی کا متبنّیٰ لڑکا اپنے باپ کے سب بھائیون کے مورثون کو
پانی دے سکتا ہے اور صرف اس معنی کر کے وہ اون سب کی نسبت بھی
فرضِ پسری ادا کرتا ہے مگر درصورت ہونے قریب تر وارثون کے یہہ
متبنّیٰ اپنے گود لینے والے کے بھائیون کا ترکہ نپاویگا ٭

ایک اور امر جسمین بہت مباحثہ ہوا ہے یہہ ہے کہ ایک لڑکا جو دتک (دتک بمنا قرابتیا قائم مقام ہو اپنے پدر حقیقی کا یا کہ وارث نہین ہو سکتا)
طریقے سے بموجب متبنّیٰ کیا جاوے قرابتاً اور بھی نسلاً قائم مقام ہو سکتا ہے
یا نہین مگر یہ امر اب بوجہ احسن طے ہو چکا ہے کہ دونون صورتون مین اوسکی
قایم مقامی ممکن ہے یہہ سچ ہے کہ جیموتا واہن نے دایہ بھاگ مین یہہ بحث کی ہے
کہ بیٹا جو دتک کے طریقے سے بموجب متبنّیٰ کیا جاوے وہ اپنے باپ کے
رشتہ دارونکی حقیقت کا وارث نہین ہو سکتا مگر چونکہ یہہ مسئلہ قول منو کے خلاف
ہے لہذا معتبر نہین گنا جاتا ہے [1] لیکن واضح ہو کہ ایک بیٹا جو اسطرح
متبنّیٰ کیا جاوے اوسکو بندھو کے مال پر قانوناً دعوی نہین پہونچ سکتا ہے
مثال ۱ مثلاً اگر ایک عورت جسے ملک اپنے باپ کی وراثتاً ملی ہو لڑکا باجازت
اپنے شوہر کے گود دے تو وہ بعد وفات اوس عورت کے مستحق ملک مذکور کا نہوگا
بلکہ وہ ملک اوس عورت کے باپ کے بھتیجے کو ملے گی بشرطیکہ کوئی اور
قریب تر وارث نہو۔ یہ امر ایک مقدمہ مین جو صدر دیوانی عدالت سے
حال مین فیصل ہوا ہے ثابت ہو چکا ہے [2] یہ بخوبی واضح نہین ہے کہ دختر کا

---

۱ توضیحات دھرم شاستر کے نمبر ۲۲ اسی مسئلہ کی بیان بہت مفصل ہے۔ اور بھی مقدمہ شام چند در
دو چند رد رمیان شام زرانی دیبیا اور رام کشن رای مدعا علیہا و صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد الف مین متذکر ہے دیکھا
۲ مقدمہ گنگا بائی مدعیہ بنام کشن کنور وغیرہ مدعا علیہم رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۲ امین دیکھو

وجہ جسکی رو سے وہ نانا کی جایداد کا وارث نہین ہوسکتا

متبنٰی بیٹا اپنے نانا کی جایداد کے ورثہ سے کیون خارج کیا گیا ہے حالانکہ بیٹے کے متبنٰی کا حق وراثت نسبت ترکہ قرابت دارون کے تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ ہندوؤن کے جملہ واضعان قانون نے نانا کو رشتہ دارون مین شمار کیا ہے مگر وجہ اسکی یہ ہے کہ پچھلی صورت مین متبنٰی ایک ایسے شخص کا بیٹا ہوجاتا ہے جسکی نسل نانا کی نسل سے مختلف ہے *

وجہ اسکی کہ دت تک کے قرابتًا وارث ہونے مین کیون اختلاف واقع ہے *

اختلاف رائے اس باب مین کہ آیا ایک شخص جو بموجب طریقہ دت تک کے متبنٰی کیا جائے وہ گود لینے والے کے رشتہ دارون کا وارث ہے یا نہین اس وجہ سے واقع ہوا ہے کہ بارہ قسم کے بیٹون کی ترتیب مین اختلاف ہے۔ بعض واضعان قانون کی رائے ہے کہ منو نے دت تک کو اون پہلے چھہ قسم کے بیٹون مین داخل کیا ہے جنکو حق وراثت قرابتًا پہونچتا ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ اونھون نے اسکو اون اخیر چھہ قسم کے بیٹون مین شمار کیا ہے جو صرف نسلًا وارث ہوسکتے ہین اس باب مین جو مختلف قول ہین اونکا ذکر روایت کرنے مین مندرج ہے اور مصنف کتاب مذکور نے اپنی رائے بھی بتسلیم استحقاق دت تک لکھی قوانین منو کا جو مسٹر ولیم جونس صاحب نے ترجمہ کیا ہے اوسمین دت تک اول چھہ قسم کے بیٹون مین داخل ہے اور جبکہ اس معاملہ کی بحث سپریم کورٹ مین درپیش تھی اوسوقت کل ہندوستان کے اکثر پنڈتون نے جنسے اس باب مین استفسار ہوا متفق یہ رائے دی تھی کہ دت تک قرابتًا وارث ہونیکا مستحق ہے[1] مصنف دت تک چندریکا جو اکثر اقوال مخالف کا تصفیہ کرتا ہے اس باب مین اسکی یہ رائے ہے کہ اسکا فیصلہ چال و چلن ملکی پر منحصر رکھنا چاہیے مگر درحقیقت یہ قاعدہ بہت صحیح نہین ہے[2] *

ذکر مالوف قول کا اس باب مین

[1] یہ سوال صدر دیوانی عدالت نے اپنی تحت عدالتون کی بابت یہ بھیجا تھا کہ دت تک ... پنڈتون سے اسکا جواب استفسار کرین تشریحات دفعہ ...

[2] مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ تجویز اوس مقدمہ کی جو ۲۴ اپریل ۱۸۳۸ع کو فیصل ہوا ہے لکھی جاے

یہ امر صاف ہے کہ ایک شخص حین حیات ایک متبنیٰ اسکے دوسرا

اوس سے امر مذکورۂ بالا کی تنقیح ہوتی ہے اور تبنیت کے آئین عامہ سے متعلق ہے اوسی
سال مین دراو فیصلے جو صدر دیوانی عدالت مین ہوئے اونکے ساتھ اس مقدمہ کی رپوٹ
طبع نہین ہوئی اور چونکہ یہ مقدمہ بڑا ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سہواً یہ مندرج نہوا +
اپیلانٹ اس مقدمہ مین گورہری کہ باپ شیوپرشاد چودہری نابالغ کا دی تھا اور مسماۃ تیتیہری
دیبی کرونا کنت راے کی والدہ مدعا علیہا تھی کرونا کنت راے بھی نابالغ تھا +

ابتدا اً یہ مقدمہ اپیلانٹ نے بنام کاشی کنت راے کے مرشد آباد کی پرونشل کورٹ مین ۲۱۔
اپریل سنہ ۱۸۰۴ع کو دایر کیا تھا اس غرض سے کہ زمینداری پرگنہ تاہرپور اور ضلع راج شاہی کی حضوری
قسمت تالکاجی جگن ناتھ پور وغیرہ مین تین آنے کے حصہ پر قبضہ ملے اور تعین نالش یہ تعداد
۱۵۰۰ محاصل تخمینہ سالانہ کے کیا گیا تھا۔ عرضی دعویٰ کا مضمون یہ تھا کہ راجہ مہندر نراین کے پانچ
بیٹے تھے یعنی رام اندر نراین و رب اندر نراین و جادب اندر نراین و منی اندر نراین و اوپیند نراین
ان مین سے جادب اندر نراین اور منی اندر نراین و اوپیند نراین لاولد مرگئے۔ جبکہ مہندر نراین
نے وفات پائی تو حصہ چہ آنے اوسکی حقیت زمینداری پرگنہ تاہرپور سے ایک نصف
انند اندر نراین کو جو رام اندر نراین کا متبنیٰ تھا اور شیوپرشاد نابالغ کا باپ تھا اور بقیہ نصف حصہ
بھروب اندر نراین کو جو متبنیٰ رگھو اندر نراین ولد رب اندر نراین کا تھا وراثۃً ملا۔

آنند اندر نراین چودہری نے اپنے تین آنے کے حصہ مین سے پانچ پائی کا حصہ بیع کیا اور باقی
اپنے قبضہ مین رکھا۔ بھروب اندر نراین سنہ [illegible] بنگلے مین مرگیا اور رانی زوجہ جگدیسیری اور بن کی
دیبی عرف [illegible]۔ جگدیسیری نے اپنے شوہر کی جائداد پر قابض ہوئی اور اوسکا نام بطور مالک
حصہ شوہری اوسکے رجسٹر مین مندرج ہوا اور اوسنے سنہ [illegible] بنگلے مین مدعا علیہ کے ساتھ
[illegible] مالی اپنی دختر سے جبکہ اوسکی عمر نو برس کی تھی شادی کردی۔ پھاگن مہینے کی ۲۷
تاریخ سنہ [illegible] بنگلہ کو قبل بالغ ہونے کے [illegible] نے وفات پائی اور اوسی سال [illegible] تاریخ

شنبھی اسمین کر سکتا - ورث تک مضامین لکھا ہے کہ ایک شخص انتیر یعنی جسلو

چیت کو جگد یسری بھی فوت ہوئی - چونکہ شیو پرشاد مستحق میراث کے ہے اور جگد یسری کی جایداد پر وارث ہونیکا تھا لہذا اوسنے صاحب کلکٹر کے ہان سوال گذرانا کہ اوسکا نام بطور مالک جایداد متوفی کے مندرج رجسٹر کیا جانے - مدعا علیہ نے اسمین عذر پیش کیا اور بیان کیا کہ سنہ ۱۲ بنگلہ مین جگد یسری نے اپنی زمینداری اور اوسکی ملکیت مجھ اوسیری زوجہ ہرنامی کو ہبہ کر دی تھی لہذا اوسپر قبضہ پانے کا مین مستحق ہون مدعا علیہ کے مقابلہ مین ایک شخص الیشر چندر نے بھی اس بنا پر دعوی کیا کہ مین متوفی کا متبنیٰ ہون لہذا میرا نام رجسٹر مین داخل ہو - صاحب کلکٹر نے شیو پرشاد کی درخواست نامنظور کی اور حکم دیا کہ بموجب ہبہ نامہ مشروط مدعا علیہ کو وہ ہبہ نامہ خلاف شاستر کے ہے اوسکا نام جگد یسری کی زمینداری کی نسبت مندرج ہوا اور شیو پرشاد اور الیشر چندر کو ہدایت ہوئی کہ عدالت دیوانی مین اپنا دعوی پیش کرین - الیشر چندر نے ضلع کی عدالت مین بولایت گنگارام بہادری اپنا دعوی پیش کیا اور ڈگری حاصل کی مگر جبکہ مدعا علیہ نے اسکا اپیل ہوا تو ڈگری منسوخ ہوئی اور الیشر چندر کا دعوی متبنیٰ ہونے کا نامنظور کیا گیا بعد ازان یہی فیصلہ صدر دیوانی عدالت نے بھی بحال رکھا اور ۲۸ فروری سنہ ۱۸ع کو عدالت مذکور نے حکم صادر کیا کہ شیو پرشاد اپنا دعوی وراثت اس جایداد پر جو جگد یسری چھوڑ مری ہے عدالت ضلع یا پرونشل کورٹ مین پیش کرے اوسوقت فیصلہ اس امر کا ہوگا کہ آیا ہبہ نامہ جسکو کاشی کنت راے نے پیش کیا ہے بموجب شاستر جائز ہے یا نہین - سنہ ۱۲ بنگلہ مین ہرنامی کا بیاہ کاشی کنت راے کے ساتھ ہوا اور ہبہ نامہ جو مدعا علیہ نے باظہار تحریر ہونے اوسکے منجانب جگد یسری بنام اپنے اور اپنی زوجہ ہرنامی کے پیش کیا وہ مورخہ ۲۴ اساڑھ سنہ ۱۲ بنگلہ کا تھا - جگد یسری اپنے حین حیات یعنی ماہ چیت سنہ ۱۲ بنگلہ تک اپنی جایداد پر قابض رہی اوس زمانہ مین کاشی کنت راے کو اوس سے کچھ علاقہ نہ تھا اور نہ کبھی ہبہ نامہ کا ذکر درپیش ہوا اور نہ اوسکو اوسوقت تک منصب ادا سے رسوم کریاکرم کا حاصل تھا شرط اور ہبہ نامہ مین لکھی تھی

بیٹا متبنی ہے - کوئی بیٹا پیدا نہوا ہو یا جسکا بیٹا مرگیا ہو کیونکہ سا کہہ کا

اوس سے ظاہر ہوا کہ وہ ہبہ نامہ بنام کاشی کنت اور بن مالی لشبر بدعا علیہ ہونے بن مالی کے عمل میں آیا تھا یہ امر بہت مشتبہ بلکہ قرین قیاس نہین معلوم ہوتا کہ بن مالی کے حاملہ ہونے کا خیال پانچ برس پیشتر اوسکے باپ کے ذہن مین گذرا اور اوس ہبہ نامہ مین درج کیا گیا ہو - وثیقہ جسکی روسے جگدیسیری نے اپنی وفات کے بعد اپنی جایداد کو مدعا علیہ اور اوسکی زوجہ مسماۃ بن مالی کو دیا ہے ناجایز ہے کیونکہ شاستر کی روسے جگدیسیری کو اپنی جایداد بذریعہ بیع یا ہبہ انتقال کرنے کا اختیار نہ تھا علاوہ ازین بن مالی نے حین حیات جگدیسیری کے وفات پائی لہذا حق وراثت اوسکا جاتا رہا - اور اسکے بموجب ایک اقرارنامہ کے جو سابق مین مابین انند اندرنراین پدر شیو پرشاد اور بہروب اندرنراین شوہر جگدیسیری کے وقوع مین آیا اوسمین یہ شرط ہوئی تھی کہ کوئی دونون مین سے ایک اگر لا ولد مرجاوے تو اوسکا مال وجایداد جو زندہ رہے اوسکو اور اوسکے وارثون کو ملے لہذا ہر صورت سے شیو پرشاد جگدیسیری کی جایداد پانیکا مستحق ہے *

مدعا علیہ نے جواب مین بیان کیا کہ جب راجہ مہندرنراین کے پانچ لڑکون مین سے تین لاولد مرگئے تو رب اندرنراین دادا بہروب اندرنراین شوہر رانی جگدیسیری کا اور رام اندرنراین شیو پرشاد کا دادا جیسا کہ مدعی کا بیان ہے باہر پور کے چھہ آنہ حصہ پر قابض ہوئے - رب اندرنراین کی وفات کے بعد بہروب اندرنراین اوسکا وارث ہوا اور جب وہ لاولد مرگیا تو وہ حصہ اوسکی زوجہ مسماۃ جگدیسیری کو ملا - بقیہ تین آنہ کا حصہ انند اندرنراین کو بذریعہ ہبہ منجانب رانی لکھی زوجہ رام اندرنراین اور بموجب ایک اقرارنامہ کے جسکا تحریر ہونا منجانب بہروب اندرنراین کے بیان ہوا ملا - مگر تبنیت کے استحقاق کی روسے جایداد مذکور انند اندرنراین کو نہین ملی اسواسطے کہ رانی لکھی نے بعد وفات اپنے شوہر کے حسب اجازت مصرحہ حین حیات اوسکے اول ایک شخص مسمی رود رنراین کو گود لیا اور جب رود رنراین نے وفات پائی تو انند اندرنراین کو گود لیا یہ امر بلا اجازت شوہر کے اور شاستر کے خوف تھا اسی وجہ سے

قول یہ ہے کہ جسکے کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا ہے یا جسکا لڑکا مرگیا ہے

اوسنے اپنی جایداد اوسے ہبہ کردی اسطور پر متبنیٰ کرنا کبھی شاستر کی رو سے جایز نہیں ہوا
نہ برہمنوں اور نہ ہندو کی اقوام کے دستور کے مطابق ہے لہذا ایک نالش ابین بہروپ اندرنراین
اور آنند اندرنراین کے ضلع کی عدالت مین دایر ہوئی اور وہان سے صدر دیوانی عدالت مین نوبت
اپیل پہونچی چنانچہ بموجب بیوستھا پنڈت عدالت ضلع کے باتفاق جسکو پانچ بیوستہ بہروپ اندرنراین
کے تھے ایسا گود دینا ناجایز قرار پایا مگر ضلع کے صاحب جج نے اور پنڈتون کے بیوستون پر جو آنند
اندرنراین نے پیش کیے تھے عمل کرکے آنند اندرنراین کے حق مین تاریخ ۱۴ جون ۱۸۰۹ع اس حکم سے
ڈگری صادر کی کہ اپنی لکھی کا مطلب اس ہبہ نامہ کی تحریر سے یہ تھا کہ کسی طور سے آنند اندرنراین کو اوسکے
بعد جایداد ملجاوے خواہ گود لینے کی رو سے یا ہبہ نامے کے موجب اور اگر بعد اوسکی وفات کے وراثت دوبارہ
گود لینے کے کوئی تنازع ہو تو اوسصورت مین ہبہ نامہ کی رو سے آنند اندرنراین کو جایداد ملنے مین کچھ شک نہین
مگر عدالت عالی نے آنند اندرنراین کا متبنیٰ ہونا ناجایز ٹھہرایا اور صرف ہبہ نامہ اور اقرارنامہ کی رو سے جنکی
صداقت کی تحقیقات نہین کی گئی اوسکو جایداد پر قابض ہونیکی اجازت دی علاوہ اوسکے بالفرض اگر ایسا گود دینا
جایز ٹھہرایا جاوے تو بھی شخص متبنیٰ کا استحقاق صرف اوس جایداد پر جو اوسکے گود لینے والے باپ
کی ست سے پہونچتا ہے اور اوسکا کوئی دعوی گود لینے والے باپ کے سکھے یا قرابت دارون کی
جایداد پر نہین ہے لہذا شیو پرشاد کو منجملہ جایداد تنازع کے حصہ تین آنہ کی نسبت
کچھ حق نہین پہونچتا اور مدعا علیہ مظہر ہوا کہ اصل حال مقدمہ کا حسب شرح ذیل ہے
یعنی برہمنون مین یہہ رسم ہے کہ جب کلین ایک نیچے خاندان کی لڑکی سے بیاہ کرتا ہے
تو ایک کثیر معاوضہ مین لیا کرتا ہے چنانچہ سنہ ۱۲۰۰ بنگلہ مین رانی جگدیسری زوجہ بہروپ
اندرنراین نے جو ایک نیچے خاندان کی لڑکی تھی اپنی لڑکی بن مالی کے ساتھ
مدعا علیہ سے کہ کلین کی ذات مین سے ہے بیاہ کرنا چاہا اور اوسنے اپنے مال اور
زمینداری کو اپنی لڑکی بن مالی دیبی اور مدعا علیہ کے نام ہبہ کر دیے اور پیام

[illegible] کے واسطے برت رکھکر الخ ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اوس
تمام کنبے اور آنند اندر نراین کی آگہی اور رضامندی سے عمل مین آیا کہ بعد ازان اوسکی شوہری
کے رانی مذکور نے ایک اقرارنامہ بطور وصیت کاغذ کے نام مدعا علیہ کے باپ کے
نام لکھدیا اور اوسکو اختیار دیا کہ تا زمانہ بلوغ نابالغی کے وہ جائداد کو اپنے اہتمام مین رکھے سنہ ۱۲
بنگلہ مین رانی مذکور نے وفات پائی اور بعد تحریر اور رجسٹری ہو جانے اس ہبہ
نامہ کے آنند اندر نراین بھی سنہ ۱۲ تک زندہ رہا اگر وہ اپنے تئین رانی جگدیسری کی
جائداد کا وارث سمجھتا تو بالیقین وہ اوس وقت یا بعد ازان کسی وقت اپنے حین حیات
اس امر کی نسبت معترض ہوتا مگر اوسنے ایسا کبھی نہ کیا ۔ رانی جگدیسری کی وفات کے بعد
گنگا رام بہادر مدعی کے چچا نے نبو رام رائے کو جو پرگنہ مذکورہ بالا مین ۸ آنہ کے
حصہ کا مالک تھا سمجھا کر اور سازش مین شریک کرا کے ایک اجازت نامہ گود لینے کے
واسطے اور ہبہ نامہ اور اور کوائف جعلی بنائے اور اول اونھون نے مدعا علیہ پر نالش کی
کہ اشیر چندر رانی کا متبنی ہو گیا ہے مگر یہ دعوی عدالت سے نامنظور ہوا ابتدا یہ مقدمہ جو لب

ملا حظہ ۲ ۔ ایک پوستہ مین مسئلہ بالعکس لکھا ہے اور اوسکی تائید مین ایک اشلوک کا حوالہ
دیا ہے جسکو منو کا قول کہتے ہین مگر وہ اوسکے آئین مین کہین نہین ہے ۔ بہت سے بیٹون
کی اسواسطے ارزو ہوتی ہے کہ کوئی اونمین سے گیا کو جاوے ۔ لیکن یہ قول خاص صحیح النسب
بیٹونکی نسبت ہے ۔ مقدمہ گوری پرشاد مدعی بنام جے مل مدعا علیہ کو صدر دیوانی عدالت کی
رپورٹ جلد اص ۳۰ مین دیکھو ۔ اور رپورٹ مذکور کو ص ۲۸ سے جو کولبروک صاحب نے ایک تنبیہ ملحق
کی ہے اوس مین اونھون نے بیان کیا ہے کہ جائز ہونا دوسری متبنی کا جبکہ ایک اور بیٹا خواہ صلبی یا
متبنی زندہ ہو ایسا امر ہے جسکی نسبت بڑے بڑے مصنفون کا اختلاف رائے ہے ۔ جگن ناتھ اپنے خلاصہ
مین اسکو جائز تصور کرتا ہے اور دت تک کا نسانین ہوپری ہے کتاب جگن ناتھ کی رائے کے خلاف ہو

ایک آدمی جسکے بیٹا ہو یا متبنی ہو اور وہ مر جاوے تو وہ اپنی زوجہ کو ایک اور متبنی کرنیکی اجازت دے سکتا ہے

انکو سب تسلیم کرتے ہین کہ اگر ایک شخص سے صحیح النسب بیٹیا ہو تو وہ اپنی روح

فریقاس بنا پر دایر ہوا ہے کہ شیو پرشاد وارث اور مستحق جایداد موہوبہ رانی کا ہے بالکل خارج
از سماعت ہے بسبب عدم جوازنی اننداندرنراین کے دعوی شیو پرشاد کا نسبت جایداد رانی
جگدیسری کے باطل ہے اور چونکہ رانی نے قبل ولادت شیو پرشاد کے اپنی جایداد کو مدعا علیہ
اور اوسکی زوجہ کے نام ہبہ کردیا تھا لہذا رانی کے مرتے وقت وہ جایداد رانی کی تھی علاوہ
اسکے مدعا علیہ نے خاص اپنے پاس سے زر رہن جایداد مذکور کا جو بھروپ اندرنراین کے
زمانہ سے رہن چلی آتی تھی ادا کیا اگر رہن سے نہ چھوڑائی جاتی تو بیع ہو جاتی — جعلی ہونا اقرارنامہ
مدعا مدعی کا اس وجہ سے کہ وہ مورخہ ۱۱ مجادون سنہ ۱۲۱۲ بنگلہ کا ہے ظاہر ہے —
اننداندرنراین کے متبنی ہونے کا مقدمہ مابین آنند اندرنراین او بھروپ اندرنراین سے
مدعا علیہ ضلع راجشاہی کی عدالت میں ۱۲۴۴ اساڑھ سنہ مذکور کو فیصل ہوا بعدازان پروشل
کورٹ اور آخر صدر دیوانی عدالت سے ۴ آسن سنہ ۱۲۰۰ بنگلہ کو مقدمہ مذکور نے انفصال
پایا اگر یہ اقرارنامہ اصلی اور آنند اندرنراین کے قبضہ مین ہوتا تو وہ اوسکو بلاشک کسی عدالت
مین پیش کرتا اور چونکہ مقدمہ مابین آنند اندرنراین اور بھروپ آنند اندرنراین کے سنہ
بنگلہ تک دایر رہا تو یہ امر بدرجہ غایت خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اقرارنامہ سنہ ۱۲۱۲
مین تحریر ہوا ہو — آنند اندرنراین بھی اوس زمانہ مین نابالغ تھا اور اکثر مقدمے عدالت دیوانی
اور فوجداری اور کلکٹری مین جایداد کی بابت مابین بارہ برس یعنی سنہ ۱۲۰۲ بنگلہ سے ۱۲۱۳
بنگلہ تک رجوع ہوئے اور اس مدت مین رانی جگدیسری زندہ تھی مگر کبھی ذکر ایسے اقرارنامے
کا نہیں آیا نہ کبھی اوسپر رجسٹری ہوئی اور نہ وہ سابق مین کبھی پیش کیا گیا +
مدعا علیہ کے مرنے کے بعد اوسکی زوجہ مساۃ تتیسری دیبی یعنی کرونا کنت راے کی مان
بقایم مقامی متوفی مقدمہ ہذا مین مدعا علیہا گردانی گئی +
مدعی نے جواب مین بیان کیا کہ رام اندرنراین شیو پرشاد نابالغ کا دادا اور اوسکا بھائی

کو صرف یہی اجازت نہیں دے سکتا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد گروہ

رب اندر نراین دونون شامل اور بالاتفاق رہتے تھے رب اندر نراین نے وفات پائی
اور اپنے بیٹے رگھو اندر نراین کو وارث چھوڑا اور رام اندر نراین اپنی بیوہ مساۃ لکھمی اشیری
جسکو اوسنے ایک بیٹا گود لینے کی اجازت دیدی تھی چھوڑ مرا کاتک کے مہینے سنہ
رگھو اندر نراین مر گیا اور ایک بیوہ مساۃ سرستی چھوڑ مرا اور وہ مشمول لکھمی اشیری دادی
شیو پرشاد نابالغ کے ہمراہ بالاشتراک جایداد پر قابض رہی - مساۃ سرستی نے
بھروپ اندر نراین کو گود لیا اور اوسکا نام لکھمی اشیری کے نام کے شامل کلکٹر کے
دفتر مین داخل کرایا اور سنہ ۱۲۶۰ بنگلہ مین مر گئی - اور بموجب اجازت اپنے شوہر کے
شیو پرشاد کی دادی نے آنند اندر نراین کو گود لیا اور حین حیات اوسکو اپنی جایداد پر
قابض اور بذریعہ درخواست بجاے اپنے نام کے اوسکا نام جایداد کی نسبت داخل کرایا
بھروپ اندر نراین نے بعد ازان نالش اس امر کی دایر کی کہ آنند اندر نراین کو متبنیٰ کرنا
خلاف دھرم شاستر تھا لیکن عدالت ضلع اور پروفشل کورٹ کی عدالت اور صدر دیوانی
عدالت کے فیصلے سے گود ہونا اوسکا جایز ٹھہرا گیا اور اوسکے حق مین ڈگری دی گئی پس
نسبت استحقاق شیو پرشاد اور درباب اس امر کے کہ نامبردہ پنڈ اودھکار یعنی مجاز ادا کرنے رسوم کریا کرم
جگدیسری اور بھروپ اندر نراین کا ہے کچھ شک باقی نرہا - چونکہ کانی کنت راے کانتی کنت رای
مدعا علیہ کے باپ کو کشن کنت راے نے گود لیا تھا اور شاستر کے بموجب گود لینے کے
بعد کلین ذات کی تمیز جاتی رہتی ہے اور چونکہ آبا واجداد مہندر نراین کے راجہ تھے اور انکا
بڑا مرتبہ تھا تو اوس صورت مین مدعا علیہ کا یہ بیان کہ جگدیسری نے بلحاظ مدعا علیہ کے
مرتبہ کے اوسکے ساتھ اپنی بیٹی سے بیاہ کرنیکے وقت اپنی کل جایداد دیدی صریح جھوٹ ہے
بلکہ مہندر نراین اور رام اندر نراین و آنند اندر نراین کے آبا و اجداد کے وقت سے اونمین
اور کلین برہمنون مین رشتہ چلا آیا ہے - کسی نے کبھی اپنی بیٹی اور داماد

جبکہ بیٹا مرجاے تو کوئی اور بیٹا گود لے بلکہ اس امر کی بھی اجازت دیسکتا ہے

اونکو کل جایداد نہین دیسکتا ہے اور دھرم شاستر اور دستور کے بموجب بھی اگر کوئی شخص بغیر اولاد ذکور مرجاے تو اوسکی جایداد اوسکی بیٹیون یا دختر زادون کو نہین پہونچتی ہے بلکہ اونکو جو ایک ہی دادا کی اولاد سے ہون - اس دستور کے مطابق رام اندر نراین راے کی وفات کے بعد جو بغیر اولاد ذکور مرگیا اوسکی جایداد رام سنگھ اوسکے دختر زادہ کو جو زندہ تھا نہین ملی بلکہ اوسکے بھتیجون کو - تحقیقات سے ان سب امور کی صداقت معلوم ہوجاویگی اگر شیو پرشاد کے باپ کو اس ہبہ سے جو مدعا علیہ بیان کرتا ہے اطلاع ہوتی تو وہ بلاشک تعرض کرتا - بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہبہ نامہ مین یہ لکھا ہے کہ رسوم کریا کرم ادا کرنے کے واسطے ہبہ کیا گیا اور اوسمین شرط ہے کہ رانی جگدیسری اپنی حین حیات جایداد مذکور پر قابض رہیگی اور اوسکو بیع یا ہبہ کے ذریعہ سے انتقال کردینے کا اختیار حاصل رہیگا - چونکہ رانی کا قبضہ اپنی جایداد پر قایم رہا اور اوسکو اختیار تھا کہ وہ اپنی جایداد کو بذریعہ ہبہ یا بیع کے منتقل کردے اور بعد ازان اوسنے یہ تحریر ہبہ نامہ ایسا ہی کیا یعنی بہت اشخاص کو دیوتر اور برہموتر اراضیات بذریعہ انکے استحقاق ملکیت دین اور موہوب الیہ نے اون اراضیات پر جو اونکو دی گئین کبھی قبضہ حاصل نہین کیا لہذا یہ امر صاف معلوم نہین ہوتا کہ وصیت نامہ مدعا علیہ کے باپ کے نام کس غرض سے عمل مین آیا اور کس قانون کے مطابق اس قسم کا ہبہ مشروط جایز ہے اور جبکہ وہ [illegible] حین حیات اپنی مان کے لاولد مرگیا تو پھر رسوم کریا کرم کے کرنیکی شرط کیونکر صحیح متصور کیجا سکتی ہے *

تپیسری دیبی کی جانب سے عذر جواب بدین مضمون داخل ہوا کہ چونکہ واہب اور موہوب الیہ دونو مرگئے اور اراضی عطیہ بطور جایداد موروثی کے وراثت مین آئی تو حسب شاستر کے کسی شخص کا دعوی اوسپر نہین پہونچتا اور تپیسری دیبی کا بیٹا بوجہ نیڈ اوسکا وارث ہے

کہ در صورت مرجانے متبنیٰ کے وہ دوسرا متبنیٰ کرسکتی ہے ۱ اور یہ بھی

بن مالی دیبی کے بلا شرکت اوسکی جایداد پانے کا مستحق ہے +

۱۵ تاریخ ۱۰ جون سنہ ۱۸۰۷ کو پروفنشل کورٹ کے حاکم دوم نے دعوی معہ خرچہ ڈسمس کیا بدین وجہ کہ بیوستہ جو پنڈت عدالت نے پیش کیا اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متبنیٰ لڑکے کو اپنے متبنیٰ کرنے والے باپ کی جایداد پر وراثت کا حق پہونچتا ہے اور متبنیٰ کرنے والے باپ کے قرابت داروں کی جایداد پر نہین پہونچتا اور عورت کو اختیار حاصل نہین ہے کہ متبنیٰ بیٹے کے مرجانے کے بعد دوسرے شخص کو بلا اجازت شوہر کے متبنیٰ کرے اسیواسطے آنند نراین اور شیو پرشاد مستحق جایداد متنازعہ کے نہین ہین ۔ اور ہبہ نامہ جو جگد یسیری نے بن مالی دیبی اپنی بیٹی اور کاشی کنت اپنے داماد کے نام تحریر کیا ہے وہ جایز ہے +

اپیلانٹ نے نیا راضی اس فیصلہ کے تعین اپنے دعوی کا تعداد پندرہ ہزار ایکسو اکیاون روپیہ یعنی سہ چند صدر جمع اراضیات متنازعہ کرکے صدر دیوانی عدالت مین رجوع کیا +

ایشر چند راے نے جبکو رانی جگد یسیری کے متبنیٰ ہونے کا دعوی تھا ایک سوال بمضمون مندرجہ ذیل گذرانا +

گنگا رام بہادری میرے وکیل نے جو مقدمہ بنام کاشی کنت اس غرض سے دایر کیا تھا کہ قایم مقام صاحب کلکٹر کا حکم مشعر ادخال نام کاشی کنت بطور زمیندار نسبت زمینداری حصہ تین آنے پرگنہ ناہرپور کے منسوخ ہو جاسے وہ تجویز صاحب جج ضلع راج شاہی ۱ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ا ص ۲۰۹ مین شام چند اور رود چند کے مقدمہ کو ملاحظہ کرو اس مقدمہ مین یہ منتج ہو چکا ہے کہ ایک شخص کی دو بیوہ متبنیٰ کرسکتی ہین اور جلد اول مین مقدمہ سوبکھن مہیہ اور رامدولال پانڈے وغیرہ مدعا علیہا کے مقدمہ کو دیکھو

قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ زوجہ کو متبنیٰ کرنے کے واسطے اوس صورت مین

کے ذکری ہوا۔ لیکن پرونشل کورٹ مین یہ فیصلہ منسوخ ہوا اور حکم رپورٹ مذکور کا تاریخ ۴ فروری سنہ ۱۸۱۳ع ولیم ا… رلیس صاحب قایم مقام جج سابق صدر دیوانی عدالت نے بحال رکھا۔ مہ سایل نے جبکہ سوالات متعدد متعرض دادرسی اپنی اس عدالت کے حکام سابق کے حضور مین گذرانے تو پنڈت ہرنگٹن صاحب سے یہ حکم ہوا کہ وقت پیش ہونے مقدمہ شبو پرشاد چودھری کے سوال سایل پر لحاظ ہو کر تجویز عمل مین آئیگی چونکہ مہ سایل کا متبنیٰ ہونا کاغذات مقدمہ نمبر ۱۰۰ ما شبو پرشاد مدعی اور کاشی کنت مدعا علیہ سے ثابت ہے لہذا مین مستدعی ہون کہ وقت پیش ہونے مقدمہ مذکورہ کے حضور نسبت اس سوال اور اون کاغذ کے جو ہنگام تجویز سابق داخل کیے گئے تھے اور نیز نسبت درخواست ہاے تجویز ثانی اور اون بیوستون پنڈتان عدالت ہذا کے جو مقدمہ رانی سری متی وغیرہ داخل مین لحاظ فرما کر انصاف فرماوین ؞

مقدمہ حاکم دوم مسٹر سی اسمتھ صاحب کے حضور مین پیش ہوا اور تمام کاغذ سوال وجواب و دستاویزات فریقین پڑہی گئین اور کاغذ مرقومہ ذیل بھی ملاحظہ مین گذرے ۔ دو قطعہ سوالات مدخلہ الیشر چند سرما ۔ عدالت صدر دیوانی کے پنڈتون کے دو بیوستہ ایک مقدمہ گجی دیبی اپیلانٹیہ بنام انپورن دیبی رسپانڈنٹیہ اور دوسرا مقدمہ شام چند چودھری اور ردور چند چودھری اپیلانٹیان بنام نراینی دیبی چودھراین اور رام کشور رای رسپانڈنٹ ۔ تین سوالات جو عدالت سے پنڈتون کے پاس مرسل ہوئے تھے ۔ عدالت ضلع راجشاہی کے کاغذات ۔ پرونشل کورٹ اور صدر دیوانی عدالت کے کاغذات مقدمہ نمبر ۴۹ گنگارام بھادری ولد الیشر چند مسٹر اپیلانٹ بنام کاشی کنت راے رسپانڈنٹ ۔ ڈگریان جو تینون عدالتون مذکور سے صادر ہوئین ۔ نقول دو قطعہ بیوستہ پنڈتان عدالت ہذا مدخلہ وکیل اپیلانٹیان ۔ کو اغذات مقدمہ گجی دیبی اپیلانٹیہ بنام انپورن دیبی رسپانڈنٹیہ

اجازت دینا جبکہ باہم اوسکے او شوہر کے صلبی بیٹے کے جو زندہ ہو ناچاقی ہو

مسل مقدمہ سوہن لال کورن اپیلانٹ بنام رانی مروتی رسپانڈنٹ - کاغذات مقدمہ پنچ
پال وغیرہ اپیلانٹ بنام کشن گوبند سین رسپانڈنٹ +
تمام چند راور رودر چند رکے مقدمہ مین جو بیوستہ ۱۰ تاریخ اگست سنہ ۱۸۶۱ع کو داخل
ہوا تھا اوسکا مضمون یہ تھا +
سوال - کشن کشور کی وفات کے بعد اوسکی بڑی زوجہ نے نند کشور کو متبنی کیا اور
اوس متبنی کی وفات کے بعد کشن کشور کی دوسری بیوہ نے ایک شخص مسمی رام کشور
کو گود لیا جو ابھی تک حیات ہے - اس صورت مین ایک شخص جسکا کشور نور جسے کشن کشور کا
برادر حقیقی کشن کشور نے گود لیا اور کشن کشور کے سوتیلے بھائی لچھمی نراین کے دو بیٹون یعنی
تمام چند راور رودر چند رنے جایداد متروکہ نند کشور اور کشن کشور کا دعوی کیا - اگر اس صورت مین
دونون بیٹون کا متبنی ہونا ثابت ہو جاوے تو مدعیان مین سے کون مستحق پانے کشن کشور اور
نند کشور کی جایداد کا ہے اور متبنی لڑکا قرابتی اور بھی انسال مستحق ورثہ ہو سکتا ہے یا نہین - جواب
کشن کشور متوفی لاولد مرگیا اوسکی جایداد منقولہ و غیر منقولہ اوس بیٹے کو ملیگی جسے اوسکی
چھوٹی زوجہ نے موافق دستور دھرم شاستر کے گود لیا - کشن کشور کے حقیقی بھائی
نے جو بیٹا گود لیا اوسکا کچھ استحقاق نہین ہے اور نہ کشن کشور کے سوتیلے بھائی
لچھمی نراین کے بیٹون کا حق ہے - نند کشور متوفی کی جایداد در صورت نہ ہونے اولاد
اوسکی گود لینے والی ماں کے اوس بیٹے کو ملیگی جسکو اوسکی سوتیلی ماں نے باجازت اپنے
شوہر کے گود لیا ہے بشرطیکہ اوس لڑکے مین صفات ضروری موجود ہون اور وہ بذریعہ
رسوم مرقومہ ذیل کے اپنے والدین کو فائدہ پہنچا سکے یعنی نت جس سے فرائض ضروری
و مقررہ مراد ہے نیمت یعنی رسوم اتفاقی - کام یعنی وہ کام جو اپنی خوشی سے اور
بامید کسی فائدہ کے کیجائین ایشٹ یعنی ضروری رسوم مثلاً کنوا کہودنا اور تالاب بندی وغیرہ

مصنفہ نہین متصور ہوگا البتہ اوس بیٹے کی وفات کے بعد گود لینے کی

پوتراستی یعنی افعال عبادت جو خدا پرستی کے متعلق ہون شناکو اوات کہدو دان یگ اگنا ہوتر منواند
اور دیگر مراتب جو اوسکی قوم کے واسطے مخصوص ہین — اس مقدمہ مین متبنی دوسری بیوہ کا
مجوزہ دست بالکل مالک جایداد کا ہوگا اور رشتہ وارون کو کچہ دعوی نہوگا کیونکہ وہ اوس
متبنی کا جو بڑی زوجہ نے گود لیا تھا مقابلہ اونکے جو جایداد کا دعوی کرتے ہین نزدیک
تر سپنڈ ہے — یہ مسئلہ موافق قول منو و گوتم و بودھاین کے ہے اور واضح ہو کہ منجملہ
ان واضعان قانون کے منو کا درجہ اول ہے اور یہی مسئلہ مین درو کیا دنی اور روت تک
محاسنا او رہبا و منکار بو اور ہتا کرا و دیگر کتابون شاستر کے بموجب ہے ✤
ماخذ — قول یوال وائے متو اور او رکتابون شاستر مین منقول ہے وہ یہہ ہے —
تمام بیٹے اوس شخص کی مالک ہے جسکے کوئی صحیح النسب صلبی اولاد نہین ہے وارث
ہین — جاگبلک کا ایک فقرہ وارتو اور او رودھرم شاستر کی کتابون مین مندرج ہے
وہ یہ ہے — زوجہ اور دختر والدین بھی اور علی ہذا القیاس بھائی ✤
منو کا قول ہے کہ ایک شخص جو بیٹا نہ چھوڑ مرے تو باپ کو یا بیوہ پہنچیگا یا بھائیون کو —
برہسپتی کا قول رگھونندن اور اور لوگون نے نقل کیا ہے وہ یہہ ہے — واضعان
قانون مین منو کا اول درجہ ہے اسواسطے کہ اونھون نے تمام مطالب بید کے اپنی
مجموعہ مین اداکر دیے ہین کوئی مجموعہ جو اونکے اقوال مشتہرہ کو مسترد کرے پسند
خاطر عوام نہین ہے — منو کا قول جو متاکرا اور کتابون مین مندرج ہے وہ یہ ہے
کہ منو جو ذات واجب الوجود سے پیدا ہوئے ہین اونھون نے انسان کے بارہ
قسم کے بیٹے بیان کیے ہین اونمین ۶ قرابتی اور وارث ہین اور ۶ قرابتی ہین اور وارث
نہین الا صرف اپنے باپ کی جایداد کے — تفصیل اونکی یہ ہے — بیٹا جو زوجہ منکوحہ
کے بطن سے پیدا ہو — بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے بطور جائز دوسرے شخص سے

اجازت جایز ہوگی — ۱ اس باب مین تکرار ہے کہ آیا ہو جسنے باجازت

پیدا ہو — بیٹا جو ایک نے دوسرے کو دیا ہو — متبنیٰ بیٹا — بیٹا جسکی ولدیت مخفی ہو یعنی
جسکا پدر حقیقی معلوم نہو — بیٹا جسے اوسکی والدین نے ترک کر دیا ہو — یہ ۶ بیٹے قرابتی
اور وارث ہین — اس قول منو کی تشریح کالکا بھٹ نے یہ کی ہے کہ منو جو برہم یعنی
واجب الوجود سے پیدا ہوتے ہین اور جنکا مرتبہ چودہ منو مین سے اول ہے اونہون نے
انسان کے بیٹون کی بارہ قسم بیان کر کے منجملہ اوسکے چھ بیٹون کو قرابت دارون کا وارث
اور واسطہ دار قرار دیا ہے پس نتیجہ اسکا یہ ہے کہ قرابتی ہونے کے باعث سے وے پنڈ
اور پانی اپنے سپنڈ اور سمندک کو دے سکتے ہین اور وارث ہونے کے ذریعہ سے
بعدی واسطہ دار کی وراثت اونکو ملتی ہے بشرطیکہ اون واسطہ دارون کے اولاد ذکور
نہو اور اسی ذریعہ سے وے اپنے باپ کی جایداد کے بھی وارث ہین — گوتم کا قول
بنا کر اور اور کتابون مین یہ لکھا ہے — بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے ہو — بیٹا جو زوجہ
منکوحہ کے بطن سے پیدا ہوا ہو اور ایسے قرابت دار کے صلب سے ہو جو بغرض
تولد مقرر کیا جاے — بیٹا جو ایک نے دوسرے کو دیا ہو — بیٹا جو بہ رسم متبنیٰ بنایا جاے —
بیٹا جسکی ولدیت مخفی ہو — وہ بیٹا جسکو اوسکی اصلی والدین نے چھوڑ دیا ہو یہ بیٹے ملک
کے وارث ہوتے ہین — بیٹا ایک غیر منکوحہ لڑکی کا — بیٹا حاملہ دلہن کا — بیٹا اوس
عورت کا جسکا دوسری مرتبہ بیاہ ہوا ہو — جس دختر کو بطور پسر مان لیا ہو اوسکا بیٹا —
جو شخص اپنے تئین آپ دوسرے کا بیٹا بنا لے — زر خرید بیٹا یہ بیٹے اپنے گود لینے والے باپ کے
کنبے مین ہونیکا دعوی کر سکتے ہین +

قول بودہاین — جایداد مین شریک ہونے کے مستحق یہ بیٹے ہین — بیٹا جو زوجہ
منکوحہ کے بطن سے ہو جس دختر کو بطور پسر مان لیا ہو اوسکا بیٹا — بیٹا جو زوجہ منکوحہ

۱ مقدمہ سماۃ ہو لکھمن معہ حیادہ ولال پانڈے وغیرہ مدعا علیہا کو جلد ۱۳ صفحہ ۳۲ مین دیکھو +

شوہر سے کے متبنیٰ کیا ہوا اور وہ متبنیٰ مرجاے تو وہ دوسرے شخص کو باصول

لیکن منو مین تکرار ہے کہ آیا زوجہ بلا اجازت ایسا کر سکتی ہے یا نہین ہے

بطن اور ایسے قرابت دار کے صلب سے ہو جو بغرض توالد بطور جانشین مقرر کیا جاے۔ بیٹا جو ایک نے دوسرے کو دیا ہے۔ بیٹا جو برسم تبنی بنایا جاے۔ بیٹا جسکی ولدیت مخفی ہو ۔بیٹا جسکو اصلی والدین نے چھوڑ دیا ہو جسقدر قسم کے بیٹے جنکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے داخل نسل جس سے گوتر عبارت ہے ہوتے ہین۔ غیر منکوحہ لڑکی کا بیٹا۔ حاملہ دلہن کا بیٹا۔ زر خرید بیٹا اوس عورت کا جسکا دوسری مرتبہ بیاہ ہوا ہو۔ جو شخص اپنے تئین آپ دوسرے کا بیٹا بناے ۔ برہمن کا بیٹا شودر کے بطن سے ۔ اگرچہ جیمتواہن اور رگھونندن وغیرہ نے بضمن بیان قول بیوپار منقولہ دایہ بھاگ کے اس تکرار کو رفع نہین کیا ہے کہ دیا ہوا بیٹا اور اور قسم کے بیٹے قرابت دارون کے وارث ہوسکتے ہین یا نہین لیکن اس سے یہ نہین فرض کرنا چاہیے کہ دیے ہوے بیٹے کو قرابت دارون کی وراثت کا حق نہین پہونچتا اختلاف راے جو اس باب مین ہے اوس فرق پر لحاظ کرنے سے رفع ہوسکتا ہے جو متبنیٰ کی نسبت کیا گیا ہے یعنی سگن جس سے صفات فضیلہ مراد ہے یا نرگن یعنی ضد اوسکی یہ مقولہ بموجب رتناکر اور اور کتابون کے ہے اور یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ دیا ہوا بیٹا اور اور قسم کے بیٹے جو صفات فضیلہ رکھتے ہون اپنے گود لینے والے باپ اور بھی اوسکے قرابت دارون کے ورثہ پانے کے مستحق ہین ❖

یہ لکھنا بھی مناسب ہے کہ مقصود لفظ سگن جو اسجگہ مستعمل ہوا ہے یہ ہے کہ دیے ہوئے اور اور قسم کے بیٹون کو درصورت نیک رویہ ہونے کے ایسے بیٹے پر جو دوبارہ منکوحہ عورت سے ہو یا مثل اوسکے اور بیٹون پر دربارہ استحقاق کے ترجیح ہے بشرطیکہ ایسا بیٹا نرگن ہو لیکن اگر جملہ قسم کے بیٹے نرگن ہون تو وہ بیٹا جو ولادت کی رو سے زیادہ قربت اور فرق رکھتا ہو باپکی جایداد مین سے حصہ کامل پاویگا اور بقیہ بیٹے بموجب تفصیل مندرجہ برہم پوران اور کتابون کے حصہ پاوینگے ۔ وجہ معاش سے جیسکے دینے کا حکم ہے اسی طرح کے حصہ

اجازت مشروط شوہر کے گود لے سکتی ہے یا نہین ۔ بموجب مسلادت تک

سے کے مماثل سے مراد ہے ورنہ جو اختلاف کہ بظاہر باہم اقوال منو وغیرہ اور رجا ولک وغیرہ
سے معلوم ہوتے ہین بخوبی رفع ہوسکینگے لیکن بموجب قول دیول کے جسکے مقصود مین بعض
اختلاف نہین ہے بعض شخص یہ حجت کرتے ہین کہ برہم پوران کا قول دیے ہوئے بیٹون
اور نیزاون بقیہ بیٹون سے متعلق ہے جو اپنے گود لینے والے باپ کی ذات سے رکتے ہین
— بھاؤ جھنگارنو ۔ مقدمہ بی ڈیبی بنام اپورن ڈیبی مین جو پیوستہ لکھا گیا تھا اوسکا مضمون تھا

سوال — تارنی چوودہراین بعد وفات اپنے شوہر کے کل شوہر کی جایداد منقولہ وغیر منقولہ
پر قابض ہوئی اور ایک لڑکے مسمی کالی کنت کو گود لینے کے واسطے پسند کیا اور مین اوسکے
شوہر کی بھی اجازت تھی ۔ کالی بہروپ اور تارنی مذکور مدعا علیہما کے گواہ بھوانی شنکر کے اظہار
سے معلوم ہوا کہ کالی کنت قبل از اداے رسوم تبنی مرگیا لیکن نجی ڈیبی مدعیہ کا بیان یہ تھا کہ وہ
بعد متبنی ہونے کے مرا ۔ تارنی مذکورہ نے چند سال بعد مرجانے اوس لڑکے کے تمام
جایداد کو جسپر وہ قابض تھی اپنی چھوٹی دختر کے لڑکے کالی بہروپ کو ہبہ کردی اوسوقت
اوسکی بڑی دختر موجود تھی اور اوسکے ایک لڑکی اولاد مین تھی ۔ بعد امن ہبہ کے بڑی
لڑکی کے ایک پسر پیدا ہوا اوسنے جایداد مذکورۂ بالا مین سے نصف حصہ کا دعوی کیا ۔
اس صورت مین تارنی مذکورہ کو بحالت موجودگی ایک اور دختر کے تمام شوہر کی جایداد دوسری
دختر کے متبنی کو دینے کا اختیار ہے یا نہین اور ایسا ہبہ نامہ اوسکا جائز اور واجب التعمیل ہے
یا نہین اگر کالی کنت کا فی الحقیقت متبنی ہونا مان لیا جاوے تو اوس صورت مین تارنی مذکورہ
بعد مرجانے ایسے متبنی کے اوسکی جایداد کو اپنے دختر زادہ کو بذریعہ ہبہ نامہ دیدینے والنے
کی مجاز ہے یا نہین ۔

جواب — بیوہ کو بلا اجازت اپنے شوہر کے وارثون کے یہ اختیار نہین ہے کہ شوہر
کی جایداد کو جو اوسے ورثہ مین ملی ہے کسیکو ہبہ کردے ۔ اور ہبہ نامہ نوشتہ اوسکا

مکنٹن ناٹن کی رائے

سمجھناسکے ایسا امر محض خلاف وضع و شائستہ ہوگا مگر مکنٹن ناٹن کی یہ رائے ہے

جائیداد واجب التعمیل متصور نہیں ہوسکتا۔ کسی گود لینے والی عورت کو اجازت اس امر کی نہیں ہے کہ بعد وفات متبنی کے اوسکی جائداد کو جو اوسے وراثتہً ملے ایک وارث کو جبکہ دوسرے وارث کے پیدا ہونے کا امکان ہے بذریعہ ہبہ نامہ دیدیے۔ دای بھاگ دوائے ترنے وو اار ومسپں دبو ستعار نیو دو داسے تقواو اور کتابوں شاستر کے مطابق ہیں جو بنگالہ میں رائج اغلب۔ کاتیاین کہتا ہے کہ میرث زوجہ بعد وفات شوہر کے جائداد سے متمتع ہوتی ہے لیکن اوسکو یہ استحقاق نہیں پہونچتا کہ اوسکو ہبہ یا رہن یا بیع کر دے ۔ دای بھاگ مین لکھا ہے کہ لاولد بیوہ جو پاک دامن رہی اور اپنے محافظ واجب التعظیم کے ساتھ رہتی ہو وہ اپنے حین حیات جائداد سے باعتدال متمتع ہو اور بیوہ کی وفات کے بعد اوسکی جائداد اوسکے وارث لے لین ۔ محافظ واجب التعظیم کے ساتھ رہنے سے اوسکا یہ مراد ہے کہ وہ اپنے خسر یا کسی اور رشتہ دار خاندان شوہری کے ساتھ رہے ۔ بیوہ اپنے حین حیات شوہر کی جائداد سے متمتع ہوسکتی ہے مگر اوسکو اپنی خاص علحدہ جائداد کی مانند یہ اختیار نہیں ہے کہ حسب خوشی اپنے اوسے ہبہ یا رہن یا بیع کرے ۔ دارنیسنے مین لکھا ہے کہ بیوہ کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی جائداد کو ہبہ یا رہن یا بیع کر سکے الا شوہر کے کریا کرم یا کسی اور ضرورت کے لیے ۔ اور چونکہ وہ اپنے شوہر کے کنبے کے ساتھ رہتی ہے تو اوسکو جائداد میں سے صرف اوسقدر صرف کرنا چاہیے جتنا اوسکی گذارہ کے واسطے ضرور ہے +

عورتوں کے واسطے لکھا ہے کہ وے اپنے ورثہ شوہری سے استفادہ اوٹھا سکتی ہین ۔ مگر عورت کو کسی وجہ سے اپنے شوہر کی جائداد کو تلف نہیں کرنا چاہیے یہ قول بھارت سے ہے ۔ دار روسپں مین لکھا ہے کہ تلف کرنے سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی جائداد کو ہبہ یا بیع یا کسی اور طرح سے انتقال نہیں کر سکتی +

لڑ دوبارہ گود لینا ایسی صورت مین جایز ہوگا کیونکہ متبنی اوسی سے جو غرض گو

بیو متعلق ہین لکھا ہے کہ ایک شخص جو مرجاے اور اوسکے نہ بیٹا ہو اور نہ پوتا اور نہ بیٹے کا پوتا تو اوسکی جایداد اوسکی عقیقہ زوجہ کو ملیگی لیکن وہ اوسکو انتقال نہین کرسکتی ہے مثلاً بیع وغیرہ کا اوسکو ایسی جایداد کی نسبت اختیار نہین ہے الا وہ اپنے شوہر کو فائدہ عقبی پہونچانے کے واسطے ایک جز و اوسمین سے صرف کرسکتی ہے یا اپنی جان بچانے کے لیے +

نارد کا قول دار روہس مین مندرج ہے کہ ہر قسم کا معاہدہ جو عورت کی جانب سے عمل مین آئے مگر مصیبت کے وقت نکیا گیا ہو تو باطل و نادرست متصور ہوگا خصوصاً وہ جو مکان اور اراضی کے ہبہ یا رہن یا بیع کرنے کے لیے کیا جائے +

داو بھاگ کے بموجب لفظ زوجہ کا جو مستعمل ہوا ہے وسیع المعنی ہے اور مراد اوس سے یہ ہے کہ قاعدہ مذکورۂ بالا کو بالعموم اون عورتون سے متعلق تصور کرنا چاہیے جنکو جایداد وراثۃً پہونچے +

داو بھاگ اور داو روہس مین یہ فقرہ منقول ہے کہ وے جو پیدا ہو گئے ہین اور وے جو ابھی تک پیدا نہین ہوئے ہین اور وے جو فی الواقع رحم مین ہین اون سب کو واسطے ذریعہ پرورش ضرور ہے اور اونکی موروثی وجوہ معاش کا تلف کرنا ایک امر مذموم تصور کیا گیا ہے +

حاکم دوم نے بتاریخ دوسری جنوری سنہ ۱۸۶۷ع اس مقدمہ مین یہ رای لکھی کہ میری رائے اس مقدمہ مین یہ ہے کہ فریقین مین سے کوئی مستحق پانے جایداد درانی جگہ بیسری جی کا نہین ہے کیونکہ یہ ثابت ہوا کہ اونکو اشتہار چند چودہری اپیلانٹ مقدمہ نمبر ۷۴۸ وارث دختری ہے اور وجہ ثبوت جو اس رائے کے باب مین ہے تفصیل اوسکی ہماری روبکار مورخہ امروزہ مین درج ہے اگر اور حکام عدالت ہماری رائے کے ساتھ اتفاق کر کے بعد منظوری تجویز ثانی مقدمہ نمبر ۷۴۸ اور منسوخی فیصلجات اس عدالت اور پروانشل کورٹ کے ڈگری عدالت ضلع راج شاہی کو بحال کرین تو اوسی ڈگری کو بھی جو اس مقدمہ مین مرشداباد کی پروانشل کورٹ سے صادر ہوچکی ہے بحال کرنا ضرور ہوگا

مسئلہ بنگالہ و بنارس

عورت کو بعد وفات شوہر کے متبنیٰ کرنے کا اختیار — بموجب کتب شاستر مروجہ بنگالہ و بنارس کے عورت کو بعد وفات شوہر متبنیٰ کرنے کا اختیار اوسکی

لیکن اگر خلاف حکام مصنفین اوس فیصلہ کو جو بتاریخ ۴ فروری ۱۸۶۰ء اس عدالت سے صادر ہوا ہے برقرار رکھین تو ہماری دانست مین شاستر کے بموجب شیو پرشاد چودہری اپیلانٹ کا استحقاق کاشی کنت راے پدر رسپانڈنٹ کے استحقاق سے بلاشک فایق ہے کسواسطے کہ کاشی کنت راے کا رشتہ صرف دامادی کا ہے اور یہ رشتہ اوسکی زوجہ کے مرنے کے بعد جو اپنی مان کے سامنے لاولد مرگئی جاتا رہا اور نانبیرہ کا دعوی بذریعہ ہبہ نامہ مشروطہ کے قاعدہ وراثت کی روسے قطعی ناقابل سماعت ہے کیونکہ شرط مندرجہ ہبہ نامہ بسبب فوت ہونے اوس عورت کے جسکی ذات پر ابقاء اوسکا منحصر تھا باطل ہو گئی اور درصورت نہونے رانی جگدیسری کے بطنی یا متبنی صرف بیٹے کے صرف شیو پرشاد چودہری اپیلانٹ بطور وارث مستحق قایم مقامی کا معلوم ہوتا ہے بنظران حالات کے حاکم دوم نے یہ رای لکھی کہ عدالت الیشر چندر چودہری کے مقدمہ کی تجویز ثانی منظور کرکے اس عدالت اور پروونشل کورٹ کے فیصلو کو منسوخ اور راج شاہی کے ضلع کے فیصلہ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۰۸ء بحال کرے اور مرشد آباد کی پروونشل کورٹ کے اول حاکم کا فیصلہ مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۸۱۰ء کہ جسکی روسے شیو پرشاد کا دعوی ڈسمس کیا گیا ہے بحال رکھے اور خرچہ طرفین بابت کل عدالتون ذمہ طرفین ہو یا عدالت مقدمہ نمبر ۴۴ کی تجویز ثانی نامنظور کرکے اس عدالت کے فیصلہ مورخہ ۴ تاریخ فبروری سنہ ۱۸۱۴ء کو بحال رکھکے مرشد آباد کی پروونشل کورٹ کے اول حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرے اور زمینداری پرگنہ ناہر میں شیو پرشاد چودہری کو حصہ تین آنہ کا دلا دے اور جس مدت تک پرگنہ کاشی کنت راے کے قبضہ مین رہا اوسقدر زر واصلات بھی دلایا جاوے اور دونون عدالتون کا خرچہ ذمہ رسپانڈنٹ ہو +

بعد ازان مقدمہ حاکم سوم ایس — ٹی — گوڈ صاحب اور قایم مقام جج ڈبلیو ڈورن صاحب

شوہر کے اختیار متبنیٰ کرنے کا ہے بشرطیکہ شوہر نے اپنے حین حیات

کے سامنے پیش ہوا اور روبکاری مورخہ ۰ فروری کا یہ مضمون تھا +

واضح ہو کہ بشیشور پرشاد اپیلانٹ پرگنہ اہرولہ کی زمینداری مین تین آنہ کے حصے کا دعویٰ پیش کرتا ہے یہ زمینداری رانی جگدیسری کے قبضہ مین تھی رانی مذکور نے سنہ ۱۸۱۲ انگریزی مین وفات پائی - یہ تین آنہ کا حصہ متنازعہ رانی کے قبضہ مین بعد وفات اوسکے شوہر بہروب اندر نراین کے سنہ ۱۸۲۱ مین آیا تھا بہروب اندر نراین کے کوئی اولاد ذکور نہ تھی وہ صرف ایک دختر چھوڑ مرا - اور وہ دختر بھی کاشی کنت راے کے ساتھ بیاہ ہو جانے کے بعد بعمر دس برس کی عمر مین مر گئی اور بعد ازان ناصبر وہ نے رسپانڈنٹیہ کے ساتھ بیاہ کیا - اپیلانٹ کا بیان ہے کہ حصہ متنازعہ جو بہروب اندر نراین شوہر جگدیسری نے چھوڑا اوسپر اوسکے وارث کا استحقاق ہے اور چونکہ اپیلانٹ آنند اندر نراین چچا بہروب اندر نراین کا بیٹا ہے اور آنند اندر نرا[ین] کو رانی ہرستی نے گود لیا اور نیز وہ رانی لکھی کا بھی دوسرا متبنیٰ تھا لہذا وہ بموجب قاعدہ وراثت کے مستحق ورثہ ہے - رسپانڈنٹیہ کا بیان ہے کہ رانی جگدیسری نے اپنی جایداد کو اپنی دختر اور داماد کے نام بذریعہ ہبہ نامہ مورخہ ۲۲ اساڑہ سنہ ۱۲۰۰ انگلہ اس توقع سے کہ دختر مذکورہ کے بیٹا پیدا ہوگا منتقل کر دیا مگر اسکے ساتھ شرط یہ قرار پائی کہ رانی مذکور حین حیات اوس جایداد پر قابض رہی چنانچہ بموجب اس شرط کے وہ چھہ یا سات برس تک قابض رہی اور اپیلانٹ نے جو بربنای حق موروثی اپنا دعویٰ پیش کیا ہے اوسکی نسبت رسپانڈنٹیہ معترض ہے +

اول یہ کہ رانی لکھی زوجہ رام اندر نراین نے جو آنند اندر نراین کو متبنیٰ کیا وہ شاستر کے بموجب نہ تھا +

دوم یہ کہ اگر آنند اندر نراین کا متبنیٰ ہونا جایز سمجھا جاے تو بھی اپیلانٹ کا دعویٰ وراثت بہروب اندر نراین اور رانی جگدیسری کی جایداد کا شاستر کے بموجب قابل سماعت نہین ہے

اضلاع مغربی کو
مسایل ۰

زوجہ کو اس امر کی اجازت دیدی ہو۔ اور بموجب شاستر اضلاع مغربی

کیونکہ اوسکا رشتہ رانی جگدیسیری کے ساتھ بذریعہ گود بیلے جانے اپنے باپ سے قایم نہین ہو سکتا +

لیکن نسبت اون اعتراضات کے جو رسپانڈنٹ نے درباب ناجایز ہونے تبنیت آنند اندر زاین بنظر اس امر کے پیش کئیے کہ رانی لکھمی نے بلا اجازت اپنے شوہر کے اسے گود لیا صرف اسیقدر بیان کرنا ضرور ہے کہ آنند اندر زاین نے سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ مین وفات پائی اور اوسوقت تک وہ اپنے گود لینے والے باپ کی جایداد پر قابض رہا اور اس عدالت کے فیصلہ کی روسے جو تاریخ ۸ ماہ ... سنہ ۱۸۴۷ع بمقدمہ رانی جگدیسیری اپیلانٹ بنام آنند اندر زاین نابالغ رسپانڈنٹ صادر ہوا ظاہر ہے کہ جملہ اعتراضات درباب تبنیت آنند اندر زاین کے عدالت سے نامنظور ہوئے او متبنی ہونا اوسکا جایز ٹھہرایا گیا علاوہ ازین ہر روپ اندر زاین شوہر اپیلانٹ نے بھی اوس موقع پر اس تبنیت کے جایز ہونے کا اقرار کیا ان حالات پر نظر کرکے عدالت کی راے یہ ہے کہ رسپانڈنٹ مجاز نہین ہے کہ اسقدر زمانہ دراز گذر جانے کے بعد درباب ہونے تبنیت آنند اندر زاین کے اعتراض پیش کرے اور چونکہ رانی جگدیسیری نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد جو بغیر اولاد ذکور مرگیا اوسکی جایداد پر قابض ہو کر ہبہ نامہ تحریر کیا اور وہ ہبہ نامہ سابق کے بیوستون کی روسے قطعی ناجایز ہے لہذا اب صرف یہ امر تنقیح طلب ہے کہ آیا اپیلانٹ دہرم شاستر کے مطابق اس جایداد متنازعہ پر استحقاق وراثت رکھتا ہے یا نہین +

حکم ہوا کہ نقل اس روبکار کی پنڈتان عدالت کے سامنے معہ اوس شجرہ کے جو اپیلانٹ نے داخل کیا ہے پیش ہو تاکہ وے اونکے مضامین پر غور مناسب کرکے عرصہ چودہ روز مین بموجب دہرم شاستر متمشیہ بنگالہ کے بموجب سوالات مرقومہ ذیل کے جواب مین لکھکر داخل کرین +

بیوہ اپنے شوہر کے گود لئے لڑکے کی بیوہ

بیوہ سے زوجہ بعد وفات شوہر باجازت اقربا شوہر کے گود دے سکتی ہے

سوال - اگر ہبہ نامہ جو رسپانڈنٹ نے پیش کیا ہے ناجایز ہو اور جگدیسیری اسکے وفات کے بعد اوسکے شوہر کے وارثوں کا حق جگدیسیری کی قایم مقامی کا ہو تو اس صورت مین اپیلانٹ بموجب شاستر بنگالہ کے بذریعہ استحقاق قایم مقامی یا بطور پر مستحق پانے جایداد مذکور کا ہے یا نہین ✤

جواب - اگرچہ بھروب اندر نراین باستثناے ایک دختر کے لاولد مرگیا اور اوسکی جایداد پر اوسکی زوجہ جین حیات قابض و متصرف رہی اور گو ہبہ نامہ جو رسپانڈنٹ نے پیش کیا ہے اور جگدیسیری نے اپنی دختر اور داماد کے نام لکھا تھا ناجایز ہو مگر پھر بھی جگدیسیری کی جایداد پر گو وہ اوسکے شوہر کے وارثوں کے ورثہ مین ہو اپیلانٹ کا حق نہین پہونچتا کیونکہ وہ قایم مقامی کے استحقاق کا دعوی اس وجہ سے نہین کرسکتا کہ وہ بیٹا آنند اندر نراین کا ہے اور آنند اندر نراین رانی لکھمی کا دوسرا متبنی ہے اور وہ سپنڈ و نہین شمار نہین ہو سکتا - ایک شخص شاستر کی رو سے اپنی زوجہ کو گود لینے کے واسطے اجازت دے سکتا ہے مگر وہ نہ از روی شاستر اجازت نہ از روے رواج یہ ہدایت کرسکتا ہے کہ زوجہ ایک شخص کو گود دے اور بعد اوسکے مرجانے کے دوسرے کو متبنی کرے - بیوہ کا دوسری مرتبہ گود لینا ناجایز خیال کرنا چاہیے اور ایسا متبنی سپنڈ رشتہ دارون مین شمار نہین کیا جاسکتا اور جبکہ اپیلانٹ کے باپ کو ایسا استحقاق حاصل نہین ہوا تو اس سے یہ امر بدرجہ اولی ثابت ہے کہ اپیلانٹ کو متوفی سے کچھ رشتہ نہین ہے ✤

سوال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنند اندر نراین کے متبنی ہونے کا بھروب آنند اندر نراین بھی مقر تھا اور سابق مین جتنے اعتراض در باب آنند اندر نراین کی تبنیت کے کیے گئے تھے اون سبکو عدالت نے نامنظور کرکے تبنیت کو جایز قرار دیا تھا - حاکم خود منشا ہے حسب طریق اوسکی خوشی مین آوے کرے مگر شاستر کے بموجب دوسرا متبنی بیٹا صرف اوسی

اور دوانکی کتابون مین یہ بحث کی گئی ہے کہ گو عورت رسوم متبنی کو خود ادا نہین کر سکتی

شخص کے مال کے پانیکا مستحق ہے جو متبنی کرنیوالی سے متعلق ہے اگر وہ پہنچے وہ
والی کے سپنڈ رشتہ دارون کے مال کا وارث نہین ہو سکتا یہ راے دت تک ممانسا
اور دت تک چندریکا اور بیوہار متیرکیا اور اور کتابون شاستر مروجہ بنگالہ کے مطابق ہے
ماخذ کتابون مذکورہ بالا مین یہ اقوال مندرج ہین — ایک شخص جسکے بیٹا نہو وہ
پنڈا اور پانی دینے اور کریا کرم کے واسطے لازم ہے کہ بیٹا گود لے پنڈ سے مراد
مراد ہے اور پانی دینے سے ترپن یعنی دونون ہاتون مین پانی لیکر متوفیون کے نام
پر دینا وغیرہ عبارت ہے کہ کریا کرم سے بجا لانا خاص رسوم یعنی لاش کا جلانا وغیرہ
مراد ہے ہبت یعنی سبب گود لینے کا یہ سب امور ہین اور چونکہ لفظ ہبت یعنی سبب بصیغہ
واحد مستعمل ہوا ہے لہذا ظاہر ہے کہ ان سب امور کو بالاشتمال ایک سبب قرار دیا ہے
نہ بالانفراد پس معنی اس سے یہ نکلتے ہین کہ اس ہر ایک امر کے واسطے جدا جدا بیٹا بنانا
ضرور نہین ہے بلکہ کل امور کے واسطے صرف ایک بیٹا گود لیا جاے کس واسطے کہ اگر
بیٹا نہو تو مراد وہ اور اور رسوم ادا نہین ہو سکتین یہ قول دت تک ممانسا کا ہے +

چونکہ روبکار مورخہ ۵ فبروری سنہ ۱۸۱۲ع مین عدالت نے پنڈتون سے درباب
جائز یا ناجائز ہونے تبنیت آنند نراین کے استفسار نہین کیا تھا لہذا انکو ہدایت ہوئی
کہ اس باب مین وے کچھ اپنی راے نلکھین اور آنند نراین کو رانی لکھمی زوجہ رام اندر نراین
کا متبنی جائز فرض کر کے تین روز کے عرصہ مین صرف اوسی سوال کا جواب جو روبکار
مورخہ تاریخ مذکورہ بالا مین استفسار کیا گیا ہے لکھکر داخل کرین اور یہ بھی لکھا گیا کہ بعد داخل
ہونے دوسرے جواب کے عدالت اوس امر پر بھی لحاظ کریگی جو پنڈتون نے جواب
اول مین تبنیت آنند نراین کے باب مین لکھا ہے ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۱۲ع کو پنڈتون
نے جواب مطلوبہ گذرانا اوسکا مضمون یہ تھا +

لیکن اگر وہ ذی علم برہمنون کی مدد سے ایسا کرے تو اسمین کچھ اعتراض
اگر عدالت نے رانی [redacted]
دیا ہے تو بھی چونکہ آنند اندر نراین دوسرا متبنی ہوا سواسطے وہ بھروب اندر نراین کا سپنڈ نہین ہے
اور بلاولی اوسکا بیٹا شیو پرشاد بھی بھروب اندر نراین کا سپنڈ شمار نہین کیا جا سکتا پس اگر
بعد وفات رانی جگدیسری بیوہ بھروب اندر نراین کی وہ جایداد جو اوسکو شوہر سے ملی تھی اوسکے
شوہر کے وارثون کو پہونچے تو اس صورت مین شیو پرشاد کو اوس جایداد کی بابت کوئی حق قایم مقامی حاصل نہین ہے
چونکہ پنڈتون نے پہلے جو سوال کا جواب شافی نہین دیا تھا عدالت نے اپنی روبکار
مورخہ ۱۰ فروری کو پوچھا تھا انہ اونکو ہدایت ہوئی کہ از سر نو اپنی رائے لکھین اور فرض
کرلین کہ آنند اندر نراین کا متبنی ہونا درست ہے اور کسی صورت سے قابل اعتراض نہین
ہے اور گویا صرف آنند اندر نراین اپنے گود لینے والے باپ کا متبنی ہوا چنانچہ اونھون نے
بتاریخ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۱۰ع کو تیسرا بیوستہ لکھکر داخل کیا اونکا مضمون یہ تھا کہ اگر آنند اندر نراین
یہی صرف متبنی بیٹا اپنے متبنی لینے والے باپ کا ہے اور جواز تبنیت مین کوئی اعتراض
نہین ہے تو اس صورت مین اوسکو متبنی لینے والے باپ کے گوتر مین شمار اور ازروے
شاستر اوس جایداد کا مستحق تصور کرنا چاہیے جو اوسکے متبنی کرنے والے باپ کے
سپنڈونکی ہے اور اگر بہ نسبت شیو پرشاد اپیلانٹ کے کوئی اور نزدیک تر سپنڈ بھروب
اندر نراین کا نہو تو اپیلانٹ مذکور کو مستحق ترکہ متنازعہ تصور کرنا چاہیے ۔ پنڈتون نے
اس رائے کے آگے اسطور سے لکھا ۔ اگرچہ عدالت کا حکم تھا کہ ہم بیوستہ بموجب
قانون متمشیہ بنگالہ کے دین مگر یہ رائے ہماری مطابق منو کے ہے اور منجملہ کتابون شاستر
کے وادبھاگ بنگالہ مین بہت مروج ہے اور اگرچہ اوس کتاب مین جمتواہن کی
رائے جو اوسنے دیول سے نقل کی ہے یہ ہے کہ وہ بیٹا جو دت تک طریقہ سے متبنی کیا جاتا ہے
وہ قرابتداران نسبی یعنی سپنڈون وغیرہ کا وارث نہین ہے مگر چونکہ اکثر بیوستے عدالت

جاسے نہین سے ہے چنانچہ ایسی صورتون مین شودر لوگ ایسا ہی کرتے ہین

مین ایسے داخل ہوتے ہین جنکی روسے مطابق آئین منوکے متبنی کا استحقاق نسبت ورثہ قرابت واران نسبی کے قایم کیا گیا ہے فنداس نے بھی اپنی راسے اوسی آئین کے بموجب دی ہے ماخذ — منو — منوجو ذات واجب الوجود سے پیدا ہوئے ہین اونھون نے انسان کے بارہ قسم کے بیٹے بیان کیے ہین منجملہ اونکے ۶ قرابت دار اور وارث ہین اور ۶ صرف قرابت دار ہین مگر وارث نہین الا ورثہ باپ کے — تفصیل بیٹون کی یہ ہے — بیٹا صلبی جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے پیدا ہو — بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے دوسرے شخص سے بطور جائز پیدا ہو — بیٹا جو دیا گیا ہو — بنایا ہوا یا متبنی بیٹا — بیٹا جسکی ولدیت مخفی ہو یعنی جسکا اصل باپ معلوم نہو سکے — بیٹا جسکو اوسکے اصلی والدین نے ترک کر دیا ہو یہ چھہ قسم کے بیٹے قرابت دار اور وارث ہین — قول مذکورہ بالا پر بلم بھٹ نے یہ شرح لکھی ہے منوجو برہم یعنی واجب الوجود کی ذات سے پیدا ہوئے اور بجملہ چودہ منو کے جنکا درجہ اول ہے اونھون نے انسان کے بارہ قسم کے بیٹے بیان کیے ہین منجملہ انکے پہلے ۶ واسطہ دار اور نسبی قرابت دارون کے وارث قرار دیے گئے ہین — پس نتیجہ اسکا یہ ہے کہ بذریعہ واسطہ دار ہونے کے وسے سپنڈون اور سمندکون کو پنڈا اور پانی دیتے ہین اور بذریعہ وارث ہونے کے وسے درصورت نہونے اولاد ذکور کے اپنے قرابت داران نسبی کے وارثہ قایم مقام ہوتے ہین — قول منوجو دار بھاگ اور دارتتو اور دادکرم سنگرہ اور اور کتابون شاستر مین درج ہے اوسکا یہ مضمون ہے کہ — بعد ازان واسطہ داران قریب یعنی سپنڈون کو ورثہ پہونچتا ہے ✢

بعد پہونچنے اس بیوستہ کے عدالت نے تجویز کیا کہ بیوستہ مذکور کی رو سے ظاہر ہے کہ جب رانی جگدیسری بیوہ بھروب اندر نراین کی بلا اولاد ذکور سنہ ۱۳ سنہ ۱۲ بنگلہ مین

مشل … بموجب

لیکن بموجب قول وششٹ کے جسکو شمی لوگ بہت معتبر جانتے ہیں جب

مرگئی تھی اوسکے شوہر کی جایداد جسپر وہ مین حیات قابض رہی تھی اوسکے شوہر کے نزدیک

رشتہ دارون کو ورثہ مین پہونچنی چاہیے اور فرض کیا جاوے کہ آنند اندر نراین متبنی بیٹا

مالا اندر نراین اور رانی لکھی کا تھا اور اوسی کنبے مین داخل ہوگیا تھا تو شیو پرشاد اصل

مدعی کو اس مقدمہ مین دعوی کا استحقاق بطور سپنڈ ورثہ پہونچتا ہے چنانچہ اوس حاکم

نے دوسرے حاکم کی راے سے اتفاق کرکے اپیلانٹ کے دعوی کی بابت ڈگری

دی اور مرشدآباد کی پروونشل کورٹ کے فیصلہ کو منسوخ کرکے دونون عدالتون کا خرچہ

رسپانڈنٹ عاید کیا۔ اس ڈگری کی رو سے تین آنہ کا حصہ متنازعہ اپیلانٹ کو مع

زر واصلات تاریخ رجوع نالش سے تاریخ دخلیابی تک دلایا گیا اس اخیر فیصلہ مین مراتب

ذیل سے لکھے گئے +

یاد رکھنا چاہیے کہ اس عدالت کے روبکار مورخہ ۸ فبروری گذشتہ مین یہہ تحریر ہوچکا ہے

کہ رسپانڈنٹ کو اس موقع پر یہہ منصب حاصل نہین کہ درباب جایز نا جایز ہونے متبنیت

آنند اندر نراین پدر اپیلانٹ کے کوئی اعتراض پیش کرے کیونکہ اوسکا متبنی ہونا بفیصلہ

عدالت ہذا مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۰۱ع مطابق سنہ ۱۲۰۸ بنگلہ تسلیم و جایز قرار پاچکا ہے

اور وہ فیصلہ مقدمہ رانی جگدیسری اپیلانٹیہ بنام آنند اندر نراین رسپانڈنٹ صادر

ہوا ہے — علاوہ ازین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۰۰ بنگلہ مین رانی لکھی نے

آنند اندر نراین کو گود لیا اور آنند اندر نراین اپنے وقت وفات یعنے سنہ ۱۲۱۲ تک اپنے

گود لینے والے باپ کی جایداد پر قابض رہا بعد ازان اوسکا بیٹا وارث ہوا اور تا دایر ہونے

اس مقدمہ کے یعنی سنہ ۱۲۲۸ بنگلہ تک وہ اوسپر متصرف رہا — وہی اعتراض

جو اب پیش کیا گیا ہے سابق مین بھی تجویز مقدمہ کے وقت پیش کیا گیا تھا یعنی یہ کہ ایک زمیندار

کی زوجہ کا بعد وفات ایک متبنی بیٹے کے دوسرا بیٹا متبنی کرنا ناجایز ہے — اوس زمانہ

سے باوجودیکہ پیشتر سے رضامندی اپنے شوہر کی حاصل کر لی ہو تو بھی بعد

کے وہ نہایت عقیل اور عالم پنڈتوں سے جنسے اس امر میں استفسار ہوا تھا اور جو ترہت اور ندیا کے ضلع کی عدالتوں سے متعلق تھی باتفاق راے پنڈت عدالت ضلع راج شاہی کے اس متبنیٰ کو جائز قرار دیا اور چونکہ اس عدالت کے حکام سابق نے سنہ ۱۰۰۱ع میں مقابلہ اعتراض ناظرہ اپنے فیصلہ میں جائز ہونا آنند اندر نراین کی تبنیت کا تسلیم و منظور کیا ہے لہذا عدالت کی یہ راے ہے کہ بوجہ صادر ہونے فیصلہ مذکورہ بالا اور گذر جانے مدت دراز کے اس امر قانونی کی تحقیقات کے واسطے ہمین جگہ باقی نہیں رہی ہے اس عدالت کے فیصلہ سابق سے بخوبی دریافت نہیں ہوتا کہ کس بنا پر یہ فیصلہ ہوا ہے لیکن دو شبہہ واقع ہیں ایک یہ کہ آیا حکام سابق نے آنند اندر نراین کی تبنیت کو وہ تبنی ثانی تصور کیا جو رانی کلکتی جانب سے بلا اجازت اپنے شوہر کے عمل میں آئی اور گو اوس اجازت نامہ میں جو رانی مذکورہ نے اپنے شوہر سے حاصل کیا تھا دوسرے مرتبہ متبنیٰ کرنے کی اجازت بھی تھی لیکن حکام موصوفین نے تبنیت کو بلحاظ اوس اجازت کے قرار دیا - یا چونکہ پہلے بیٹے کے مر جانے سے مقصود تبنیت فوت و باطل ہو گیا لہذا حکام ممدوحین نے مضمون اجازت نامہ سے تاویلاً یہ استنباط کیا کہ دستاویز مذکور میں تبنی ثانی کے امتناع نہونے سے ایجاب اوسکا مفہوم ہوتا ہے - دوسرے یہ کہ حاکمان موصوفین نے خیال کیا ہو کہ اول متبنیٰ کی رسوم تبنیت کی تکمیل نہوئی تھی کیونکہ لڑکا گود لیے جانے کے چند مہینے بعد مر گیا اور بموجب شہادت اکثر گواہوں کے قبل ادا ہوے رسوم زنار بندی فوت ہونا اوسکا واضح ہے اگرچہ کل حالات فیصلہ مذکور میں مفصل درج نہیں ہیں تاہم اوس سے یہ واضح ہے کہ حکام نے اون جملہ اعتراضات پر جو تبنیت کے نسبت پیش ہوے کما حقہ غور کر کے آنند اندر نراین کے تبنی کو جائز اور اوسکا داخل خاندان ہو جانا تجویز کیا اور واضح ہو کہ فیصلہ میں نامبردہ کی تبنیت کو نامزد تبنی ثانی کسی مقام پر نہیں بیان کیا ہے لہذا اس امر قانونی کی بحث

وفات شوہر کے وہ وقت تک کے طریقے کے بموجب متبنیٰ نہین کر سکتی اور ابھی مخالفت کی وجہ سے وہان کری تریم کا طریقہ گود لینے کا عمل مین آتا ہے

مقدمہ ہذا سے محض متعلق متصور نہین ہے اور شاستر کا حوالہ صرف اس غرض سے چاہا گیا تھا کہ آیا اپیلانٹ شیو پرشاد جو میدری ہے از روے قاعدہ وراثت مستحق پانے جائداد متنازعہ ہے یا نہین اور حکام عدالت نے جو اوسکو مستحق قرار دیا ہے تجویز اونکی اقوال دھرم شاستر مذکورہ بالا کے اور اوس بیوستہ کے بموجب ہے جو بمقدمہ شام چند روغیرہ اپیلانٹیان بنام نرانی دیبی رسپانڈنٹیہ پیش ہوا — چند اور بھی مراتب ایسے ہین جنکا اس جگہ ذکر کرنا عدالت کے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے +

اول — جن قولون کا حوالہ اس مقدمہ کے پہلے بیوستہ مین دیا گیا ہے اس سے یہ واضح نہین ہے کہ کسی شخص متوفی کی ایک وجہ کو دوسرے بیٹے متبنیٰ کرنے کی یا اوسکا بالعموم متبنیٰ ثانی کی نسبت بھی ممانعت ہو نہ یہ امر اون بیوستون کی مضمون سے متحقق ہے جو پنڈتون نے سابق مین بمقدمہ شام چند روغیرہ اپیلانٹیان بنام نرانی دیبی رسپانڈنٹیہ اور گور پرشاد چودھری اپیلانٹ بنام مساۃ جے مالا رسپانڈنٹیہ دیے تھے +

دوم — بعد داخل ہونے بیوستہ کے جب مقدمہ زیر تجویز تھا رسپانڈنٹ کے وکیل نے صرف اس امر پر بحث کی کہ یہ تبنی ناجائز ہے کیونکہ بلا اجازت شوہر کے عمل مین آئی ہے +

سوم — اس عدالت کے روبکار اور سوال مین جبکا پنڈتون سے استفسار کیا گیا تھا صرف لفظ تبنی پہلے لکھا گیا تھا مگر لفظ ثانی کا بعد ازان حسب درخواست وکیل رسپانڈنٹ لکھا گیا کیونکہ یہ خیال کیا گیا کہ لفظ مذکور کے لکھے جانے سے فیصلہ مین چندان ہیچ واقع نہو گا۔ لیکن اس امر کا بیان کر دیا گیا کہ گواہی کی رو سے یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا رسوم تبنی اول صورت مین حسب قاعدہ عمل مین آئین یا نہین +

طریقہ کرتریم

اس طریقہ کی تکمیل کے لئے کچھ ضرورت رسوم کی نہین ہے اور گود لینے والے کی درخواست اور متبنیٰ ہونے والے کی رضامندی سے معاملہ فوراً عمل مین آجاتا ہے — یہ مقتضاء طبیعت سے ہے کہ ہر شخص کو اپنی تمتّعی زندگی تک وارث پیدا ہونے کی امید رہتی ہے اور اسی سبب سے اکثر لوگ صرف بیماری کے وقت اپنی ازواج کو اجازت گود لینے کی دیتے ہیں — لیکن متھلا مین جہان شوہر کی اجازت بیکار ہے شوہر خود گود لے سکتا ہے اور اسی جہت سے ایسا طریقہ تبنی کا اختیار کرنا ناگزیر ہوا جسکے انصرام مین نہایت سہولت ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت مین بوجہ قریب المرگ ہونے اوس شخص کے جو متبنی کیا چاہتا ہو رسم تبنی کی تکمیل نہونے کا کم احتمال ہے +

متھلا مین اس طریقہ کی مروج ہونیکی وجہ +

بنگالہ اور بنارس مین یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے جسکا پیشتر سے حاصل کرلینا ضرور ہے نہ بیٹا گود لے سکتی ہے نہ دے سکتی ہے — مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ متھلا مین جہان ممانعت ہے کہ عورت باوجود اجازت شوہر متوفی کے جو پیشتر سے حاصل کرلی گئی ہو لڑکا گود دتک طریقہ کے مطابق متبنیٰ نہین کرسکتی ہے وہان کرتریم کے طریقہ کے مطابق گود لینے کے واسطے عورت کو شوہر کی اجازت حاصل کرنی ضرور نہین ہے — بیٹا جو اس طریقہ کے مطابق گود لیا جاوے وہ عورت مذکورہ کا کریا کرم کریگا اور اوسکے ذات خاص کے مال پر قایم مقام ہوگا مگر اوسکو اوس عورت کے شوہر متوفی کی جایداد نہین ملیگی ملے متھلا کے ضلع مین یہ اکثر ہوتا ہے کہ شوہر کرتریم کے بموجب ایک لڑکے کو گود لے اور زوجہ دوسرے لڑکے کو +

اس طریقہ کے بموجب متبنی کرنے مین اجازت شوہر کی ضرور نہین ہے

شوہر ایک بیٹا کرتریم کے بموجب متبنی کرسکتا ہے اور زوجہ بھی ایک اور کو

ملے تنبیہ متعلقہ ص ۲۲۲ خلاصہ صدر لینڈ صاحب +

قاعدہ عام یہ بیان ہوا ہے کہ زمانہ حال مین صرف طریقون دتک
اور دواسے تکھان اور کرتریم کے بموجب گود لینے کی اجازت ہے لیکن
کتاب اصول دھرم شاستر[1] کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ بحث
جائز ہونے کرت یعنی زرخرید بیٹے کے گفتگو درپیش آئی تھی اور اس باب مین — کرت بیٹے کا ذکر
باہمی تکرار رہی اور باہمی دو عالمون اوس زمانہ کے بہت طویل مباحثہ ہوا
صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ مین[2] ایک مقدمہ ہے جسمین یہ بیان کیا گیا
کہ مدعی پائر تجاو کی قسم مین سے ہے[3] اس مقدمہ مین اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ اس — پائر تجاو کا ذکر
قسم کے بیٹون کے قائم مقام ہونے کا دستور ہے تو غالباً دعوی مدعی قابل پذیرائی
ہوتا۔ پس اگرچہ عموماً کہا جا سکتا ہے کہ فی زمانہ صرف تین قسمین گود لینے کی
جائز ہین تاہم اگر جاری ہونا کسی رسم خاص کا مدت مدید سے ثابت ہو جائے
تو بحالت تسلیم ہونے ایسی صورت مستثنی کے قاعدہ مذکور الصدر مین ترمیم لازم
آئیگی ۔ مثلاً معلوم ہوتا ہے کہ گوسوامی اور اور عابد جو طریقہ تجرد کے پابند ہین — گوسوامی کرت طریقے سے بموجب متبنی کرتے ہین
لڑکے خرید کرکے کرت طریقے کے مطابق اونہین گود لیتے ہین ۔ اور
ملک اوڑیسہ مین بھائیون کے مقرر کرنے کا دستور اس غرض سے کہ اونسے
ایک متوفی یا نامرد یا نیز غیر حاضر شوہر کی زوجہ سے اولاد پیدا ہو ابھی تک جاری ہے
جو اس طرح سے لڑکا پیدا ہوا وسے کھترج یعنی زوجہ کا بیٹا کہتے ہین اور بلاشک — کھترج کا ذکر
یہ سب قسم کے لڑکے اون جگہون مین جہان کہ قانون مختص المقام کی رو سے

---

۱ تفصیل اصول دھرم شاستر ۱۰۸ مابعد

۲ جلد ۱ ص ۴۴

۳ متاچھرا باب ۱ فصل ۱ دفعہ ۵

۴ تتبیہ متعلقہ فیصلہ جلد ۱ ص ۲۷۶

ایسی فرزندی جایز ہو اپنے گود لینے والے باپ کی میراث پانے کے مستحق متصور ہونے چاہین ۱ زمان سابق مین در صورت نہونے اولاد ذکور کے بیٹیون کے متبنی کرنے کا دستور تھا مگر اب ممنوع ہے ۲ اور اور طریقے گود لینیکے جو منو نے بیان کیے ہین وے اس زمانہ مین بالکل متروک ہین لہذا اونکے حسن و قبح کی نسبت بحث کرنا اس کتاب کے مطلب سے خارج ہے ۳

اور طریقے جو متروک ہین

ساتوان باب

نابالغی کے بیان مین

دہرم شاستر متہشیہ بنارس اور متہلی لا کے بموجب جب تک سولہ برس کی عمر نہو جاے اوسوقت تک نابالغی رہتی ہے ۴ اور مسئلہ بنگالہ کے بموجب پندرہوین سال کا انجام نابالغی کی حد ہے ۵

نابالغی کا تعین

اگر باپ زندہ ہو تو وہ اپنی اولاد کا ولی جایز گنا جاتا ہے اور اگر وہ مرگیا ہو تو مان لیے ہو سکتی ہے ۶

ولیون کا ذکر
باپ کا ولی ہونا

۱ صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۱ ص ۷۷۱

۲ جیتا اپن سے خلاصہ کی جلد ۲ ص ۹۲۳ مین منقول ہے

۳ آئین منو باب ۹ دفعہ ۵۹ و ۱۶۰

۴ جبتک کہ نابالغ سن شعور کو پہونچے نہین - اس فقرہ مین سن شعور سے سترہوان سال مراد ہے - رتناکر - خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۴۲ ۔ کولبروک صاحب کے بموجب سولہ برس کی عمر پوری ہونی چاہیے دیکھو اصول دہرم شاستر ۲۰۰

۵ دایہ بہاگ کی شرح ص ۸۰ اور خلاصہ کی جلد ۱ ص ۲۰۰

۶ سوتیلی مان بہی ولیہ نابالغ قرار دیگئی ہے اور سگا حق ولایت چچا کے حق سے مرجح تجویز ہوا ہے - بمبئی کی رپورٹ جلد ۱ ص ۲۰۱

لیکن جبکہ یہ منصرم اور ولی کے کام متشکل ہون تو منصرم کے فرائض ضرورت
کی شوہر کے رشتہ دارون کی مطلع رہے ۔ اور نسبت نابالغ کی ذات خاص
کے بھی چند کام ایسے ہین کہ سرانجام اونکا مان سے نہین ہو سکتا مثلاً جنیو ابتدا
رسوم کا ادا کرنا ایسا ہے جیسا انصرام پدری رشتہ دارون کے متعلق ہے ۔
اگر مان نہو تو نابالغ کا بڑا بھائی اوسکا ولی ہوسکتا ہے اگر یہ نہو تو پدری رشتہ دار
اکثر مستحق ولی ہونے کے ہین اور اگر ایسے رشتہ دار نہ ہون تو پھر یہ خدمت مادری
رشتہ دارون کے ذمہ موجب اونکے مدارج قربت کے ہو گی لیکن عموماً مقرر
کرنا ولیون کا حاکم کے اختیار مین ہے ۱

ایک عورت خواہ نابالغ ہو یا نابالغ جبتک اوسکا بیاہ نہو وہ اپنے باپ کی ولایت
مین رہتی ہے اگر وہ مرگیا ہو تو پدری اقارب جو رشتہ مین قریب ہون اوسکے
ولی ہوتے ہین ۲ بیاہ کے بعد عورت ماتحت اپنے شوہر کے خاندان
کے ہو جاتی ہے ۔ اوّل تو اوسکا شوہر اوسکا ولی ہے وہ نہو تو اوسکے
بیٹے پوتے پرپوتے اوسکے ولی ہونے کے مجاز ہین یہ نہون تو
بالعموم جو اوسکے شوہر کے وارث یعنی وے جو بعد وفات اوس عورت
کے مستحق پانے اوسکے شوہر کی جایداد کے ہون مجاز بجالانے خدمات
ولایت نسبت اوس عورت کی ذات اور جایداد اونکے ہین ۔ اگر شوہر
کے وارث نہون تو اوس عورت کے پدری رشتہ دار اوسکے ولی
ہونگے اور یہ نہون تو اوسکے مادری رشتہ دار ۔ دراصل عورات
ہمیشہ ولی کی ولایت مین رہتی ہین ✦

ماں کا ولی ہونا

پدری رشتہ دار

مادری رشتہ دار ولیوں کا مقرر کرنا حاکم کے اختیار میں ہے

عورت کی ولایت

منکوحہ ہونے کی صورت میں

بیوہ ہونے کی صورت

---

۱ خلاصہ جلد ۱ ص ۴۴۵ اور ضمیمہ اصول مسلم دھرم شاستر کے ص ۲۰۲ ✦

۲ ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۱۲۲ اور ۲۰۳ ✦

> تمام نابالغون کی ولی اعلی حاکم ہوتا ہے +

نابالغون کے ولی حاکم ہوتے والدین یا مجازی زندہ ہون یا مر گئے ہر صورت مین حاکم وقت تمام نابالغون کی جایداد کا خواہ وے لڑکے ہون یا لڑکیان جایز اور اعلی ولی تصور کیا جاتا ہے ۱ اور ضمناً یہان یہ بھی ذکر کیا جاتا ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کے قواعد کے بموجب اٹھارہ برس کی عمر کے اتمام تک نابالغی تصور کیجاتی ہے + ۲

> ولیون کا اختیار نابالغون کے مال پر

درباب اوس اختیار کے جو ولیون کو نابالغون کے مال پر حاصل ہوتا ہے میرے نزدیک بہت غلط فہمی واقع ہے ۔ اس امر مین دہرم شاستر کا حکم حسب فہم میرے یہ ہے کہ نابالغ قانون کی حفاظت مین ہوتے ہین جو امور اونکے مفید ہین اون سب کے حاصل کرتے ہین مدد دیجاتی ہے اور کوئی امر جو اونکے غیر مفید ہے اوس سے اونہین مضرت نہین پہونچنے پاتی ۳ مسٹر ولیم جونز صاحب نے لکھا ہے کہ جو جایداد کسی قایم مقام کے قبضہ مین ہو اوسپر مطالبہ کا مواخذہ ہو سکتا ہو ۴

---

۱ مثلاً اگر ایک عورت کی جایداد یا ایک نابالغ کا مال راجہ کے قبضہ مین آوے تو وہ اوسے بطور مالک کے نہ لے چنانچہ اوسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۔ لیکن یہان یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ نابالغ کا مال اوسکے وارثون اور اور شخصون کے بہ رضامندی اوسکے مقرر کیے جاہین سپرد کیا جاوے اور اگر طفل محض نافہم ہو تو اوسکے قریب اور غیر ملوث واسطہ دار مثلاً والدہ وغیرہ کی رضامندی لینی چاہیے ۔ خلاصہ کی جلد ۳ ص ۲۴۴ +

۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۷۹۳ دفعہ ۲ +

۳ کولبروک صاحب کا رسالہ درباب معاہدات اور اونکی تعمیل کے باب ۷ دفعہ ۵۵ +

۴ کولبروک صاحب نے جگن ناتھ کے خلاصہ کا ترجمہ کیا ہو اوسکی تنبیہ متعلقہ ص ۲۶۶ جلد اول ثانیہ سے

یہ بلا شک صحیح ہے نہ وسعت جو اس قاعدہ کی معنی کو دی گئی ہے وہ اوسکے
الفاظ سے نہین نکلتی ہے — میری دانست مین یہ غرض قایم کہنے اس
معنی سے کے تصور کر لیا گیا ہے کہ وہی کو متوفی کا قایم مقام خیال کرنا چاہیے حالانکہ
ظاہر ہے کہ وہی صرف متوفی کے وارث کا قایم مقام ہے عبارت مذکورہ بالا
کے معنی میرے نزدیک یہ ہین کہ جس کسی کو متوفی کی جایداد پہونچے خواہ
وہ سلسلہ وارثون مین قریب ہو یا بعید ذمہ دار قرضہ متوفی کا بقدر جایداد مذکور
کے ہوتا ہے بشرطیکہ وارث سن بلوغت کو پہونچ گیا ہو اور جبکہ وارث نابالغ ہو
تو قرضخواہ کو قبل اسکے کہ وہ اپنا قرضہ نابالغ کی جایداد سے وصول کرنا چاہے
اوسکے بالغ ہونے تک انتظار کرنا چاہیے — یہہ پابندی شرط بلوغ کے بیٹے
کو چاہیے کہ اپنے باپ کا قرضہ اور بھی وہ روپیہ جو ضرورتاً اوسکے واسطے زمانہ
نابالغی لیا گیا ہو ادا کرے اور بنارس کے علما کے موجب بیٹے پر باپ کا قرضہ
ادا کرنا فرض ہے سلہ گو وہ کچھ جایداد چھوڑ مرا ہو یا نہین اور نیز دادا کا قرضہ
بھی ادا کرنا واجب ہے لیکن اس پچھلی صورت مین ادا کرنا سود کا ضرور نہین ہر
حال مین مقدمہ ذیل صدر دیوانی مین دایر ہوا تھا — زید ایک ہندو زمیندار
اصل بنگالہ نے اپنی جایداد مین سے ایک جزو کا بیعنامہ بکر کے
نام لکھدیا اور بکر نے ایک علحدہ اقرارنامہ اس اقرار سے تجویز کیا کہ

سلہ اگرچہ یہ فرض صرف اخلاق کی رو سے ہے نہ قانوناً بشرطیکہ باپ کی جایداد نہو کولبروک صاحب
کا قول جو ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے ص ۲۴۲ مین منقول ہے دیکھا جاوے مگر اوسی معتبر مصنف نے
اپنے رسالہ مین جو معاہدون اور اونکی تعمیل کے باب مین ہے قاعدہ لکھا ہے در باب ۲ دفعہ ۱۹ کہ وارثونپر
مورثون کا دین بالحاظ کافی ہونے جایداد موروثی کے واجب ہوتا ہے اور اگر ادا دین سے انکار ہو تو عدالت
سے درست بیدار ہونا چاہیے — اور اسی امر کی نسبت ص ۲۴۲ و ۲۵۰ و ۲۵۴ ضمیمہ اصول دھرم شاستر

ایک سال کے عرصہ مین اگر بائع روپیہ معہ سود ادا کر دیگا تو بیع مشروط قابل
انفکاک ہوگا۔ زید قبل انقضاء میعاد مرگیا ایک بیوہ اور نابالغ متبنی بیٹا چھوڑا
مرا۔ وہ بیٹا اوسکی اجازت سے جو پیشتر حاصل کر لی گئی تھی بیوہ نے بعد
وفات شوہر کے گود لیا تھا۔ چند روز قبل ختم میعاد دستاویز کے جسکی
بیع قطعی و بغیر امکان الترد ید ہو جاتا بیوہ نے بہ منصب ولیہ نابالغ ایک شخص خالد
سے روپیہ قرض لیکر بکر کو ادا کیا اور زمین چھوڑائی مگر خالد کو اوسی اراضی کی
بابت ویسا ہی بیعنامہ مشروط میعادی لکھدیا لیکن میعاد معینہ منقضی ہوگئی اور
بیوہ مذکورہ روپیہ ادا نکرسکی اب اس صورت مین اول سوال یہ تھا کہ اگر پہلی بیع
کی میعاد بغیر ادا کرنے روپیہ کے منقضی ہوجاتی تو دھرم شاستر کے کس قاعدہ کی
بموجب ممکن تھا کہ وہ زمین بکر کی ملکیت ہوجاتی۔ دوم یہ کہ اگر کوئی ایسا
قاعدہ ہو اور بیوہ نے بیع ثانی مشروط کے ذریعہ سے اراضی کو ایک خاص
مدت تک محفوظ رکھا تو یہ صورت ایسی ضرورت کی ہے یا نہین جسکی بابت ایسا
فعل جو نابالغ کے واسطے صریح بغرض فائدہ اوسکے کیا گیا جائز سمجھا جاسکے
سوم یہ کہ اگر باپ اپنی اراضی سے ایک جزو کو اس شرط سے کہ بعد انقضاء
خاص مدت کے واگذاشت کرائیگا بیع کرے اور اوسکا وارث نابالغ یا نابالغ
مذکور کا ولی اوسکو نہ چھوڑائے تو اس صورت مین یہ اراضی مذکور بالکل ہاتھ سے
جاتی رہیگی یا نہین چہارم یہ کہ جب باپ کی جایداد ایک وارث نابالغ کے قبضہ مین آئی
تو باپ کا قرضہ اوسکی جایداد سے وصول کرنے کے لیے ولی سے مطالبہ ہوسکتا
ہے یا نہین۔ پنڈتوں سے جنسے اس امر مین استفسار کیا گیا تھا جو جواب
دیا اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ ضرورت بیع کرنے کی ثابت نہوئی کیونکہ متوفی
کی جایداد بابت قرضہ ذمہ مورث کچھ بلوغ نابالغ تک انتقال نہین ہوسکتی تھی

لیکن بقدر حسب او مشتری متصل ہوا اور وجوہ تجویز یہ تھین کہ اگر بیع
مشروطہ کا انفکاک بعد انقضاء میعاد معہودہ و میعاد معینہ اطلاع نامہ کے کیا جاتا
تو بلاشک وہ اراضی قرضخواہ کے ہاتھ لگتی اور یہ حجت کرنا محض بیوقوفی ہے
کہ ماں نے جو اراضی کو تھوڑے عرصہ تک محفوظ رکھا اور مہلت مزید حاصل کی
یہ عمل اوسکا نادرست اور صریح نابالغ کے مفید نہ تھا۔ کیونکہ اگر اوسکی ماں نے
بحیثیت ولیہ قرضہ جدید لیکر انعقاد معاملہ دوبارہ نکیا ہوتا تو بیع مشروط بلاشک
بحق قرضخواہ قطعی ہو جاتا۔ عدالتون کے دستور مستمرہ کے مطابق عذر نابالغی
قابل التفات نہین ہے نہ کوئی اور مسئلہ بجز اس امر کے تسلیم ہوسکتا ہے کہ جایداد
ایک ہندو اہل بنگالہ کی اوسکی وفات کے بعد اوسکے قرضہ جات کے ادا کے
لیے ذمہ وار ہے خصوصاً اوس صورت مین جبکہ اوسنے اراضی کو قرضہ مین
ضمانتاً مشغول کر دیا ہو اور بابت اس امر کے کہ شخص مذکور کو اپنی کل جایداد اراضی
یا اوسکے ایک جز و شرطیہ بیع کرنیکا اختیار حاصل ہے کچھ اعتراض عاید نہین ہوسکتا
۔ اگر کسی اور مسئلہ کی پیروی کیجاوے تو سنین گذشتہ کے عمل درآمد عدالت مین
ابتری واقع ہوگی کیونکہ ان اضلاع مین جہان بیع مشروط بہت مروج ہے
ایک معاملہ بھی بیع مشروط کا ایسا نہوگا جسمین منجملہ بہت سے شریکون کے بعض
شریک بیع کامل ہو جانے کے وقت نابالغ نہون اور اگر اونکی نابالغی ایسی صورتون مین
مانع معاملات متصور ہو اور چند برس تک معاملہ تعویق مین رہے تو غالب ہے
کہ ایسے معاملہ بالکل بند ہو جائین اور روپیہ بطور قرض حاصل ہونا غیر ممکن ہو یا اگر
غیر ممکن نہو تو شرائط حال کی نسبت سے سخت تر شرطون کے ساتھ لے
مسئلہ جس پر عدالت کا عمل ہے شاستر مگین ناتھ کی راے سے موید اوسکی معلوم ہوتی
ہے اور گو اس قانون پر رایون مین بہت اختلاف ہو مگر جو رواج وہ [illegible]

مقرر ہے اوسکو جاری رکھنا چاہیے - الغرض دہرم شاستر کا اس باب مین کہیا ہی مقولہ ہو عدالت معاہدہ کے معاملون مین اوسکے مطابق کار بند ہونگی اور یہ مقدمہ بھی اسی قسم سے معلوم ہوتا ہے - عدالت پر صرف معاملات وراثت اور ازدواج اور ذات اور رسوم مذہبی مین دہرم شاستر کے مطابق پیرو ہونا واجب ہے *

وجوہات مرقومۂ بالا کے جواب مین یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر بالفرض نابالغ کی جایداد ذمہ دار ادای قرضہ نہین ہے تو اس صورت مین بیوہ کو بیع مشروط کرنے کی مطلق ضرورت نہ تھی - یہ بھی تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے قوانین کے بموجب بھی بمقابلہ نابالغ کے معاملہ رہن کا بحالت نہین ہوسکتا اور جبکہ وہ بلوغ کو پہونچے تو اوسے انفکاک رہن کا اختیار ہے - اسلیے یہ امر قابل لحاظ نہ تھا کہ میعاد رہن ختم ہونے والی تھی یا نہ تھی - الا چونکہ ممکن ہو کہ راہن کا جایداد موہو بہ سے تعلق قبل انقضاء میعاد رہن زایل ہوجاے لہذا ایسے رہن کا خطرہ مرتہن کے ذمہ ہے *

مین اسجگہ اس امر کی بحث نکرونگا کہ یہ مقولہ جو اس معاملہ مین قایم کیا گیا مناسب ہے یا نامناسب لیکن اس مقدمہ کے خاص مسئلہ قانون کی مختصر تحقیقات پر اکتفا کرونگا اور اگر اوس شرح سے جو جگن ناتھ نے اس مسئلہ کی نسبت لکھی ہے قطع نظر کیا جاے تو مسئلہ مذکور بخوبی صاف ہے کیونکہ جگن ناتھ کا کلام ایسا نہین ہے کہ کسی صورت مین اوسکو بمنزلہ الہام یا غیر قابل تردید سمجہا جاے خصوصاً جبکہ باہم اوسکے اور اون قوانین کے اختلاف ہو جو مستند اور باعتبار معنی غیر مشتبہ ہین - پہلا قول جو کسی قدر اس امر سے متعلق ہے جاگیولک کا ہے (دفعہ ۱۹۱) اور کولبروک صاحب نے بغرض مطابقت قول

مذکور اوس شرح کا ہوے کہ جو . . . ہے ترجمہ قول مذکور کا یہ کیا ہے۔ کہ وہ شخص جسکو ایسے مالک کی جایداد حاصل ہوئی ہو جو کوئی بیٹا لایق کاروبار نہ چھوڑ مرا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جو قرضہ جلدیا مذکور پر واجب ہو ادا کرے یا اگر ایسا بیٹا نہو تو وہ شخص جو متوفی کی زوجہ کو لے ذمہ دار قرضہ مذکور کا ہوگا لیکن ایسے بیٹے پر جسکے باپ کی جایداد دوسرے شخص کے قبضہ مین ہو ادا کرنا قرضہ کا فرض نہین ہے۔ واضح ہو کہ الفاظ زیر مد اصل متن مین نہین ہے اور یہ الفاظ یعنی لایق کاروبار شارح نے صریح اپنی طرف سے داخل کیے ہین اصل متن مین لفظ ۔ رکمت گر ہے ۔ واضح ہے جسکے معنی مال لینے والے کے ہین ۔ اور یہ قول مذکور کے اخیر مین صاف یہ لکھا ہے کہ بیٹون کو جنکے باپ کی جایداد اور شخص کے قبضہ مین ہو قرضہ ادا کرنا واجب نہین ہے ۔ دوسرا قول نارد کا ہے (دفعہ ۱۲۱) اور کولبروک صاحب نے قول مذکور کا ترجمہ بموجب شرح جگن ناتھ کے اسطور پر کیا ہے ۔ منجملہ وارث جایداد متوفی اور بیوہ کے ولی اور اوس بیٹے کے جو قابل انصرام کاروبار ہو اوس شخص کے ذمہ قرضہ واجب ہوتا ہے جو متوفی کی جایداد پر متصرف ہو اور اگر بیوہ کا ولی یا جایداد متوفی کا وارث نہو تو بیٹے پر باوجودیکہ وہ قابل انصرام کاروبار نہو ادا کرنا قرضہ کا واجب ہے اور اگر جایداد متوفی کا وارث یا بیٹا قابل انصرام کاروبار کے نہو تو وہ ذمہ دار قرضہ کا ہوگا جو متوفی کی زوجہ کو لے ۔ یہان اصل متن مین یہ مراد نہین ہے کہ بیٹا نابالغی کی وجہ سے ناقابل انصرام کاروبار کے ہو بلکہ ایک ایسے بیٹے سے مراد ہے جو خلقی نقص مثل نابینائی یا مرض وغیرہ محجوب الارث نہو ۔ جو بیٹا کہ قابل ورثہ پانے کے نہو اوسپر باوجود اس امر کے مثل اوس بیٹے کے جسنے ورثہ

واسطے جواب قول کی تائید مذکور مین +

ہین کچھ نہین پایا جسکی اطلاق کی رو سے باپ کا قرضہ ادا کرنا فرض ہے اوسکو

ظاہر کرتا اوس فرض کا مقصود ہے جو بیٹے پر درصورت ہونے

وارث جایداد متوفی یا ہونے کے وصی کے واجب ہے - میری نظر سے کوئی

ایسا قول نہین گذرا ہے جسمین وصی کی نسبت قرضہ ادا کرنیکا ذکر ہو

- بالاخر وہ فقرے نارد اور کاتیاین کے یہ ہین (دفعہ ۱۸۷ و ۱۸۸)

باپ کی وفات کے بعد اوسکا قرضہ اوسکے بیٹے جبکہ وے نابالغی کی وجہ سے

اپنے کاروبار کا اہتمام نکرسکتے ہون کسی صورت مین ادا نہین کرسکتے لیکن

جب وہ پوری پندرہ برس کی عمر کے ہو جاوین تو اپنے اپنے حصہ کے بموجب

قرضہ مذکور ادا کرینگے ورنہ اونکو عقبیٰ مین مقام ہیبت ناک رہنا نصیب ہوگا

- جو بیٹا نابالغی کی وجہ سے ناقابل انصرام کاروبار ہو وہ باوجود خود مختار ہونے کے

بھی بحالت نابالغی ذمہ دار قرضہ کا نہین ہے - واضح ہوگا کہ جگن ناتھ نے

فقرون مذکورۂ بالا کی شرح کرنے مین باہم نابالغی اور طفولیت کے فرق ظاہر

کرنے کا قصد کیا اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ صرف طفولیت کی صورت مین بیٹے

پر ذمہ داری ادائے زر قرضہ باپ کی نہین ہے لیکن اصل متن مین الفاظ

ابیاپت بیوہار لکھا ہوا ہے اوس سے صاف وہ شخص مراد ہے جو کاروبار کرنے

کی عمر کو نہ پہونچا ہو غرض نتیجہ اس تحریر سے یہ ہے کہ جب بیٹے کی نابالغی کے

باعث سے باپ کی جایداد ایک دوسرے شخص کے سپرد ہو تو ایسا شخص

جایداد کے کسی جزو کو ادائے زر قرضہ متوفی کے لیے قانوناً صرف نہین کرسکتا

اور صرف اوس صورت مین جب ایک شخص اپنی حیثیت کے باعث سے

ملکیت پر خود قابض ہو اوسکو اختیار ہے کہ بذریعہ ایسی ملکیت کے اپنے

آبا و اجداد کا قرضہ ادا کرے اگر واسطے سبیل وجہ معاش نابالغ کے اوسکا ولی

نتیجہ کدورت جایداد

جایداد کا ایک جزو منتقل [illegible] تو وہ [illegible] انتقال [illegible]
وقوع کسی ایسی ضرورت کا ممکن نہین ہے جسکی وجہہ سے
انتقال ایک جزو جایداد نابالغ کے باپ کا بغرض ادا کرنے باپ
کے قرضہ کے لازم آوے کیونکہ نابالغ قبل بلوغ اپنے ذمہ داری
کا نہین ہے — اس قاعدے مین چندان سختی بھی معلوم نہین ہوتی
ہے بلکہ احکام قانون انگلشیہ سے زیادہ تر سختی تراوش کرتی ہے
کس واسطے کہ قانون مذکور کے بموجب وہ قرضہ جو بلا تحریر و دستاویز لیا جاوے
اوسکا مطالبہ جایداد مذکور پر مطلقاً نہین ہو سکتا الا اوس حالت مین کہ
وہ جایداد بذریعہ وصیت نامہ کے دین مین ماخوذ کیجاوے دھرم شاستر
کے مطابق کل مال منقولہ ایک طرح کا موروثی حق متعلق ہے
حتی کہ مال مذکور اگر موروثی ہو — تو اوسپر بیٹے کا استحقاق باپ کے
استحقاق کے برابر ہے پس اس صورت مین اگر باپ کی غفلت بیٹے
کی تباہی کا باعث ہو تو یہ امر بہت سخت ہوگا — خصوص ایسی حالت
مین کہ بیٹے پر شاستر اور نیز تہذیب اخلاق کی رو سے باپ کا قرضہ ادا کرنا
فرض ہے شاید یہ امر قرین انصاف معلوم ہوتا ہے کہ ادا کرنا قرضہ کا تا وقتیکہ
نابالغ سن شعور کو پہونچے ملتوی رہتا تاکہ وہ قرضہ ادا کرنے کی سبیل ایسے ذریعہ
کر سکے جسنے اوسکی مضرت بہت کم متصور ہو — اس عرصے مین
نابالغ جایداد کو انتقال نہین کر سکتا اور در صورت موجود ہونے جایداد کے
قرضخواہ کو آخر کار اوسکا مطالبہ مع سود یقیناً وصول ہوگا خصوصاً رہن کے معاملہ
مین پیداوار جایداد یعنی محاصل شئے مرہونہ قرضخواہ کو بالعوض سود مل سکتا ہے
ایسی صورت مین فریقین سے کسیکو مضرت نہین پہنچ سکتی اور نہ اس سے

پدر اوسکی وراثت [illegible] اور جایداد و اگر [illegible] قرضہ [illegible] اوسکو [illegible] نہین پہونچتی

مقدمہ ہاے مذکورہ بالا کو انتخابات مین

صفت وراثی سے ملک مرہونہ کا محاصل ایک قسم کا سود
جانا جاتا ہے اور اوسکو بھوگ ادہمہ یعنی انتفاع بالتصرف کہتے ہین — ایک مقدمہ
جو فی الحال بمبئی مین فیصل ہوا [1] اوسمین ایک ایسے ہی امر کی نسبت
پنڈتون سے ہدایت طلب ہوا تھا اونہون نے یہ جواب دیا کہ جو عورت بطور
وراثت جائز اپنے باپ کے متروکہ پر قابض ہو وہ اوس جائداد کو اپنے شوہر
کے قرضہ ادا کرنے کے لیے منتقل نہین کر سکتی الا اوس صورت مین کہ اوسکا
بیٹا سولہ برس کی عمر یعنی سن شعور کو پہونچ گیا ہو اور اس باب مین رضامند ہو اس
تحریر سے واضح ہوگا کہ یہ صورت بصورت مذکورہ بالا کے سخت تر ہے
کسواسطے کہ بیٹے پر قطع نظر اس سے کہ اوسے جائداد ورثتاً ملے یا نہ ملے
باپ کا قرضہ ادا کرنا واجب ہے اور فیصلہ مذکور مین یہ امر قرار پایا کہ وہ جائداد
بھی جسکے پانے کا بیٹا متوقع تھا ادائے قرضہ پدری کے واسطے نابالغ
بیٹے مذکور پر منتقل نہین ہو سکتی — ایک مقدمہ جو احاطہ مدراس مین فیصل
ہوا اوسمین بھی یہی تجویز ہوئی کہ درصورت وفات باپ کے اوسکا بیٹا ذمہ دار
اوسکے قرضہ کا نہین ہے تاوقتیکہ وہ سترہ برس کی عمر کا نہو جاوے [2]

[1] بمبئی کی رپورٹ جلد ۱ ص ۱۶۶ +

[2] سٹرینج اصول دہرم شاستر ص ۲۰۶ +

آٹھوان باب

غلامی کے بیان مین

غلامی قوم ہنود مین منجملہ احکام مذہبی کے فی الواقع شمار نہین کیجا سکتی ہے سنہ ۱۷۹۸ع
مین صدر دیوانی عدالت نے لحاظ دستور قدیمہ بحریہ ران اضلاع کے
اپنی رائے یہ دی کہ قاعدہ جو نسبت تعمیل دھرم شاستر شرع محمدی کے
ہے بلحاظ فحوائے اوسکے مقدمات غلامی سے متعلق ہونا چاہیئے گو غلامی
عبارت قاعدۂ مذکور مین داخل نہین ہے۔ اور یہ تاویل بیشک نواب گورنر
جنرل بہادر نے باجلاس کونسل ۲۰ اپریل سنہ ۱۷۹۸ع کو منظور فرمائی ہے لہذا
یہ بھی قرار پایا کہ قاعدۂ مذکور اون صورتون سے صریحاً و حقیقتاً متعلق ہوگا
جنمین ایک شخص کی آزادی یا غلامی کی بحث پیش ہو ✠ [1]

لہذا اس جگہ مختصر بیان اس امر کا کافی ہوگا اور جس خوبی و اختصار کے ساتھ
ایچ ٹی کولبروک صاحب نے اوسکو لکھا ہے [2]
اوس سے بہتر نہین لکھا جا سکتا وہ بیان کرتے ہین کہ دھرم شاستر کے بموجب
غلامی کا حق جائز ہے ۔ اوسمین اون مختلف طریقون کا مفصل بیان ہے
جنکے باعث سے ایک شخص دوسرے کا غلام ہو جاتا ہے اور تفصیل اون
طریقون کی بصورت ذیل ہو سکتی ہے یعنی جنگ مین اسیر ہونا ۔ منجملہ

تاویل صدر دیوانی عدالت نسبت غلامی ✠

[1] تفسیر میکنٹن صاحب تنبیہ متعلقہ ص ۷ جلد ۱ ✠

[2] مستعمل شدہ تفسیر میکنٹن صاحب جلد ۱ ص ۴۴ ✠

بعضون کی وجہ سے ایک شخص کا اپنی رضا و رغبت غلامی اختیار کرنا مثلاً قطع زر یا قحط سالی مین نان و نفقہ کے حصول کے لیے اور علی ہذا القیاس — بلا اپنی رضا و رغبت یا بعوض ادا ے زر قرضہ یا بطور سزا ے خاص جرایم کے ولادت کی رو سے مثلاً کنیزک کی اولاد — ہبہ و بیع یا کسی اور طرح کا انتقال مالک سابق کی جانب سے عمل مین آنے بیع یا ہبہ والدین کا اپنی اولاد کو — دھرم شاستر کے بموجب غلام اپنے آقا کی ملک مطلق مین داخل ہے اور اوسمین اکثر اس قسم کا مال مویشی کے ضمن مین لو پاے اور چوپاے کے جنس تمام سے مذکور ہے — اوسمین کوئی حکم غلام کی نسبت ایسا نہین ہے جسکے ذریعہ سے وہ بیرحم آقا کے تشدد و بدسلوکی سے محفوظ رہ سکے — اور نہ اوسمین آقا کے اختیار کی جو اوسکو اپنے غلام کی ذات پر حاصل ہوتا ہے — اختیار مذکور کی نسبت حدود خاص معین نہین کی گئی ہین اور نہ اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو اپنے غلام کی جان کا اختیار ہے یا کہ صرف ضرر جسمانی پہونچانیکا — کوئی حق ملکیت دھرم شاستر کی رو سے غلامون کو حاصل نہین ہے حتی کہ اونکو اپنے مال کسبیہ پر کبھی حق نہین پہونچتا ہے الا آقا کی رعایت سے — اوسمین کوئی راہ ایسی نہین ہے جسکے ذریعہ سے غلام کو مخلصی اور آزادی حاصل ہوسکے خصوصاً اوس غلام کو

غلامی کی اصل اور علت کا ذکر

ملاحظہ — فتاوی نمبر ۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جب اس امر مین پنڈتون سے صدر دیوانی عدالت نے بہ پیوستہ طلب ہوا تو اونہون نے بلا تامل آقا کے اوس اختیار کا تسلیم کیا جو اوس غلام کی ذات پر حاصل ہے مگر یہ راے اونہون نے غالباً اصول عقلی کے دی نہ دھرم شاستر کے مطابق یا شاید اوس قاعدہ کی مناسبت سے جو صدور جرم سے متعلق ہے تمام منسوخ کردہ کے باب مین خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۰۹ مین منقول ہے —

جو خانہ زاد یا زر خرید ہو الا اوس صورت مین جبکہ آقا اپنی خوشی سے اوسکو آزاد کرے یا اوس خاص صورت مین جبکہ اوسنے اپنے آقا کی جان بچائی ہو ایسی حالت میں وہ خواستگار اپنی آزادی کا اور بیٹے کے حق کے حصہ کا ہو سکتا ہے ۱ یا اگر کنیزک سے اولاد پیدا ہو تو وہ اور اوسکی اولاد دونون مستحق آزادی کے ہین بشرطیکہ آقا کے کوئی صحیح النسب اولاد نہو۔ یا اون خاص صورتون مین آزادی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ غلامی کے عارضی باعث دور ہو جائین مثلاً قرضہ و جرمانہ و ہم بستری کنیزک کے ساتھ و پرورش بالعوض خدمتگزاری یعنی ادا کر دینا زر قرضہ یا جرمانہ یا ترک کرنا ہم بستری کا یا پرورش سے دست بردار ہونا باعث آزادی مین +

عبید الارض یعنی غلام جو کاشت اراضی سے تعلق حق موروثی رکھتے مین اور بموجب تحریر اوسی عالم مصنف یعنی کولبروک صاحب کے اضلاع غربی ہند مین کثرت سے مین ۲ اونکو جائداد موروثی غیر منقولہ کے قواعد متعلق ہین اور وہی منتقل نہین ہو سکتی الا اونہین قیود کے ساتھ جو جائداد مذکور کو واسطے مین ہین جا گیلاگ کا قول ہے کہ وہ اوکی کمسو یا اراضی اور حقوق خود رو نوکر یا او غلام

| ف باستثنا ایک قسم کے غلام کو جو بسبب مال منقولہ مین داخل ہین + |

۱ لیکن اس صورت مین جگناتھ کے بموجب ایک فرق ہے جلد ۲ ص ۴۵ مین تفصیل لکھی ہے کہ اگر غلام اپنی جان کا خیال نکرکر اور آقا کی زندگی نہایت عزیز جانکر اوسکو شیر وغیرہ کے مقابلہ سے بچادے اور بفضل خدا آپ بھی سلامت رہے تو اس صورت مین وہ غلامی سے آزاد کر دیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص ایک آدمی کو زہر دیکر ہلاک کرنا چاہے اور اوس آدمی کا غلام اس امر کو دریافت کرکے اوسکو زہر آلود کھانے سے بچاوے یا اگر آقا کا اراوہ گھر سے باہر جانیکا ہو اور دروازہ پر شیر کے کھڑے ہونے سے وہ مطلع نہو اور اوسکا غلام شیر کو دیکھ کر اور آقا کو باہر جانے سے منع کرے تو این صورتون مین اور اوسی قسم کی صورتونمین یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ وہ غلامی سے آزاد نہین کیا جاسکتا +

۲ کتاب جگن ناتھ جلد ۲ ص ۲۴۵ +

پر پورا اختیار ہی سے کا [illegible] ہون باپ اور بیٹے کو یکسان اختیار حاصل ہے تمام اور قسم غلام داخل مال منقولہ معلوم ہوتے ہین +

انسداد غلامی کا ذکر

گورنمنٹ کو اصلاح حال غلامان ہند کی نسبت توجہ لازم رہی ہے مگر ایسے نازک امر کی نسبت قانون جاری کرنے مین جو مشکل ہے وہ ظاہر ہے جو شخص کہ خوش حالی سے حالت آزادی مین پیدا ہوا ہے وہی اوسکی نعمتون کی خوب قدر جانتا ہے اور انسداد غلامی ایک ایسا امر ہے کہ اوسکی نسبت ہر شخص بہت سی وجوہ پیش کر سکتا ہے +

اسمین کچھ شک نہین ہے کہ غلامی سے بہت طرح کی برائیان پیدا ہوتی ہین اور ساتھ ہی اسکے اسمین بھی کچھ شک نہین ہے کہ غلامی کا قطعی و کلی انسداد باعث ضرر ہوگا ہندوستان کی نسبت یہ امر تسلیم کرنا چاہیے کہ گو غلامی کو مروج ہونے مین کیسے ہی قیاسی اعتراض پیش کیے جاوین مگر درحقیقت خاص غلام کی اور ملازم کی حالت مین بجز نام کے اور کچھ زیادہ فرق نہین ہے مسلمانون مین جو غلامی جاری ہے اوسکی نسبت ایک اور مقام مین ہمنے لکھا ہے کہ[۲] ہندوستان مین عموماً مابین ایک غلام اور آزاد نوکر کے نام کے سوا کچھ فرق نہین ہے بلکہ غلام کی نسبت بڑی رعایت ملحوظ رہتی ہے وہ اپنی اور اپنے کنبے کی روزمرہ کی ضروریات کے افکار سے بری ہے اور اوسکا آقا اوس سے بہ نرمی پیش آتا ہے اور بالعوض اوسکے اوسکو معمولی کاروبار خانگی جنکا انصرام بسہولیت ہو سکتا ہے کرنے ہوتے ہین — رواج غلامی کی نسبت جو ہندوؤن مین جاری ہے کوئی ایسی وجہ باور نہین ہو سکتی جس سے یہ معلوم

---

[۱] فتاوے ہندی جلد ۲ ص ۱۵۹ مین منقول ہے +

[۲] شرع محمدی کے اصول اور نظایر کی کتاب کے دیباچہ کو ملاحظہ کرو +

ہوا۔ رواج مذکور کے باعث سے ہندوستان کو ایک ایسی ملکی ہچ نہیں پہنچی ہو گو یہ امر خلاف کیون واسطے کتنا ہی نہ ہوا ہو۔ دروازہ عدالت غلام اور آقا دونون کے لیے یکسان کھلا ہے اور صاحب اختیاری غلام پر تشدد کرنے کے جواب میں مدعی حق ملکیت کا کبھی نہ ٹھہر سکیں پس تشدد کی بنا پر استغاثہ کم دایر ہوتے تھے پس نتیجہ یہ جو اس سے نکال سکتے ہین کہ فی الواقع تشدد کم ہے ✚

ایک صاحب جو ہندوستان میں غلامی موقوف ہو جانے کی نسبت براہ محبت بشری ساعی تھے اونکی یہ راے تھی[1] کہ اگر انسداد قطعی اس دستور کا مناسب نہو تو اس باب مین بجاے احکام شاستر کے شرع محمدی کے احکام پر علی العموم عمل ہو کیونکہ مسایل شرع اس باب مین سخت نہین ہین۔ لیکن ظاہر ہے کہ مسلمانون کا مسئلہ ہندو کی نسبت صادق نہین آسکتا کس واسطے کہ مسلمانون کے عقاید کے موجب شرعاً صرف وہی شخص غلام ہوتے ہین جو کافر کے ملک مین لڑائی کے وقت اسیر ہون یا اونکی اولاد مین ہون۔ جیسا کہ شرع محمدی مین ہے ویسا ہی لڑائی مین اسیر کرنا ہندون کے شاستر کے مطابق بھی بلاشک ایک سبب غلام کرنیکا ہے اور غالباً دراصل کل قومون مین اسیری باعث غلامی ہوتی تھی۔ حالت انسانی مین جو مساوات اصلی ہے وہ قوی کے ضعیف پر غالب آنے سے جاتی رہتی ہے اور وحوش اپنے مغلوب اشخاص کو فتحمندی کا انعام جایز تصور کرتے ہین چنانچہ تمام ملکون مین آزادی کے زایل ہونے کا یہی سبب متصور ہو سکتا ہے۔ لیکن جب عقل کی ترقی بتدریج ہوتی گئی

اس باب مین بعوض شاستر کی بجاے شرع محمدی کے بموجب عمل کرنے کا تجویز ✚

[1] مسٹر جے رچرڈسن صاحب جو سابق مین مجسٹریٹ اور جج ہند لکھنؤ کے تھے اونہون نے سنہ ۱۸۰۸ع مین اس امر کی نسبت مسودہ قانون کا پیش کیا تھا ✚

اور صرف طاقت جسمانی کا کم لحاظ ہوتا گیا تو اور ایسے امور وقوع مین آئے جنسے غلامی کی حالت مین کم وبیش اصلاح ہوئی چنانچہ ہنود مین علاوہ اوس استحقاق کے جو فتح اور انتقال سے پیدا ہوتا ہے ایک اور قسم بھی غلامی کی ہے جسکو اتم بکری کہتے ہین اس سے وہ شخص مراد ہے جو بطمع زر اپنی آزادی کو معاوضہ مین دے اور واضح کر لفظ انتقال سے ایک ایسا حق مستنبط ہوتا ہے جسکا وجود پیشتر سے ہو اور انتقال سے جو غلام حقیت مین پہونچتے ہین وے یہ ہین

ف غلامی دوامی

— گری ہاجت یعنی غلام جو آقا کے گھر مین ایک کنیزک کے بطن سے پیدا ہو — کرت یعنی زرخرید — لبدھا یعنی جو کسی سے ہبہ ملا ہو — لژم کت یعنی غلام جو آباواجداد سے ورثہ مین ملا ہو۔ تمام قسم کے غلامون کو جنکا اوپر ذکر ہوا ہے اور اونکی اولاد کو اپنی غلامی کی حالت مین جو دوامی اور موروثی ہے تصور کرنا چاہیئے ؛

ف غلامون کی عارضی صورتین ؛

علاوہ صورتون مذکورہ بالا کے غلامی کی چند صورتین عارضی ہین اور اون مین سے اکثر ایسی ہین کہ اون مین اور اوس حالت غلامی مین جو رضا و رغبت سے قبول کی جائے فرق نہین ہے اور اگر کچھ ہے تو بہت جزوی ہے — جو شخص خود غلام بنے اور جو کہ شرط مین جیت لیا گیا ہو اور نیز جو اسیر ہو تو وہ کسی شخص کو جو اوسکی قایم مقامی کے قابل ہو بطور عوض مقرر کر کے آزادی حاصل کر سکتا ہے اور ۱ جو شخص اپنی پرورش کے واسطے غلامی اختیار کرتا ہے اور

۱ خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۴۶ مین نارد سے منقول ہے ؛

اور جو شخص اپنی معشوقہ کی خاطر سے غلام ہو جاوے ایسے شخص دستبردار
باز رہنے اوس مقصود سے بغرض حصول جسکے اونہین غلام ہونے
کی ترغیب ہوئی آزاد کئے جا سکتے ہین [1] جس شخص نے قحط
مین نا یحتاج پایا ہے وہ بالعوض اسکے ایک جوڑی بیل کی
دے کر مخلصی پا سکتا ہے ۔ جو شخص زر قرضہ کثیر کے عوض غلامی
قبول کیے یا جو اپنے تئین بالعوض ایک خاص رقم کے گرو کردے
تو وہ بعد ادای زر مذکور کے آزاد ہوگا اور جو ایک خاص وقت معین کیواسطے غلامی مین
اجرت پاکر رکھ لیا گیا ہو وہ بالانقضای میعاد مقررہ کے رہا ہوگا [2] جو تارک ہوکر اپنے
فرایض بجا نہ لائے اور اوس فریق کے عقائد سے جسمین وہ داخل ہے انحراف کرے
مثلاً بیاہ کرے یا اور کسی طرح سے دنیا دار بنے [3] تو اوسپر
فتوی غلامی کا لازم آتا ہے مگر کفارہ اوس خطا کا اداے
جرمانہ سے بھی ممکن ہے [4]

آزادی کیونکر حاصل ہوتی ہے +

بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہوگا کہ غلامی دایمی کی پانچ قسمین مین نسبت
مخلصی صرف آقا کی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے اور چار قسمین ان پانچ
مین سے ایسی ہین کہ جنہین غلامی کا وجود پیشتر سے ہوتا ہے علاوہ
ان پانچ قسمون کے باقیون کی نسبت یہ امر ہے کہ بعد اداے اون
خاص شرایط کے جو ہر ایک کے واسطے مخصوص ہین غلام مستحق

[1] خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۴۴ مین نارد سے منقول ہے +

[2] خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۴۳ و ۲۴۴ مین نارد سے منقول ہے +

[3] خلاصہ کے ص ۲۲۷ +

[4] ایضاً ص ۲۲۹ +

ازادی کا ہے ۔

یہہ بات درست ہے کہ اگر کسی قسم کی غلامی کو جایز قرار دین تو ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ جاری رہے مگر ساتھ ہی اسکے دستورات قدیم کا لحاظ رکھنا بہت درست ہے خصوص ایسی حالت مین کہ عامہ خلایق اس کی تمیز رکھتے ہون کہ اونکے اس قبیل کے طریقون مین مداخلت کرنے سے کیا منفعت مقصود ہے جب تک واضع قانون براہ دانشمندی اور بوجہہ لحاظ دستورات قدیم کے طریقۂ غلامی مین بنظر انسداد اوسکے دخل دینا قرین مصلحت نہ سمجھیگا اوسوقت تک صرف یہ امید ہو سکتی ہے کہ جسقدر علم کی بتدریج اشاعت ہونے سے عقل کو فروغ ہوتا جائیگا اوسیقدر ہر فرقے کے لوگون کو یقین ہوگا کہ آزادی جو بمقتضاء عقل درست ہے واسطے آسودگی و رفاہ عامہ خلایق کے نہایت مفید ہے ۔

نوان باب

معاہدون کے بیان مین

معاہدون کے باب مین دہسرم شاستر کے اصول معقول اور قرین انصاف ہین جن صورتون مین کہ بموجب دیگر قوانین کے معاہدہ باطل

ملاً اس کتاب کی دوسری جلد مین تو مقدمے طریقۂ غلامی کی توضیح کے لیے مندرج ہین معلوم ہوتا ہے کہ عدالتون ماتحت احاطہ مدراس و بمبئی مین بھی اس امر مین بہت بحث درپیش ہوئی ہے ضمیمہ اصول دہسرم شاستر کے ص ۲۲۰ کو معاینہ کرو ۔

متصور ہوتے ہین اون ہی صورتون کا تصریح ہندوون کے قانون دانون نے بھی کی ہے مثلاً مجنونیت و نابالغی و مناکحت و ناقص العقلی و غلطی و جبر و فریب و غیر مجازیت و عدم قابلیت و تقسیم[1] منجملہ ان عیبون کے ہر سبب سے انفساخ معاہدہ لازم آتا ہے علاوہ اونکے یہ سبب بھی ہین ذات سے اوتر جانا اور کسی مذہبی فرقہ مین داخل ہونا اور کسی صورت مین جایداد سے قانوناً محروم ہونا +

معاہدہ کی فسخ ہونیکے سبب

مجنونیت

مجنونیت کے لفظ سے صرف فاتر العقل اور مخبط فطری مراد نہین ہے بلکہ جملہ اون اشخاص سے مراد ہے جو کسی قسم کی ضعف العقلی مین مبتلا ہین اور جو بالخلق اس امر کی تمیز نہین رکھتے کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہین[2] +

نابالغی +

سولھوین سال کے آغاز تک نابالغی تصور کیجاتی ہے اور بعد ازان وہ کاروبار سے واقف یعنی قانون کے مطابق بالغ ہو جاتا ہے[3] لیکن دھرم شاستر مین لفظ نابالغی کے معنی غیر معین ہین اور یہ لفظ

---

[1] برہسپتی سے خلاصہ کی جلد ۲ کے ص ۲۰۸ مین منقول ہے ۔ اور اوسی کتاب کی جلد ا ص ۵۸ مین منو سے نقل ہے +

[2] خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۰۰ مین باشست سے نقل ہے +

[3] خلاصہ کی جلد ا ص ۱۸۷ ۔ نیلی کی رپورٹ جلد ۲ ص ۱۱۴ مین ایک مقدمہ مندرج ہے جسمین ایک مکان کا بیع جو ایک مسن اور ضعیف اور بیوقوف شخص سے عمل مین آیا اوسکی زوجہ کے نالشی ہونے پر بموجب بیوستہ پنڈتون کے منسوخ کیا گیا یہ امر ثابت ہوا کہ قیمت جو مکان کیواسطے اوسکو دیگئی تھی وہ کافی نہ تھی گو مخبط فطری ہونا یا بالغ کا تحقق نہ ہوا +

[4] خلاصہ کی جلد ۲ ص ۱۵۰ مین سمرتی سے منقول ہے +

اون مضمون پر بھی حاوی ہے جو نہایت لبر سنی یا صغر سنی کے
باعث سے اپنے کاروبار کرنے کے لائق نہین ہین ؎ +

مناکحت + دہرم شاستر کے بموجب منکوحہ عورت کو اپنے علحدہ اور خاص
مال پر یا شتناار اوس زمین کے جو اوسکے شوہر نے اوسے دی ہو
اختیار کلی حاصل ہے تاہم افلاس کی صورت مین شوہر کو
مال مذکور کے کام مین لانے اور صرف کرنے کا اختیار ہے اور
زوجہ نسبت اپنے علحدہ اور خاص مال کے بھی مطیع حکم اپنے
شوہر کے ہے ؎ یہہ ایک قاعدہ عام ہے کہ مناکحت کی وجہ
سے عورت معاہدہ کرنے کے قابل نہین رہتی لیکن جب ازواج
کی محنت براد نکے شوہرون کا از وقتہ زیادہ تر منحصر ہے ؎ تو اونکی جانب
سے جو معاہدے عمل مین آوین وے جائز اور واجب التعمیل
متصور ہونگے اور علی ہذا القیاس وے معاہدے بھی جو شوہر
کی غیر حاضری مین یا بحالت اوسکے ضعیف العقل یا ضعیف الجسم
ہونے کے کنبے کی پرورش کے لیے کیے جائین ؎ +

ناقص العقل + منو کہتا ہے کہ اگر ایک بدمست یا فاتر العقل یا مبتلا مرض شدید

؎ خلاصہ جلد ۲ ص ۷۸۱ +

؎ کولبروک صاحب کا رسالہ درباب معاہدات اور اونکی تعمیل کے مثال

۲؎ — دفعہ ۱۱۴ +

؎ خلاصہ کی جلد ۱ ص ۲۰۸ — اور دوسری جلد مین دوسرا مقدمہ جو قرضہ کے
باب مین ہے اوسے معاینہ کرو +

؎ خلاصہ کی جلد ۱ ص ۲۹۶ +

یا مطیع معتوہ یا طفل یا پیر ضعیف یا ایک شخص دوسرے کے نام سے بلا اجازت معاہدہ کرے تو وہ باطل متصور ہوگا ان صورتون مین بوجہ عدم قابلیت ناقص العقل متصور ہوتی ہے لیکن اون شخصون سے جو معاہدہ کرنے کی قابلیت نہین رکھتے ہین یہہ مسئلہ متعلق ہے — کہ مشتری کو احتیاط لازم ہے شتاآنا۔ دکا قول ہے کہ مشتری کو چاہیے کہ جنس کو اول معاینہ کرکے جو کچھ اوسمین عیب وصواب ہو دریافت کرکے اور بعد ازان معاینہ کے اگر وہ خریدنے کا اقرار کرے تو پھر وہ اوسے بائع کو واپس نہین کرسکتا الا اس صورت مین جب اوس مین کوئی مخفی عیب ہو[1] جیسا ایک حکم شرع محمدی مین اختیار معاینہ کی نسبت جاری ہے ویسا ہی شاستر مین بھی ہے اور اشیاے دیرپا کی نسبت جو معاہدہ عمل مین آوے وہ دس برس کے اندر منسوخ کیا جا سکتا ہے[2] اور اور اشیاے کی نسبت جو دیرپا نہین ہین مختلف اوقات معین ہین اور واپس کرنے والے کو تھوڑا سا جرمانہ ادا کرنا ہوتا ہے +[3]

غلطی +

بخشش اگر غلطی سے ہوئی ہو تو مسترد کیجا سکتی ہے اور اسی قاعدہ کی مناسبت سے ہر ایک معاہدہ جو غلطی سے کیا جاے باطل ہوگا +[4]

---

[1] خلاصہ کی جلد ۲ ص ۱۳۲ مین منقول ہے +

[2] منو +

[3] خلاصہ کی جلد ۲ ص ۱۲۲ +

[4] کولبروک صاحب کا رسالہ جو درباب معاہدات اور اونکی تعمیل کے ہے اوسکا مقالہ ۲ باب ۷ دفعہ ۱۰۲ معاینہ کرو +

جبر کسی قسم کا ہو معاہدہ کو باطل کر دیتا ہے مثلاً نارد کا جو یہ مضمون ہے کہ جو کچھ آدمی اوس حالت مین کرتا ہے جب اوسکی عقل مین بہ نسبت اصلی حالت کے خلل واقع ہو — اوسپر جگن ناتھ نے یہہ شرح لکھی ہے کہ خوف اور جبر کی صورتون مین آدمی اپنی مرضی کے مطابق نہین کرتا بلکہ بعض دوسرے شخص کی مرضی کے بموجب — اگر ایک شخص کسی سے خوف کھاکر اپنی کل جایداد اوس آدمی کو جو اوسی خوف سے بری کرا دے دیوے تو اس صورت مین اوسکی عقل حالت اصلی مین نہین ہے لیکن جو اس مشکل سے ہو جانے کے بعد اگر وہ بطور معاوضہ کچھ دے تو وہ عطیہ جائز ہے ۱ یہہ مراد اس بیان کے مطابق ہے جو کولبروک صاحب نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے اور وہ رسالہ درباب معاہدات اور اونکی تعمیل کے ہے اگرچہ تمام امور جو جبر سے کیے جاوین دھرم شاستر کے بموجب باطل ہین مگر فی الواقع وے ہر ایک اور آئین کے بموجب باطل نہین ہین بلکہ قابل البطال ہین کیونکہ ممکن ہے کہ استحکام اون کا بذریعہ رضامندی مابعد عام اس سے کہ وہ ظاہری ہو یا معنوی ہو جاوے ۲

فریب — واضح ہو کہ فریب کی ضمن مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر طرح کا فریبی عمل معاہدہ کو باطل کر دیتا ہے فریبی عمل کے واسطے شاستر مین لفظ چھل کا مستعمل

۱ خلاصہ کی جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

۲ باب ۷ دفعہ ۱۰۹

ہے سے اور بیچنے معاہدہ مین اگر ایک اچھا نمونہ دیکھاکر
ناقص مال حوالہ کرے تو مشتری چاہے جب اوسے واپس کرسکتا ہے
اور بایع اپنی بد دیانتی کی وجہ سے مستوجب اداے جرمانہ اور
ہرجہ کا ہے ؎۱

ایسی مثالین جن مین باوجود ہونے قبضے اور حق ملکیت کے غیر مجازیت +
معاہدہ کرنا جایز نہین ہے بہت ہین مثلاً ایک بہت معروف
مثال شریک کی ہے جس کو اپنے حصہ غیر منقولہ جایداد کا
دینا یا رہن کرنا یا بیع کرنا منع ہے الا زمانہ افلاس مین اپنے
کنبے کی پرورش کے واسطے ؎۲ لیکن بموجب قانون متھلا
بنگالہ کے معاہدہ جو بایع نے اپنے خاص حصہ کی نسبت کیا ہو
جایز ہے مگر نہ وہ جو اور شرکا کے حصون کی نسبت کیا جاے
؎۳ اگر شرکا مین سے ایک شریک وقت عندار مرجاے اور
وہ زر قرض سب شریکون کے کام مین آیا ہو تو ادا کرنا
اوسکا صرف شرکا حی القایم پر فرض نہین ہے بلکہ منو
کہتا ہے کہ اگر ایک غلام بھی اپنے آقا کی غیر حاضری
مین اوسکے نام سے کنبہ کی منفعت کے لیے کوئی معاہدہ
کرے تو آقا اپنے وطن مین ہو یا ملک غیر مین اوسکو منسوخ

؎۱ باب ۷ دفعہ ۱۰۹ +

؎۲ کاتیاین اور نارد سے خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۲۳ اور ۲۲۴ مین منقول ہے +

؎۳ بیاس سے خلاصہ کی جلد ۲ ص ۲۴۴ مین منقول ہے +

؎۴ ایضاً ص ۲۴۳ +

نہین کر سکتا ہے معاہدہ کرنے کی نسبت ایسی ہی ممانعت اون بیوہ کو
بھی ہے جن کو جائیداد شوہری ورثہ مین ملی ہو جائیداد مذکور کے انتقال
کرنے کا اونہین اختیار نہین ہے الا خاص ضرورت کیواسطے
ہے ایک مقدمہ مجوزہ حال مین ایک شخص متوفی کے وارثون نے
ایک تمسک کا روپیہ اوا کرنے سے انکار کیا تھا وہ تمسک بیوہ کا
لکھا ہوا تھا اور بیوہ بھی مرگئی تھی اس مقدمہ مین یہہ ثابت
ہوا کہ منجملہ زر تمسک کے کچھ روپیہ اوسکے قرضہ شوہر مین
صرف ہوا تھا چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ جس قدر زر سطور پر صرف
مین آیا ہے وہ وارثون کو ادا کرنا چاہیے لیکن بیوہ کو یہہ اختیار
نہ تھا کہ جائیداد یا وارثون پر کوئی بوجہ بلا ضرورت ڈالے [1]
اور ایک عام قاعدہ کولبروک صاحب نے یہ تحریر کیا ہے
کہ [illegible] کے مصارف لازمی کے واسطے جو ضروریات ہون اونکا
سرانجام کرنا خاندان کے بزرگ کے ذمہ ہے اور نیز وہ ذمہ دار
اون شخصون کی خبر گیری کا ہے جن کی پرداخت اوسپر واجب
ہے مثلاً اوسکی زوجہ یا والدین یا طفل یا غلام یا نوکر یا شاگرد یا
شاگرد حرفہ اون شخصون کے واسطے اشیاء ضروری کا مہیا کر دینا
اور لابدی اسباب کا دینا ضرور ہے [2]

عدم قابلیت

عدم قابلیت کے سبب جاگیدار نے یہہ بیان کیے ہین کہ

[1] بیلاس سے خلاصہ کی جلد ۲ ص ۴۴۳

[2] رسالہ جو معاہدات اور اونکی تعمیل کے باب مین ہے او سکے مقالہ ۲
کے دفعہ ۹۳ معاینہ کی جاے

[illegible] مست آدمی یا فاتر العقل یا مبتلا مرض شدید
یا سخت معذور بالفعل یا ایک شخص معتوہ وغیرہ عمل مین آسکے یا
اوسے ایک شخص دوسرے کے نام سے بلا اجازت کرے تو
وہ معاہدہ باطل ہے اِس فقرہ پر مکنٹ ناتھہ نے یہ شرح لکھی ہے
۔ ایک آدمی بحالت ثبات حواس صرف اجرت دے تو
جایز ہے یا جنون وغیرہ کی صورت مین اگر ایک شخص بحالت
افاقہ یعنی جس وقت جنون کا دورہ ہنو اجرت کو ارادۃً دے تو وہ
بھی جایز ہے لیکن صرف ایک عطیہ مجنون وغیرہ کا ناجایز ہے
اس شرح سے یہ قاعدہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ مجنون کا فعل اس
قیاس سے کہ وہ بحالت افاقہ عمل مین آیا ہے جایز ہوگا بشرطیکہ
معاہدہ اہم اور بہترین اعقل ہو لیکن اگر وہ فعل مجنون کے مضر ہو
اور اوس مین کوئی فائدہ متصور ہنو تو اوسکو فی الواقع ناجایز سمجھنا
علی ہذا القیاس اوس وثیقہ کو بھی جو ایک شخص قریب المرگ
بحالت بیماری تحریر کرے جایز تصور کرنا چاہیے بشرطیکہ اوس کی تحریر کے
وقت اوسکا صحیح الحواس ہونا ثابت ہو اور اگر یہہ ظاہر ہو کہ
اوس کی عقل بحالت اصلی نہ تھی تو وہ وثیقہ ناجایز ہوگا ؎
یہہ امر صدر دیوانی عدالت سے بمقدمہ ایک ہندو بیوہ
کے جسنے اپنے لاولد شوہر متوفی کے بھائیون پر نالش
کی تھی قرار پایا تھا مدعا علیہا کا جواب یہہ تھا کہ اوسکے بھائی
نے مرض مہلک کی حالت مین چار روز قبل وفات اونکو
تمام جایداد انتقال کر دی تھی اور یہہ تجویز ہوئی کہ قانون کے بموجب

صورت تنقیح طلب یہہ امر ہے کہ فی الواقع وہ شخص بوقت دینے کے وقت
صحیح الحواس مخفایانہ تھا + ؎۱

تنسیخ

۲ اس قسم کی بخشش ہین جسکی نسبت قانون کے بموجب تنسیخ یا تردید نہین ہوسکتی یعنی جو کچہہ بطور اجرت دیا گیا ہو یا بالعوض دعوت کے یا بابت قیمت اسباب معینہ یا جو عروس یا اوسکے اہل خاندان پدری کو بطور نذرانہ دیا گیا ہو — جو کچہ کہ بطور شکریہ محسن کو یا بطور نذر ایک لیئق آدمی کو یا جو بوجہ نیکنامی یا دوستی کے دیا جاوے
۳ ہدیہ کا بیان ہے کہ اگر ایک اقرار جو قانوناً زبانی کیا گیا ہو مگر ایفا ہے اوسکا نکیا جاوے تو ذمہ داری اوس کی اسرف دنیا اور عقبیٰ مین ایمان سے متعلق ہے لیکن جس صورت مین کہ اقرار ایک ایسے شخص کے ساتھہ جو قانوناً اسرا مرا کرو اسطے اوسکے ناقابل ہے کیا جاوے یا ایسے شخص کو کوئی چیز دی جاوے جو قانوناً قابل اوس کے لینے کے نہین ہے یا وہ ایک کام کے واسطے جو نہ کیا گیا ہو دی جاوے تو صورت اول مین عدم ایفاء وعدہ اور صورت ثانی مین اوس کی تنسیخ جایز ہے + ؎۴

یہہ ایک قاعدہ عام ہے کہ رہن یا ہبہ یا بیع کی صورت مین جو معاہدہ

؎۱ مقدمہ رادھا منی دیبی بنام شیام چندر در و در چندر منڈل رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۲ ص ۱۵۴ +

؎۲ خلاصہ جلد ۲ ص ۲۷۴ +

؎۳ خلاصہ جلد ۲ ص ۱۷۱ +

د اول کیا جاتا ہے وہی نہایت معتبر گنا جاتا ہو اور تمام معاملات
مین جو معاہدہ کہ بالآخر کیا جاے وہی نافذ رہیگا ۔

ادائے قرضہ کے لیے تاکید شدید ہے مثلاً حکم یہ ہے کہ باپ
کا قرضہ بحالت ثبوت اوسکے بیٹون کو بطور اپنے قرضے کے ادا کرنا
ضرور ہے یعنے مع سود دینا چاہیے گو انکو ورثہ مین جایداد ملی ہو
یا نہ ملی ہو ۔ پوتے پر دادا کا قرضہ ادا کرنا لازم ہے گو بلا سود ۔
اور پرپوتے پر قرضہ ادا کرنا ضرور نہین ہے الا اوس صورت مین جبکہ
وہ وارث جایداد پاوے ۱ اس فرق کی کوئی وجہ ظاہر معلوم
نہین ہوتی نہ یہ واضح ہوتا ہے کہ قاعدہ واجب جسکی رو سے
عاید ہونا ذمہ داری قرضہ کا جایداد کی نسبت ضرور ہے کسواسطے
صرف پرپوتے ہی تک محدود کیا گیا ہو ۔ لیکن جملہ صورتون مین ذمہ
داری صرف اوسی قرضہ کے ادا کرنے کی ہے جو واجب و جایز
ہو نہ بخشش جو مورث کی جانب سے عمل مین آئی ہو تعمیل اوس کی
ہندون مین قایم مقامون پر واجب نہین ۔ چنانچہ ایک مقدمہ کی
نسبت جس مین ایک شخص نے دوسرے شخص کو اس غرض سے
کہ وہ اپنی دختر سے اوسکے بیٹے کے ساتھ بیاہ کر دے کچھ زر نقد
دینے کا معاہدہ کیا تھا یہ تجویز ہوئی کہ ایسے معاہدہ کا ایفا اوسکی
وفات کے بعد قایم مقامون پر فرض نہین ہے کیونکہ قایم مقامون

ذکر ادا نہ ہونیکا بسبب ایفا قایم مقامون پر واجب ہے

۱ جاگیلک سے خلاصہ کی جلد ۱ ص ۲۰۳ مین منقول ہے ۔

۲ خلاصہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ ۔ سر ولیم جونز صاحب
کی یہہ راے ہے کہ درصورت نہونے جایداد اوسکے بیٹے اور پوتے

دشمن کے واسطے روپیہ دینا ممنوع ہے اور اسی وجہ سے قرضہ جاتے نہیں ۔ ۲

اور واضح ہو کہ تمام ایسی صورتون مین لینے والا روپے کا ذلیل سمجھا جاتا ہے اور دینے والے کی نسبت یہ خیال نہین کیا جاتا کہ فی الواقع اوسکا ارادہ دینے کا تھا ۔ ۲

میرے نزدیک معاہدون اور ضمانت اور دیگر امور متعلقہ کارروائی عدالت کے باب مین زیادہ تر بیان کرنا محض فضول ہے ۔

جن شخصون کو اس باب مین اور اور امور متفرقہ کی نسبت زیادہ حال دریافت کرنا منظور ہووے اصول جسٹس مسٹر شاستر کو جس مین معاہدون کے قانون کا خلاصہ مندرج ہے معاینہ کرین اور توضیحات وغیرہ متفرقہ بنگالہ بھی جس مین اصول معاہدات کا ذکر ہے ملاحظہ طلب ہے اگر ان مضامین کی بحث کا اس جگہہ ارادہ کیا جاوے تو غالباً اعادہ اون ہی مراتب کا ہوگا جو شخص مذکورہ بالا میں مندرج ہین آمین شہادت سے جو قواعد متعلق ہین وہی چند اور صاف ہین چنانچہ ایسے شخص کی شہادت جو مقدمہ سے کسی طرح کا تعلق رکھتا ہو قابل منظوری نہین ہے گو تاوان ضنیہ مجاز کی

قرضہ ادا کرنا اخلاق اور مذہب کی روسے فرض ہے نہ قانون کی روسے ۔ تنبیہ متعلقہ خلاصہ کو دیکھو ۔

۱ ۔ تیبائی کی رپورٹ جلد ۲ ص ۴۹۱ ۔

۲ ۔ رسالہ کولبروک صاحب جو معاہدات اور اونکی تعمیل کے باب مین ہے اوسکے مقالہ ۲ کی متن ۱۴۴ کو دیکھو ۔

بہت سی قسمین [illegible] اور شہادت [illegible]
نزحاکم کی راے پر منحصر کیا گیا ہے اور اخیر تدبیر انکشاف مقدمے کے
واسطے یہہ ہو سکتی ہے کہ مدعا علیہ حلف سے یعنے بالتصدیق غیبی کے
سے (۱) مجبور کیا جاوے آگے معلوم ہوگا کہ گواہی کی نسبت مفصل
کی عدالتون سے ایک یا دو مقدمون مین بنیاد قون سے بیسعہ
طلب ہوا ہے لیکن نسبت اس بحث اور دیگر امور کے جو بالعموم
کارروائی عدالت سے متعلق ہین ابواب آیندہ کو ملاحظہ
کرنا چاہیے +

(۱) تصدیق غیبی جسکو سنسکرت مین دب کہتے ہین انکشاف جرم کا ایک طریقہ
ہے مثلاً ملزم کے ہاتھون کو گرم تیل مین ڈال دینا اس غرض سے کہ
اگر وہ مجرم ہے تو اوسکے ہاتھ جل جائینگے اور قصوروار نہین ہے تو
اوسپر کچھ اثر نہوگا۔ من مترجم +

متاپۂ اے

ایک بنور کا ترجمہ

[redacted]

متاچھرا

باب اول

طریقہ داد رسانی کے بیان مین

فصل اول

ترتیب انجمن عدل

راجہ کی خدمت منصبی متعلق بعدالت

ا۔ سب سے اعلیٰ خدمت منصبی راجہ کی جو رسوم دینی کے بموجب مسند نشین کیا جاتا ہو اور آور طرح پر بہ صفت موصوف ہو یہ ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حفاظت کرے اور یہ امر بغیر انتظام مفسدون کے نہین ہو سکتا لیکن بلا تحقیقات معینہ قانون کے ایسے شخصون کا دریافت ہونا متعذر رہے۔ اسیواسطے مقدمات کی طرف ہر روزہ توجہ کیجائے چنانچہ اسی باب مین یہ قول واقع ہوا ہے کہ۔ راجہ کو چاہیئے کہ بذات خاص اپنے مشیرون کی امداد سے ہر روز مقدمات کی تحقیقات کرے [۱] لیکن مقدمات کی کیفیت و تعداد و اقسام کی نسبت ابھی تفصیل نہین کی گئی ہے چنانچہ بیان دوسرے مضمون کا جو ذیل مین درج ہے بغرض توضیح ان مراتب کے شروع کیا جاتا ہے ✦

[۱] یہ اوس فقرہ یاگیلک سے متعلق ہے جو آچار کے باب مین منقول ہے ✦

[illegible]

۲ راجہ کو چاہیے کہ منصبہ اور طرح سے یہی ہو تحقیق عالم [illegible]
مقدمات کی تحقیقات و حرم شاستر یعنی آئین مقدس کے بموجب کیا کرے

۳ مقدمات — ایک امر کا ایک شخص کے حق مین بغرض مجری عمرو دوسرے
شخص کے قیاس کر لینا — مثلاً ایک شخص یہ ظاہر کرے کہ یہ کھیت یا کوئی
اور ایسی شے میری ملکیت ہے اور دوسرا خلاف اسکے بیان کرے
کہ میری ہے ✦

مقدموں کی [illegible]

۴ کثرت مقدمات کے ظاہر کرنے کے واسطے جمع کا صیغہ مستعمل ہوا ہے

مستعمل صیغہ جمع

۵ راجہ — لفظ راجہ سے جو اس جگہ مستعمل ہوا ہے یہ مقصود ہے کہ جس خدمت
منصبی کے انصرام کی اوسکو یہان تاکید کی گئی ہے وہ صرف قوم چھتری
سے متعلق نہین ہے بلکہ اون جملہ اشخاص سے ہے کہ جنکے حکام ملکی سپرد ہون

خدمت منصبی مذکورہ بالا ہر راجا کو ان پر ہو [illegible]

۶ تحقیقات — اس خاص خدمت منصبی کی تاکید کے لیے یہ لفظ مکرر
مستعمل ہوا ہے (عالم) سے جو قوانین اور بید اور علم صرف و نحو
وغیرہ سے واقف ہین ۔ (مشمول برہمنون کے) چھتری اور اور
قومون کے لوگ مفہوم — پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدل مین غفلت

قول بدیہہ و بالا کی زیادہ تر تشریح ✦

یا خلاف عدل کرنے کی جوابدہی راجہ کے ذمہ ہے نہ برہمنون کے چنانچہ
منو کا قول ہے — راجہ جو ایسے شخص کو سزا دیتا ہے جو اوسکا مستوجب
نہین ہے اور ایسے شخص کو سزا نہین دیتا جو اوسکا مستوجب ہو تو وہ اپنی زندگی
مین ایذا اور بدنامی لاتا ہے اور بعد مرگ کے وہ عذاب کی جگہ ڈالا جائیگا ✦

راجہ کو جہنم میں [illegible]

---

۱ جاگیاولک سمرتی باب اول ہے اور سمرتی چندریکا اور بیوہار میوکھ اور سمرتی چنتامنی اور بیرمتر
اودے اور بیواد چنتامنی مین منقول ہے ✦

۲ منو فصل ۸ و اشلوک ۱۲۸ — ڈنڈ بیوک اور بیرمتر اودے اور بیوہار مادہو وغیرہ مین منقول ہے ✦

ے وہ دھرم شاستر یعنی آئین مقدس کے بموجب - مراد اس سے یہ ہے
کہ ارتھ شاستر یعنی آئین مدنی کے مطابق نہیں - قاعدہ مختص انتظام دنیا
رسوم دنیوی اور اور قواعد جو آئین مقدس کے خلاف نہیں ہیں اونکا بیان
نہیں کیا گیا ہے کیونکہ وے داخل مضامین جداگانہ نہیں ہیں علاوہ تمہید
قول مرقومہ ذیل اس جگہ کہا جا سکتا ہے - ایک شخص پر ہر دنیوی رسوم
یا حکم جائز کی جو اوسکے کار خاص سے متعلق ہو اطاعت کامل واجب ہو + ے

(حاشیہ: غصہ اور طمع کی اصطلاح کا ذکر)

٨ غصہ اور طمع سے بری ہو کر - چونکہ تاکید اس امر کی ہے کہ آئین مقدس
کے بموجب کاربند ہونا چاہیے لہذا یہ تاکید فضول معلوم ہوتی ہو مگر ایسے
رویہ کی اشد ضرورت ظاہر کرنے کے لیے یہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں -
غصہ سے تغیر استقلالی مزاج کی اور - طمع - سے استحصال کی خواہش
بیجا بیت مراد ہے +

(حاشیہ: مشیروں کا تقرر)

٩ علاوہ اسکے اشخاص جو علم سے ماہر اور آئین سے واقف ہوں اور
راست بازی جنکا شیوہ ہو اور دوست دشمن کی جانب داری نہ کرتے
ہوں ایسے لوگ راجہ کو عدالت میں مشیر مقرر کرنے چاہئیں + ے

(حاشیہ: قول مذکورہ بالا کی تشریح +)

١٠ اشخاص جو علم سے ماہر ہوں - یعنی وے لوگ جو علم فلسفہ اور صرف و نحو
وغیرہ اور بید کے سمجھنے میں مشہور ہوں - آئین سے واقف ہوں -
یعنی آئین مقدس بخوبی سمجھتے ہوں راست بازی جنکا شیوہ ہو یعنی عادتاً
سچ کی طرف مائل ہوں - دوست و دشمن کی جانب داری نکرتے ہوں

ے دیپک لیکھہ اور بیر متر اودواے اور سمرتی چندریکا اور بیوہار مادہو میں کاتیاین سے منقول ہو +

ے بیر متر اودواے کی شرح اور دیپک لیکھہ اور بیوہار مادہو اور رتناکر اور بیوہار تتو اور بیواد بھنگارنو اور
بیواد چنتامنی اور بیوہار میوکہ اور سمرتی چندریکا میں ناگ کاتیاین سے منقول ہے +

(حاشیہ: [illegible] کی بجائے ... کرنی چاہیے)

یعنی جو لوگ کہ دشمنی اور محبت اور جانب داری اور تعصب وغیرہ سے بری
ہون جن اشخاص مین ایسی تعریف پائی جاسے اونکو بطور مشیر یعنی سبھا سد کے
انجمن مین بیٹھنا چاہیے اور راجہ کی عالی حوصلگی اور قدر شناسی اور اعزاز بخشی
کے باعث سے اونہین ایسا کرنے کے لیے ترغیب ہوئی ہو +

برہمن کی قوم سے یہ متعلق ہے +

۱ اگرچہ یہ اصطلاح کہ — علم سے ماہر ہوان — بلا تخصیص اشخاص مستعمل
ہوئی ہے مگر پھر بھی مراد اسکی برہمن کی قوم سے ہے چنانچہ کاتیاین کہتا ہے
کہ اوسکو — یعنی راجہ کو — مشیر دانا اور تجربہ کار اور بزرگ اور اشرف الاقوام
کے ساتھ جو آئین مقدس اور آئین اخلاق کے مضامین بخوبی جانتے ہون
مشورت مین شریک رکھنا چاہیے + ۱

مشیرون کی تعداد +

۲ مشیر تعداد مین تین ہون جیسا کہ صیغہ جمع کے استعمال سے معلوم
ہوتا ہے — اور منو کے قول کے بموجب بھی یہی تعداد مشیرون کی ضروری ہے
— کسی ملک مین ایسے تین برہمن جو بید وان سے خصوصاً آگاہ ہون مشیر
انجمن ہونگے — الخ ۲ لیکن برہسپتی نے بیان کیا ہے کہ تعداد مشیرون کی
تین ہو یا پانچ یا سات جس انجمن مین کہ سات یا پانچ یا تین ایسے برہمن
مشیر ہون جو فرایض دینی اور دنیوی سے آگاہ ہون وہ مثل ایک مقام
متبرک کے ہے + ۳

---

۱ بیر متر اودا سے اور سمرتی چندریکا اور کلپ تیرو +

۲ اس قول کا نقیضہ یہ ہے — جو عالم مقرر راجہ کے — تو ایسی انجمن کو شگفتہ لوگ عدالت
کہتے ہین — منو کی فصل ۸ اشلوک ۱۱ کو سمرتی چندریکا اور مدن رتن اور بیر متر اودا مین دیکھو +

۳ سمرتی چنتامنی اور ریاونند یا اور بیواہار میوکہ اور بیواہار مادھو اور بیر متر اودا کے اور مادھو
اور کلپ ترو وغیرہ مین برہسپتی سے منقول ہے +

ثابت یہ صفت جسکا علوم شاستر ماہر ہون — لفظ برہمنان سے جو قول والہ
مین واقع ہے متعلق نہ سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جو صفت اس مقام پر
استعمال کی گئی ہے وہ مبتدا واقع ہوئی ہے لہذا وہ لفظ برہمنان مندرجہ
قول مابعد سے ترکیباً مطابق نہین ہو سکتی کیونکہ لفظ مذکور بطور خبر واقع
ہوا ہے علاوہ اسکے اگر ایسا ہو تو تکرار بلا علم ضروری کی لازم آتی ہے کاتیائن
کے قول سے مابین برہمنون اور مشیرون کے صریح فرق معلوم ہوتا ہے
قول یہ ہے کہ راجہ اگر مشغول حاکم اعلی اور وزرا یہ وسہت اور مشیرون عمداً
شاستر کے مطابق تحقیقات کرے تو اسکو جنت حاصل ہوگا ؛

برہمنون کا ذکر اور مشیرون کا علیحدہ ہوا ہے

۴ فرق اسجگہ یہ ہے کہ مشیرون کا تقرر عمل مین آتا ہے اور برہمنون کا نہیں
اسی وجہ سے یہ حکم ہے کہ ایک شخص جسکا تقرر عمل مین آیا ہو یا نہین وہ
مشورت قانونی دینے کا مجاز ہے جو حاکم کہ مقرر کیے ہون اونکو لازم
یہ ہے کہ بعد دینے صحیح مشورت کے اگر راجہ خلاف قانون کرے تو اوسکو
ایسا کرنے سے باز رکھین اور اگر وے ایسا نہ کرینگے تو موجب قول کاتیائن
کے مستوجب سزا ہین اور وہ قول یہ ہے — جو مشیر کہ راجہ کے ساتھ
طریقہ ناانصافی اختیار کرین تو وے راجہ کے فعل کے شریک ہو جاتے ہین
لہذا اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وے لوگ راجہ کو ایسے طریقہ پر عمل کرنے
سے باز رکھین ؛

مشیرون کی حیثیت منصبی کا ذکر

۵ مثال اسکے اگر وے لوگ جنکا تقرر حسب ضابطہ عمل مین نہین آیا ہے
مشورہ خلاف قانون دین یا صلاح دینے سے باز رہین تو مستوجب سزا نہین لیکن

[illegible] مستوجب سزا ہین

---

۱ [illegible] کا نوا [illegible] ادنمین مشغول ہے لیکن [illegible] اور پرتی ختیامتی مین بطور قول [illegible] منقول ہے
[illegible] ختیامتی [illegible] ہوا ؛

اگر وے راجہ کے امر ناجایز کے لیے معترض ہوں تو مستوجب سزا نہ
متصور ہونگے چنانچہ یہ امر مطابق قول مرقومۂ ذیل منو کے ہے ۔ حاکموں
اور نیز یقین اور گواہوں کو چاہیے کہ یا تو عدالت میں داخل نہوں اور اگر ہوں
تو قانون اور امر حق کا اظہار صاف صاف کرنا چاہیے جو شخص کہ کچھ نہیں کہتا ہے
یا اگر کہتا ہے تو دروغ اور غیر واجبی وہ مجرم ہے ۱

ف چند اشخاص تاجر وغیرہ سے مشورت کے لیے طلب کرنے چاہئیں

۹ قول ۱۰ اس میں جو لفظ عطف اور کا مستعمل ہوا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ غرض اسکے کہ عامہ خلایق کو ان پر اعتماد ہو چند اشخاص تاجر وغیرہ سے
بھی مدد دینے کے واسطے داخل کیے جاویں چنانچہ کاتیاین کہتا ہے کہ چند تاجر
جو اپنے خاندان اور مزاج کی اور عمر رسیدہ اور نیک وضع اور دولتمند ہوں
اور حسد نہ رکھتے ہوں طلب کرنے چاہئیں ۲

ف راجہ اپنی جگہ پر قائم مقام مقرر کرنے کا مجاز ہے

۷ ۱ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مقدمات کی تحقیقات راجہ کو خود کرنی چاہیے لیکن اگر
ایسا نہو سکے تو اوسکا بدل اسطور پر بیان کیا گیا ہے ۔ اگر راجہ کو مقدمات
کی تحقیقات کی فرصت نہو تو وہ ۱۰ ایک برہمن کو جو جملہ فرائض سے واقف ہو
مقرر اور مشیروں کے ساتھ شامل کرے ۳

ف قول کی تصریح

۱۰ ایک برہمن ۔ یعنی کوئی شخص چھتری یا اور کسی قوم سے نہو ۔ جملہ
فرائض سے واقف ہو ۔ یعنی ایسا شخص جو جملہ فرائض دینوی و حکومتی جو دھرم شاستر میں ہیں
جانتا اور اپنے دل میں اونکا ورد رکھتا ہو وہ تحقیقات مقدمات کے لیے مقرر

---

۱ سمرتی چندیکا میں منو کی فصل ۸ اشلوک ۱۲ منقول ہے لیکن بیادتندیو اور ویرمترودیہ میں
بطور قول کاتیاین منقول ہے اور سمرتی سارا اور مدنپارجات اور کالکا بھٹ میں بطور قول منو اور نارد کے منقول ہے
۲ سمرتی چندریکا اور کلپ ترو اور نارد ہو لیسے اور ویرمترودیہ اور بیادتندیو میں منقول ہے
۳ بیوہار مایوکھ ویرمترودیہ ویکیک لیکھ و سمرتی چنتامنی و بیادتندیو اور تبائی میں گلاک سے منقول ہے

اور شہروں کے ساتھ اوس صورت مین شامل کیا جائے جبکہ راجہ اور کاموں مین مصروف ہووے +

راجہ کی جائے قیام کی تعریف +

۱۹ راجہ کو ایسا برہمن مقرر کرنا چاہئے جسمین سب صفات کاتیاین کے قول مرقومہ ذیل کے بموجب پائی جائین - مسکین مزاج - عالی نسب - نجیب جانبدار - پرہیزگار - مستقل - تنبیہ کا خیال کرنیوالا - نیک صاحب خوض - جسپر خواہشات نفسانی کا اثر نہو + ۱

قائم مقام کس قسم کا ہو

۲۰ اگر ایسا برہمن دستیاب نہو تو راجہ ایک چہتری یا ویش کو مقرر کرسکتا ہے لیکن شودر کو نہین چنانچہ کاتیاین نے کہا ہے کہ جبکہ اس صفت کا برہمن نملے تو وہ ایسے چہتری یا ویش کو جو قانون سے ماہر ہو مقرر کرے لیکن احتیاط رہے کہ شودر نہ مقرر کیا جاوے + ۲

حاکم اعلی کا اقتدار

۲۱ راجہ کے ایسے قائم مقام کو نارد نے بطور مشیر کے بیان کیا ہے چنانچہ وہ لکہتا ہے کہ راجہ کو چاہئے کہ آئین مقدس کی ہدایت کے بموجب اوس شخص کو اوسنے حاکم اعلی مقرر کیا ہے اوسکی راے پر غور کرکے مقدمات کی تحقیقات سوچ سمجھکر اور حسب ضابطہ کرے + ۳

قول کی تفریح +

۲۲ اوسکی راے پر غور کرکے یعنی اپنی راے پر اعتماد کلی نرکہے - مثلا جیساکہ راجہ جاسوس کے وسیلہ سے دشمن کی فوج کا حال دریافت کرتا ہے ویسی طور پر تحقیقات مقدمہ مین عمل کرے +

ذکر اشتقاق لفظ پراد ویواکہ +

۲۳ لفظ پراد ویواکہ سے حاکم اعلی مراد ہے اور یہی معنی لمجازا اوسکے اشتقاق

---

۱ سمرتی چندریکا ذکل تیرو بیر مترادوے اور سمرتی چنتامنی مین منقول ہے +

۲ سمرتی چندریکا ذکل تیر ودہیاے ویپک لکیہ مین منقول ہے +

۳ بیر متر اودے اور بیاد تندیو مین نارد سے منقول ہے +

کے د بست ہین حاکم اعلی مدعی اور مدعا علیہ سے (پرپی پہنچی) یعنی استفسار کرتا ہے اور پرپی پہنچی سے صرف و نحو کے قواعد کے موجب اسم فاعل پرپرچھ یعنی مستفسر مشتق ہے - اور چونکہ وہ شمول شیرون کے بیانات مدعی و مدعا علیہ کے (دیوسے کہتی) یعنی جھوٹ و سچ کی تحقیقات و تجویز کرتا ہے تو اس سے دیوالکھ جسکے معنی تحقیقات کرنیوالے کے ہین مستخرج ہے پس ان دو لفظون کی ترکیب سے پراد دیوالکھ بنا ہے - قول یہ کہ جو شخص شمول و موجود کی شیرون کرا و ر باحتیاط بیان نالش کی تفتیش اور امر متنازعہ کی تحقیقات کرتا ہے اوسکو پرادیوالکھ یعنی حاکم اعلی کہتے ہین [1] سم [illegible] ایک اور قول یہ ہے کہ - جو حاکم جانب داری یا طمع یا عداوت کی باعث سے قوانین کے خلاف یا کسی اور طرح نامناسب طور پر کام کرین تو ہر واحد پر جرمانہ بقدر دو چند مقدار نالش کے ہوگا [2]

۲۵ قوانین کے خلاف یعنی آئین مقدس کے خلاف (یا کسی اور طرح نامناسب طور پر) یعنی رسوم مروجہ کے خلاف - جانب داری کے باعث یعنی نامناسب طرفداری (طمع) یعنی استحصال کی خواہش بغایت - (عداوت) یعنی ڈر کے باعث سے (یا کسی اور طرح پر) یعنی خواہشات نفسانی سے مشغول ہوکر - (ہر واحد) یعنی جتنے حاکم ہون اونمین سے ہر ایک جداگانہ - جرمانہ بقدر دو چند مقدار نالش کے ہوگا) اس جملہ سے یہ مراد ہے کہ اوس تاوان کا دو چند جو فریق مغلوب کی نسبت عاید ہونہ دو چند مالیت شئے متنازعہ کیونکہ اگر مطلب کا ایسا منشا رہوتا تو مقدمات زنا اور اسی قبیل کے اور مقدمات مین مطلق کچھ جرمانہ

1 بہا د تند یو اور کل تیر و مین بیاس سے منقول ہے +

2 دیپک لیکھ مین اور منتر مصر اور اپراد ت پنجیر ہ نے یاگیلک سے نقل کیا ہے +

عاید نہو سکتا +

۲۶ جانب داری یا طمع یا خوف کے با تخصیص ذکر کرنے سے منشا ہے کہ جرمانہ بقدر دو چند مقدار نالش کے اون صورتون مین نہو گا جنمین غلطی یا غفلت وغیرہ واقع ہوئی ہو — اس حکم کے یہی معنی ہین +

۲۷ راجہ کا مرتبہ باستثناء برہمنون کے اور سب سے عالی ہے [1] یہہ قول گوتم کا ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ برہمن جرمانہ سے بری ہین بلکہ یہہ قول علی العموم بغرض اظہار برہمنون کی بزرگی کے لکھا گیا ہے — سو تر مین حکم ہے کہ — راجہ کو برہمنون کی نسبت چھہ چیز سے پرہیز کرنا چاہیے — سزا سے تازیانہ — قید — جرمانہ — جلاوطنی — تحقیر کرنا — نکال دینا [2] لیکن مستثنی شخص ضرور ہے کہ بہت بڑا عالم ہو — دنیوی معاملات سے اور بید بیدانگ سے بخوبی واقف ہو — اور عاقل اندفی ہو — اور منقولات اور علم تاریخ خوب جانتا ہو اور ان مضامین کا مدام اپنے دل مین در رکھتا ہو اور اوسکے مطابق عمل کرتا ہو اور اثنا لیس رسوم جانتا ہو اور تینون طرح کے چھہ طرح کے فرایض کی تعمیل کرنے مین مصروف رہتا ہو اور دستور مختص المقام اور قواعد مروجہ سے آگاہ ہو [3]

صرف برہمنون کے فرقہ مین ہونا جرمانہ سے بری ہونے کے واسطے کافی نہین ہے +

ف بزا صرف اوس صورت مین جب واقع ہوئی ہو جبکہ مجرم باعمد ہو یا نجا ہو

ف برہمنون پر جرمانہ ہو سکتا ہے +

---

[1] بیرمترا اودا سے اور وتندرا اودیکیہ اور ربیا دتیندا یو مین بطور قول گوتم اور باشسٹ کے منقول ہے +

[2] وتندرا ودیکیہ اور ربیا دتیندا یو مین بطور قول گوتم اور باشسٹ کے منقول ہے +

[3] بیرمترا اودا سے اور ربیا دتیندا یو مین منقول ہے +

فصل دوسری

بیان نالش

بیان نالش کی تعریف

۱ بیان نالش کا اب ذکر ہوگا — جب ایک شخص کو دوسرے سے ایسے طور پر جو قانون یا دستور مسابیہ کے خلاف ہو رنج پہونچے اور وہ اوسکو راجہ یا حاکم اعلی کے سامنے ظاہر کرے تو ایسے بیان کو بیان نالش کہتے ہیں ۱

قول کی تشریح

۲ جب ایک شخص کو دوسرے سے اس طور پر یا ایسے ذریعون سے جو مخالف یا منافی دستورات یا قانون مجاریہ کے ہون رنج یا تکلیف پہونچے اور وہ اوس ظلم کو راجہ یا حاکم اعلی کے سامنے ظاہر یا پیش کرے تو اسکو بیان نالش کہتے ہین — اور یہ اظہار دعوی یا الزام اور جواب سے مرکب ہے اور اسی پر ثبوت اور شہادت اور فیصلہ اور نتیجہ بھی مبنی ہے بیان نالش کی یہی تعریف تمام ہے ❊

الزام دو قسم کے ہین قیاسی اور یقینی

۳ الزام یا اظہار دعوی دو قسم کا ہوتا ہے قیاسی اور یقینی چنانچہ نارد کا قول یہ ہے کہ اظہار دعوی کی دو قسمین ہین قیاسی اور یقینی یعنی جو قیاسی یا یقینی امور پر منحصر ہے قیاس اوس صورت مین کیا جاتا ہے جب ایک شخص صحبت بد رکھتا ہو اور کسی طرح کے ثبوت معاینہ سے یقین ہو جاتا ہے مثلاً شے مسروقہ کا دیکھ لینا — الخ ۲

---

۱ دیکھ لیکھ وبیر متر او دوسرے ہیمو دسی بھرتی چینتامنی وچاد تتدلیہ ویوہارمیوکھ وماد ہویا زبھرتی سار مین جا گنگ سے منقول ہے ❊

۲ چیاد تتدلیہ اور بھرتی چینتامنی مین منقول ہے ❊

۴ ایک الزام یا اظہار دعوی جسکی بنا امر یقینی پر ہو اوسکی دو قسمین ہین ترک فعل یا ارتکاب فعل - ترک فعل کی تمثیل اس بیان سے واضح ہے - فلان شخص کے پاس میرا سونا یا کوئی اور شے ہے مگر وہ مجھے واپس نہیں دیتا ہے - اور ارتکاب فعل کی تمثیل مین یہ بیان ہو سکتا ہے کہ - وہ جبراً میری اراضی پر قابض ہو گیا ہے - کاتیاین نے ان دونون مین یہ فرق بیان کیا ہے کہ - وہ شخص ایک امر حق کے کرنے مین راضی نہیں ہے یا وہ ایک فعل ناحق کا ارتکاب کرتا ہے ل

الزام یقینی دو امر یعنی ارتکاب افعال یا ترک فعل کی نسبت ہو ہو

۵ منو کے قول کے بموجب نالش کی اٹھارہ قسمین ہین - تفصیل ان قسمون کی یہ ہے پہلا قرضہ یا روپیہ جو صرف کے واسطے لیا جاوے - دوسرا امانت اور قرضہ کار و بار کے لیے - تیسرا بیع بلا اپنی ملکیت کے - چوتھا وسے معاملے جو شرکا مین ہون - پانچوان سپرد کی ہوئی چیز مین سے نکال لینا - چھٹا محنتانہ یا مزدوری کا ادا کرنا - ساتوان ایفاء وعدہ نکرنا - آٹھوان بیع اور خرید کی تنسیخ - نوان آقا اور نوکر کے باہم نزع - دسوان زمین کی حدود کے تنازع - گیارہوان اور بارہوان حملہ اور ازالہ حیثیت عرفی - تیرہوان سرقہ - چودہوان سرقہ بالجبر اور اور امور جبر - پندرہوان زنا - سولہوان نزع باہم زوجہ اور شوہر کے اور وسے امور جنکی تعمیل باہم اونکو لازم ہے - سترہوان آئین وراثت - اٹھارہوان پانسہ سے کھیلنا یا جانورون کی بازی بدنا تمام مقدمات دنیوی کی بنا ان اٹھارہ قسمون پر ہے ؎

نالش کی اٹھارہ قسمین ہین ؎

ل بیاد چندریا ورید متر اودا ے مین منقول ہے ؎

؎ منو کی فصل ۸ دفعہ ۴ و ۷ مرتی چندریکا ۔ بیواہار مایوکہ ۔ ویرمتر اودیہ اور بیواہار ترتو وغیرہ مین منقول ہے اور لکھا ہے کہ کالکا بھٹ اور گووندراج نے بھی اسکی نقل کی ہے مگر جگن ناتھ نے پدی مین بطور قول منو اور برہسپتی کے منقول کیا

مختلف قسم کے دعوے

۶ مختلف قسم کے دعووں کی وجہ سے انکی بہت اور زیادہ قسمیں قرار پائی ہیں
چنانچہ نارد کہتا ہے — انکی ایکسو آٹھ طرح کی قسمیں ہیں آدمیوں کی مختلف
خواہشوں کے سبب سے سیکڑوں طرح کی فروع ہوئی ہیں ۔

نالش اپنی رضا و رغبت سے کرنی چاہیے

۷ اس جملے سے کہ جب ایک شخص کو رنج پہونچے تو وہ راجہ کے سامنے
ظاہر کرے — یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنا دعوی پیش کرے اور اپنی رضا
و رغبت سے اپنا بیان ظاہر کرے نہ راجہ یا اوسکے حاکموں یا اونکے نائبوں
کی تحریک کے باعث سے چنانچہ منو کہتا ہے کہ — راجہ کو اور اوسکے حاکموں
کو نزاع کا برپا کرنا کبھی نچاہیے نہ کبھی مقدمہ میں جو دایر ہو غفلت کرنی چاہیے ۔ ۱

متعدد نالشیں ایک شخص پر چاہیے ہیں

۸ اور لوگ — اس اصطلاح میں صیغہ واحد و تثنیہ و جمع شامل ہیں پس
اس سے ظاہر ہے کہ ایک یا دو اشخاص اپنا اظہار دعوی ایک ہی شخص
کی نسبت بیان کر سکتے ہیں — لیکن نارد کا قول مرقومہ ذیل اوس صورت
سے تعلق رکھتا ہے جس میں کہ امور متنازعہ مختلف ہوں ۔ محققان
قانون بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا اظہار دعوی بہت سے آدمیوں
کی نسبت اور اظہار دعوی عورات یا ایک نوکر کا خارج کرنا چاہیے ۔ ۳

فصل تیسری
حکمنامہ طلبی کے بیان میں

بیان علیہ کو نام اطلاعنامہ جاری کیا جاوے

اس جملے سے کہ — راجہ کے سامنے بیان کرتے — جو فصل ۴ دفعہ ۱

۱ بیاوتتہ دیا اور بیر متر اودے میں منقول ہے ۔
۲ منو کی فصل ۸ اشلوک ۴۳ بیر متر اودے و مدن رتن میں منقول ہے اور کالکا بہت اور
گوبند راج اور سرو نے بھی نقل کیا ہے اور یاد ہوئے اور سمرتی چندریکا میں بھی منقول ہے ۔
۳ بیر متر اودے اور ویواد رتناکر ... سمرتی سار ... چندریکا ... میں منقول ہے ۔

مین آیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی کو استفسار کے بعد اپنے مقدمہ کا حال عجز کے ساتھ بیان کرنا چاہیے اگر اوسکا بیان درست معلوم ہو تو اوسکے فریق مخالف کو بشرطیکہ وہ ضعف جسمانی کے باعث سے قابل معذوری نہو حکمنامہ مہری کے ذریعہ یا کسی اور طریقہ سے طلب کرنا چاہیے یہ ایک ایسا امر ہے کہ مصنف نے اوسکا بیان نہین کیا ہے اگرچہ اور کتابون مین اسکا صراحتاً حکم مندرج ہے +

قبل از اجراء اطلاعنامہ کے مدعی سے استفسار کرنا چاہیے +

۲ جو شخص بوقت مناسب اور باادب طور پر راجہ کے سامنے آوے تو راجہ اسکو دیکھکر استفسار کرنا چاہیے ۔ اے آدمی خوف مت کر بلکہ ظاہر کر کہ کسنے اور کہان اور کسوقت اور کس بات سے تجھے ضرر پہونچا ہے [1] بعد ازان راجہ کو چاہیے کہ منقول بہ مضمون اور مشیرون کے مدعی کے بیان پر غور کرے اور اگر بیان اوسکا معقول معلوم ہو تو وہ مدعی کو فریق مخالف کی طلبی کے واسطے ایک اطلاعنامہ حوالہ کرے یا کوئی عہدہ دار اس کام کے لیے مامور کیا جاوے [2] +

اشخاص جنکو طلب نکرنا چاہیے +

۳ بیمار اور نابالغ اور ضعیف یا جو مبتلا تکلیفات ہو یا رسوم مذہبی مین مصروف ہو یا وسے جنکا غیر حاضر ہونا اوسکے حق مین مضر ہو یا جو مصیبت مین ہون یعنی کسی عزیز کے مرجانے سے رنج مین ہون یا سرکاری کام مین یا ادائے رسم شادی مین مصروف ہون ایسے اشخاص کو طلب کرنا نچاہیے اور راجہ کو چاہیے کہ بیکس یا فاتر العقل یا مخبط فطری یا اون شخصون کو جو مغموم ہون یا نوکرون کو یا اونکو جو

[1] سمرتی چندریکا وکلی ہترد و ہیہ اریک و ما دہوا ہے مین کاتیاین سے منقول ہے +

[2] جیو مار میو کھ مین کاتیاین سے منقول ہے +

دوسرے کے متعلق ہوں طلب نکرے ؎۱

مستثنیات دیگر

۴ ایک جوان عورت جسکے شوہر نہو یا عالی خاندان کی عورت یا زچہ یا اعلی قوم کی نوعمر عورت کو بھی طلب کرنا نچاہیے کیونکہ یہ عورات اپنے رشتہ داروں کی تابع کہلاتی ہیں ؎۲

وے عورات جنکا بیان طلب کی جاسکتی ہین

۵ لیکن وے عورات جنکی ذات پر اونکے کنبہ کا دار مدار ہو اور بدکارہ اور فاحشہ اور جو کنبے سے نکالدی گئی ہوں یا قوم سے اوتاردی گئی ہوں وے طلب کیجا سکتی ہیں ؎۳

۶ بعد دریافت کرنے وقت او مقام اور اس امر کے کہ الزام کس قدر سنگین ہے نہ بیرون اشخاص کو بھی جو بیابان مین طلب کرسکتا ہے اونکا وسواری گاڑی آہستہ آہستہ نے آنیکا حکم دے ؎۴ بعد تحقیقات مراتب نالش کے راجہ اونکو جو جنگل مین روپوش ہوگئے ہین نرمی طلب کرے ؎۵

بطور خود گرفتاری کا ذکر

۷ بطور خود گرفتار کرنے کا جواز بھی نارد کے قول آیندہ سے مستنبط ہے وہ قول یہ ہے کہ ایک شخص جو نالش کیا چاہتا ہو وہ تا پہونچنے اطلاعنامہ کو اپنے فریق مخالف کو جو دعوی سے گریز کیا چاہتا ہو یا معاملہ مین اطمینان نکرسکے بطور خود گرفتار کرنے کا مجاز ہے ؎۶

؎۱ بیوہار میوکھ مین بطور قول کاتیاین کے منقول ہے - اور سمرتی چندریکا مین بطور قول ہریت کے

؎۲ بیوہار میوکھ اور سمرتی چندریکا وغیرہ مین کاتیاین سے منقول ہے +

؎۳ ایضاً

؎۴ بیوہار میوکھ مین کاتیاین کا قول منقول ہے +

؎۵ برہسپتی کا قول سمرتی چندریکا مین نقل ہے +

؎۶ سمرتی چندریکا مین اس قول نارد کو بطور قول منو لکھا ہے

گرفتاری چار طرح کی ہے

۸ گرفتاری چار طرح کی ہے مختص المقام ۔ عارضی ۔ امتناع سفر ۔ امتناع حرفہ خاص ۔ اور جو شخص کہ ایسی گرفتاری مین ہو اوسکو فرار نہ ہونا چاہیئے

گرفتاری بے موقع و ناموقع

۹ ایک شخص جو بوقت مناسب گرفتار کیا جاسے اور وہ فرار ہو تو مستوجب جرمانہ ہوگا اور جو شخص کہ نامناسب طور پر گرفتار کرے تو وہ بھی مستوجب سزا ہوگا ٭ [1]

گرفتاری بیجا ٭

۱۰ اگر ایک شخص دریا سے عبور ہونے کے وقت یا ایسے مقام پر جہان پہونچنا دشوار ہو گرفتار کیا جاسے اور وہ اوس گرفتاری سے فرار ہوجاوے تو مستوجب جرم نہین ہے نہ اوس صورت مین جب وہ دشمن کے ملک مین یا کسی اور طرح پر خطرناک حالت مین ہو ۔ جو شخص اپنا بیاہ کیا چاہتا ہو بیماری مین مبتلا ہو ۔ یا کوئی رسم دینی ادا کرنے کو ہو ۔ مشکلات مین مبتلا ہو کسی اور نے اوسپر نالش کر رکھی ہو ۔ سرکاری کام مین مصروف ہو ۔ چرواہے جبکہ وے اپنے مویشی کی خبرداری مین مصروف ہین کاشتکار جو زراعت مین مصروف ہین ۔ اہل حرفہ جو اپنے پیشہ مین مشغول ہین سپاہی جو لڑائی مین ہین ان شخصون کی گرفتاری نہ مدعی کی جانب سے بطور خود ہوسکتی ہے نہ راجہ اونکو طلب کرسکتا ہے [2]

لفظ گرفتاری کی تعریف ٭

۱۱ حاکم کے حکم سے حراست مین رہنے کو گرفتاری کہتے ہین ٭

۱۲ بیمار اور مجبور مفلس اشخاص بیٹے وغیرہ یا رشتہ دار یا کسی دوست کو اپنی جانب سے بھیج سکتے ہین ایسے اشخاص کی نسبت وغیرہ نامناسب

---

[1] نارد ٭

[2] ایضاً ٭

[3] نارد کا قول بیاہ و منڈوا ... کہ اور عمرتی چنتامنی اور بیرمترا و وراسنے مین نقل ہے ٭

کے جرم کا الزام عاید نہین ہو سکتا چنانچہ نارد نے قول مرقومۂ ذیل مین یہہ بیان کیا ہے ۔ جو شخص فریق کا نہ بھائی ہے اور نہ باپ اور نہ بیٹا اور نہ متوسل ہو تو وہ فعل نامناسب کے جرم کا مجرم ہے اور اگر وہ دخیل ہو تو مستوجب جرمانہ ہوگا ۱ ✤

فصل چوتھی

اظہار دعوی کے بیان مین

اظہار دعوی کے لکھنے کا طریقہ

۱ اب اس امر کا بیان ہوگا کہ جب اطلاعنامہ یا حکم راجہ کے کسی عہدہ دار کے ذریعہ سے فریق مخالف حاضر کیا جاوے تو کیا کرنا چاہیے ۔ مدعی کا اظہار دعوی جیسا کہ اوسنے بیان کیا ہو فریق مخالف کے سامنے بتعین سال و ماہ و پکھ و دن و وقت و قومیت وغیرہ کے لکھنا چاہیے ۲ ✤

اظہار دعوی ٹھیک کیسا ہونا چاہیے

۲ جو کچھ مدعی کا اظہار یا بیان ہو اوسکا ثبوت چاہیے ۔ جو شخص کہ دعوی کا اظہار یا بیان کرے وہ مدعی یعنے مستغیث ہے اور اوسکا فریق مخالف مدعا علیہ یعنی وہ شخص ہے جسپر نالش کی گئی ہو ۔ فریق مخالف کے سامنے لایا جاوے ۔ یعنی مواجہ اوسکے ۔ جیسا کہ اوسنے بیان کیا ہو ۔ یعنی اوسی بیان کے مطابق جیسا کہ اوسنے اول کہا ہو نہ کسی اور طرح کیونکہ

۱ قول نارد ویاوتندلو ویوہار میوکھ ویرمترودے سمرتی چنتامنی ویوادآرنو مین نقل ہے ✤

۲ چونکہ دھرم شاستر مین لفظ مقدمہ متعلق ہے دونو مقدمات دیوانی و فوجداری سے اور طریقہ تحقیقات مقدمہ بھی دونون صورتونمین یکسان ہے لہذا بلحاظ لفظ شرح دعوی کے الفاظ الزام و اظہار دعوی کا مین با ضرورت استعمال کیا گیا ہے ۔ یہ ییک لیکھ ویرمترودے سمرتی چندریکا ویوہار میوکھ ویوادتندو و دیوادچندریکا و سمرتی سار مین منقول ہے اور اپرارت اور وشن روپ نے بھی نقل کیا ہے ✤

اگر اسمین کچھ اختلاف واقع ہوگا تو وہ اوسکے مقدمہ کی نسبت مضر ہوگا ۔
خلاف بیان کرنے والا اور جو شخص اپنے مقدمہ کے بلا ضرورت ناقص کرنیکا
خود باعث ہوا اور جو شہادت پیش نکرے اور جو نا موافق کلام کہے اور جو باوجود
طلب ہونے کے روپوش ہوجاوے ایسے پانچ شخصوں کے مقدمہ کو قبل
تجویز خارج کرنا چاہئے ۔

انکار وغیرہ قبل تجویز خارج ۔

ہر چند مستغیث کا اظہار مرتبہ اول کے بیان کے وقت لکھ لینا مناسب
ہے تاہم ایسا ہو کہ وہ کچھ تجویز ہو معقول معلوم ہونا سے لکھیں دوسرے مرتبہ
مین چند مراتب زیادہ لکھے جاتے ہین مثلاً سال مہینہ پاکھ
تاریخ — تاریخ قمری — یوم — مستغیث اور اوسکے خواص کا نام
اونکی قوم ذات وغیرہ ۔

بیان مستغیث کا لکھنا

چند اور مراتب سے مراد نوعیت ومقدار و وقت ومقام وسبب وتحمل
وغیرہ ہے سے چنانچہ اس باب مین قول ہے ۔ الزام یا انکار دعوی
ایسا ہو جو باعتبار معنی واصطلاح درست وجاری و با ترتیب ومطابق
مذہب ہو واستغاثہ مرتبہ اول کے مطابق وقرین قیاس وغیر متناقض وصاف
قابل ثبوت ومختصر وغیر ناقص ہو اور اوسمین بلحاظ مقام اور وقت کی اختلاف
نہو اور اوسمین یہ امور بھی شامل ہون یعنی سال وموسم ومہینہ وپاکھ وتاریخ و
گھنٹہ ملک وموضع ومقام وسکونت ومدعی اور اوسکی اصلیت وقوم وحلیہ
وغیرہ فریق مخالف وشے متنازعہ کا عرض وطول ومقدار ومستغیث وفریق
مخالف کے نام اور اونکے مورثون اور راجاؤن حکمران کے
نام وغیرہ اور نام اصلی ساکن کے نیواسنے اور بخشنے والے کا ۔

چند اور مراتب سے مراد ۔ پانچ سوال

۔ مدعی جنہمانی اور رہیا تعداد اور جو لکھ مین کا نیاین سے منقول ہے ۔

فرق مابین استغاثہ مرتبہ اول و اظہار دعوی کے

۶ یہ سب امور جو راجہ کے سامنے بیان کئے جاتے ہین انکو اصطلاحا اظہار دعوی یا الزام کہتے ہین اول مرتبہ استغاثہ کرنے مین صرف شے متنازعہ کا بیان کرتا ہوتا ہے اور بعد ازان فریق مخالف روبرو سال و ماہ و تاریخ وغیرہ مراتب لکھے جاتے ہین اور یہی فرق مابین استغاثہ مرتبہ اول و اظہار دعوی کے ہے ۔

مقدمات مین تخصیص تاریخ ضرور ہے

۷ اگرچہ سال کی تخصیص سب مقدمون مین ضرور نہین مگر مقدمات مین ذاتیت و بیع و شری کے تصفیہ کے واسطے بہت ضرور ہے چنانچہ قول مرقومہ ذیل سے ہویدا ہے ۔ ہبہ یا رہن یا بیع کی صورت مین معاملہ ما قبل پر زیادہ اعتبار کیا جاتا ہے[1] علی ہذا القیاس معاملات تجارت مین بھی تخصیص تاریخ ضرور ہے یعنی اگر ایک شخص نے کسی سال مین مقدار کسی شے کی لی ہو اور اوسکو واپس کر دیا ہو اور ایک اور سال مین بھی اوسنے وہی شے اوسی قدر اور اوسی شخص سے لی ہو اور اگر اوسپر نالش ہو اور وہ پانا اوس شے کا قبول کرکے عذر اوسکی واپسی کا پیش کرے تو ایسی حالت مین مدعی کو در جواب مین یہ بیان کرنا ضرور ہوگا کہ وہ واپسی اوس شے کی تھی جو اوسی سال سابقہ مین دی تھی ۔ مہینہ وغیرہ کی بھی تخصیص ضرور ہے ۔

مقدمات مین مراتب متعلق موقع کا بیان ضرور ہے

۸ مقدمات مال غیر منقول مین تصریح ملک اور مراتب متعلقہ موقع تقیید مقام و ترکہ وغیرہ ضرور ہے ۔ چنانچہ قول مرقومہ ذیل سے ظاہر ہے ۔ مقدمات متعلقہ مال غیر منقول مین ان دس امور کی تخصیص چاہیے یعنی مالک و مقام و موقع و قوم و نام و ہمسائگی و طول و عرض و قسم زمین و مورثون اور پہلے راجاؤن کے نام[2]

[1] ایک مصنف ہے جسکا نام تحقیق نہین ہوا ہے وشنو دیا و بیر متر اودئی اور بیوہار متر لکھا اور یا جنید مین منقول ہے اور تتا چہرا اور سمرتی سار مین جاگلیک سے منقول ہے اور مختلف مصنفون نے اس قول کو منسوب معنی لکھا

[2] سمرتی چندریکا اور کل پترا اور سمرتی چنتامنی مین کاتیاین سے نقل ہے لیکن جانب وشنو دیا و بیوہار میرکہہ مین ایک مصنف سے منقول بجائے

قول مدعی کی تقریر

۹ - ملک یعنی ضلع وسط وغیرہ - مقام - مثلاً شہر بنارس وغیرہ - موقع - یعنی تفصیل اون مکانات یا اراضی کی جو جایداد کی حدود مین چارون طرف واقع ہین - قوم یعنی فرقہ مثلاً برہمن وغیرہ - نام - مثلاً دیودت وغیرہ - ہمسایگی - یعنی نام اون اشخاص کے جو متصل رہتے ہون - عرض وطول - یعنی تعداد بیگہہ یا مقدار اراضی کسی اور پیمایش کے بموجب - قسم زمین - مثلاً دھان کا کھیت یا سپاری کے درختون کی زمین یا دلدل یا چکنی مٹی کی زمین - مورثون کے اور پہلے راجاؤن کے نام - یعنی فریقین کے باپ دادا کے نام اور اون راجاؤن کے نام بھی جو سابق مین حکمران تھے - سال اور مہینہ وغیرہ کی تخصیص سے مراد صرف یہ ہے کہ خاص مقدمات مین جہان ضرور ہو تاریخین مندرج کیجایین +

اظہار دعوی کی تقلید +

۱۰ - چونکہ امور مذکورہ بالا اظہار دعوی کے واسطے ضرور ہین لہذا اگر منجملہ انکے کوئی امر نہو تو وہ اظہار دعوی اظہار دعوی کی صرف تقلید ہے تقلیدی اظہار دعوی کی تعریف تا چہ اسکے مصنف واجب التعظیم نے علحدہ بیان نہین کی ہے لیکن اور مصنفون نے اس امر کو بصراحت بیان کیا ہے - اظہار دعوی جو خلاف قدرت اور غیر مضر اور بے معنی اور لغو اور ناقابل ثبوت اور غیر ممکن الوقوع ہین وے صرف تقلیدی ہین اونکو منظور کرنا چاہیے ۱ +

---

۱ کاتیاین کا قول سمرتی چندریکا اور مادھویہ اور ویوہار مترکشا مین نقل ہے - لیکن سمرتی سار مین بطور قول نارد مندرج ہے اور ویوہار تتو اور ویوہار میوکھ اور ویرمترودیہ مین بہسپتی اور سمرتی چنتامنی مین ایک مصنف سے جسکا نام معلوم نہین منقول ہے +

قول مذکورہ بالا کی تشریح +

۱۱- خلاف قدرت - ۱ مثلاً فلان شخص نے میرے خرگوش کے سینگ لے لیے ہین اور واپس نہین دیتا ہے - غیر ممکن - مثلاً ایک شخص یہہ بیان کرے کہ میرے مکان مین جو چراغ جلتا ہے اوسکی روشنی مین فلان شخص اپنے گھر مین کام کرتا ہے - بے معنی - یعنی جس سے کچھ مدعا نہ نکلے مثلاً بے ربطی عبارت - لغو - مثلاً دیووت ایک شیرین راگ میرے گھر کے نزدیک گاتا ہے - ناقابل ثبوت - مثلاً دیووت میری جانب تکبر کی نظر سے دیکھہ کر میری تحقیر کرتا ہے چونکہ اس بیان کا ثبوت نہین ہوسکتا لہذا اوسکو ناقابل ثبوت کہا ہے - فعل مذکور کے معاملہ مین آنکے سبب سے ثبوت تحریری کیا بلکہ اوسکا کوئی گواہ بھی نہین ہوسکتا اور چونکہ ایسی نالش ایک خفیف امر کی ہے لہذا تصدیق یعنی عمل مین نہین لائی جاسکتی - غیر ممکن الوقوع مثلاً فلان گونگے آدمی نے مجھے سخت و سست کہا یا وہ اظہار دعوی اجرا باشندگان مقام خاص کے برخلاف ہو چنانچہ اس امر مین قول ہے - جس امر کا امر کار سے امتناع ہے یا جو نسبت اعراض باشندون ایک شہر یا ملک یا مختلف فرقون عامہ خلائق کے مضر ہے وہ ناقابل سماعت قرار دی گئی ہے - + ۲

۱ ہر چند تمثیل مرقومہ ذیل خفیف متصور ہوسکتی ہے مگر اور طریقون مین بھی اسیطرح کی جزئیات کا ذکر ہے - مثلاً اگر کسی ایسے امر کی بابت شرط کیجاوے جسکا وقوع وقت انعقاد معاہدہ طاقت بشری سے خارج ہو تو ایسی شرط سے ابطال معاہدہ لازم آتا ہے اور اگر شرط دربار عدم وقوع ایسے امر کے ہو تو ایسی حالت مین شرط بالذات باطل ہوگی مگر معاہدہ کے خلوص اور اصلیت مین کچھ حرج واقع نہوگا ۔

۲ سمرتی سار مین نارد کا قول منقول ہے - لیکن سمرتی چنتامنی اور مادھویا اور بیر متر اودے اور ویواد مین برہسپتی کا قول نقل ہوا اور بیاد تندیوا اور دیوار میوکھہ اور بیاد چندریکا مین ایک مصنف ہے جسکا نام روایت نہین نقل ہوا ۔

۱۲ لیکن اس مقولہ سے کہ ایک اظہار دعوی جسمین اشیاء متعددہ کا دعوی ہونا قابل سماعت ہے[1] یہ مراد نہین ہے کہ دعوی بہت سی جداگانہ اشیاء کا باطل سمجھا جاوے۔ مثلاً اگر ایک آدمی دوسرے شخص پر نالش کرے کہ اوسنے میرا سونا اور کپڑے اور چاندی وغیرہ لی ہے تو اس اظہار دعوی مین کچھ غلطی نہین ہے اور نہ یہ کہنا چاہیے کہ اظہار دعوی جسمین دعوی زر قرضہ کے علاوہ اور مضامین بھی ہین ناجایز ہے مثلاً اگر ایک شخص یہ اظہار کرے کہ فلان شخص نے مجھسے روپیہ سودی لیا اور میرے اوسکے پاس سلوا تانبا سپرد کیا اور اوسنے میرا کھیت غصباً لے لیا تو یہ اظہار دعوی درست ہے۔ غرض منشاء قول مذکورہ بالا یہ ہے کہ جملہ امور کی تحقیقات بزمانہ واحد ناجایز ہے جب یہ دریافت ہو جاوے کہ ایک مقدمہ مین اظہار دعوی درباب چند اشیاء کے ہے اور راجہ اونکی حقیقت حال تحقیق کیا چاہے تو مجاز ہے کہ چاہے جس امر کی پہلے تحقیقات کرے[2]

۱۳ لفظ مدعی یا مستغیث مین اوسکے بیٹے اور پوتے بھی داخل ہین کیونکہ اونکی غرض اور مدعی کی غرض یکسان ہے اور لفظ مذکور مختار مقبولہ پر بھی حاوی ہے کیونکہ اوسکو بوجہ تقرر کے مثل اپنے موکل کے تعلق ہو جاتا ہے چنانچہ قول مرقومہ ذیل سے ظاہر ہے۔ اسیا شخص جسکو مدعی یا مستغیث اپنی طرف سے مقرر کرے یا مدعا علیہ یعنی جسپر نالش ہوئی ہے مقرر اوسکا بطور اپنے مختار کے کرے اور شخص مذکور اپنے موکل کی جانب سے کارندہ ہو تو وہی بمنزلہ اونکے وکیل کے ہار جیت تا ہے[3] موکل اپنے قایم مقام کی ہار جیت مین شریک ہوتا ہے

[1] جہار چندریہ مین نارد کا قول منقول ہے لیکن وہ ہوایک اور سمرتی چندریکا اور کل تیرہ مین کاتیاین سے نقل ہے اور بیتیا ترمیوکہ اور سمرتی سار اور بیاد چندر مین ایک مصنف سے جسکا نام معلوم نہین ہے نقل ہے +

[2] بیو ہار میوکہ اور سمرتی سار اور بیادہو پاسے اور بیاد چندر اور بیر متر اودے مین نقل ہے +

[3] نارد کا قول بیوہار میوکہ اور سمرتی چندریکا اور کل تیرہ اور سمرتی سار مین نقل ہے لیکن سمرتی چندریکا مین یہ قول کاتیاین سے منسوب ہے

اظہار دعوی جسمین ذکر مختلف اشیاء کا ہو دعوی ہون قابل سماعت ہے +

مدعی یا مستغیث کا لفظ اوسکے بیٹے اور پوتے اور مختار پر بھی حاوی ہے +

ف اظہار دعوی کا لکھنے کا طریقہ +

۱۳ اجبکہ اظہار دعوی زمین یا تختہ پر کھڑیا سے لکھ لیا جاوے تو اوسمین جو عنوان ہے نکال دینے سے اوسکی تصحیح ہوجاتی ہے اور بعد ازان کاغذ پر لکھا جاتا ہے چنانچہ کاتیاین کے مرقومۂ ذیل سے ہویدا ہے ۔ مدعی یعنی ستمیٹ کا بیان جو وہ خود بلا ترکیب غیرے ظاہر کرے اوسکو حاکم تختہ پر کھڑیا سے لکھوا لے اور بعد تصحیح ہوجانے کے کاغذ پر لے +

ف تا وقتیکہ جواب دعوی داخل نہو ترمیم ہو سکتی ہے

۱۵ اجبتک جواب دعوی داخل نہوا اوسوقت تک اظہار دعوی مین ترمیم ہو سکتی ہے نہ بعد ازان کیونکہ شاید اسمین ایک صورت لاانتہا کی پیدا ہو چنانچہ نارد کا قول ہے وہ اپنے اظہار دعوی مین تا وقتیکہ جواب دعوی داخل نہو ترمیم کر سکتا ہے مگر جب کہ وہ جواب دعوی کے سبب سے بند کیا جاوے تو تصحیح کرنا بھی موقوف ہونا چاہیئے [۲] +

ف قبل ترمیم اظہار دعوی کو جواب دعوی لینا بیجا ہے

۱۶ اگر حکام قبل ترمیم اظہار دعوی کے جواب دعوی داخل کرالین تو وہ مستوجب اوس سزا کے ہونگے جو غصہ اور طمع کے واسطے مقرر ہے اور راجہ کو چاہیئے کہ بعد لینے اظہار دعوی جدید کے دعوی کی تحقیقات کرے +

فصل پانچوین

جواب دعوی کے بیان مین

ف جواب دعوی لکھنا چاہیئے +

اب یہ بیان ہوگا کہ بعد تحریر اظہار دعوی کے جسمین ترمیم ہوگئی ہو کسطور پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اوس فریق کا جواب جسنے اظہار دعوی سنا ہے مدعی ۔

[۱] یہ وا سیوکہ بہ تی ینتامنی اور ویکیپ لیکہ اور مادہو یا ڈ اور یہ وارتر کا مین نقل ہے +

[۲] بیاوتندیہ اور یپا سیوکہ اور ماوہو یاسے اور بیاو آر نوستو اور بیاو چندریں نقل ہے لیکن ممرتی سار مین بطور قول نارد مندرج ہے +

کے روبرو قلمبند ہونا چاہیے ۔ +

تعریف

۱ جبکہ فریق مخالف اظہار دعوی کا خلاصہ سن چکے تو اوسکا جواب یعنی وہ بیان جو بعد اظہار دعوی ہونا چاہیے مدعی یعنی دعویدار یا مستغیث کے روبرو لکھا جاوے +

جواب دعوی مین کیا امر اثبات ہونا چاہیے

۲ جس سے کہ تردید بیان اول یعنی اظہار دعوی مدعی کی ہو اوسے جواب دعوی کہتے ہین چنانچہ قول مرقومہ ذیل سے ظاہر ہے ۔ دانایون نے قرار دیا ہے کہ جس سے اظہار دعوی کا ابطال ہوا اور جو معقول و مصرح و باترتیب و بدیہی ہوئے +

۴ ۔ جس سے اظہار دعوی کا ابطال ہو ۔ یعنی اوس سے تردید اظہار دعوی کی ہو سکے ۔ معقول ۔ یعنی عقل کے خلاف نہو ۔ باترتیب ۔ یعنی اوسمین کسی جگہہ تناقض نہو ۔ بدیہی ۔ یعنی جو محتاج ایسی شرح کا نہو کہ درصورت استعمال الفاظ غیر مانوس یا بحالت ملحوظ نا ہونے قواعد صرف و نحو نسبت ترکیب یا اجتماع اوسکے یا بوجہ استعمال جملہاے مقدر یا زبان غیر کے ضرور ہوتی ہے ۔ ایسا جواب دعوی درست کہا جاتا ہے +

جواب دعوی چار طرح کے ہین +

۵ جواب دعوی چار طرح کا ہے ۔ اقبال ۔ انکار ۔ عذر خاص عذر فیصلہ سابق ۔ چنانچہ کاتیاین کا قول ہے ۔ اقبال و انکار و عذر خاص و عذر فیصلہ سابق چار طرح کے جواب ہین ۳ +

---

۱ بیاوتندیو اور بیوہار میوکہ اور سمرتی چنتامنی اور سمرتی سار مین جاگہ بلک سے منقول ہے +

۲ بیاوتندیو اور بیوہار میوکہ اور سمرتی چنتامنی اور سمرتی سار اور بیاو آرنو ستو اور بیاو چنتیند اور بیرمترا اودائے اور کل تیرومین بطور قول نارد نقل ہے مگر یہ قول اوسکے آئین مین نہین پایا جاتا ہے اور بطور قول پراجاپتی کے سمرتی چندریکا اور ما دھو یہ مین منقول ہے +

۳ بیاوتندیو وغیرہ مین منقول ہے اور کل تیرومین بطور قول نارد مندرج ہے +

۲ اقبال کی مثلین ذیل لکھی جاتی ہے ۔ مثلاً مدعی بیان کرے کہ فلان شخص پر میرے سو روپیہ قرض آتے ہین اور دوسرا شخص اوسکا جواب دے کہ یہ امر سچ ہے اور فی الحقیقت مجکو اسقدر روپیہ دینا ہے ۔ چنانچہ کاتیاین کا قول ہے کہ ۔ ایجاب دعوی کو اقبال کہتے ہین [1] ✦

۳ انکار یہ ہے مثلاً وہ کہے کہ مجھے دینا نہین ہے ۔ چنانچہ کاتیاین کہتا ہی ۔ دھرم شاستر مین اوس جواب دعوی کو انکار کہتے ہین جبکہ مدعا علیہ یعنی ملزم الزام یا اظہار دعوی کے برعکس بیان کرے [2] ✦

۴ جواب دعوی انکاری چار طرح کا ہے اختلاف محض ۔ عذر لاعلمی ۔ کسی دوسرے مقام مین ہونے کا عذر ۔ معاملہ تنازعہ کے وقت وجود نہونے کا عذر رہتا ✦

۵ ۔ عذر خاص ۔ وہ ہے جبکہ مدعا علیہ مطالبہ تسلیم کرے مگر اوس سے بدین وجہ گریز کرنا چاہے کہ وہ ادا کر دیا گیا ہے یا کہ وہ زرنقد اوسنے ہدیۃً پایا ہے ۔ چنانچہ نارد کہتا ہے ۔ جبکہ فریق مخالف دعوی کو جو مستغیث نے لکھکر پیش کیا ہے تسلیم کرے یا بسبب لحاظ کسی وجہ خاص کے وہ اوس سے گریز کرے

[1] قول بیاس بیاد چنتامنی اور ویر متراو دے مین منقول ہے لیکن بیاد چندریو مین ایک مصنف اسم نامعلوم سے منقول ہے ✦

[2] سمرتی چنتامنی اور بیاد چندریو اور سمرتی سار اور بیاد آرنو ستو اور بیاد چندر اور سمرتی چندریکا مین منبع ہے یعنی سب کل تیراور بیادہو پار مین نقل ہے اور بیادہتو مین بطور قول نارد لکھا ہے ✦

[3] کاتیاین سے بیوہار میو کہ اور بیاد چندریو اور سمرتی چندریکا مین نقل ہے اور ناردوسی سمرتی چنتامنی اور سمرتی سار مین منبع ہے اور بیاس سے کل تیراور بیاد متر ایکا مین منقول ہے اور راجاجی سے مادہو پارے مین اور ایک مصنف اسم نامعلوم سے بیاد چندر مین لکھا ہے ✦

Marginal notes:

اقبال کیا ہے

انکار کیا ہے ✦

انکار چار طرح کا ہے

عذر خاص کیا ہے

تو اوسکو عذر خاص کہتے ہین ۱ +

عذر فیصلہ سابق

۱۰ — جبکہ فریق مخالف یہ بیان کرے کہ مدعی نے ثابت ہو کہ دعوی پیش کیا تھا اور وہ خارج ہو چکا ہے تو عذر فیصلہ سابق ہے چنانچہ کا تیان سے اس باب مین لکھا ہے — اگر کوئی شخص جسکے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے اوسی امر کو پھر پیش کرے تو اوسکے جواب مین عذر فیصلہ سابق بیان کرنا چاہیے ۲ +

جواب دعوی تکمیلی

۱۱ چونکہ جواب دعوی کی تکمیل کے واسطے مراتب مذکورۂ الصدر ضرور ہین لہذا جس جواب دعوی مین کہ یہ مراتب نہون وہ محض تقلیدی ہے یہ امر ایک لازمی نتیجہ ہے مگر اوسکی بابت قانون یہ امر بصراحت لکھا گیا ہے — جو جواب دعوی کہ مبہم یا خارج از بحث یا بہت مختصر یا بہت مطول ہو یا جسمین تمام امور متعلق اظہار دعوی کا جواب نہو وہ جواب دعوی نہین ہے جسمین خارجی مراتب کا ذکر ہے یا جو ناتمام یا متناقض یا غیر بدیہی یا لغو ہے وہ جواب دعوی ناقص ہے —

تقریر مبہم +

۱۲ — مبہم جواب دعوی — کی تمثیل یہ ہے مثلاً ایک قرضہ کی نالش مین مدعی کا دعوی ایک سو سورن کا ہو ۳ اور مدعا علیہ تسلیم کرے کہ اوسپر قرضہ ایک سو سورن یعنی ایک سو ماشہ کا واجب ہے — خارج از بحث — مثلاً ایک سو سورن کی نالش مین مدعا علیہ اپنے جواب مین ایک سے مین

---

۱ بیوپار میوکہ اور بیاوستنہ اور سمرتی ساراوتی سمرتی چندرلکا اور بیرمترادوادی اور بیاو آرنوستو اور بیاوچنیدرمین نقل ہے لیکن دیوپار ہے مین سرسرتی سے منقول ہے یا دونون نعین جب تک شال کو نقل ہے چولی تیرو مین نقل ہے

۲ سمرتی چنتامنی اور بیوپار میوکہ او بیاوستنہ اور سمرتی سارا اور بیاو آرنوستو اور بیاوچنیدرمین نقل ہے لیکن کل تیرو اور راومیوپاسے مین برسپتی سے منقول ہے +

۳ نارد کا قول سمرتی چنتامنی اور بیاوستنہ مین نقل ہے لیکن بیوپار میوکہ مین ایک اسم ناسلوم مصنف سے منقول ہے

۴ سونے کا وزن ہے جو سولہ ماشہ کے برابر ہوتا ہے +

کا قرضہ اپنے اوپر تسلیم کرے۔ بہت مختصر۔ مثلاً ایک سو سوران کی نالش
مین مدعاعلیہ جواب دعوی مین پانچ سوران کا قرضہ اپنے اوپر تسلیم کرے۔
بہت طول۔ مثلاً جواب ایک سو سوران کی نالش کے مدعاعلیہ اپنے ذمہ
دو سو سوران کا قرضہ تسلیم کرے۔ یا جسمین تمام امور غیر متعلقہ اظہار دعوی کا جواب
ہو۔ مثلاً سونے اور کپڑے اور اور اشیا کے دعوی مین مدعاعلیہ [illegible] اگر
صرف سونے کا اقبال کرے اور باقی اشیا کا جواب نہ دے۔ جسمین خارجی [illegible]
کا ذکر ہے۔ مثلاً سو سوران کی نالش مین مدعاعلیہ یہ بیان کرے کہ مدعی نے
اوسپر حملہ کیا تھا۔ ناتمام۔ یعنے جسمین ملک و مقام وغیرہ کی تصریح نہو
مثلاً ایک نالش مین جو بابت حصول ایک کھیت کے ہو مدعی اپنے اظہار دعوی
مین بیان کرے کہ کھیت مذکور ضلع وسط شہر بنارس کے مشرق کی طرف واقع
ہے اور مدعاعلیہ اپنے جواب مین علی العموم قبضہ کر لینا ایک کھیت کا بالاتفاق
بیان کرے۔ مغلق۔ مثلاً ایک سو سوران کی نالش مین مدعاعلیہ یہ جواب
دے کہ کیا مین ہی صرف اس شخص کا قرضدار ہون یعنے منشا اس کا یہ ہو
کہ حاکم اعلی یا شیہ یا مدعی بھی کسی اور شخص کے مقروض ہین۔ متناقض۔
مثلاً ایک بات دوسرے کے خلاف ہو۔ مثلاً ایک سو سوران کی نالش مین مدعاعلیہ
جواب یہ دے کہ اوسنے زرنقد تو وصول پایا مگر وہ اوسکا دیندار نہین ہے۔
غیر بدیہی۔ یعنی بباعث استعمال عبارت و ترکیب خلاف قاعدہ صرف و نحو
یا زبان غیر کے محتاج شرح ہو۔ مثلاً اگر ایک شخص پر ایک سو سوران کی بابت
قرضہ کے اوسکے باپ کا ہو نالش ہو اور وہ بجائے اسطرح پر جواب دینے کے
کہ مجھے میرے والد نے بابت سیتہ سوران کے اطلاع نہین دی ہے
بمعنی جواب دے کہ موجب اطلاع قرض لینے والے ہو کے میرے

باپ کی بیوی صورتوں سورتون کی نسبت کچھ نہیں جانتا - لغو - یعنی جو فہم اور عقل سلیم کے خلاف ہو مثلاً قرضہ کی نالش مین مدعی ایک سو سو برس کا اظہار ہی اوسکے دعوی کہے کہ زر مذکور سود پر دیاگیا تھا اور سود وصول ہوگیا ہے مگر اصل نہیں اور مدعا علیہ جواب دعوی مین بیان کرے کہ اوسنے زر سود ادا کردیا ہے مگر زر اصل اوسکو کبھی وصول نہیں ہوا +

۴۰ لفظ جواب دعوی جو بصیغہ واحد مستعمل ہوا ہے اوس سے نتیجہ یہ پایا جاتا ہے کہ عذرات کا اختلاط ناقابل منظوری ہے - جس جواب دعوی مین کہ ایک جزو سے اقبال ہے اور ایک جزو خاص کی نسبت اعتراض اور ایک جزو کی انکار تو وہ جواب دعوی اختلاط کے باعث سے بیجا ہے [1] - عذرات کا اختلاط ناقابل منظوری ہے

یہ قول کاپتاین کا ہے چنانچہ اوسنے ایسے جواب دعوی کے بیجا ہونے کی دلیل پیش کی ہے - ایک مقدمہ مین فریقین پر ثبوت داخل کرنا منحصر نہیں ہوسکتا ہے اور نہ فیصلہ حسب مراد دونوں کے صادر ہوسکتا ہے اور نہ دو جواب دعوی آن واحد مین پیش کیے جاسکتے ہین [2] -

۴۱ لیکن یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ جواب دعوی جسمین انکار اور عذر خاص دونو ہون اوسمین ثبوت فریقین کے ذمہ ہے کیونکہ قول یہ ہے کہ - اختلاف محض کی صورت مین ثبوت مستغیث کے ذمہ ہے اور عذر خاص کی حالت مین ذمہ فریق مخالف [3] لیکن دونوں عذر ایک مقدمہ مین تسلیم نہین کیے جاسکتے مثلاً ایک سو سورن اور نیز ایک سو روپیہ کی نالش مین ایسا - صورت جسمین انکار اور عذر خاص دونوں ہون اور عذر خاص نیز پیش کیا جاسکے +

---

[1] عمر فی جیند رلیکا اور ریوا امید - اور جانز نبدیوا بریر شرارہ وہ اسکے مین منقول ہو +

[2] ایضاً

[3] سیو اور مسیو کہ مین قول نارد منقول ہی گر جانستدلو اور داسپو یا بیلل قول ایک مصنف اسم نام طوم کی منقول ہو

میں جبکہ مدعا علیہ دعوی اول کا انکار کرے اور دوسرے کی نسبت عذر خاص پیش کرے ✣

صورت جسمین عذر فیصلہ سابق اور عذر خاص پیش ہو

۱۵ بخلاف اسکے اگر جواب دعوی میں عذر خاص اور عذر فیصلہ سابق بھی پیش ہو تو مدعا علیہ کو دونوں امور کا ثبوت داخل کرنا چاہیے چنانچہ قول ہے کہ مدعا علیہ جو عذر فیصلہ سابق و عذر خاص پیش کرے تو ثبوت انکار اوسکے ذمہ ہے مثلاً ایک شخص بیان کرے کہ مینے سونا پایا تھا مگر پھر اوسکو واپس کر دیا اور چاندی کی نسبت مجھپر پیشتر بھی نالش ہوئی تھی اوسمین مدعی کا دعوی خارج ہو چکا ہے اگرچہ امر متنازعہ ایک ہے کیونکہ عذر اول کا ثبوت گواہوں اور دستاویزات کی رو سے چاہیے اور عذر دوم کا بذریعہ فیصلہ اور مجوزین کے ✣

صورت جسمین تین یا چار عذر پیش کئے جا سکیں ✣

۱۶ جسمیں جواب دعوی مین تین عذر ہوان اب اوسکا بیان ہوتا ہے — مثلاً ایک سو سونے اور ایک سو روپیہ اور کپڑون کی نالش مین مدعا علیہ اول دعوی کا انکار کرے اور دوسرے دعوی کی نسبت بیان کرے کہ زر مذکور ادا کر دیا گیا ہے اور کپڑون کی بابت عذر فیصلہ سابق پیش کرے جب جواب واحد مین یہ سب عذر پیش کیے جائین تو وہ جواب متعدد نہ ہوگا علی ہذا القیاس نہ وہ جسمین چار عذر ہون ✣

عذرات کسی بہ ترتیب بیان کئے جا سکتے ہیں

۱۷ — مگر چونکہ دعوی مختلفہ کا جواب عذرات مختلفہ کے بغیر نہین ہو سکتا لہذا انکو بہ ترتیب بیان کرنا چاہیے ✣

عذرات کی ترتیب کسی طرح کرنی چاہیے

۱۸ — عذرات کی ترتیب شخصیتین اور حاکمون کی راے پر منحصر ہے تاہم اس صورت مین کہ دو عذر شامل ہون اونمین سے جو عذر اہم ہے اوسکی

---

۱ بیاس اور ہرمیت کا قول میو ار بیوکہ مین مندرج ہے لیکن با بتدیو اور بیا و جیند رکا مین ایک مصنف اسم نامعلوم کا قول لکھا ہوا ہے ✣

نتیجہ پہلے کرنی چاہیے اور بعد ازان اوسکی جو پہلے کی نسبت خفیف ہے ✤

۱۹ جبکہ اقبال ہو مگر بشمول اوسکے کسی خاص امر کی بابت کوئی عذر بھی ہو تو ایسی صورت مین امر تنقیح طلب بلحاظ مذکور کے قایم ہوگا اسواسطے کہ اقبال کیواسطے کوئی ثبوت درکار نہین ہے چنانچہ ہریت کا قول ہو۔ اگر یہ پوچھا جاسے کہ اوس صورت مین جب وہ عذر یعنی انکار محض و عذر خاص پیش کیے جاوین۔ یا کہ اقبال کے ساتھ ایک وامر کی نسبت عذر کیا جاوے تو کونسے عذر کی اول تحقیقات کرنی چاہیے اسکا جواب یہ ہے کہ جو عذر نہایت اہم یعنے انفصال مقدمہ مین موثر ہو اوسکو بطور ایک کے اگانہ جواب دعوی کے سمجھکر اوسکی تحقیقات اول کرنی چاہیے اور اگر باہمی عذرات کی ایسا فرق نہو تو اوس طور پر عمل کیا جاسے [1] یعنی جبکہ عذرات مین کچھ فرق نہو تو اوس صورت مین متخاصمین کی راے کے بموجب اونکی تحقیقات ہوگی ✤

۲۰ جو عذر کہ نہایت اہم ہے۔ اس جملہ کے معنی یہ ہین مثلاً نالش مین جو واسطے حصول ایک سو سورن اور ایک سو روپیہ اور کپڑون کے ہوا ہین اگر مدعاعلیہ اول دعوی کی نسبت اقبال اور دوسرے سے انکار محض و تیسرے کی نسبت کہے کہ مین ادا کر چکا ہون تو اسجگہ انکار محض نہایت بڑا عذر ہے اسلئے ثبوت مدعی سے لیکر اوسکی تحقیقات کرنی چاہیے اوسکے بعد تیسرے عذر کی جو کپڑون کی نسبت ہے اور یہی ترتیب اوس مقدمہ مین بھی ملحوظ رکھنی چاہیے جسمین انکار کے ساتھ عذر فیصلہ سابق یا عذر خاص ہو مثلاً ایک اوسی میل

[1] مہرتی چندریکا اور راومہولیہ اور ہیوماندی کا اور بہاوتندیا اور مہرتی سار مین منقول ہے اور بیوکا مین بطور قول ہریت اور بیاس کے لکھا ہو اور بہادمین بطور قول ایک مصنف اسم نامعلوم کے مندرج ہے اور کل تیرہ مین بطور قول بیاس ✤

اقبال پر بعد تحقیقات عذرات و تصفیہ بحث اور عذرات کیا جاسے ✤

ترتیب اہم عذر بموجب حیثیت تقدیم اور تاخیر ملحوظ کیا جاسے ✤

کے مقدمہ مین جیساکہ اوپر مذکور ہوا مدعا علیہ سونے او چاندی کے قرضہ کا
اقبال اور اوسکے ادا کرنے مین رضامندی ظاہر کرے لیکن کپڑون کی نسبت
انکار یا اونکا واپس کرنا بیان کرے یا یہ کہے کہ کپڑون کی بابت مدعی کو خلاف
پیشتر عدالت سے فیصلہ ہو چکا ہے تو اس صورت مین گو اقبال امر متنازعہ کی
نسبت نہایت موثر ہے مگر چونکہ اوسکے واسطے کچھ ثبوت درکار نہین ہے
ان انکار یا اور عذرات کی اول تحقیقات کرنی چاہیے ٭

جب اگر مدعی کی نسبت دو عذر پیش ہون تو ایسی صورت مین ثبوت مدعا علیہ کے ذمہ ہوگا

۱۴- اگر ایسی صورت مین کہ دو عذر ایک ہی الزام سے متعلق ہون یعنی اگر
ایک شخص دوسرے کی نسبت یہ الزام لگاوے کہ زمانہ خاص مین مدعی کی گائے
گم ہو گئی تھی اب وہ گائے دوسرے شخص کے گھر مین ملی ہے اور مدعا علیہ
یہ کہے کہ مدعی کا بیان جھوٹ ہے کیونکہ جو زمانہ گم ہونیکا کہ مدعی نے بیان کیا ہے
اوسکے پیشتر وہ گائے میرے پاس تھی یا وہ بچہ مدعا علیہ کے گھر مین
پیدا ہوئی تھی تو ایسا جواب دعوی ناقص نہ سمجھا جائیگا کسواسطے کہ وہ تردید
دعوی کے واسطے پیش کیا گیا ہے اور اسمین صرف انکار نہین ہے کیونکہ مدعا علیہ
کو اوس سے اپنے عذر کا استحکام مقصود ہے اور نہ اوسمین کوئی عذر خاص ہے
کیونکہ اوسمین کسی جزو اظہار دعوی کو تسلیم نہین کیا ہے بلکہ یہ انکار بطرز اثبات
کے ہے اور ثبوت اسکا مدعا علیہ کے ذمہ ہے کیونکہ قاعدہ مقررہ کے بموجب
جب مدعا علیہ کو اپنے عذر کا استحکام مقصود ہو تو اوسکا ثبوت اوسی پر منحصر ہے

ثبوت مدعی کے ذمہ نہین ہے ٭

۱۵- لیکن اگر اعتراض یہ ہو کہ یہ امر مدعی کے ذمہ بھی واجب ہو سکتا ہے
جیساکہ انکار کی صورتون مین مقرر ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قاعدہ مذکور
صرف انکار کی صورتون سے متعلق ہے- اس جواب کی تردید مین اگر یہ
کہا جاوے کہ قاعدہ جسکی رو سے ثبوت کسی امر کا مدعا علیہ کے ذمہ ہو وہ بھی

صرف ایک خاص عذر ہی سے تعلق رکھتا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بیان غلط ہے کیونکہ عذر خاص انکار کی بابت ہوتا ہے اور کوئی ایسی شئے نہیں ہے جسکو صرف عذر خاص کہہ سکیں ✦

امتیاز مابین اقبال جزئیت و انکار مخصوص

۴۳ ۔ عموماً عذر خاص مین کچھ اقبال ہوتا ہے اور کچھ انکار مثلاً سود روپیہ کے وصول ہونے سے اقبال ہوا اور اسکے ساتھ ہی ایک ایسا عذر پیش کیا جائے جس سے وہ اقبال بے اثر ہو جاسے لیکن اس مثال مین کسی جزو کا اقبال نہیں ہے اور یہی وجہ امتیاز مابین انکار جزئیت و انکار مخصوص کے ہے چنانچہ اس امرکو ہربیت نے بصراحت لکھا ہے جبکہ جواب دعوی مین انکار اور عذر خاص ہو تو عذر خاص کی تحقیقات اول چاہیے [1] ✦

بحالت انکار پیش کرنے عذر سابق کے ثبوت مدعا علیہ کے ذمہ ہے ✦

۴۴ ۔ اگر عذر انکار و فیصلہ سابق کل شئے دعوی کی نسبت متعلق ہو مثلاً سود روپیہ کے وصول کی نالش مین اگر مدعا علیہ انکار کرے اور عذر فیصلہ سابق بھی پیش کرے تو اس صورت مین بھی ثبوت کا حصر مدعا علیہ پر ہی چنانچہ قول مرقومہ ذیل سے ظاہر ہے ۔ اگر کسی امر کی نسبت انکار کے ساتھ عذر خاص یا عذر فیصلہ سابق بھی پیش کیا جاسے تو مدعا علیہ کو ثبوت داخل کرنا چاہیے [2] کوئی صورت ایسی نہین ہے جسمین صرف فیصلہ سابق کا عذر پیش ہو سکے کیونکہ ایسا امر جواب دعوی متصور نہین ہو سکتا ✦

اقبال فی نفسہ ایک معقول جواب دعوی ہے

۴۵ ۔ اقبال فی نفسہ ایک معقول جواب دعوی ہے کیونکہ جو شئے ثبوت کے واسطے پیش کی گئی ہے اوسکو صحیح قرار دینے سے کچھ ضرورت اسکے ثبوت کی نہین رہتی ہے ✦

[1] ماوہویا ہے اور سمرتی چندریکا مین نقل ہے لیکن کل نسخہ مین بطور قول جاس ✦

[2] ہربیت اور ویاس کا قول ہے جو امسوکر مین مندرج ہے لیکن مادہویا اور چندریکا مین یک مصنف کا نام معلوم کہ قول کسکا ہے

> عذر خاص و عذر ضمیمہ سابق کی صورت میں مدعا علیہ کو اختیار ہے جس عذر کو چاہے پہلے ثابت کرے

۶۹ اگر کسی امر کی نسبت عذر خاص کے ساتھ عذر ضمیمہ سابق کا بھی پیش کیا جاوے مثلاً ایک شخص پر کسی شخص نے سو روپیہ کی نالش کی ہو اور مدعا علیہ جواب میں روپیہ کے پانے کا اقبال کرے مگر ادا کر دینے یا تجویز ضمیمہ سابق کا عذر پیش کرے تو اس صورت میں مدعا علیہ کو اختیار ہے چاہے جس عذر کو اول ثابت کرے ❊

> طرفین بانہ واحد عذر پیش نہیں کر سکتے

۷۰ لیکن کسی صورت میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک مقدمہ میں طرفین بانہ واحد عذر پیش کریں

فصل چھٹی

بار ثبوت و تجویز کے بیان میں

> ثبوت بجواب اصل دعوی کے جواب دعوی کے ثبوت گذرانا چاہئے

۱ چونکہ دعوی کا استحکام وجہ ثبوت پر منحصر ہے لہذا اس باب میں کہ وجہ ثبوت کس کو پیش کرنا چاہیے یہ لکھا ہے کہ مدعی یا کو چاہیے کہ اس شئے کی نسبت جسکا ثبوت درکار ہے فوراً شہادت قلمبند کرے بعد گذر جانے جواب دعوی کے دعوی دار اپنی اوس شخص کو جسپر امر متنازعہ کا ثابت کرنا واجب ہے فوراً اور بلا توقف اپنی شہادت اپنی اوس شئے کو جس سے امر مذکور کا ثبوت ہوتا ہے لکھے ۔ اس حکم سے کہ فوراً لکھے یہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ جواب دعوی کے داخل کرنے میں بعض اوقات توقف چاہیے چنانچہ اسکا آگے بیان ہوگا ۔ چونکہ جواب دعوی کی نسبت تاکید نہیں ہے کہ وہ بلا التوا داخل کیا جاوے جیسا کہ شہادت ثبت کرنے کی صورت میں ہو تو اسکا منشا یہ معلوم

۱ جاگیر ایک سے مرتی چند لکیا اور بو پار سیوا اور بادشاہ ہے اور دیک لیکھ او رسیوں بھی میں نقل ہے اور نیز صدر اور شن روپ اور میں صیغہ ذیل بھی اوسی سے نقل کیا ہے ❊

ہوتا ہے کہ بعض اوقات بموجب اس مسئلہ کے جب کوئی امر ایک طور پر بیان کیا گیا ہو تو تعبیر اوسکی دوسری طور پر نہیں ہوسکتی۔ مدعی کو جواب داخل کرنے میں توقف ہوگا۔

۴۲ اس ہدایت کی رو سے کہ دعویدار اپنی شہادت کو تمام بند کرے یہ نتیجہ اوٹھتا ہے کہ جس شخص کو کوئی امر ثابت کرنا ہے وہ اوس امر کی نسبت کل شہادت تحریر کرے چنانچہ اگر عذر فیصلہ سابق پیش کیا جاوے تو اوسکا ثبوت دیا جانا چاہیے کیونکہ یہی امر واجب الثبوت ہے اور جو شخص ایسا عذر پیش کرے وہ دعویدار ہے پس مدعا علیہ دعویدار متصور ہوگا اور اوسکو وجہ ثبوت داخل کرنا چاہیے۔ چونکہ عذر خاص بھی ایک امر واجب الثبوت ہے پس جو شخص اس عذر کو پیش کرے وہ دعویدار ہے اور اوسی پر وجہ ثبوت گذرانا واجب ہے ٭

جب عذر فیصلہ سابق یا عذر خاص پیش ہو تو مدعا علیہ کو ثبوت پیش کرنا چاہیے ٭

۴۳ لیکن انکار محض کی صورت میں مدعی دعویدار ہے اور وجہ ثبوت کا پیش کرنا اوسی پر منحصر ہے پس معلوم ہوا کہ اس ہدایت کے استعمال سے کہ دعویدار اپنی شہادت تمام کرے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو کسی امر کا ثابت کرنا ہے وہی اوسکو ثابت کریگا اور شخص دیگر نہیں ٭

انکار محض کی صورت میں مدعی کو ثبوت پیش کرنا چاہیے ٭

۴۴۔ اسی وجہ سے چونکہ اقبال کی صورت میں کسی امر کا ثابت کرنا نہیں ہے اور نہ فریقین کو کوئی دعوی رہتا ہے تو ایسی صورت میں پیش کرنا وجہ ثبوت ضرور نہیں ہے اور مقدمہ کا اختتام ہوجاتا ہے چنانچہ ہدایت فوجداری باب میں صراحت یہ کہا ہے کہ اگر عذر خاص یا عذر فیصلہ سابق پیش کیا جاوے تو مدعا علیہ کو وجہ ثبوت داخل کرنا ہوگا اور انکار محض کی صورت میں مدعی کو اور اقبال کی صورت میں کوئی امر تنقیح طلب نہیں ہے ٭ [1]

اقبال کی صورت میں کوئی وجہ ثبوت درکار نہیں ہے ٭

---

[1] کلو ہتیر و جلد بیاس کا قول ہے اور ہمارا یہ کہنا بطور قول بیاس اور ہدایت کی سند ہے لیکن ہدایت ... اور ... رکھا ہے بطور قول ایک مصنف اسم نامعلوم کے ٭

و نتیجہ ثبوت پیش کرنے کے بعد تجویز ظاہر ہونی چاہیے +

۵ — اگر وہ صحیح ہے تو وجہ ثبوت داخل کرنے والے کے حسب مراد مقدمہ فیصل ہوگا ورنہ خلاف اسکے ظہور مین آئیگا ـــ۱ —— ۲ ـــ اس جگہ ثبوت تحریری و زبانی وغیرہ مراد ہے اور بیان اصل مرکا یہ ہے کہ اگر کوئی فریق صداقت اپنے دعوی کی بذریعہ شہادت زبانی یا تحریری کے ثبوت کو پہونچائے تو مقدمہ حسب مراد اوسکے فیصل ہوتا ہے یعنی نالش اوسکی سرسبز ہوتی ہے بخلاف اسکے اگر وہ ایسا نکر سکے تو وہ مغلوب ہوتا ہے یعنی دعوی اوسکا زایل ہو جاتا ہے ⁂

فصل ساتوین

خلاصہ مضامین سابقہ کے بیان مین

خلاصہ +

۱ بعد مختصر بیان کرنے مقدمہ کی اصل سے مصنف متاکھیرا نے خاتمہ مین اس مضمون کو بطریق اختصار بکر لکھا ہے — مقدمہ کی ترتیب بلحاظ جملہ اقسام دعوی کے چار مدارج پر منقسم ہے — ۲ مقدمہ جسکا اسجگہ ذکر ہے اوسی مقدمہ سے مراد ہے جسکی تحقیقات کا راجہ کو حکم ہے اور ترتیب اسکی بلحاظ جملہ اقسام دعوی یعنی مقدمات قرضہ اور اور معاملات کے چار مدارج پر منقسم ہے ⁂

مدارج اربعہ مقدمہ

۳ — مستغیث کا اظہار دعوی فریق مخالف کے سامنے لکھا جاے

---

۱ یاگیلک کے قول کا اخیر اشلوک ہے جو سمرتی چنتامنی اور ریاوتند یو اور ویکت اور سبودھنی مین نقل ہے اور ملم بھٹ اور متر مصر نے بھی اوسکو نقل کیا ہے ⁂

۲ سمرتی چندریکا مین یاگیلک سے منقول ہے +

اسکو درجہ اول یا ــــ اظہار دعوی ــ کہتے ہین ــ جواب دعوی اوس فریق کا جسنے اظہار دعوی سنا ہے مستغیث کے سامنے قلم بند ہو ــ یہ دوسرا درجہ ہے اور اسکو جواب دعوی کہتے ہین ــ دعویدار کو چاہیے کہ جس امر کو ثابت کرنا چاہتا ہے اوسکی نسبت شہادت قلم بند کرے ــ یہ تیسرا درجہ ہے اور اسکو وجہ ثبوت کہتے ہین ــ اگر وہ صحیح ہے تو دعویدار کے حسب مراد مقدمہ فیصل ہوگا ورنہ خلاف اسکے ــ یہ چوتھا درجہ ہے اور اسکو تجویز کہتے ہین چنانچہ اس باب مین قول ہے کہ ــ مقدمہ اوسکو کہتے ہین جسکے ذریعہ سے اون تنازعات کی نسبت جو اشخاص کے باہم واقع ہون قانون یا انصاف کی بنا پر فیصلہ صادر ہو ــ [1] اور اسکے چار مدارج ہین یعنے اظہار دعوی و جواب دعوی و ثبوت دعوی و تجویز دعوی اور یہی چار مراتب مقدمہ کے مدارج اربع ہین ؎

[2] ــ لیکن چونکہ اقبال کی صورت مین ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہین ہے اور نہ دعوی کا ثابت کرنا ہوتا ہے تو اس صورت مین کوئی امر تنقیح طلب نہین ہے اور مقدمہ کے صرف دو درجے ہوتے ہین +

ف اقبال کی صورت میں استثناء +

[3] بعد داخل ہونے جواب دعوی کے حاکمون کا غور کرنا اس امر کے دریافت کرنے مین کہ وجہ ثبوت کا پیش کرنا فریقین سے کسکے متعلق ہے ایسا امر نہین ہے جو مقدمہ کا ایک علحدہ درجہ متصور ہو کیونکہ مصنف واجب التعظیم نے ایسا نہین لکھا ہے [4] اور نہ یہ فریقین پر چھوڑ کر منحصر رکھا گیا ہے ــ مقدمہ کا بیان اسطور پر ختم ہوا ہے +

ف عدالت کا غور کرنا ایک علحدہ درجہ مقدمہ کا قرار نہین دیا گیا ہے +

---

[1] اوہیوپلے اور ہمر تی چند رلیکا +

[2] ہیو بار میوک اور ہمر تی چند رلیکا مین اور اپرادت نے ایسا لکھا ہے +

[3] جاگسیلاک +

باب فوا

تعارض الزام کے بیان مین

فصل پہلی

ف امتناع تعارض الزام وغیرہ +

مصنف متاچھرا نے اوس ضابطہ کی نسبت جو کل مقدمات مین جاری ہے ایک عام تمہید تحریر کرکے اب ادن بعض قواعد مختص کا بیان کیا ہے جو خاص مقدمات مین ملحوظ ہونے چاہئین - جو شخص کہ کسی علت مین ماخوذ ہو کر بریت کے اظہار دعوی سے صفائی اپنی حاصل کر سکے وہ مجاز تعارض الزام نہوگا علی ہذا القیاس جو شخص کہ ایک الزام مین ماخوذ ہو اوسکی نسبت کوئی اور الزام پیش نہین ہوسکتا اور مستغیث مجاز نہین ہے کہ کوئی امر اپنے اصل استغاثہ سے خارج بیان کرے ۱

ف شرح جزو اول قول مندرجہ بالا +

۲ اظہار دعوی سے مراد ہے وہ الزام جو کسی شخص کی نسبت قایم کیا جاوے اور جو شخص کہ کسی علت مین ماخوذ ہو صفائی یا برأت اپنی حاصل کر سکے وہ مستغیث کی نسبت مجاز تعارض الزام نہوگا ۲

ف عذر تعارض الزام اوسوقت نہین جائز ہو کہ جب اوس سے بریت لازم آتی ہو

۳ لیکن یہ اعتراض مانع پیش ہونے اوس عذر کا نہین ہے جو فیصلہ سابقہ پر مبنی ہو کیونکہ گو ایسا عذر کسیقدر داخل تعارض الزام ہے مگر اوس

---

۱ قول جاگیابلک منقولہ ادہو یا ودے وہمرتی چندرکا ومرتی سار و دیپکلیکا وسبودہنی و علم بحث ومترجم

۲ تعارض الزام کے معنے یہ ہین کہ الزام کو مقابلہ مین الزام پیش کیا جاوے + من مترجم +

سے مدعا علیہ کی بریت لازم آتی ہے پس اس تحریر سے یہ واضح ہے کہ جسکی نسبت پیش ہونے ایسے الزام کے ہے جس سے الزام پیش شدہ کی تردید متصور ہو ✤

بیان تحریر وغیرہ قول مندرجہ بالا ✤

۴ مصنف مذکور مدعا علیہ کی نسبت حسب تصریح بالا قیود بیان کرکے چند مراتب مستغیث کی نسبت لکھتا ہے مدعی مجاز نہوگا کہ جو الزام کہ ایک شخص کی نسبت پیش ہو چکا اور وہ اپنی صفائی کر سکا ہو اوسی الزام کو شخص مذکور پر دوبارہ پیش کرے اور نہ مدعی خلاف اوس بیان کے جو وقت پیش کرنے دعوی کے ہوا ہو یا خارج اوس سے کوئی امر ظاہر کر سکیگا چنانچہ اس باب میں یہ حکم ہے کہ جو کچھ کہ وقت پیش ہونے اصل دعوی کے بیان کیا جاوے وہی وقت تحریر ہونے اظہار دعوی کے بجنسہ و بلفظہ قلمبند ہونا چاہئے ✤

جواب اعتراض

۵ درحالیکہ اوپر تاکید کی گئی ہے کہ جو بیان مدعا علیہ سے روبرو قلمبند کیا جاوے وہ بجنسہ مطابق اصل دعوی کے ہونا چاہئے تو یہ اعتراض پیش ہو سکتا ہے کہ مکرر لکھنا اسبات کا فضول ہے کہ بیان سابقہ سے کوئی امر متخالف بیان نہ کیا جاوے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ قول اولی میں صرف یہ حکم ہے کہ جو کچھ کہ مدعی نے وقت پیش کرنے اپنے دعوی کے بیان کیا ہو وہی بجنسہ قلمبند ہونا ضرور ہے نہ یہ کہ مدعی اوسی دعوی میں بیان متخالف پیش کرے مثلاً اگر مدعی وقت رجاع اپنے اصل دعوی کے مظہر ہوا ہو کہ فلان شخص کے ذمہ میرا سو روپیہ معہ سود یافتنی ہے تو اوسکو مقابلہ طرف ثانی وقت تحریر ہونے اپنے اظہار دعوی کے یہ بیان نہیں کرنا چاہئے کہ زر مذکور بابت سو تھان پارچہ کے معہ سود یافتنی ہے ✤

فرق مابین قول اول و قول ثانی

۶ اگر مدعی ایسا کرے تو اوس سے اختلاف دعوی لازم آتا ہے اور اوسکے

پاداش مین مقدمہ خارج اور جرمانہ عاید ہونا چاہئے لیکن جو قول کہ مانع پیش ہونیکے سمجھو
ایسے کسی امر کا ہے کہ اصل دعوی حد سے خارج ہو اوسی مین نیز واسطے تبدل
نوعیت دعوی کے گو منشا دعوی بدستور قایم رہے امتناع ہے مثلاً مدعی بوقت
رجوع کرنے اپنے اصل دعوی کے یہ بیان کرے کہ فلان شخص نے مجھسے
سو روپیہ سودی قرض لیا تھا اور وہ ادا نہین کرتا۔ اور بوقت تحریر ہونے
اظہار دعوی کے مدعی مذکور مظہر ہو کہ میرے طرفشانی اوسنے زر مذکور بطریق زبردستی
لے لیا تھا۔ پس پہلے قول مین درباب پیش کرنے امر جدید کے امتناع
ہے اور پچھلے مین درباب تبدل منشا نالش کے ✤

ت قول نارد ✤

۷ ۔ قول نارد کا اس باب مین صاف یہ ہے کہ۔ جو شخص اپنے اصل دعوی
سے انحراف کرکے اوسکو دیگر وجوہ پر مبنی کرتا ہے نالش اوسکی بوجہ غلط ہونے
اوسکے بیانات دعوی کے خارج ہونی چاہئے [1]

ب نالش کہ خارج ہونے سے عدم جواز دعوی لازم نہین آتا ✤

۸ ۔ جس شخص کی نالش خارج ہو اور جرمانہ عاید ہونا چاہئے لیکن خارج ہونے
کی وجہ سے قطعی حرمان سے دعوی لازم نہین آتا۔ پس مقصود اس حکم
امتناعیہ متذکرہ بالا کا۔ جو شخص کسی علت مین ماخوذ ہو کر صفائی اپنی مدعی کو
اظہار دعوی سے حاصل نکر سکے۔ الخ۔ صرف یہ ہے کہ لوگ متنبہ ہو کر غلطی بجہت
نکرین لیکن یہ قول نسبت جواز اصل دعوی کے موثر نہین ہے چنانچہ اسی
سے ایک حکم بالعدمین یہ لکھا ہے کہ۔ راجہ سہویات سے قطع نظر کرکے
مقدمات دیوانی و فوجداری کی نسبت نیک عملی کے ساتھ تحقیقات کرے۔ [2]

---

[1] منقولہ سمرتی چندرکا و بیوہار میوکہ اور بیاد تندیو اور بیرمترادوا ڈوکا پتر و مادھویات ✤

[2] قول ما گلبا کہ منقولہ سمرتی چنتامنی اور بیاد تندیو اور سبودہنی اور روپیہ کاکلک اور وغنوروب ومتر مصر و بلم بھٹ ✤

۹ یہ قول جو اوپر لکھا گیا اوسکو مقدمہ دیوانی سے متعلق سمجھنا چاہیے کیونکہ مقدمہ فوجداری مین وقوع غلطی مضر ہے چنانچہ نارو کا یہ قول ہے کہ غلطی لفظی جملہ مقدمات دیوانی مین مضر نہین ہے یعنی اگر ایسی غلطی مقدمات اغوا کرنے کسی شخص یا قرضہ یا ملکیت اراضی کے واقع ہو تو مدعی پر جرمانہ ہونا چاہیے مگر اصل دعوی اسکا ساقط نہین ہو سکتا — ۱ اس قول سے یہ مراد ہے کہ جملہ مقدمات دیوانی مین جنسے کارروائی فوجداری کا تعلق نہو وقوع غلطی لفظی یا طور سہو مضر خواہ مسقط دعوی نہین ہے یعنی اصل دعوی باطل نہین ہوتا اور تمثیل جو دی گئی ہے وہ اغوا وغیرہ کی ہے ✚

فرق درمیان اثر دیوانی و استغاثہ فوجداری ✚

۱۰ جیسا کہ مقدمات اغوا یا قرضہ یا ملکیت اراضی مین سہو ظاہر ہونے سے مدعی مستوجب جرمانہ ہوتا ہے لیکن اصل دعوی اسکا باطل نہین ہوتا ہے ویسا ہی جملہ مقدمات دیوانی مین تصور کرنا چاہیے کیونکہ تخصیص الفاظ مقدمات دیوانی — سے یہ مستنبط ہے کہ استغاثہ فوجداری مین وقوع غلطی مقدمہ کے نسبت مضر ہے مثلاً ایک شخص وقت پیش کرنے اصل استغاثہ کے بیان کرے کہ مجکو مدعا علیہ نے سر پر لات ماری اور وقت تحریر ہونے بیان استغاثہ کے مظہر ہو کہ میرے پانو پر صدمہ مارا تھا ایسی صورت مین مستغیث پر صرف جرمانہ ہی نہین ہوگا بلکہ اوس کی نالش بھی خارج کی جاویگی ✚

وقوع غلطی در استغاثہ فوجداری ہو نہ اثر دیوانی ✚

۱۱ قاعدہ جو مشعر امتناع تعارض الزام قبل تردید علت کے ہے اوسمین ایک استثنا کیا گیا ہے یعنی — مدعا علیہ مجاز ہے کہ مقدمات عمل بیجا و حملہ مین الزام کے مقابلہ مین الزام پیش کرے ۲ ✚

استثناء نسبت قاعدہ تعارض الزام ✚

---

۱ منقول ہوا ہے کہ او بیجا و تندیو اور بیر مستراو واسطے اوداو ہوا ہے ✚

۲ قول جالبلاک منقول یہ بیجا و تندیو ہوا ہے اور بیر ترقی چند لکا اور دبیک لکیہ صبو بنی اور تین مدت بیتر ہو و علم

تشریح

۱۲ اون استغاثون مین جو بابت عمل بیجا یا ہوان تمام اس سے کہ وہ قولی ہو یا فعلی اور نیز مقدمات حملہ مین یعنی جب ارتکاب اوسکا بذریعہ یا آلات حرب کے کیا جاوے تعارض الزام جائز ہے یعنی مدعا علیہ مجاز ہے کہ قبل تردید اوس علت کے جو اوسپر قایم ہوئی ہو مدعی کی نسبت الزام پیش کرے

جواب اعتراض

۱۳ لیکن یہ اعتراض پیش کیا جاسکتا ہے کہ ایسی صورت مین مخاصمت دو میانون کی زمانہ واحد مین ناممکن ہے کیونکہ بصورت ہونے تعارض الزام کے دوسرا استغاثہ پیدا ہوتا ہے اور الزام ثانی بوجہ اسکے کہ وہ مشعر تردید الزام اول نہین ہے جواب نالش متصور نہین ہو سکتا ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ تعارض الزام بغرض تصفیہ دو مختلف عذرات کے نہین کیا جاتا بلکہ بغرض تخفیف سزا یا محفوظ سزاے شدید سے +

تمثیل

۱۴ مثلاً اگر ایک شخص کو بابت عمل بیجا یا حملہ کا استغاثہ پیش کیا جاوے اور مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ پہلے مستغیث سے زیادتی ہوئی تھی تو اس صورت تخفیف سزا ممکن ہے چنانچہ نارو کا قول ہے کہ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو پہلے زیادتی کرے وہ زیادہ مجرم ہے اور جو بعد ازان حملہ آور ہو وہ بھی خطاوار ہے لیکن جس شخص سے ابتدا ہو وہ مستوجب زیادہ سزا کا ہے لیکن قول مندرجہ ذیل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب طرفین سے ایک ہی زمانہ مین برابر زیادتی ہو تو سزا مین کچھ فرق نہین ہے [1] اور وہ قول یہ ہے کہ اگر طرفین مین کوئی امر فارق نہ پایا جاتا ہو اور عمل بیجا و حملہ اور زیادتی دونون طرف سے بزمانہ واحد برابر وقوع مین آئے تو جانبین کو سزا مساوی ہوگی +

[1] ڈونڈیو کیہ و سمرنی مینڈ ریکا و بیر ہترا و دالے +

اعادہ بیان ہائے ۱۵ اگرچہ سماعت و فیصلہ مقدمات ... سے ہے لیکن مقدمات حملہ وغیرہ مین تعارض الزام جایز ہے ورنہ یہ امر مقدمات قرضہ اور مثال ہکو فضول ہے۔ المختصر اس فصل مین جو قانون جو اہل خصومت سے متعلق ہے بیان کیا گیا اب حاکمون اور پنچون کی خدمات منصبی کا بیان ہوگا +

فصل دوسری

احکام اثنا تجویز مقدمہ کے بیان مین

لینا ضمانت کا واسطے ایفا فیصلہ کے +
۱ - متخاصمین سے ایک ضامن معقول بغرض ایفا فیصلہ کے لیا جائے۔ ۱ - متخاصمین - سے مراد ہی مدعی اور مدعا علیہ اور - ضامن معقول - عبارت ہے اوس شخص سے جسکو مثل مدعی و مدعا علیہ کے معاملہ سے تعلق ہو۔ متخاصمین یعنی مدعی اور مدعا علیہ سے ایک قایم مقام بغرض ایفا فیصلہ یا واسطے ادا سے زر یا اوس جرمانہ کے جو کل کاروائی مقدمہ مین تجویز حاکمان اور پنچون کے عاید کیا جاسے لینا چاہیے +

دستور ذرا نے حفاظت کرنے متخاصمین حراست مین ہین
۲ اگر امر مذکورہ بالا ناممکن ہو تو چند اشخاص واسطے حراست متخاصمین کے مقرر رہون اور اونکی خوراک روزانہ کا صرف متخاصمین ذکو دین چنانچہ کاتیاین کا یہ قول ہے کہ - اگر کوئی فریق ضامن معقول بہم نہ پہونچا سکے تو وہ حراست مین رہے اور اپنے حارسان کو روزانہ وقت اخیر ہونے دن کے مزدوری ادا کرے

۲ قول جاگویلک مندرجہ بیوہار میوکہ سبوونی اور بیاد تندیو و یک لیکہ اور منقولہ وتس رتن معرو بم بھٹ +

۲ منقولہ بیوار میوکہ اور بیاد تندیو اور بیرترا ودانے اور ویک لیکہ وباد ہو یاسے +

غرض کہ قاعدہ یہ لینے ضمانت کا متخاصمین سے اوپر تجویز ہوا اور اب مقصود اس طریقہ کا بیان کیا جائیگا +

فصل تیسری

مقدمات قرضہ کے تجویز کے بیان مین

ف اگر مدعا علیہ مغلوب ہو تو کیا تجویز ہونی چاہیے +

ا — اگر مدعی اپنا بیان ثابت کرے اور مدعا علیہ اوس سے منکر اور مغلوب ہو جاوے تو مدعا علیہ مذکور زر دعوہ اور اوسیقدر روپیہ راجہ کو ادا کرے —

جو شخص جھوٹا دعوی پیش کرے اوسکو اپنے دعوی سے دو چند روپیہ ادا کرنا چاہیئے[1] اگر مدعا علیہ دعوی متلزمہ مدعی سے منکر ہو کر مغلوب ہو جاوے یا از روے گواہی گواہان خواہ بلحاظ دیگر ثبوت کے مجبور ہو کر دعوی کو تسلیم کرے تو وہ مدعی کو زر دعوہ اور اوسیقدر روپیہ راجہ کو بطور جرمانہ ادا کرے گا +

ف اگر مدعی اپنا دعوی ثابت نکر سکے تو کیا تجویز ہونی چاہیے

۲ لیکن اگر مدعی اپنا دعوی ثابت نکر سکے تو وہ جھوٹا دعوی دار قرار پاتا ہے اور اس جہت سے اوسکو زر دعوہ کا دوچند روپیہ راجہ کو بابت جرمانہ کے ادا کرنا چاہیئے اور یہی قاعدہ اوس صورت سے بھی متعلق ہے کہ جب مدعا علیہ کا عذر فیصلہ سابقہ پر مبنی ہو یا اوسنے عذر خاص پیش کیا ہو۔ اگر ان صورتون مین مدعی امر واقع کو چھپا وے اور مدعا علیہ غالب رہے تو مدعی راجہ کو زر محصلہ کا دوچند بابت جرمانہ کے ادا کریگا۔ لیکن اگر مدعا علیہ صادر ہونا فیصلہ سابقہ کا اپنے حق مین اور عذر خاص ثابت نکر سکے تو وہ جھوٹا

[1] قول جاگیاولک منقولہ بیاد تند یو او بہرپتی او واے اور ہرتی مینڈ ریکا و دیپکہ کلیکھہ وسیو ہنی اور ونش روپ و متر ممر لم بھٹ +

دعویدار قرار پاتا ہے اور مدعی غالب آتا ہے ایسی صورت مین مدعا علیہ جب
ہوگا کہ مدعی کو زر مدعوبہ اور راجہ کو جرمانہ دوچند زر مذکورہ کا ادا کرے اور اقبال
کی صورت مین جرمانہ نہین ہے ✣

۲ قول منقولہ بالا صرف مقدمات قرضہ سے متعلق ہے کیونکہ تنازعون جو باقی
باقی دیگر مقدمات سے متعلق ہین علیحدہ کیا گیا ہے اور یہ قول سب مقدمات
کی نسبت موثر نہین ہے سوا اسکے کہ جن مقدمات مین مال کا دعوی ہوگا
اونکی نسبت یہ قول صادق نہین آسکتا ۔ اور اگرچہ ایک حکم خاص مدین عبارت
کہ راجہ مدیون سے روپیہ دلائیگا الخ (۱) موجود ہے اور وہ مقدمات
قرضہ سے بھی متعلق ہے لیکن اسمین ایک فرق ہے کہ اوسکا بیان آئندہ
کیا جائیگا ۔ ✣

ف قول منقولہ بالا صرف مقدمات قرضہ سے متعلق ہے

۳ یا قول منقولہ بالا کا کل مقدمات سے متعلق ہونا تسلیم کرکے تعمیم اوسکی
بصورت ذیل کیجاوے یعنی اگر مدعا علیہ دعوی سے منکر ہوا اور ثبوت مدعا
مدعی سے مغلوب ہوجاوے تو وہ جرمانہ بقدر بنا ہے دعاوی متعدد ادا کریگا
اس صورت مین لفظ انفصال یعنی اور جو قول مندرجہ دفعہ اول مین واقع
ہوا ہے تاکیداً اور لفظ راجہ مکرر مستعمل ہوسکتا ہے ۔ اگر مدعی اپنا
بیان ثابت نکرسکے تو وہ جھوٹا دعویدار قرار پاتا ہے اور وہ بقدر دوچند
اوس جرمانہ کے جو ہر بنائ نالش کے واسطے معین ہے جرمانہ زر نقد ادا
کریگا ۔ اس صورت سے بھی مثل صورت متذکرہ بالا کے قاعدہ
مذکور نسبت عذر فیصلہ سابقہ اور عذر خاص کے متعلق ہے ✣

ف یا اس قول کو بتعمیم منقول کیا جاوے کہ وہ جملہ مقدمات سے متعلق سمجھا جاوے ✣

---

(۱) قول جاگیولک منقولہ ویپک لیکہ اور بیاو بھنگارنو اور بیاو آزنوستھو اور راد مہا یسے
وسمرتی چندریکا ✣

فصل چوتھی

قاعدہ خاص جوابدعوی کے بیان مین

نتیجہ قول سابق سے مستنبط کیا گیا +

۱ اس حکم سے کہ مدعی نسبت اوس امر کے جسکا اثبات منظور ہو فوراً شہادت قلمبند کرے ۔ یہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ جواب کے ادا کرنے مین کسیقدر توقف روا رکھا گیا ہے + ۱

مستثنیات +

۲ لیکن اس حکم کی نسبت یہ استثنا کیا گیا ہے کہ جب جرم کبیرہ اور سرقہ اور حملہ اور عمل جادو کے مقدمہ مین جیسا بنائے خصومت ایک گائے کی نسبت ہو اور اتہام اور تقدیم حملہ اور عورات کے مقدمون مین مدعا علیہ کو چاہئے کہ فوراً تردید پیش کرے ۲ اور دیگر صورتون مین حسب چاہے +

تشریح قول مندرجہ بالا +

۳ — جرم کبیرہ — سے جسم وغیرہ پر بذریعہ زہر یا ضرب کے صدمہ پہونچانا مراد ہے — سرقہ سے — چوری مراد ہے — حملہ اور عمل جادو — سے یہ عبارت ہے کہ ذات یا حیثیت کی نسبت ضرر پہونچایا جاوے — گائے — سے مراد ہے دودھ دینے والی گائے — اتہام — سے مراد ہے ایسا الزام جس سے ذات یعنی قومیت مین فتور لازم آوے — تقدیم حملہ — سے عبارت ہے اقدام نسبت جان یا مال کے — عورات سے مقصود ہے کنبہ کی عورات اور کنیزان ۔ عورات کے مقدمات سے حیثیت کی بحث متعلق ہوتی ہے اور کنیزون کے مقدمات

---

۱ قول جاگیالک منقولہ وینک لیکھہ ولیم جٹ +

۲ ایضاً +

سے اس کی۔ مدعا علیہ کو چاہیے کہ فوراً تنزودیہ پیش کرے اس سے یہ مراد ہے کہ جواب دعوی فوراً داخل ہو اور توقف کیا جائے۔ دیگر سمرتون سے یہ مراد ہے کہ دیگر مقدمات میں توقف نسبت داخل کرنے جواب دعوی کی متخاصمین یا مشیرون اور حاکمون کی راے پر منحصر رکھا گیا ہے +

فصل پانچوین

علامات دروغگوئی کے بیان مین

تفصیل علامات دروغگوئی +

۱ — ایک حالت پر قایم نرہنا — گوشہ لب چاٹنا — پیشانی پر عرق آنا — چہرہ کا رنگ متواتر متغیر ہونا — دہن کا خشک ہوتا — گفتگو میں لغزش کرنا — اکثر ایک قول دوسرے قول کے خلاف کہنا — آنکھ اوٹھا کر اوپر نہ دیکھنا یا جواب نہ دینا — مونھہ کاٹنا — از خود طاری ہونا تغیرات کا طبیعت یا کلام یا جسم یا حال میں — جس شخص میں یہ امور پاے جائیں عام اس سے کہ وہ مدعا علیہ ہو خواہ گواہ وہ جھوٹا متصور ہوگا

تفسیر قول مندرجہ بالا +

۲ — از خود طاری ہونا تغیرات کا — اگر کسی شخص پر ایسے تغیرات خوف یا کسی اور وجہ طبیعی سے طاری نہو — تو عام اس سے کہ وہ طبیعت یا کلام یا جسم یا حال میں واقع ہون — دال ہونگی اس امر پر کہ شخص مذکور خواہ وہ مدعا علیہ ہو یا گواہ جھوٹا ہے +

تشریح مزید +

۳ — بعد اس بیان کے مصنف ان تغیرات کا حال تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے — ایک حالت پر قایم نرہنا یعنی جو شخص کہ ایک جگہ نرہ سکے

۱ قول کاتیاین کہ اکثر ایک قول کہیں اور دوسرا قول دیگر وغیرہ یعنی و دیکھ ملبہ واپرادتیا و سرمغمر و بلم ہمیشت اور دس روپ +

گوشہ لب چاٹنا — یعنی جو شخص کہ نوک زبان لبون سے گوشون کی طرف پھیراوے — یہ صورتین تغیرات حال کی ہین +

ف تشریح مزید +

۴ — پیشانی پر عرق آنا — یعنی جسکی پیشانی پر پسینہ کے قطرے ہون — چہرہ کا رنگ متواتر متغیر ہونا — یعنی چہرہ کا سیاہ سے سفید ہوجانا — یہ صورتین تغیرات جسم کی ہین — دہن کا خشک ہونا اور گفتگو مین لغزش کرنا — یعنی جو گفتگو مین تامل کرے اور جسکے مونہ سے آواز بمشکل نکلے — اکثر ایک قول دوسرے قول کے خلاف کہنا — یعنی جس شخص کے کلام مین نہایت اختلاف ہو — یہ صورتین تغیرات کلام کی ہین — آنکھ اوٹھاکر اوپر نہ دیکھنا یا جواب نہ دینا — یعنی جو صاف جواب نہ دے سکے اور جب اوسکی طرف دیکھا جاوے تو وہ آنکھ مقابل نکرسکے — یہ علامت تغیر طبیعت کی ہے — مونھہ کا ٹیڑھا یعنی سکیڑنا اور لٹکا — یہ بھی ایک تغیر جسم کی صورت سے +

ف علامات مذکور تحقیق یا عزل مقدمہ نہین ہین +

۵ ان علامات سے صرف احتمال جھوٹ متصور ہے نہ امر تحقیقی کیونکہ یہہ تمیز کرنا دشوار ہے کہ وقوع تغیرات کسی سبب سے ہوا یا از خود اور اگر کوئی عقیل آدمی اس امر مین تمیز بھی کرسکے تو بھی اس سے مغلوب ہونا اوس کا لازم نہین آتا جیسے ایسی کیفیت طاری ہو جیسے کہ باوجود ظاہر ہونے احتمال مرگ کسی شخص کے کر یا کرم اوسکا نہین کیا جاتا ویسے ہی گو ان صورتون مین احتمال اسباب کا ہو کہ جس شخص پر ایسے تغیرات طاری ہون وہ متعلق ہوگا لیکن یہ امر مغلوب ہونیکا قرینہ متصور نہین ہوسکتا +

ف مقدمات مستوجب جرمانہ واخراج قبل تجویز +

۶ علاوہ اوسکے — جو شخص کہ اختیاری سے کسی مشتبہ مقدمہ کو فیصل کرے اور بھاگ جاوے اور جو طلب ہوکر خاموش رہے مستوجب مغلوب ہونے اور جرمانہ کا ہے — اے

ملتقط چنبلک منہ دعبہ و پیک لیکہ وسمیو دھنی اور منقولہ وفق روپیا ور بحث اور ایراوت اور شمرقر

شرح اسکی یہ ہے کہ - جو شخص خود اختیاری سے - یعنی بالحاظ ثبوت زبردستی یا اور ذریعہ سے کسی مشتبہ مقدمہ کو فیصل کرے - جس مقدمہ مین مدیون دعوی سے منکر ہوا اوس مین مدعی مغلوب ہوگا اور اوسپر جرمانہ عاید کیا جائیگا - اگر کسی شخص پر نالش دایر کیجاے اور وہ دعوی سے قبل یا بالبعد ثبوت دعوی کے اوسپر - بھاگ جاے - یعنی روپوش ہو جاے یا کسی شخص پر نالش دایر کی جاے اور وہ راجہ کے حکم سے طلب ہو کر انجمن عدل مین - خاموش رہے تو یہ شخص بھی مستوجب مغلوب ہونے اور جرمانہ کے ہین ❊

تشریح

۷ - تمام امر سے کہ وہ مدعا علیہ ہو خواہ گواہ وہ جھوٹا متصور ہوگا - اس قول سے یہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ اس سے صرف تحقیق کرنا احتمال صداقت کا مقصود ہے لیکن لفظ - جرمانہ بغرض مستثنیٰ کرنے اس امر کے مستعمل ہوا اور استعمال - لفظ مغلوب - اس نظر سے کیا گیا ہے کہ ایسے شخص پر صرف جرمانہ عاید ہوگا لیکن دعوی اوسکا ساقط نہوگا ❊ [1]

فصل چھٹی

طرفین سے دعوی واحد پیش ہونیکے بیان مین

صورت پیش ہونے دعوی واحد کی طرفین سے ❊

۱ - اگر دو مدعاعلیہ عدالت مین رجوع لاکر بزبانہ واحد ایک دعوی پیش کرین مثلاً ایک شخص کو ایک کھیت بذریعہ ہبہ کے حاصل ہو اور وہ اوسپر چند سے متصرف ہو کر کسی اور مقام کو سفر و تجارت کرنے کے لیے چلا جاے

[1] ایک فقرہ سابق یعنی باب دوم فصل اول کی دفعہ مین یہ قاعدہ مندرج ہو کہ بعض صورتون مین مغلوب دعوی لازم نہین آتا اور جو قاعدہ کہ اس جگہ تحریر ہوا غرض اوسکی یہ ہے کہ بعض صورتون مین ایسا ہو سکتا ہے

اور دوسرے شخص کو وہی کھیت بذریعہ ہبہ کے حاصل ہوا اور وہ اوسپر
قبضہ سے متصرف ہوکر کہین چلا جاوے اور بعد ازان دونون واپس آکر بعدالت
مین بزمانہ واحد کھیت مذکور کے بابت دعویدار ہون تو ایسی صورت مین
پہلے کسکا مقدمہ مرتب ہوگا۔ جواب اسکا ذیل مین درج ہے ٭

(حاشیہ: ت کسکا مقدمہ پہلے مرتب ہوگا ٭)

۱ اگر دونون گواہ رکھتے ہون تو اول دعویدار کے گواہ پیش ہونگے
لیکن اگر اول دعوی نامنظور ہوجاوے تو وہی گواہ دعویدار ثانی کی ہوجاینگے
۔ دونون سے مراد ہے دونون دعویدار اور شرح اسکی یہ ہے کہ اگر
وہ گواہ رکھتے ہون تو اول دعویدار کے گواہ سنے جاینگے ۔ دعویدار اول
سے وہ شخص مراد نہین ہے جو پہلے دعوی پیش کرے بلکہ وہ شخص جو
بذریعہ اول ہبہ اور قبضہ کے دعویدار ہو ٭

(حاشیہ: ت مستثنی ٭)

۲ لیکن اگر فریق ثانی اول دعویدار کے بیان کو اس اظہار سے تسلیم
کرے کہ بیان اوسکا سچ ہے مگر میرے فریق مخالف نے کھیت وراہبہ [illegible]
بیع کیا تھا اور راہب نے کھیت مذکور مجکو دیا یا یہ کہ وہ کھیت میرے فریق مخالف
نے ایک شخص ثالث کو دیا تھا اور اوس سے مینے لیا تھا تو درحالیکہ دعویدار
اول ثبوت دینے مین عہدہ برآ نہوسکے دعوی اوسکا نامنظور ہوگا اور دعویدار
ثانی کے گواہ سنے جاینگے ۔ یہی نہایت صحیح تعبیر اس مضمون کی ہے ٭

(حاشیہ: ت قاعدہ کلیہ ہر ایک صورت سے متعلق نہین ہے ٭)

۳ قاعدہ یہ ہے کہ درصورت پیش ہونے انکار کے گواہان مدعی کا اظہار
اور درصورت عذر فیصلہ سابق یا عذر خاص کے دعوی نامنظور ہوکر مدعا علیہ کے
گواہون کا اظہار ہونا چاہیے لیکن اس قاعدہ کو صورت مذکورہ سے متعلق کرنا
صحیح نہین ہے ٭

ف قول جا ملک منقول و نقش روپیہ بلا بحث و متصرف و سہو و نہی و دیکھا لیگا اور بابت [illegible]

ف دلیل تائید رائے مذکورہ بالا

د یہ قاعدہ اس مول مین کہ مدعی نسبت اوس امر کے جسکا اثبات منظور ہو فوراً شہادت قلمبند کرے ۱ اور بھی اقوال مابعد مذکور ہوچکا ہے اور اگر یہی مقصود ہوتا تو اعادہ اوسکا کیا جاتا لیکن اقوال مندرجہ ذیل مین نارد نے بصراحت اسباب مین استثنا کیا ہے یعنی — انکار کی صورت مین مدعی اور بحالت پیش ہونے عذر خاص کے مدعا علیہ شہادت پیش کرے اور اگر بربنا فیصلہ سابق عذر کیا جاوے تو صرف پیش کرنا فیصلہ کا ضرور ہوگا ۲ بعد بیان کرنے اس قول کے نارد یہ کہتا ہے کہ —
جب ایک شے کی بابت دو دعویدار ہون اور ہر ایک اونمین سے گواہ رکھتا ہو تو دعویدار اول کے گواہ سنے جاوینگے ۳ چونکہ یہ صورت کل اور صورتون سے جداگانہ ہے لہذا اسکی نسبت قاعدہ خاص قرار دیا گیا ۔

فصل ساتوین

شرط ہار جیت مقدمہ کے بیان مین

ب اگر شرط بدکر ہار جائے تو اوسکو جرمانہ اور زر شرط علاوہ دعوی کے ادا کرنا چاہیے ۔

اگر دعوی مین ہار جیت کی شرط ہو تو ہارنے والے سے مدعی کو جرمانہ اور زر شرط اور شے مدعوعہ دلانی چاہیے ۴ اگر دعوی یا مقدمہ ہار جیت کی شرط پر مبنی ہو یا اوس سے ایسی شرط متعلق کی گئی ہو تو اور

۱ دیکھو باب دوم دفعہ ۲ فقرہ ۱ ۔

۲ یہ قول بیوہار چنتامنی کے بموجب نارد کا ہے لیکن سمرتی چندریکا کے بموجب کاتیاین کا معلوم ہوتا ہے ۔

۳ قول مندرجہ بیاوتندیو اور بیوہار چنتامنی اور سمرتی سار ۔

۴ قول جاگلبلک منقولہ سبودھنی و دیپکلیکا و پراشر مادھو اور شرمسر اور علم بحث اور وشنی دیپ ۔

شخص سے جو ایسے معاملہ اشتراد مین ہارے یا مغلوب ہو جاے راجہ جرمانہ
بمقدار مصرحہ اور زرِ شرط شخص مذکور سے جبراً لیگا اور مدعی کو وے شدہ دلایگا

ف صرف ایک ہی فریق بھی شرط باندھ سکتا ہے

٢ جب کوئی شخص بمقتضاے جوش طبیعت کے یہ شرط باندھے کہ در صورت
اپنے مغلوب ہونے کے کسقدر روپیہ ادا کرونگا اور اوسکا فریق مخالف مطلق
کچھ شرط نہ باندھے تو ایسی صورت مین بھی ترتیب مقدمہ ممکن ہے +

ف کس صورت مین صرف شرط بیہودہ زرِ شرط کو ادا ہو سکتا ہے

٣ اگر بموجب تجویز مقدمہ کی روسے شرط بیہودہ ہے تو اوس سے زرِ
مشروطہ معہ جرمانہ دلوایا جائیگا لیکن اگر طرفِ ثانی مغلوب ہو جاے تو وہ صرف
جرمانہ ادا کریگا نہ زرِ شرط کیونکہ اس صورت مین فرق یہ ہے کہ صرف ایک
فریق نے شرط بدی تھی +

ف ہر فریق اپنے اپنے زرِ شرط کا ذمہ دار ہو

٤ علی ہذا القیاس اگر ایک فریق سو روپیہ اور دوسرا پچاس روپیہ کی
شرط باندھے تو در صورت ہارنے مقدمہ کے ہر فریق اپنا زرِ شرط مسلمہ
ادا کریگا اس سے استنباط صحیح ہے کہ ۔ اگر دعوی نازیبا کی شرط پر مبنی ہو
۔ یہ مستنبط ہوتا ہے کہ دعوی بغیر ایسی شرط کے بھی ہو سکتا ہے +

فصل آٹھوین

خاص قواعد کار روائی کے بیان مین

ف تجویز مقدمہ نیک عملی کے ساتھ ہونی چاہیے

١ ۔ راجہ کو لازم ہے کہ چھل [1] یعنی فریب پر لحاظ رکھکے مقدمات کی
تحقیقات نیک عملی کے ساتھ کرے لیکن اگر امر واقع حسب ضابطہ عدالت
کے ثابت ہو تو نتیجہ اسکا ناکامیابی ہے +

[1] فریب یا چھل سے انحراف راستی و غلط تعبیر مراد ہے اور فریب کی تین قسم ہین ۔ ١ ۔ عبارت مبہم کو غلط تعبیر کرنا
جو امر کنایتہً بیان کیا گیا ہو اوسکو حقیقۃً تصور کر کے غلط کرنا ۔ ٣ ۔ امر خاص کو عام قرار دینا از قسم تبدیل موافقہ کو عبرت
کے تبدیل ہا کلاک منقول ہو جنہی اور دیکھا لیکن اور روشن ۔ دیکھو علم بحث و مباحث و ترمصر +

ترجمہ چاہیے کہ فریب یا دوسرا امر جو بالعمد بیان کیا گیا ہو لحاظ اسکے یا دوسرے قطع نظر کرکے مقدمات کی نسبت مطابق اصل حالات کو ٹھیک عمل کے ساتھ تحقیقات و تجویز کیجاوے اور اگر امور واقعی متحقق نہون یا حسب ضابطہ عدالت کے ثبوت کو نہ پہونچین تو نتیجہ اسکا مشکوک یا ناکامیابی ہے لہذا جو اصل حالات مقدمہ کے تجویز کرنا ضرور ہے +

(فریقین مقدمہ کو تحقیقات عمل کرانی چاہیے +)

۲ حاکم اور مشیرون کو لازم ہے کہ فریقین کو ہر طرح سے یعنی بلا کمی خواہ اور طرح پر ایسی نمایش کرین کہ وے اصل حال بیان کرین اور ایسی صورت چاہیے کہ بالحاظ گواہون خواہ دیگر ثبوت کے فیصلہ صادر کیا جاوے لیکن چونکہ فیصل ہونا ہر مقدمہ کا موجب انکشاف اصل حال کے ناممکن ہے لہذا چارہ کار یہ ہے کہ فیصلہ لحاظ گواہان خواہ دیگر ثبوت کے صادر کیا جاوے +

(حاکمون و مشیران کو چاہیے کہ فریقین کو امر واقعی بیان کرنیکی نمایش کریں +)

۳ جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا ہے ۔ انفصال مقدمہ کے دو طریق بیان کیے گئے ہین ایک متحقق اور دوسرا غیر متحقق ۔ متحقق وہ ہے جب مقدمہ کے اصل حالات بیان کیے جائین اور غیر متحقق وہ ہے جب حالات مبینہ مقدمہ مین متذبذب ہون جو کارروائی کہ طریقہ متحقق کے مطابق عمل مین آوے وہ اعلی ہے اور غیر متحقق طریقہ ادنی ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ فیصلہ جو باعتبار ثبوت تحریری اور گواہون کے صادر کیا جاوے بعض اوقات صحیح ہو اور بعض اوقات غیر صحیح کسواسطے کہ بیان گواہان اور دیگر ثبوت جھوٹے ہوسکتے ہین

(انفصال مقدمہ کو دو طریق ہین ایک متحقق اور دوسرا غیر متحقق +)

۵ اگر امر واقع حسب ضابطہ عدالت کے ثابت نہو تو مقدمہ ... نہوگا

۔ اب قول کے اس پچھلے جزو کی تمثیل دیجاتی ہے ۔ اگرچہ

(درصورت ہونے ... نسبت کل دعوی کے ثبوت ایک جزو ہی کل کا ثبوت متصور ہوگا)

۱ قول جاگیلک منقولہ ایادت ولیم بعث اوریجنل انڈیا +

دعوی تحریری سے انکار ہو اور وہ انکار ایک جزو کی بابت باطل ہو جاوے تو راجہ شخص منکر سے کل مقدار مدعوہ دلائیگا لیکن جو امر کہ دعوی مین بیان نہین کیا گیا وہ منظور نہین ہونا چاہیے ۔

تشریح

۶ اگر ایک بیان تحریری مین ایک سے زیادہ دعوی مندرج ہون یعنی مثلاً دعاوی متعدد بابت سونے اور چاندی اور روپیہ کے پیش ہون اور مدعا علیہ کل دعاوی سے منکر ہوکر بیان اوسکا ایک جزو دعوی مثلاً سونے کی نسبت باطل ہو جاوے یا وہ بسبب گواہی گواہان خواہ دیگر ثبوت مجبور ہوکر اقبال کرے تو راجہ اوس سے مدعی کو کل مال مدعوہ مع چاندی اور دیگر اشیاء مصرحہ کے دلائیگا ۔ لیکن جو امر کہ دعوی مین بیان نہین کیا گیا وہ منظور نہین ہونا چاہیے ۔ یعنی جس شے کا ذکر کہ وقت پیش کرنے اول بیان نالش کے نہ کیا گیا ہو وہ شے منظور نہونی چاہیے مثلاً اگر مدعی یہ ظاہر کرے کہ مین ایک شے خاص کا ذکر کرنا بھول گیا تھا تو راجہ کو اوسکے بیان کو منظور اور اوسپر لحاظ کرنا چاہیے ۔

یہ قاعدہ کہ اعتبار بالکل نہین ہوتا ہے گواہ کا جسکی نسبت مستند کیا گیا ہو

۷ یہ مسئلہ کہ جھوٹا ثابت ہونا مدعا علیہ کا ایک امر کی نسبت محتمل اسبات کا ہے کہ وہ دوسرے امر کی نسبت بھی جھوٹا ہے اور جبتک مدعی ایک امر کی بابت سچا ثابت ہو ہمیشہ سچا ہونا اوسکا دوسرے امر کی بابت بھی منظور ہے صراحتاً بیان نہین ہوا ہے بلکہ یہ قول جاگبلک کا کہ وہ ایک وار تال شعار ہے نتیجہ استنباط یعنی قیاس پر مبنی ہے ۔

ت
درصورت غلط ہونے اوس فیصلہ کے جو استنباط پر مبنی ہو کچھ الزام غلطی نہیں ہوتا ہے

۸ اگر ایک فیصلہ بلحاظ استنباط اور قانون صریح کے صادر ہو مگر رویداد مقدمہ کے خلاف ہو تو حاکمان عدالت ملزم نہین ہو سکتے کیونکہ گو تمام ...

---

۱ قول جاگبلک منقول بہ بحث اور وش روپ وشترمہ وابرلوت اور اصول بیان ۔

بمقابلہ استنباط قول ہے کہ۔ استنباط امر حق کے انکشاف کا [illegible] نتیجہ مستخرج ہونا چاہیے بعد ازاں [illegible] یہ بیان کرتا ہے کہ۔ ایسی صورتون مین راجہ اور اوسکے عہدہ دار الزام سے بری ہین ؀

فرض نما کا ذکر ۹ یہ قاعدہ جو درباب باطل ہونے قول ایک شخص کے نسبت دعوی جزو کے ہے اسکی تفسیر یہ نہین ہونی چاہیے کہ اوس سے صرف تنازعہ مدعا علیہ کے بیان کی مراد ہے کیونکہ اوسمین صاف یہ لکھا ہے کہ جس شخص کا قول ایک جزو کے بابت باطل ٹھہرے اوس سے بابت کل شئے دعوی دلایا جائیگا

قول کاتیاین کا ... ۱۰ کاتیاین کا یہ قول ہے کہ۔ جس نالش مین متعدد دعوی شامل ہون اوسمین دائین صرف وہی شئے پاویگا جسکے بابت وہ اپنا دعوی گواہون اور دیگر ثبوت سے ثابت کر سکے۔ ؀ [1]

یہ قول متعلق ہے اس امر سے کہ باپ یا اور مورث نے روپیہ قرض لیا ہو اور بیٹا یا دیگر ورثہ قرضہ ادا کرین ؀

وہ صورت جس سے قاعدہ مذکور بالا متعلق نہین ہے ۱۱ اگر ایسی صورت مین بیٹے یا دیگر وارث پر متعدد دعوی دائر ہون اور وہ عذر لاعلمی پیش کرے تو وہ منکر متصور نہوگا اور اگر قول اوسکا ایک جزو کے بابت باطل ٹھہرے تو اوسپر جھوٹ بولنے کا الزام عاید نہین ہوتا پس جو قول کہ درباب انکار نسبت مقدمہ متعدد دعاوی تحریری کے ہے وہ صورت مذکور سے متعلق نہین ہے کیونکہ یہ صورت انکار یہ نہین ہے اور اسی جہت سے وہ استنباط لازم نہین آتا جو صورت انکاریہ سے متعلق ہے ؀

کاتیاین کا قول عذر لاعلمی سے متعلق ہے ۱۲ پس پچھلے قول کاتیاین کو جو بالعموم عذر لاعلمی کے بابت ہے اوس

[1] قول منقولہ بیاد تند ہو ؀

[2] منقولہ بیادتند یو اور بیو [illegible] اور بیاد [illegible] ؀

حکم خاص سے جداگانہ تصور کرنا چاہیے جو انکار کی نسبت ہے ✦

اگر ازروئے شہادت کے دعوی اکثر یا زیادہ ثابت ہو تو کل ثبوت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ✦

۱۳ - اگر جملہ مقدمات قرضہ اور دیگر ایسے مقدمات مین جو قریب التحقیق ہوں[1] دعوی سے کم و زیادہ ثابت ہو تو دعوی بکلی ثابت متصور نہین ہے[2] یہ قول کاتیاین کا ہے اور مراد اوسکی یہ ہے کہ اگر شہادت یا اور ذریعہ سے دعوی کا صرف ایک جزو یا دعوی سے زیادہ ثابت ہو تو کل دعوی ثابت متصور ہوگا اگرچہ قول اعتراض گنجائش ہوکر یہ بحث کیجاسکے کہ دعوی کے ایک جزو کے ثبوت سے کسی حالت مین وہ جزو ثابت نہین ہوسکتا جو غیر ثابت ہو تو جواب اوسکا یہ ہے کہ گو قول مذکور کے معنی یہ ہین کہ بوجہ عدم ثبوت کل دعوی کے اگر دعوی کا ایک جزو یا زیادہ بگواہی گواہان ثابت کیا جاوے تو اس سے ثابت ہونا کل دعوی کا لازم نہین آتا تاہم اس عبارت کے مستعمل ہونے سے کہ دعوی بکلی ثابت متصور نہین ہے - یہ مراد ہے کہ شک باقی رہتا ہے اور دیگر ثبوت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے چنانچہ اس عبارت سے بھی کہ قریب پر لحاظ کیا جاوے - اس راے کی تائید ہوتی ہے[3] ✦

فوجداری کے استغاثون مین ایک جزو کا ثبوت واسطے ثبوت کل کے کافی ہے ✦

۱۴ - لیکن اگر فوجداری کے استغاثون مین الزام کا ایک جزو اون گواہون سے ثابت ہو جاوے جو واسطے اثبات کل الزام کے گذرے ہون تو ایسی صورت مین اثبات کل الزام کا لازم آتا ہے کیونکہ بموجب قول کاتیاین کے ایسے استغاثون

---

[1] اشتہر یا کے یعنی قریب التحقیق - افواہا ایسی قسم کے مقدمہ کا ثبوت ایسی شہادت وغیرہ پر منحصر ہے جو علامات اور دیگر وجوہ ضعیفہ پر مبنی ہو لہذا ایسے مقدمات مذہب ہین لیکن قرضہ و اسی قبیل کے مقدمات کا ثبوت اوس شہادت پر منحصر ہے جو وجوہ قویہ پر مبنی ہو چنانچہ یہ مقدمات قریب التحقیق ہین - سیو رتی ✦

[2] قول منقولہ برہسپتی اور اسکا ذکر بھی میدیاکا اور بیاوستہ ✦

[3] فصل ۲ الخلوک ۱ ✦

مین اسیقدر ثبوت کافی ہے اور وہ قول یہ ہے کہ۔ اگر زنا اور چوری کی مقدمات
مین گواہان گذرانیدہ کے اظہارات سے الزامکے صرف ایک جزو
کی صداقت ہو تو کل الزام کا ثبوت لازم آتا ہے۔ ۔ ط

۵ لیکن ایک قول مقدس یہ ہے کہ۔ درصورت انکار ایک سے زیادہ
دعوی تحریری کے۔ الخ اور دوسرا قول مقدس یہ ہے کہ۔ اگر ایک تقاضہ
مین دعاوی متعددہ ہون۔ الخ ایسی صورت مین یہ اعتراض ہو سکتا ہے
کہ منجملہ دونون قولون کے ایک بھی قابل وثوق نہین ہے کیونکہ اون کے باہم
تناقض اور تخالف ہے اور اختلاف اونکا ذریعہ متعلق کرنے اونکے مطالب
جداگانہ سے رفع نہین ہو سکتا۔ جواب اسکا یہ ہے کہ۔ جب دو قول
مقدس مین اختلاف ہو تو جو قول زیادہ تر بحث سے متعلق ہو وہی زیادہ تر
موثق ہے۔ ۲ جب باہم دو قول مقدس کے تناقض ہو تو ہر قول پہ
فرداً فرداً لحاظ کرکے تناقض کو رفع کرنا چاہیے اور ہر قول کو لحاظ عام یا
خاص استنباط کے یا اور کسی طور پر ۳ متعلق ہو وہی زیادہ تر موثق اور
محکم ہے۔ اگر یہ پوچھا جاوے کہ یہ تعلق کس طور سے معلوم ہوگا تو
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ تعلق ذریعہ تجربہ و دیوانی تجربہ کے حسب صورت

۱ منقولہ مسٹر اوراے دمرتی صفحہ ۲ اکیاء اور ہیاوار نوستو ٭

۲ قول جاگلیک منقولہ سول پان ولیم صحبت وغیرہ ٭

۳ عام یا خاص استنباط کو۔ امرت سرکا باد لیمن کہتے ہین۔ استفسار سے قاعدہ عام
منسوخ ہوتا ہے اور طریقہ تعبیر قواعد عام و خاص کا یہ ہے ۔ یا اور کسی طور پر سے اسکے
یہ معنی ہین کہ اگر ایک قول امر متنازعہ سے مناسبت رکھتا ہو تو وہ اوس سے متعلق
ہوگا یا درصورت مخالفت کے غیر متعلق ہوگا۔ جبر ونی ٭

ف
مباحثہ اصول پانچ
کہ جب دو قول متقدمین
میں اختلاف ہو
تو کیا کرنا چاہیے
٭

ومعلول کے باہم واسطہ واضح ہوتا ہے دریافت ہو سکتا ہے + [۱]

فرداً فرداً متعلق کرنا قواعد کا +

۱۶ علاوہ اسکے جس صورت کا ذکر پیش ہے اوس مین قواعد کو فرداً فرداً متعلق کرنا چاہیے۔ اور دیگر حالتون مین اختیار ہے کہ جن خاص مقدمہ سے قواعد متعلق ہو سکتے ہون اون سے متعلق کیے جاوین +

استثناء نسبت آئین مقدس +

۱۷ قاعدہ کلیہ جو درباب تناقض اقوال کے ہے اوسکی نسبت ایک استثناء خاص بیان کیا گیا ہے - یہ ایک قاعدہ مقررہ ہے کہ دہرم شاستر یعنی آئین مقدس کو بمقابلہ آرتھ شاستر یعنی آئین مدنی کے زیادہ وثوق ہے [۲] لہذا اس عبارت کے کہ - بموجب مجموعہ قوانین مقدس کے - [۳] اس جگہ قوانین مدنی مثل تالیفات اسناس وغیرہ کے خارج قرار دیے گئے ہین پس اس سے مستنبط ہے کہ قواعد مدنی سے وہ قواعد مراد ہین جو درباب راجاؤن کی خدمت منصبی کے ہین اور آئین مقدس مین داخل ہین ۔ اگر کسی صورت مین باہم آئین مقدس اور آئین مدنی کے اختلاف ہو تو آئین مقدم الذکر کو بمقابلہ آئین آخر الذکر کے زیادہ وثوق ہوگا جو کچھ کہ بیان کیا گیا یہی قاعدہ بالتعریف مسلمہ ہے +

[۱] اسکو نیاد یعنی منطق مین انوَیہ اور ویترک کہتے ہین - انویہ سے وہ تعلق افعال مراد ہے کہ اونمین سے جب ایک فعل وقوع مین آوے تو دوسرا بھی وقوع مین آوے اور ویترک مراد ہے اوس واسطہ افعال سے اگر منجملہ اونکے ایک فعل ظہور مین نہ آوے تو دوسرا بھی ظہور مین نہ آوے - تنبیہ متعلقہ خلاصہ دہرم شاستر جلد ا ص ۹ +

[۲] قول یاگیولک منقولہ سول پانی و علم مجت وغیرہ +

[۳] باب اول ص ۱ اشلوک ۲ +

فایق ہونا آئین مقدس کا بمقابلہ آئین مدنی کے

۱۸ اگرچہ باہم آئین مقدس اور آئین مدنی سے ایسا استدلال اگرچہ کہ ان میں اختلاف نہین ہے لیکن چونکہ فرض مذہبی کی بحث فایق اور آئین مدنی بمقابلہ اوسکی کم رتبہ ہے لہذا آئین مقدس زیادہ تر وثوق کے قابل ہے اور اس قول سے مراد یہی ہے چنانچہ اس کتاب کے شروع ہی مین اصول مذہبی کی برتری ظاہر کی گئی ہے ؎ پس جبکہ باہم آئین مقدس اور آئین مدنی کے اختلاف ہو تو آئین آخر الذکر پر لحاظ ہوگا اور یہ اختیار نہین ہے کہ اوسپر فوقیت دیکر استدلال کیا جاوے +

بعض قول جو بظاہر متناقض معلوم ہوتے ہین قاعدہ کلیہ کی تمثیل نہین ہو سکتے +

۱۹ مثلاً اگر کوئی آدمی ایک مرشد یا بچے یا بوڑھے آدمی یا عالم دین کو جو بہ ارادہ مخالفت آوے بلاتامل مارڈالے تو مواخذہ نہین ہوسکتا ؎ اوس شخص کے قاتل کی نسبت جو بہ ارادہ مخالفت چڑھکر آوے عام اس سے کہ وہ ارادہ ظاہر ہو یا مخفی مطلق کچھ جرم عاید نہین ہوسکتا کیونکہ غیظ کا مقابلہ غیظ سے ہے ؎ اگر لڑائی مین ایک آدمی بہ ارادہ مخالفت دوسرے شخص پر چڑھکر آوے تو شخص مذکور کو چاہیے کہ اوس آدمی کے مارنے کے واسطے کوشش کرے گو وہ آدمی کل بیدانت جانتا ہو ایسے فعل سے شخص مذکور برہمن کا قاتل متصور نہین ہوتا ؎ یہ تمثیلین قواعد مدنی کی ہین۔ اگر برہمن کو نادانستہ مارڈالے تو اوسکے واسطے یہ کفارہ معین ہے لیکن جو شخص کہ عمداً ایک برہمن کو مارڈالے اوسکے واسطے کسی کفارہ کی

؎ باب اول در باب شرایط مذہب و رسمیات +

؎ قول منو اور نرسنگھ پوران جو بیاد آرلوستو مین درج ہے لیکن بیر متراودائے سے معلوم نہین ہوتا کہ کسکا قول ہے

؎ بیر متراودائے سے معلوم نہین ہوتا کہ کسکا قول ہے لیکن کالا بھٹ کہتا ہے کہ یہ قول سمنتو کا ہے

؎ قول کاتیاین مندرجہ بیاد آرلوستو اور بیر متراودائے +

اجازت نہین ہے ۔ ے اور دیگر قول آئین مقدس کے ہین لیکن جبکہ آئین مقدس بمقابلہ آئین مدنی کے فایق تصور کیا جاسے تو اوس صورت مین ان انتخابات کو بطور تمثیلات اختلاف ہر دو آئین کے منقول نہین کرنا چاہیے ٭

۲۰ چونکہ یہ دو قول مذکورۂ بالا ایک ہی مطلب سے متعلق نہین ہین لہذا باہم اونکے تناقض نہین ہے اور اسی جہت سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کی ضرورت نہین ہے ۔ یہ قول ۔ کہ اگر ایک شخص ایک مرشد یا باپ یا دوسرے آدمی کو بلا تامل مار ڈالے ۔ الخ اور دیگر قول بصرف تائید ان قومون کے بیان کیے گئے ہین کہ ۔ ایک برہمن مجاز ہے کہ بنظر حفظ مذہب کے ہتیار سے حربہ کرے ۔ جو شخص کہ اپنی ذات کو حفظ کے واسطے اور بنظر بچانے اسباب عبادت کے لڑائی مین اور محفوظ رکھنے برہمنون یا عورات کے دوسرے شخص کو بطور جائز مار ڈالے وہ مجرم نہین ہے ۔ ے یعنی جو شخص کہ اپنے حفظ کے واسطے یا بنظر حفظ اسباب عبادت یعنی اون چیزون کے جو لڑائی مین واسطے انصرام رسوم عبادت کے درکار ہون دوسرے شخص کو تیز ہتیار وغیرہ سے مار ڈالے یا اوس شخص کو مار ڈالے جو بہ ارادہ مخالفت عورات یا برہمنان پر چڑھ کر آوے تو قاتل مستوجب سزا نہین ہے ٭

۲۱ درحالیکہ مار ڈالنا مرشد یا اور لوگون کا جنکی ذات نہایت مقدس ہے درصورت چڑھ کر آنے اونکے بہ ارادۂ مخالفت کے جائز ہے تو مار ڈالنا اونکا بدرجۂ اولیٰ جائز ہوا پچھلے قول مین لفظ ۔ یا ۔ اور اس قول کے

ف قواعد مذہبی صرف مؤید آئین مقدس کے ہین ٭

ف جو قول کہ نسبت [illegible] وغیرہ کے [illegible] معنی لفظی کے [illegible] جائز [illegible]

ے قول منو منقولہ کا لکا بہٹ وغیرہ ٭

ے قول منو منقولہ کا لکا بہٹ وغیرہ ٭

مفروضہ مین کہ وہ کل ہدایت جانتا ہو۔ لفظاً گو۔ مستعمل ہوا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ یہ بطور قطعی بیان کرنا مقصود نہین ہے کہ مرتد اور دیگر
شخص مشغول اونکے مارے جائین ۔ چنانچہ سومنتو کے اس قول سے
بھی یہی معنی مستنبط ہوسکتے ہین کہ ۔ جو کوئی با ستشنار گاست یا برہمن کے
بہ ارادہ مخالفت چڑھکر آوے اوسکا مار ڈالنا جرم نہین ہے ۔ اور
نیز اوسکے اس قول سے بھی یہ واضح ہے کہ ۔ مرتد یا مفسد معلم اور آچاریہ
یا مان اور برہمنون یا گایون کو کہ ان سب کا وجود پاک ہے قتل کرنا نہ
چاہیے ۱ +

۲۲ یہ قول ایسی صورت مین صادق آتا ہے کہ جب وہ اوسکے آتتائی
سے متعلق کیا جاسکے جو در باب قتل مرتدون اور مشغول اون کے
دیگر شخصون کے ہے کہ بارادہ مخالفت چڑھکر آوین لیکن اور کسی صورت
مین صادق نہین آتا ہوگا۔ ہلاکت کی نسبت شاستر مین بالعموم ممانعت ہے

لیکن برہمنون کے باب مین یہ استثنا ہے +

شہادت کی تقسیم

۱ کل بحث مستند تفسیر شرح کے مدلول کی سے معلوم ہوتی ہے ۔ یہ بیان کیا گیا تھا کہ جب مین متقدمین آئین مدنی کو احکام مین باہم اختلاف ہو تو آئین متقدمین کے احکام پر بلحاظ آئین مدنی کے عمل ہونا چاہیے لیکن مصنف کو یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ گو صورتہاے مذکورہ مین بظاہر اختلاف ہے مگر حقیقت مین کچھ مخالفت نہین ہے اور اگر تفسیر لفظی کیا جاوے تو دونو صورتین قایم رہ سکتی ہین اور آئین مدنی کے احکام کو ان صورتون مین بہ مبالغہ مفہوم کرنا چاہیے اور اجازت جو در باب عمداً قتل کرنے ایک برہمن کے جو بصورت چڑھکر آوے اوسکے ساتھ ارادہ مخالفت کے ہے اوسکو بلحاظ معنی لفظی کے نہین مفہوم کرنا چاہیے بلکہ یہ امر محض اس بات کے ثابت کرنے کے واسطے تحریر کیا گیا ہے کہ اور لوگ جو بارادہ مخالفت ہون اونکے مار ڈالنے کے واسطے اجازت ہے +

۲ قول منو مندرجہ کلاس بحث وغیرہ +

— جو شخص کہ بارادہ مخالفت چڑھکر آوے اوسکا مارڈالنا جرم نہین ہے
— الخ یہ قول بھی باستثناء برہمنون اور مثل اونکے دیگر اشخاص کے اور
لوگون سے متعلق ہے ٭

تعریف عام اشخاص بانی فساد ٭

۴۴ چھہ قسم کے شخص بانی فساد موسوم ہین یعنی آتش زن — وہ شخص
جو زہر دیوے — وہ شخص جو قتل کرنے واسطے آلہ سے حملہ کرے —
چور — غاصب اراضی — جو شخص دوسرے کی زوجہ کو بھگا لیجاوے سے ۱
اور جو تالاب یا نہر یا آگ سے ہلاک کرنیکا قصد کرے اور جو ہاتھ اوٹھا کر دعا
مانگے اور جو بذریعہ منترون کے ہلاک کرے اور جو راجہ کی نسبت
جاسوسی کرے اور زانی اور غیبت جو — ان شخصون اور مثل اونکے اور
لوگون کو بانی فساد تصور کرنا چاہیے — بانی فساد کی یہی تعریف عام ہے

برہمنون اور دیگر شخصون کو جو بلا وجود ہلاک ہون کسی سزا نہ ہوگی ٭

۴۳ لیکن اگر برہمنون اور مثل اونکے اور لوگ بانی فساد ہون تو ایسے
شخص جو اونکی ہلاکت کا ارادہ رکھتا ہو صرف نظر اپنی حفاظت کے اونکا مقابلہ
کر سکتا ہے — اگر برہمن وغیرہ بلا عمد ہلاک ہوجاوین تو ایک کفارہ مختصر
کرنا چاہیے لیکن راجہ کچھ سزا نہ دیگا — چونکہ یہ نتیجہ قرار پایا الخ
مطلوب تفصیل اختلاف باہم آئین متقدمین اور آئین متاخرین کے بیان کیا ہے

قول بلا تفصیل مذکورہ بالا کے ٭

۴۵ مقتلا اب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حصول دولت کا ارادہ
اور اراضی کو حصول دولت کی حاصل کرنے مین کوشش کرنی چاہیے ۳

۱ قول منو رچہ بیر متراودا سے ٭
۲ اصل مین لکھا ہے جو بذریعہ اتھرو وید کے — یہ خوب معلوم ہے کہ اتھروید مین دشمنون
کی ہلاکت کیواسطے بہت سی صورتین بددعا کی مندرج ہین ٭
۳ بیر متراودا سے معلوم نہین ہوتا کہ کسکا قول ہے ٭

یہ قاعدہ آئین مدنی کا ہے لیکن آئین مقدس کا یہ حکم ہے کہ راجہ کو غصہ اور طمع سے مبرا الخ ۔ ا۔ ان دو قولون مین کسقدر اختلاف ہے کیونکہ مقدمہ مرجوعہ عدالتین دوستی اوسی صورت مین حاصل ہوگی جب احتیاطاً ایک فریق کا پیشتر سے تجویز کیا جاسے لیکن یہ امر آئین مقدس کے مطابق ہوگا کیونکہ اوسکے مطابق فریقین سے کسی فریق کا احتیاطاً پیشتر سے تجویز نہین ہوسکتا اور اس جہت سے دوستی کا حصول متعذر ہوگا +

۲۶ پس اس صورت مین آئین مقدس بمقابلہ آئین مدنی کے زیادہ موثق ہے اور اوس حیثیت سے ایک سخت کفارہ اوس شخص کے واسطے تجویز کیا ہے جو در صورت ہونے مخالفت باہم آئین مقدس و مدنی کے آئین مدنی کی نسبت متوجہ ہو ۔ مدت کفارہ مذکور بارہ برس ہے + کفارہ در صورت ترجیح دینے آئین مدنی کے +

باب تیسرا

شہادت کی نوعیت عامہ کے بیان مین

فصل پہلی

۱۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی نسبت اوس امر کے جسکا اثبات منظور ہو فوراً شہادت قلمبند کرے ۔ لیکن قبل اسکے یہ سوال ہوسکتا ہے کہ وہ شہادت کس قسم کی ہوگی + قول منقول کیا گیا

۲ یہ بیان کیا گیا ہے کہ شہادت مراد ہے ثبوت تحریری او قرینہ شہادت چار قسم کی ہے +

ا۔ باب اول فصل ۱ اشلوک ۲ +

اور گواہوں سے اور در صورت موجود نہونے ان کی شہادتوں کے یہ حکم ہے کہ مجمل تصدیق مالک بھی کے ایک اقتباس پر عمل کیا جاوے ۔ ۱

شہادت کی تقسیم مزید

۲ شہادت وہ ہے کہ جسکے ذریعہ سے ایک امر ثابت یا منفصل کیا جاوے اور یہ دو قسم کی ہے انسانی اور غیبی ۔ انسانی شہادت تین قسم کی ہے دستاویز یا قبضہ اور گواہان ۔ یہ قول نرپت نالموں کا ہے ۔ دستاویزات دو قسم کی ہیں سرکاری اور خانگی چنانچہ سرکاری دستاویزات کی تشریح ابھی ہو چکی ہے ۲ اور خانگی دستاویزات کا ذکر آئندہ لکھا جائیگا ۔ قبضہ سے تصرف مراد ہے گواہوں کا ذکر آئندہ کیا جائیگا ۳

جواب اعتراض نسبت شہادت قبضہ کے

۳ اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ دستاویزات پر بوجہ زبان سے بیان ہو سکنے اونکے مضمون کے اور گواہوں پر بوجہ کان سے مفہوم ہونے اونکے قول کے شہادت کا اطلاق ہوسکتا ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ حجت پیش کی جاوے کہ قبضہ میں یہ صفت مفقود ہے لہذا وہ شہادت میں شمار نہیں ہوسکتا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ قبضہ شمول اور مفہوم سے شہادت تصور

۱ قول جاگیابلک منقول بیرمتراودائے اور بیوہار چنتامنی اور بیادتند یو اور بیوہار میوکھ

۲ باب اول میں جو درباب فرائض مذہب اور رسوم کے ہے جاگیابلک کے یہ قول منقول ہیں یعنے جب راجہ اراضی یا کسیطرح کے حقوق بخشے تو اوسکو چاہیے کہ واسطے اطلاع آئندہ اپنے راجاؤں کے جو اوسکے جانشین ہوں ایک بخشش نامہ تحریر کرے ۔ اپنا نام اور اپنے مورثوں کے نام بیان کرکے بخشش یا پرچہ پر جو تحریر کیواسطے لیا گیا ہو یا تانبے کے تختہ پر لکھاوے اور اوسپر اپنی مہر کی انگوٹھی سے مہر کرے ۔

۳ واسطے بحث کے اس امر کے یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ بموجب دہرم شاستر کے ثبوت کے تین طریقے ہیں یعنی شہادت حواس یا شہادت بذریعہ استنباط اور تشبیہ یا شہادت قولی

سے کیونکہ اشتہار خواہ حقیت ملکیت کا اور قرینہ مناسبت سے مستنبط
اور قیاس[1] سے متخرج ہو سکتا ہے پس قبضہ پر از روئے استنباط کے
خواہ بوجہ اوسکے تاہم بالذات ہونے کے ثبوت کا اطلاق ہوتا ہے ۔

۵ ـ در صورت ہونے دستاویزات اور دیگر دو قسم کی شہادت کے
پیدا ہوتا ہے کہ تصدیق غیبی پر کہ وہ شہادت کی ایک قسم ہے اور بیان اوسکی
حقیقت اور اوس فرق کا جو باہم اوسکے اور دیگر شہادت کے ہے
آئندہ کیا جائیگا باعتبار مناسبت قوم اور موقع اور زمانے کے عمل ہونا چاہیے
چنانچہ بیان اس قول منقولہ بالا سے متحقق ہے کہ در صورت موجود ہونے
ان کل شہادتوں کے یہ حکم ہے کہ بجملہ تصدیقات تعبیری کے
ایک تصدیق پر عمل ہونا چاہیے[2] اور بھی یہ بات اسی وجہ
سے مستحسن ہے کہ تصدیق غیبی کی حقیقت اور اوسکے ثبوت کا بیان و نیز مناسبت

وجہ ثبت ہونے شہادت کو تصدیق غیبی پر عمل کیا جانا

---

[1] سوفسطیہ پیکار یعنی مثلاً ... کی اصطلاح ہے ۔ قیاس کی پانچ قسم ہیں ۔۔۔ سوفسطیہ پیکار ۔۔۔ برہان ۔۔۔ ست پر تی کشش ۔۔۔ خطابہ ۔۔۔ جو بطور غیر اثبات
کسی امر کے پیش کرنا ایسی دلیل کا جو بظاہر معقول لیکن دراصل غیر معقول ہو ایسا
کہلاتا ہے ۔ اگر حالات اور معاملات کے باہم موقع کی نسبت مطابقت ہو یا عدم
مطابقت تو یہ سوفسطیہ کہلاتا ہے ۔ دیکھو کتاب وارٹن صاحب جلد اول ص ۹۰۰ ۔

[2] قیاس یعنی ارتقائیت ـ ... ... سے متعلق ہے ۔ کیونکہ
... اپنی تصنیف ... میں یہ لکھا ہے کہ قیاس یعنی ارتقائیت نتیجہ اوس
شئے کا ہے جو خلاف ایک قیاس خاص کے اوسطور پر ہو سکے یعنی اس قاعدہ سے وجود
شئے کا جو محسوس ہو بذریعہ دوسری شئے کے جو محسوس یا مسموع یا ثابت ہو خواہ مستنبط کیا جاتا ہے ۔

[3] دفعہ ۲ مرقومہ بالا دیکھی جاوے ۔

بیان کیا گیا ہے ؞ ۱

۲ لیکن اگر دو شخص بزمانہ واحد عدالت میں دعویدار ہوں اور ایک کو شہادت انسانی پر استدلال ہو اور دوسرے کو تصدیق غیبی پر تو جس شخص کو شہادت انسانی پر استدلال ہو اسکا دعوی پہلے مسموع ہونا چاہیے چنانچہ کاتیاین کے قول سے واضح ہے اور وہ قول یہ ہے کہ - اگر ایک فریق شہادت انسانی پیش کرے اور دوسرے کو تصدیق غیبی پر استدلال ہو تو راجہ کو چاہیے کہ پہلے بذریعہ شہادت انسانی تحقیقات کرے اور تصدیق غیبی پر عمل نہ کیا جاوے ؞ ۲

شہادت انسانی کو ترجیح ہو تصدیق غیبی پر ؞

۳ علاوہ اسکے جب واسطے ثبوت جز دعوی کے شہادت انسانی موجود ہو تو اس صورت میں تصدیق غیبی پر عمل کرنا نہیں چاہیے مثلاً فریقین میں دعوی بقدر سو روپیہ کے لیا گیا ہو اور اسکے لینے سے انکار ہو اور بابت دیے جانے روپیہ کے گواہ موجود ہوں لیکن نسبت اسکی تعداد خواہ شرح سود مدعا علیہ اور دعویدار یہ درخواست کرے کہ میں ان امور کو تصدیق غیبی سے ثابت کرونگا تو ایسی حالت میں بھی بموجب اس قاعدہ کے کہ - اگر ایک سے زیادہ دعوی تحریری

اگر دعوی کا جز کچھ شہادت انسانی سے ثابت ہو جاوے تو تصدیق غیبی پر عمل نہیں کرنا چاہیے

---

۱ - بیان دھرم شاستر میں کیا گیا ہے - یعنی جب ثبوت محسوس ہو تو ثبوت غیر محسوس پر عمل کرنا بیجا ہے چونکہ تصدیق غیبی کی حقیقت کا بیان بطور ثبوت کے صرف دھرم شاستر میں مندرج ہے اور اہل دنیا اسکی حقیقت مفہوم نہیں کرسکتے لہذا جب تک کہ ثبوت محسوس موجود ہو غیر محسوس شہادت پر عمل کرنا نہیں چاہیے - سبودھنی ؞

۲ منقولہ بیتترا ودھائے اور بیوہار چنتامنی اور بیادتندلیہ اور سمرتی چندریکا اور بیوہار مادھویا لیکن سمرتی چنتامنی اور بیوہار سوکھ مین نارد کا قول ہے ؞

سے انکار ہو۔ الخ تصدیق غیبی پر بغرض اثبات مقدار قرضہ خواہ سود معہ
کے عمل نہیں ہو سکتا +

ف کاتیاین نے بھی یہی قاعدہ بیان کیا ہے +

۸ کاتیاین نے یہ بیان کیا ہے کہ۔ اگر شہادت انسانی مقدمہ کے صرف ایک جزو کی نسبت بھی متعلق ہو تو وہ ترجیحاً منظور کیجاوے اور اون شخصون کی شہادت پر عمل کرنا نہیں چاہیے جو اس بات پر راضی ہون کہ کل مقدمہ بذریعہ تصدیق غیبی کے ثابت کیا جاوے۔ ملہ

ف تصدیق غیبی پر صرف درصورت عمل ہونا چاہیے جب شہادت انسانی موجود نہو +

۹ لیکن اگر کوئی قول مشعر اس حکم کے ہو کہ بحالت تجویز جرایم مخفی کے تصدیق غیبی پر عمل ہونا لازم ہے تو بھی وہ قول صرف اون صورتوں سے متعلق ہوگا جب شہادت انسانی موجود نہو اور ہر چند نارد نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ۔ اگر صحرا یا غیر آباد مقام مین یا رات کے وقت یا مکان کے اندر حملہ کیا جاوے یا امانت سے انکار ہو تو ایسی صورتون مین تصدیق غیبی پر عمل کرنا واجب ہے۔ ملہ لیکن یہ قاعدہ بھی صرف درصورت موجود نہونے شہادت انسانی کے متعلق ہوگا۔ تمام یہ قاعدہ مقررہ ہے اور استثنا جو اوسکی بابت کیا گیا ہے اوسکا ذکر آئندہ کیا جاویگا +

ف استثنا +

۱۰ تقدیم حملہ یا حملہ در عمل بیجا کی تحقیقات اور کل مقدمات شدید مین جنکے وقوع کو عرصہ گذرا ہوگا اون سے تصدیق غیبی کا عمل کرنا واجب ہے + ملہ

ملہ منقولہ بیرمترا اودے اور بیوہار میوکھ اور بیاس تندیو اور سمرتی چندریکا +

ملہ منقولہ بیاس تندیو اور بیرمترا اودے +

ملہ قول برہسپتی منقولہ بیاس تندیو اور کاتیاین کا قول منقولہ بیرمترا اودے اور سمرتی چندریکا اور بیوہار منیتاکشی +

رواج کا ثبوت [illegible] شہر وغیرہ کے +

۱۱ - مراتب مذکورۃ الصدر کے بعد چند قواعد درباب دستاویزات اور
دیگر شہادت کے بیان کیے گئے ہیں - نسبت جماعتہاے اہل شہر
یعنی لوگ اور جماعتہاے اہل تجارت یعنی مرچنٹ یا کارخانجات مختلف
حرفوں یعنی گلڈ کے رواج متعددہ کا ثبوت شہادت دستاویزی پر منحصر ہے اور
ایسی صورت میں نہ لقمہ دینے کی ضرورت ہے نہ گواہوں کی - + ۱؎

دعوی صورتوں میں قبضہ ثبوت ہے +

۱۲ - علاوہ اسکے [illegible] جو دعوی کہ درباب حق ایک راستہ یا [illegible] کے
ہو اور [illegible] کے دعوی میں قبضہ سے نہایت واثق ثبوت حاصل
ہوتا ہے ایسی صورت میں لقمہ دینے یا گواہوں کی ضرورت نہیں ہے

اور صورتوں میں گواہ درکار ہیں +

۱۳ - جبکہ مقدمات [illegible] ہوئے یا [illegible] دستاویز یا [illegible]
[illegible] لازم [illegible] سے [illegible] ہوں یا جبکہ [illegible]
[illegible] خواہ [illegible] کے شرط دی گئی ہو یا [illegible]
[illegible] صورتوں میں گواہوں کی شہادت پر عمل کرنا چاہیے
[illegible] یا [illegible] ہے - [illegible]

۱؎ قول [illegible] منقولہ [illegible] درکار [illegible] قول منقولہ بیرسٹر او ودا اور
[illegible] چندر [illegible] رغیا منی +

۲؎ قول [illegible] منقولہ بیرسٹر او ودا اور بجیار رغیا منی اور [illegible] چندر درکار نہیں
[illegible] بطور قول [illegible] مندرج ہے +

۳؎ ایضاً +

فصل دوسری

ایک امر کو دوسرے پر ترجیح دینا

۱۔ یہ سوال کیا گیا ہے کہ اگر ہر فریق کی جانب سے ایسی شہادت پیش ہو جسکے باہم ترجیح کی کوئی صورت پیدا نہو اور ایک فریق کا دعویٰ فعل زمانہ سابق کی بابت ہو اور دوسرے کا زمانہ مابعد کی بابت تو منجملہ دونوں فعلوں کے کس فعل کو زیادہ تر وثوق ہوگا۔ اسکے جواب مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ جملہ دیگر معاملات مین فعل مابعد غالب ہوگا [۱]

(حاشیہ: فعل مابعد ... غالب ہوتا ہے)

۲ جایداد کے منتقلات مین بالعموم اور زر قرضہ وغیرہ کے متعلقات مین فعل مابعد۔ یعنی جو پیچھے وقوع مین آیا یا معاملہ مابعد غالب رہیگا۔ اگر فعل مابعد ثابت ہوجاے تو مظہر اوسکا جیتیگا اور گو فعل سابق ثابت ہوجاے تو بھی مظہر اوسکا اپنا مقدمہ ہاریگا

(حاشیہ: توضیح)

۳ اگر ایک فریق اثبات زر قرضہ کا اوسکے دیئے جانے کی بنا پر کرے اور دوسرا یہ عذر پیش کرے کہ مجکو کچھ نہیں دیا ہے تو ایسی صورت مین گو دونوں فعل یعنی دیا جانا اور ادا کیا جانا زر کا شہادت سے ثابت ہو ادا کیا جانا زر کا زیادہ معتبر وثوق ہے اور جس فریق نے کہ ادا ہوجانیکا عذر پیش کیا اوسکے حق مین فیصلہ صادر ہوگا

(حاشیہ: تمثیل)

۴ علی ہذا القیاس اگر ایک شخص نے سو روپیہ سودی لشرح وغیرہ

(حاشیہ: تمثیل دیگر)

[۱] قول جاگینک منقولہ ہا وحضکا یو اور بیاوا لوستو اور واسے ٹن

ایک روپیہ کے قرض لیا ہوا اور وہ بعد ازاں یہ اقرار کرے کہ مین تین روپیہ
سینکڑہ سود دونگا اور اِن دونون معاہدون کی نسبت ثبوت دیا جاوے تو ثبوت
نسبت تین روپیہ سیکڑہ کے زیادہ تر موثق ہوگا کیونکہ وہ پیچھے واقع ہوا اور
جو فعل بعد کا ہے [illegible] ہے - علاوہ اسکے یہ بیان کیا گیا ہے کہ -
فعل [illegible] فعل سابق کا ناسخ متصور ہو سکے [illegible]

ف — رہن اور ہبہ اور بیع کی صورت مستثنی ہے

اس قاعدہ کی نسبت ایک استثناء کیا گیا ہے - لیکن رہن اور ہبہ اور بیع کی صورتون مین معاملہ سابق کو نہایت زیادہ وثوق ہوگا ان تین صورتون یعنی رہن وغیرہ مین فعل سابق زیادہ مستحکم ہوگا مثلاً کوئی شخص ایک قطعہ اراضی بابت زرمعاوضہ کیشیر کے ایک شخص کے پاس رہن کرکے وہی قطعہ کو بعد ازان دوسرے شخص کے پاس بابت زرمعاوضہ کیشیر کے رہن کرے تو حق اوس اراضی کا مرتہن اولی کو حاصل ہوگا نہ مرتہن ثانی کو اور یہی صورت معاملات ہبہ اور بیع کی ہے ۔

ف — جواب اعتراض

اگر یہ خیال متعلق ہوتا اس قاعدہ کا اظہار اس حجت سے بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] شئے جو ایک شخص کے پاس رہن ہو گئی ہو وہ دوسرے شخص کے پاس بسبب [illegible] ہو جانے اصل مالک کے حیثیت سے رہن نہین ہو سکتی اور ہبہ یا بیع اوس شے کا جو کسی کو دی گئی یا فروخت ہوئی ہونا ممکن ہے تو ایسی حجت درست نہین ہے کیونکہ اس جگہ یہ مقصود ہے کہ جب ایک شخص رہن ثانی وغیرہ تو براہ مغالطہ یا طمع کے کرے اور اوسکو اس امر کا استحقاق حاصل نہو تو فعل سابق زیادہ مستحکم ہوگا ایس قاعدہ [illegible] ایسی صورت سے متعلق ہے اور اوسپر اعتراض نہین کیا جا سکتا

۱؎ قول جاگیلک منقول [illegible] اور [illegible] لیکن [illegible] مین [illegible]

فصل تیسری

تاثیر قبضہ کے بیان میں

تاثیر قبضہ

١ قبل بیان کرنے اس امر کے کہ قبضہ منقول اور مقامات کے کیونکر داخل شہادت ہے مصنف ضرور سمجھتا ہے کہ ایک اور تاثیر بیان کرتا ہے — جو شخص اپنی اراضی پر دوسرے شخص کا قبضہ بیس برس تک یا اپنی جایداد منقول پر دس برس تک بچشم خود دیکھے اور اس عرصہ میں اعتراض اپنا ظاہر نکرے اوسکا حق ملکیت جاتا رہتا ہے۔ +

تشریح

٢ دوسرے شخص سے مراد ہے شخص اجنبی اور یہ قول کہ جو شخص دوسرے شخص کا قبضہ اپنی اراضی یا جایداد منقول پر بلا مزاحمت بچشم خود دیکھے مانع اسباب کا نہیں ہے کہ دوسرا شخص [illegible] اور اوس جایداد پر بالظہار ملکیت اپنے تصرف نہ رکھے اس طرح کا قبضہ بیست ساله یعنی قبضہ علی الاتصال اور نسبت مال منقول یعنی ہاتھی اور گھوڑا وغیرہ کے قبضہ دہ ساله باعث زوال حق ہوگا۔

[illegible]

٣ لیکن یہ اختلاف ہو سکتا ہے کہ یہ تعبیر اس سے بہت مختلف ہے کہ تسلسل قبضہ سے حق ملکیت منتقل ہو یا بیع کے زائل نہیں ہو سکتا اور اوس سے سقوط حق لازم نہیں آتا کیونکہ تسلسل قبضہ کو یا سبب یا علامت نہیں قرار دیا گیا ہے پس حق ملکیت بیس برس کے قبضہ سے پیدا نہیں ہوتا اور چونکہ قبضہ صرف ثبوت حقیت کا ہے لہذا اوس سے

ف مال جایداد منقولہ یا غیر منقولہ اور ہر قسم کی جنس کا اور جو مال اور جایداد [illegible]

ہو وہ پیدا نہین ہوتا کہ جس کا اثبات منظور ہے علاوہ اسکے وراثت وغیرہ
وہ اسباب جنسے حق ملکیت پیدا ہوتا ہے اونمین قبضہ داخل نہین ہے
چنانچہ تفصیل ان اسباب کی اس قول مین درج ہے کہ مالک بذریعہ
وراثت یا خرید یا تقسیم یا بر وشی لینے خواہ پانے سے ہوتا ہے اور
علاوہ ان طریقون کے برہمن کے واسطے قبول کر لینا اور چھتری
کے واسطے بذریعہ فتح کے حاصل کرنا اور ویش یا شودر کے واسطے
نفع سے پیدا کرنا بیان کیا گیا ہے ۱؎ ان آٹھہ باتون کو گوتم نے
سبب حقیت بیان کیا ہے لیکن اوسنے قبضہ کو اونمین شامل نہین کیا
پس یہ کہنا درست نہین ہے کہ بیس برس کا قبضہ اتصال ملکیت کا
ایک طریقہ ہے اور چونکہ استنباط حقیت کے اسباب بنیادی امور ہین لہذا
استنباط کرنا ان سببونکا صرف دہرم شاستر سے نادرست ہے - وراثت
کے باب مین اس امر کی بحث بخوبی کیجائیگی لیکن گوتم کا قول صرف بطور
تجویز کے ہے ۲؎

دیگر جو وتا بیکہ اختراعی [illegible]

۴ علاوہ اسکے - جو شخص کہ بلا استحقاق صدہا سال تک متصرف
ہو جاتا ہے ویسے زمین کو چاہیئے کہ ایسے گنہگار کو چور کی سزا دے ۳؎

۱؎ بیاوتندیو +

۲؎ حاصل اس عبارت کا یہہ ہے کہ اس قول میں تقریب قبضون کی فروعات کا ذکر ہے اور اوس سے کچھ ثبوت اس امر کا حاصل نہین ہوتا کہ اتصال ملکیت کے بابت صرف بموجب قول دہرم شاستر کے متحقق ہونگے +

۳؎ قول نارد منقول بیاوتندیو اور سمرتی چندریکا اور بیوہار مبوکھ +

پس یہ بیان کہ محض قبضہ سے حق مالکیت پیدا ہوتا ہے اس قول کے خلاف ہوتا ہے اور یہ حجت نہین پیش ہونی چاہیے کہ یہ پچھلا قول کہ ۔ جو بلا استحقاق متصرف ہو الخ ۔ قبضہ مخفی سے متعلق ہے اور پہلا قول یعنی یہ کہ ۔ جو بیس برس تک اپنی اراضی پر شخص اجنبی کا قبضہ چشم پوشی سے دیکھے ۔ الخ ۱؎ قبضہ علانیہ سے متعلق ہے کیونکہ یہ قول کہ جو بلا استحقاق متصرف ہو ۔ الخ دونون صورتون مین بلا کسی امتیاز کے بیان کیا گیا اور کتابون نے بھی یہی قاعدہ بیان کیا ہے جو شخص ۔۔ اسکو جاننا چاہیے مویشی اور غلامون یا کنیزکون کو اپنے قبضہ مین لاوے تو اوسکا یا اوسکے بیٹے کا قبضہ جائز نہین ہے اور یہی قاعدہ ہے ... علاوہ اسکے قبضہ علانیہ سے نقصان عاید نہین ہو سکتا کیونکہ وقت ... نقصان نہین ہے ؛

ذکر جواز یا ممانعت مذکور کا ؛

۵ جو استثنا کہ دفعہ ترجیح جو از فعل سابق نسبت رہن وہبہ و بیع کے کیا گیا ہے اوس سے یہ نہین فرض کرنا چاہیے کہ اس صورت مین جسکا کہ اب ذکر ہے درحالیکہ جایداد اراضی پہ بیس برس تک اور جایداد منقولہ پر دس برس تک قبضہ رہا ہو جو از فعل مابعد کی تصدیق مقصود ہے کیونکہ رہن اور شمول اوسکے دیگر معاملون کا وقوع حقیقتہ مکرر نہین ہو سکتا ۔ ایک شخص کو اپنی جایداد کے رہن رکھنے یا دینے یا بیع کرنے کا اختیار رہتا ہے لیکن جو اشیا کہ وہ دیدی یا رہن رکھی گئی یا بیع ہو چکی ہون اونکی نسبت اوسکو حق ملکیت نہین پہونچتا جب سے

۱؎ دیکھو دفعہ ۱ ؛

۲؎ بیاو چندر لکا اور بیاو ... اور ... ؛

کی نسبت کہ بابت حاصل ہوا اوسکے بخشنے اور لینے کی نسبت سزا کا
حکم ہے - جو شخص کہ وہ شے لیوے جسکا دینا جایز ہوا اور جو شخص کہ
اوس شے کو بخشے یہ دونون شخص مثل چورون کے مستوجب سزا
ہونگے اور اونپر زیادہ سے زیادہ جرمانہ کیا جائیگا - ۱ اگر اس قول کو
اوس قاعدہ عامہ سے جو درباب رہن وہبہ وبیع کے ہے غیر متعلق کہنا
نہ چاہیے تو ایک استثنا ہے جو قول مابعد مین کیا گیا اور جسکا شروع ہے
کہ بجز - جایداد متعلقہ رہن اسے بالکفالت اور عدد وغیرہ - الخ - ۲
غیر متعلق مقصود ہوتا ہے پس اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اراضی
یا دیگر جایداد حق تلف نہین ہوسکتا +

ف
ذکر مزید ماعتنہ مذکور کا اور یہ کہ اس قول سے حق نالش زایل نہین ہوتا +

۷ استحقاق نالش زایل ہوتا ہے - نارد کا یہ قول ہے کہ استحقاق
نالش بہ تمادی کی صورت مین زایل ہوتا ہے یعنی جبکہ غفلت کا سبب
نہ پایا جاے نہ جایداد اوسکے قبضہ مین ہونے سے - وہ یہ کہتا ہے کہ
جو شخص کہ بے اعتنائی کرے اور خاموش رہے نالش اوسکی بعد
میعاد معینہ کے سرسبز نہوگی ۳ اور منو کا بھی یہی قول ہے یعنی وہ
کہتا ہے کہ - اگر مالک مخبط فطری نہو نہ پندرہ برس کی عمر سے کم ہو
اور شے بقبضہ مخالف ایسے مقام پر ہو کہ جہان وہ اوسے دیکھ سکتا
ہو تو ملکیت اوسکی نسبت ایسی شے کے قانونا زایل ہوجاتی ہے اور وہ شے

۱ دیکھو دفعہ ۱۳ فصل ہذا +

۲ بیان تندلو اور جیرمترا ودا کے +

۳ قول نارد منقولہ بیاو تندلو و بعض النسخا ت متاکھرا +

شخص مخالف کے قبضہ مین پہنچی - ۱ اس قول سے حق مرافعت کی نسبت مضرت مقصود ہے نہ جایداد کی نسبت اور ایسی مضرت اوس وقت مین عاید ہوتی ہے کہ جب شخص قابض یہ عذر پیش کرے کہ - نہ مدعی مجنون فاتر العقل ہے نہ بچہ نہ نابالغ اور مقابلہ اوسکے مین بیس برس سے برابر قابض چلا آیا ہوا ہون - اگر سمجھکر قبضہ جایداد کا بطور ناجایز حاصل ہوا تھا تو مدعی اس مدت دراز تک کسواسطے ساکت رہا چنانچہ بعد انقضاے اس میعاد کے مین بہت سے گواہ رکھتا ہون ایسی صورت مین مدعی رد ہوجاے [illegible] ہیگا لیکن قول مندرجہ ذیل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر مدعی رد ہوجاے تاہم تو بھی مقدمہ اوسکا ترتیب پاویگا اور وہ قول یہ ہے کہ راجہ کو لازم ہے کہ [illegible] پر لحاظ نکرکے مقدمات کی تحقیقات ٹھیک ٹھیک اوسکے ساتھ کرے [illegible] الخ [illegible] بھی تعبیرات اقوال کی ٹھیک ہے ۰

۲ یہ سمجھنا فرض کرنا چاہئے کہ چونکہ نہ حق ملکیت زایل ہوتا ہے نہ حق نالش لہذا قول منقولہ کا صرف یہی مقصود ہے کہ حکم تنسیخ کیا جاے کیونکہ جو شخص کہ دوسرے کا قبضہ روا رکھے اگر اس باب مین بہت اندازہ وقت کا حق نالش زایل ہوسکتا ہے تاہم یہ بات نہین ہے کسواسطے کہ اگر اس قول کا صرف یہی مقصود ہوتا کہ سکوت کیا جاے تو تعین کرنا مدت بیس برس کا بیفایدہ ہوتا کیونکہ اگر کوئی شخص کسی عرصہ تک جو [illegible] انسانی کے قابل ہو صرف قابض رہے تو اس سے کوئی وجہ احتمال نقصان کی پیدا نہ ہوتی اگر یہ ظاہر کیا جاے کہ بیس برس کی میعاد خاص بلحاظ اس قول

۱ قول [illegible] ۷ منقولہ سمرتی چندریکا و [illegible]

۲ قول [illegible] منقولہ سمرتی چندریکا

کا بتایا ہے کہ جو شخص بذریعہ کسی دستاویز استحقاق کے کسی شخص مجاز کے کی جایداد پر بیس برس تک متصرف رہا اوسکی دستاویز بعد مدت مذکورہ کے ممکن الترویج ہے [1] اس غرض سے معین کی گئی ہے کہ جو دستاویز استحقاق بابت اسقدر مدت کے ہو اوسکی نسبت کوئی اعتراض وارد نہو سکے گا تو یہ امر بھی قبول نہیں ہوا ہے کیونکہ دستاویزات استحقاق کی نسبت جو اعتراض وارد ہو سکنے کی صورت ہے اوسکا اطلاق معاملات رہن و سرحد اور اسی قسم کے دیگر معاملوں پر بھی نہیں ہو سکتا اور ایسی تعبیر عامہ سے وہ استثنا باطل ہوتا ہے جو اس طرح کے معاملات کی نسبت کا بتایا ہے کے اقوال مندرجہ ذیل بیان کیا گیا ہے اور وہ قول یہ ہین اگر شئے مرہونہ پر بذریعہ دستاویز استحقاق کے بیس برس تک متصرف رہنا متحقق ہو تو ایسا تصرف برقرار رہنا چاہیے بشرطیکہ دستاویز مذکور کی نسبت اعتراض وارد نہو سکتا ہو — بعد تصفیہ تنازع سرحد کے ایک نقشہ جسمین حدود کی تفصیل درج ہو دینا چاہیے اور جو کچھ غلطیاں اسمین پائی جائین اونکی نسبت بیس برس کے اندر اعتراض پیش ہونا چاہیے [2] اور جایداد منقولہ کے واسطے جو دس برس کا قبضہ معین ہے اوس سے بھی یہی قاعدہ متعلق ہے

تاویل صحیح اس قول کی یعنی مقصود اسکا یہ ہے کہ منافع ملے

پس قول محولہ بالا کے معنی اب ... لیے جاتے ہین یعنی مقصود اوسکا یہ ہے کہ جو منافع بابت جایداد منقولہ و غیر منقولہ کے حاصل ہو اوسکے ملنے کا استحقاق جاتا رہتا ہے نہ حق نالش یا مالکیت غرض کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر بالا اسقدر ... برس کے بعد اپنا کھیت دوسرے

[1] [illegible]

[2] ایضاً

[illegible] سے [illegible] اور سپرد اس عرصہ تک علی الاتصال قابض رہا ہو دوبارہ حاصل کرے تو وہ باوجود اس بات کے استحقاق منافع نہیں پا سکتا۔ یہ تاویل مطابق الفاظ صحیح قول مذکور کے ہے اور مالک کے تصور سکوت سے مستنبط ہے ✣

۹۔ لیکن [illegible] مندرجہ ذیل میں مالک کو اپنی جایداد مع منافع مانگنے کا اگر مالک کی غیبت [illegible] قبضہ رہا ہو جیسا کہ اس شرط سے واضح ہے جو شخص چشم دیکھے۔ اگر قبضہ بچشم [illegible] دیکھا جائے گر اوسکی نسبت گرارش ہو جیسا کہ شبہ بالواسطہ صورت سے ظاہر ہے۔ [illegible] اگر قبضہ بچشم دیکھا جاوے اور اوسکی نسبت تکرار بھی [illegible] ہو جیسا کہ لفظ [illegible] سے ظاہر ہے ✣

✣ چونکہ [illegible] اوسکی نسبت بھی استحقاق پہونچتا ہے لہذا یہ لکھا کہ وہ شے فی الواقع بیجا متصور [illegible] لیکن محاصل [illegible] اوس صورت میں مل سکتا ہے کہ جب وہ بحالت خود قائم ہو مثلاً سوپاری یا کٹھل کے درخت مع ثمر موجود ہوں تو ایسا [illegible] لیکن اگر محاصل صرف میں آجانے سے منافع ضایع ہو جاوے تو ایسی صورت میں [illegible] استحقاق بھی زایل ہو جاتا ہے ✣

۱۱ جو شخص کہ [illegible] استحقاق [illegible] سال تک [illegible] ہو جاوے [illegible] کو چاہیے کہ اپنے [illegible] کی [illegible] اس قول سے یہ [illegible] سکتا ہے [illegible] کی صورتوں میں [illegible] [illegible] [illegible] قول مذکور کے اس [illegible]

[illegible]

۹ — [illegible] اگر مالک [illegible] دیکھا جاوے ✣

۱۰ — اگر محاصل [illegible] تو مالک کو [illegible]

۱۱ — [illegible]

بالنسبت کوئی استثنا نہیں کیا گیا ہے +

وقت الغاو — ۱۲ پس یہ تحقیق ہوا کہ اگر مالک غفلت کرے وہ اوسکا اپنے قصور اور نیز بلحاظ الفاظ صریح قول مذکور کے جس پر اسکے بعد ہم اصل تصرف نہیں پا سکتا اور یہی قاعدہ جائداد منقولہ سے جہانتک کہ اوسکا تعلق رہا ہو متعلق ہے +

استثناے — ۱۳ اب اس قاعدہ کی نسبت ایک استثنا کیا گیا ہے یعنی باستثناء جائداد متعلقہ معاملات رہن و مرہونہ و امانت اور جائداد اشخاص محبوط قطعی اور نابالغوں اور امانت و جائداد اور جائداد ... امانت اور ... طالب علموں کو

امانت — ۱۴ امانت اوسے کہتے ہیں جو شے بتخصیص اوسکی تحویل یا اقتدار کے دوسرے شخص کے سپرد کیجاتی ہے[1] چنانچہ ... کا قول اسباب میں یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنا مال دوسرے کے سپرد کرے جسپر اوسکو اعتماد ہوا اور جب سے اوسکو مال مذکور کے واپس پانے میں کچھ شک نہو تو یہ امانت کہلاتا ہے اور ناقل اوسکو تخصیص کہتے ہیں اور امانت صوری اپنے ... کے نام سے موسوم ہے ... [2]

رہن وغیرہ متعلقہ کے سبب جو منافع پانیکا حق زائل نہیں ہوتا + — ۱۵ معاملات رہن ان الفاظ میں ... جس تک اور کتنا لفظ استعمال ... جائداد منقولہ میں جس تک اور جس شخص کے منافع پانیکا حق زائل نہیں ہوتا جو دوسرے کا قبضہ بحیثیت خود دیکھے اور اوسکے مزاحم نہو ... اوسکی

---

[1] بیٹو نندیو اور بیر بترا ودواے +

[2] بیر بترا ودواے میں بھی ایسا ہی لکھا ہے لیکن سبودہی میں آپ ... شتن بعنوان ... کلی لفظ مندرج ہے کیونکہ ... کی یہ رائے ہے کہ جب اعتبار ہو تو اسمیں تین شمار اور آگاہ کرنا ضرور نہیں لیکن پہلا قول کو اکثر لوگ پسند کرتے ہیں +

[3] بہومار ... کہ اور بیر بترا ودواے اور ... آرنو سقو +

یہ ہے کہ ایسی صورتون مین شخص مذکور کا کچھ قصور نہین ہوتا کیونکہ غفلت بوجہ معقول وقوع مین آتی ہے اور رہن بالخصوص اسی غرض سے عمل مین آتا ہے کہ دوسرے شخص کو قبضہ دیا جاے پس غفلت کا الزام عاید نہین ہو سکتا +

۱۶ چونکہ سرحدات کی تنقیح بذریعہ قدیم نشانہاے اراضی جو بصورت سبو یا خاکستر خواہ اور چیزون سے قایم کیے جاتے ہین بسہولت ممکن ہے اسلیے غفلت کا وقوع روا رکھا جا سکتا ہے اور علامت ہاے سرحدی و مخصوص الذکر کی صورت مین بھی ظہور غفلت روا ہو سکتا ہے کیونکہ تنازعہ کے بموجب غیر متصرف ہونا ممنوع ہے اور اگر اس حکم امتناعیہ سے انحراف کیا جاے تو منافع معہ سود ملنا چاہیے +

سرحدات وآثار نشانات سرحدی مخصوص الذکر کی صورت مین بھی حق مذکور زائل نہین ہوتا

۱۷ اشخاص مخبوط فطری اور نابالغون کی صورت مین بوجہ انکے فتور عقلی اور نابالغی کے اور راجہ کی صورت مین بسبب ہجوم اشتغال کثیرہ اوسکے اور عورات کی صورت مین بباعث انکی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کے ظہور غفلت قابل اغماض ہے اور نیز طالب علمون کی صورت مین وقوع غفلت اس سبب سے روا رکھا گیا ہے کہ وے ہمیشہ مطالعہ کتب و تعلیم اور مباحثات عالمانہ مین مصروف رہتے ہین +

مخبوط فطری اور دیگر اشخاص کی صورت مین جو مستثنیٰ قرار دیے گئے ہین حق مذکور زائل نہین ہوتا +

۱۸ پس نتیجہ اس بحث کا یہ ہے کہ چونکہ معاملات کفالت وغیرہ مین وقوع غفلت کا ثبوت اوس قبضہ کے جو بچشم خود دیکھا جاے ایک طریقہ سے ہو سکتا ہے لہذا ایسی غفلت سے منافع یا انکا حق ہرگز زائل نہین ہو سکتا

اختتام مبحث

فصل چوتھی

بحث ضمنی جرمانون اور دیگر تعزیرات کے بیان مین

ف — ذکر تعزیرات کے کو غصب کرنے اور دیگر صورتون کی تعزیر کا +

۱ بعد لکھنے مراتب مذکورہ بالا کے مصنف مقاچیہ اب اون خاص
تعزیرات کا بیان کرتا ہے جو معاملات کفالت اور دیگر صورتون سے
متعلق ہین — جو شخص اشیاء مغصوبہ وغیرہ پر غصب کرے اوس سے رائج اشیاء
مذکورہ اصل مالک کو واپس اور جرمانہ بقدر مالیت جائداد مغصوبہ یا حسب حیثیت
اوسکے والئے ۱ اگر کوئی شخص رہن اور اون دیگر صورتون مین جنکی صورت
خیبر و بات جائداد ومی علم طلب علمون کے سنے بذریعہ قبضہ منتند کے
غصب کرے تو اوس سے اصل مالک کو جائداد مغصوبہ واپس لائی جائے
یہ عبارت صرف اعادہ ہے ایک قول سابق کا اور قاعدہ وجوب بابت لانے
جرمانہ بقدر مالیت جائداد مغصوبہ کے ہی ایک حکم قطعی ہے +

ف — وہ صورتین جن مین یہ ضرور نہین ہو کہ بقدر جرمانہ جائداد مغصوبہ کے مساوی ہو +

۲ اگر در صورت غصب اراضیات و مکانات وغیرہ کے مساوی جرمانہ
لینا ممکن نہو تو بموجب اوس تعزیر کے عمل کرنا چاہیے جو آیندہ واسطے
انسداد تشدد نمائے اراضی او مداخلت مخالفانہ مرحدات کی بیان کی گئی ہے
اگر بسبب متمول ہونے غاصب کے ا جانا جرمانہ کا بقدر جائداد مغصوبہ کے
اوسکی رعونت کو فرو نکرے تو اوس سے سب حیثیت اوسکے جرمانہ لینا چاہیے
یعنی اوس سے استقدر زر لیا جاوے جو واسطے فرو کرنے اوسکی رعونت کو
کافی متصور ہو یہ بیان کیا گیا ہے کہ جرمانہ بغرض تنبیہ عاید کیا جاتا ہے اور
مقصود اوسکا یہ ہے کہ رعونت فرو ہو جاوے پس اس سے یہ ظاہر ہے
کہ مقصود جرمانہ کا محض تعزیر ہی ہے — لیکن اگر مجرم کے پاس مال بقدر جائداد مغصوبہ
کے نہو تو اوسپر استقدر جرمانہ عاید کرنا چاہیے جس سے وہ تکلیف مین مبتلا ہو

ف — مفلسون کی تعزیر جرم کا

۳ اگر کوئی شخص قطعی مفلس ہو تو تدارک اوسکا بذریعہ چشم نمائی اور سزا لے

---

۱ قول جاگیلک منقولہ بیاو تندلیو +

مذمت نمایش پہلے چاہیئے +

بدلی ہو جیسے ہونا چاہیے چنانچہ اس باب مین منو کا یہ قول ہے کہ اولاً فہمائش ملائم سے کرنا اوسکا تدارک کیا جاوے ثانیاً بذریعہ درشت ملامت کے ثالثاً بذریعہ جرمانہ یعنی جایداد کے اور بعد ازان بذریعہ تکلیف جسمانی کے + ۱

۴ بموجب قول منو کے سزاے بدنی یعنی وہ سزا جو جسم پر دی جاتی ہے اوسکی دس قسمین ہین اور وہ دس حوالے ہین برہمنون کے اور سب سے متعلق قرار دی گئی ہے منو نے بیان [illegible] کیا ہے تیز ہو جاتی ہے [illegible] کے دس مقامات قرار دیے ہین لیکن برہمن کا جسم اس سزا سے بری رکھا ہے اور وے مقام جسم کے یہ ہین - اعضاے تناسل شکم - زبان - ہاتھ - پانو - آنکھ - ناک - کان - جسم کے دیگر مقامات اور جایداد ۲ - یہ واضح ہو کہ جو جرم جس عضو کے سبب سے ہوا اوسی پر سزا ہونی چاہیے +

سزا اور طریقے

۵ اور طریقے سزا کے یہ ہین - مشقت لینا یا قید دینا چنانچہ کاتیاین کا قول اسی باب مین یہ ہے کہ جو شخص مفلس قرار پاوے اوس سے تمام اوسکے پیشہ مین مشقت لی جاوے اور اگر اوس سے مشقت نہو سکے تو وہ قید کیا جاوے مگر اس صورت سے برہمن مستثنی ہین + ۳

برہمن کے ... قصور ہو +

۶ جس برہمن کے پاس کچھ جایداد نہو سزا اوسکی معزولی عہدہ وغیرہ ہے چنانچہ گوتم کا قول اسباب مین یہ ہے کہ اگر اوس سے قصور سرزد ہو تو معزولی عہدہ اور تشہیر [illegible] اور جلا وطنی اور جسم پر داغ دینے کی سزا ہوتی

---

۱ منو - باب ۸ اشلوک ۱۲۹ لیکن بیاد تندلو مین بطور قول گوتم کے منقول ہے +

۲ منو - باب ۸ اشلوک ۱۲۴ و ۱۲۵ منقول بیاد تندلو +

۳ بیاد تندلو +

چاہیے ۔ [illegible] اس تارو کا قول بھی یہی ہے کہ [illegible] انھیں کا ذکر کیا
گیا ہے یہ ہیں یعنی سزا سے بدنی ۔ چھ ہیں [illegible]
واقع ہونا اور [illegible]
ہیں ۔ [illegible] لکھتا ہے کہ [illegible]
بدلے کے [illegible]
سزا کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے یعنی ذلت کے ساتھ [illegible]
اور تشہیر کرنا اور پیشانی پر [illegible] کا نشان کر کے [illegible]

[illegible] بدن پر داغ دینے کا طریق

بدن پر داغ دینے کے باب میں قواعد خاص [illegible] ہیں ۔ یعنی
جو شخص اپنے گرو کی زوجہ کے ساتھ حرام کرے اوسکے بدن پر علامت
فرج ہونی چاہیے ۔ شراب خوری کے واسطے اوس ظرف کی علامت
ہے جس میں شراب پی جاوے ۔ چوری کے واسطے کتے کا پاؤں ۔ اور
واسطے قتل [illegible] کے انسان کے سر کی صورت [illegible] ہے [illegible]

۹ لیکن [illegible] کے قول [illegible] حکم ہے کہ [illegible]
جاوے [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱ [illegible]
۲ ایضاً
۳ قوانین [illegible]
۴ ایضاً

لیا جاے ۱ - پہمین بھی اس منزل سے صبر ہے ۲ - اس باب میں زیادہ لکھنا فضول ہے +

فصل پانچوین

قبضہ بلا استحقاق کے بیان مین

۱ چونکہ قبضہ لازمہ استحقاق سے ہے لہذا وہ ثبوت استحقاق قرار دیا گیا ہے اگر یہ اعتراض کیا جاے کہ قبضہ سے استحقاق کا ثبوت حاصل نہین ہوتا کیونکہ مجرد قبضہ استحقاق کا لازمہ نہین ہے تو بتسلیم اس اعتراض کے یہ جواب ہے کہ اگر قبضہ بلا تقایم متقامی موروثی ہو تو بہ نسبت اوسکے استحقاق ایک زیادہ قوی ثبوت ہے ۳ (استحقاق قبضہ سے زیادہ قوی ثبوت ہے بہ نسبت قبضہ غیر مستند کے +)

۲ استحقاق ملکیت ہبہ یا بیع یا اور کسی ذریعہ حقیت سے پیدا ہوتا ہے واسطے اثبات حقیت کے استحقاق ایک قوی اور محکم ثبوت ہے کیونکہ قبضہ منحصر ہے استحقاق پر چنانچہ اس باب مین نارو کا یہ قول ہے کہ ایسے قبضہ سے جو استحقاق صریح پر مبنی ہو ثبوت حقیت حاصل ہوتا ہے لیکن جو قبضہ کہ اس طرح کے استحقاق پر مبنی نہو اوس سے حقیت کا مطلق کچھ ثبوت حاصل نہین ہوتا ۴ نہ محض قبضہ سے استحقاق ملکیت ثابت ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دوسرے شخص کی جایداد پر غصباً (صرف قبضہ بلا استحقاق ثبوت ملکیت نہیں ہے +)

۱ منو — باب ۸ اشلوک ۲۰۰ +

۲ بیوہار میوکھ +

۳ جاگبلک منقولہ باوتندیو اور سمرتی چندریکا +

۴ باوتندیو اور سمرتی چندریکا +

یا کسی اور تا جائز طریقہ سے قبضہ حاصل ہوا ہے اسی وجہ سے یہ لکھا گیا ہے کہ شخص محض قبضہ کا عذر یا استدلال استحقاق پیش کرے وہ سبب ظاہر کرکے قبضہ یا طالب کے منزلہ جو سکے تصور کیا جائیگا ‡ ا

۲ اب یہ بیان کیا گیا ہے کہ قبضہ اوس صورت میں ثبوت متصور ہے جب مشمول اوسکے یہ پانچ شرائط موجود ہوں یعنی — استحقاق — استمرار — شاہد — متصل — [illegible] — علم قبضہ کا فریق مخالف کو — چنانچہ اوس [illegible] قبضہ — پانچ قسم کا ہے یعنی باستحقاق — [illegible] — [illegible] — بعلم فریق مخالف — ج ا

۳ اب یہ [illegible] اوس قبضہ کے جو بذریعہ توریث کے حاصل ہو [illegible] ہے کہ قبضہ بلا لحاظ استحقاق کے بھی ثبوت حقیت متصور ہوسکتا ہے یہاں تک کہ یہ صورت قرار پاتی ہے کہ بہ نسبت قبضہ کے استحقاق ایک زیادہ قوی ثبوت متصور ہے بشرطیکہ قبضہ کا ثبوت بوجہ توریث ہو یعنی تین پشت سے برابر قبضہ چلا آیا ہو کیونکہ ایسا قبضہ استحقاق سے بھی قوی تر ثبوت تصور کیا جاتا ہے اسواسطے کہ اوسکا استحقاق [illegible]

۵ لیکن یہ سمجھنا چاہیے کہ قبضہ محتاج اظہار استحقاق نہیں ہے مگر جو استحقاق کا محتاج ہے کیونکہ استحقاق کا وجود قبضہ سے مستنبط ہو

۶ جو استثنا کہ قائم مقامی [illegible] و شی کی نسبت کیا گیا ہے وہ اوس صورت سے متعلق ہے جسکا وقوع یاد انسانی سے خارج ہو اور جس قوانین استحقاق کا فرق ظاہر کیا گیا ہے اوس سے یہی مقصود ہے کہ وقوع

قبضہ اوس صورت میں ثبوت متصور ہے جب مشمول اوسکے یہ پانچ شرائط موجود ہوں

قبضہ اوس صورت میں بھی ثبوت متصور ہے جب بذریعہ توریث حاصل ہو ‡

قبضہ مع استحقاق کا ظن غالب ہوتا ہے

استحقاق اوس صورت میں ثبوت متصور ہے جبکا وقوع یاد انسانی کو شمار ہو اور بعد اوسکے قبضہ ثبوت کافی ہے ‡

---

۱ جہاں [illegible] مذکور ‡

۲ قوانین میں منقول ہیں [illegible] اور قوانین مندرجہ حرفی جند لکا اور قوانین کا مقابلہ مندرجہ واسطے

استحقاق یاد انسانی کے اندر ہو کہ جن صورتون کا وقوع یاد انسانی سے اندر سے باہر نہین ممکن ہے کہ وثیقہ استحقاق پیش کیا جاے اور اگر وثیقہ مذکور پیش نہو تو فی الحقیقت یہ مستنبط ہوگا کہ استحقاق کا کبھی وجود نتھا پیرا ایسی صورتو مین قبضہ کا ثبوت محتاج ہے اظہار استحقاق پر لیکن چونکہ ایسی صورتون مین جنکا وقوع یاد انسانی سے باہر ہو بسبب پیش نہونے وجہ استحقاق کے یہ ناممکن ہے کہ عدم استحقاق متحقق ہو لہذا وہ قبضہ جو بذریعہ توریث کے حاصل ہو ایسی حالتون مین بلا پیش ہونے وجہ استحقاق کے ثبوت ملکیت ہو سکتا ہے

۷ کاتیاین نے صاف لکھا ہے - کہ جن صورتون کا وقوع یاد انسانی کے اندر ہو اونمین قبضہ مستحقانہ جایداد اراضی کا ثبوت قرار دیا گیا ہے اور جن صورتون کا وقوع یاد انسانی سے خارج ہو اونمین تین پشت کی توریث بلا استحقاق کے بھی تسلیم کی گئی ہے + [1]

۸ اس قول سے کہ عمر انسان کی حد سو برس ہے - [2]
یہ تعبیر کی گئی ہے کہ سو برس کا زمانہ یاد انسانی کے اندر ہے - الفاظ بلا استحقاق سے بھی - یہ مراد ہے کہ جب عدم استحقاق بسبب پیش نہونے وجہ استحقاق کے تحقیقاً مستنبط نہو - پس جو قبضہ کہ سو برس سے زیادہ کا اور موروثی اور غیر منقطع اور فریق مخالف کے پیش نظر ہو اوس سے جو اسکے کہ وہ لازمہ استحقاق اور محتمل وجہ و حقیت ہے حق حاصل ہوتا ہے [3]

ضمیمہ اس میں کاتیاین کا قول نقل کیا گیا ہے

اوس زمانے جو یاد انسانی کو اندر ہو سو برس قرار دیا

---

[1] بیاد و تند لیا اور سمرتی چندریکا +

[2] بیاد و تند یو +

[3] چونکہ وہ زمانہ جو یاد انسانی سے خارج ہو غیر محدود ہے لہذا اس عرصہ تک امر جایز دعوی پر سکوت کرنا ہمیشہ بوجہ کافی اس امر پر محمول ہوگا کہ شخص ساکت دعوی سے دست بردار ہو گیا

لیکن اگر بوجہ روایت کے استحقاق ... ثابت ...

نہ جائے اور مقدار مدت کے بھی جو یادداشت انسانی سے خارج ہو مطلق ثبوت متصور

نہیں ہو سکتا۔ اسی امر پر یہ قاعدہ بھی مبنی ہے کہ جو شخص بلا استحقاق تمادی

سال تک بھی متصرف ہو جاوے زمین کو چاہیے کہ ایسے گنہگار کو

چور کی سزا دے[1] لیکن اس قول سے کہ۔ جو شخص بلا استحقاق الخ

یہ قیاس نکرنا چاہیے کہ بوجہ استعمال ہونے صیغہ واحد اور واقع ہونے

لفظ بھی۔ بالعموم ۱۰ سال تک کے متصرف اوس شخص کو

دینی چاہیے جو ابتدا مدت دراز تک بلا استحقاق قابض رہا ہو کیونکہ اس سے

معلوم ہوگا کہ دوسرے یا تیسرے قابض کا قبضہ بلا استحقاق واسطے ثبوت

حق کے کافی ہوگا مگر یہ امر تسلیم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خلاف نارد منتزہ

ذیل کے ہے یعنی شخص اول کے واسطے بہ وجہ استحقاق ہوتا ہے اور

دعویدار درمیانی کے واسطے قبضہ مستحقانہ۔ الخ[2] اس سے

مستنبط ہوتا ہے کہ یہ قول یعنی جو شخص بلا استحقاق۔ الخ قبضہ ناجائز

کی کل صورتوں سے بلا امتیاز کے متعلق ہے +

کی حیثیت رکھتا ہو مگر مقننان دانشمند کو یہ بخوبی لحاظ کرنا چاہیے کہ گو اکثر سو برس کا عرصہ

عمر انسانی کی حد ہے لیکن باوجود اس امر کے یہ تصور کرنا چاہیے کہ اوس زمانہ سے جو یادداشت انسانی سے خارج ہو

قطعی سو برس مراد ہے اور واضح ہو کہ عرصہ مذکور تین پشت کی مدت کے مساوی ہے چنانچہ انقطاع مدہ کی

بنا پر اہل رومیہ کیری اور شاہ انطیقوس کو حضور میں جو چند نفر پیر قابض ہوتا جاتا تھا یہ حجت پیش

کی کہ دعوی حضور کا درست نہیں ہے کیونکہ نہ حضور کی جانب سے کبھی پیش ہوا نہ حضور کے والد وجد کی جانب سے

[1] قول نارد منقولہ بیادستدیو اور ہمرتی چندریکا +

[2] دفعہ ۱ فصل ۵ +

اس قول سے کہ جو شے بطریقہ ناجائز بھی بغیر کسی استحقاق کے برابر
سے تین پشت اور باپ کے قبضہ میں رہی ہو اوسکی بازیافت کا دعوی
نہیں ہوسکتا کیونکہ شے مذکور قابض کے دخل میں علی الاتصال تین پشت
تک رہی ہے۔ یہ سمجھنا چاہیے کہ تین پشت میں باپ بھی داخل ہے
لیکن ذکر علی الاتصال تین پشت سے صریح وہ زمانہ معلوم ہوتا ہے
جو یادو انسانی سے خارج ہو۔ اگر اس قول سے صرف قبضہ مسلسل تین
شخصوں کا مراد ہے تو چونکہ ممکن ہے کہ تین شخص جو یکے بعد دیگرے
قابض رہے ہوں ایک سال میں وفات پاویں لہذا اس سے یہ نتیجہ نکلتا
ہے کہ دوسرے سال کے قبضہ بلا استحقاق سے ملکیت کا ثبوت ہو
لیکن یہ نتیجہ اس قاعدہ کے خلاف ہوتی ہے کہ جن صورتوں کا
وقوع یادو انسانی کے اندر ہوا ہو انمیں قبضہ مستحقانہ جایداد اراضی کا ثبوت ضرور
دیا گیا ہے (دفعہ مفصل ہوا) لیکن اس قول سے کہ جو شے بطریق ناجائز
بھی ۔۔ الخ یہ مراد ہے کہ اگر کسی صورت قبضہ ناجائز میں جایداد کی بازیافت
کا دعوی نہو سکے تو یہ لازم آتا ہے کہ اگر عدم جواز متحقق ہو تو بعد اوس
اوسکی بازیافت کا دعوی نہیں ہوسکتا اور اس قول سے کہ جو شے کسی استحقاق
کی رو سے تین پشت کے قبضہ میں اسقدر مدت تک رہے جو یادو انسانی
سے خارج ہو اوسکی بازیافت کا دعوی اس وجہ سے نہیں ہوسکتا ہے
کہ وہ تین پشت تک قبضہ میں رہے ہے[1] یہ سمجھنا چاہیے کہ کوئی ایسا استحقاق
جو یادو انسانی سے خارج ہو یا جسکا تعین نہو سکے نہ یہ کہ استحقاق

[1] جبار و تبدیلو لیکن حضرتی چند ریکا اکو ولے مت میں بطور قول نادر منقول ہے

[2] جبار و تبدیلو

کا مطابق وجود بھی نہو کیونکہ یہ بیان ہوچکا ہے کہ صدہا سال کے قبضہ سے
بھی ملکیت بلا وجود استحقاق کے حاصل نہین ہوتی ہے۔ غرض کہ تین
پشت کی قایم مقامی موروثی کے باب مین جو قاعدہ ہے اوسکا مدعا حسب
مذکورہ بالا ہے ✤

ب قبضہ جسے استحقاق مستنبط ہو حقیت کا ثبوت متصور ہے

۱۱ لیکن یہ امر ذہن پیش ہو سکتا ہے کہ یہ قاعدہ قرار دیا جاتا ہے
کہ اون صورتون مین جنکا وقوع یا دو نسل کے اندر ہو قبضہ مستحقانہ ثبوت
حقیت ہے کیونکہ اگر استحقاق کسی اور ثبوت خارجی مثلاً اشترا وغیرہ سے مستنبط
ہو سکے تو صورت مین امارت یا بالا حقیت کے واسطے کافی ہوگا اور ایسی صورت
مین قبضہ سے نہ ثبوت ملکیت ہوگا نہ ثبوت استحقاق اور اگر استحقاق کسی
اور ثبوت خارجی سے مستنبط کیا جاوے تو ظاہر ہے کہ قبضہ مستحقانہ سے
حقیت کا کچھ ثبوت حاصل نہین ہو سکتا۔ جواب اس اعتراض کا
یہ ہے کہ قبضہ مستحقانہ جو مسلسل اور کسی اور ثبوت سے مستنبط ہو وہ زمانہ
مابعد مین ثبوت حقیت متصور ہوتا ہے لیکن جو استحقاق مثل اشترا وغیرہ
کے ثابت بھی ہو وہ بلا قبضہ کے زمانہ مابعد مین ثبوت حقیت متصور نہوگا
کیونکہ ممکن ہے کہ بعد وقوع اشترا کے حق ملکیت بذریعہ ہبہ یا بیع یا اور
کسی ورا انتقال کے زایل ہوگیا ہو اور یہ امر غیر ممکن التردید ہے ✤

فصل چھٹی

استحقاق کے بیان مین جو بلا قبضہ ہو

الف استحقاق بلا قبضہ

۱ پچھلی فصل مین یہ بیان ہوا ہے کہ اگر قبضہ استحقاق کی رو سے ہو تو

[illegible] اوس سے ثبوت حقیت - ستی ہو ہے یا حق بروضع حق - س

قیاس سکے کہ استحقاق یا قبضہ سے بھی ایسا ثبوت حاصل ہوتا ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر قبضہ مطلقاً نہو تو ایسا استحقاق وثوق کے قابل نہین ہے - پس مقصود اس قول کا یہ ہے کہ اگر شمول استحقاق کو مطلقاً قبضہ نہو تو ایسا استحقاق وثوق کافی نہین گنتا +

دینا کہ حق ہونا ضرور

۲ ہبہ سے یہ مراد ہے کہ ایک شخص اپنے حق سے دست بردار ہوکر دوسرے کا حق بجائے اپنے قایم کرے اور دوسرے شخص کے حق کا وجود اوس صورت مین مکمل ہوتا ہے جب وہ ہبہ کی نسبت ایجاب کرے ورنہ ایسا نہوگا +

ایجاب تین قسم کا ہے +

۳ ایجاب کے تین طریق ہین یعنی طبعی یا لفظی یا مادی - ایجاب طبعی سے مراد ہے نیت التصرف - ایجاب لفظی کے معنی ہین منہ سے صاف کہدینا کہ شے میری ہے یا مثل اسکے ظاہر کرنا اور اسکو سولی کالیپ پرتیہ کہتے ہین - ایجاب مادی کی چند قسم ہین مثلاً ہاتھ سے چھونا - اس قسم کے ایجاب کی نسبت ہدایات خاص ہین یعنی - ہرن کی کہال اوسکی دم پکڑکے دیجاوے اور گاے بھینس دینے کا بھی یہی طریق ہے اور ہاتھی کی آگے کی ٹانگ اور گھوڑے کی بال دینے کے وقت پکڑی جاوے اور لونڈی کا سر چھونا چاہیے - اور واسعلائن کا بھی قول یہی ہے یعنی - ذوی العقول سے زبانی تکلم کرنا چاہیے اور غیر ذوی العقول اور لونڈیون کو ہاتھ سے چھونا چاہیے - + ؎۲

؎ قول کاتیاین منسوب مرتی چندریکا اور بیاوتنتد یو +

؎۲ یہ قول بیاوتنتد یو مین منسوب ہے مگر معلوم نہین ہوتا کہ کسکا ہے ذوی العقول سے

۴ چونکہ سونے اور کپڑے وغیرہ سے ایجاب تحصیل رسم شکلپ سے ہوتی ہے اور اس وجہ سے اسطرح کا ایجاب بھی منجملہ طریقون مذکورہ بالا کے کسی ایک طریقہ سے متعلق ہوسکتا ہے لہذا یہ ایجاب بھی اقسام سہ گانہ مین شمار کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ اراضی کی صورت مین ایجاب مادی بلا تمتع محاصل کے ممکن نہین ہے اسواسطے یہ ضرور ہے کہ ایسا ایجاب منجملہ کسیقدر قبضہ کے عمل مین آوے ورنہ یہ بایع اوسطرح کا انتقال کل ہوگا یعنی جو استحقاق کہ بلا ایجاب مادی یعنی تمتع محاصل کے ہو وہ بہ نسبت اون استحقاق کے ضعیف ہو کہ جسکے شمول مین اسطرح کا تمتع یا ایجاب حاصل ہو +

ایجاب استحقاق بلا قبضہ کے ضعیف ہے

۵ لیکن استحقاق بلا قبضہ صرف اوسی حالت مین ضعیف متصور ہوگا کہ جب اسباب کی تمیز ہو سکے کہ قبضہ پیشتر حاصل ہوا یا استحقاق اور جب یہ تحقیق ہو کہ تقدیم کسکو حاصل ہے اور تاخیر کسکو تو اوس صورت مین محض قبضہ مقدم سے ثبوت قوی حاصل ہوتا ہے یا تعبیر اسکی بصورت ذیل ہو سکتی ہے یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ شہادت مرکب ہے دستاویزات او قبضہ اور گواہون سے [1] بعد بیان ہونے اس قاعدہ کلیہ کے یہ قول واقع ہوا ہے کہ جو قبضہ بلا قایم مقامی موروثی کے ہو بہ نسبت اوسکے استحقاق زیادہ قوی ہو اور جب کچھ بھی قبضہ نہو تو اوس صورتمین استحقاق کافی متصور نہین ہو

بعض صورتونمین بہ نسبت استحقاق کے قبضہ زیادہ قوی متصور ہے +

تباینی الخ اگر وہ شے جو بولنے والی ہو قوت ناطقہ او متحرک کتی ہو تو لینے والا ہوگا اور مرزبانی یہ کہ کہ میری ہو اور جو شے دیجاوے اوسکو یہ کہنا چاہیے کہ مین تیری ہون لیکن اگر وہ شے حرکت والی ہو غیر ذوی العقول سے ہو مثلاً گاے وغیرہ یا ہوندی گو وہ ذوی العقول سے ہے تو بایعی الثمن لینیوالا کو تحریر مذکورہ کو صرف سونا چاہیے ہمینہ

[1] قول کا تیا مین مندرجہ حرتی منوہر لیا +

[2] جھوٹے قبضہ اور دوا سلے +

ان قولون سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ بحالت موجود ہونے تینون قسم کی شہادت کے کسکو ترجیح دینی چاہیے مثلاً اگر قابض اول کا استحقاق گواہون سے ثابت ہو تو استحقاق مذکور بہ نسبت اوس قبضہ کے جو بلا قایم مقامی موروثی کے ہو زیادہ واثق ہے۔ علاوہ اسکے قبضہ جو چوتھی پشت کے وارث کو بذریعہ قایم مقامی موروثی کے حاصل ہو وہ بہ نسبت اوس استحقاق کے زیادہ واثق ہے جسکا ثبوت دستاویزات سے ہو لیکن دعویدار درمیانی کا استحقاق مشمول ثبوت قبضہ کے بھی استحقاق بلا قبضہ سے فایق ہے۔ چنانچہ اس باب مین نارد کا صاف یہ قول ہے یعنی شخص اول کے واسطے سبب وجہ استحقاق ہوتا ہے اور دعویدار درمیانی کے واسطے قبضہ مستحقانہ بیان حدیث متعلقہ مستند و موروثی بھی ایک وجہ معقول ہے ۔

۶ جو شخص اپنی اراضی پر اجنبی کا قبضہ بچشم خود دیکھے۔ الخ

یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنی اراضی پر تصرف دوسرے کا بلا مزاحمت بیس برس سے زیادہ عرصہ تک اور جایداد منقولہ پر دس برس بعرصہ زیادہ مدت تک بچشم خود دیکھے اوسکو منافع واپس نہین ملیگا لیکن نظر بوضع قول اس کے کہ چونکہ منافع واپس نہین ملتا لہذا اصل بھی نہوگی قول مندرجہ بالا بیان کیا گیا ہے اور اوس سے یہ مستنبط ہے کہ بتعین مزاحمت بحیثیت شخص اور بلحاظ حقیقت ثبوت کے ہونا چاہیے اور وہ قول یہ ہے کہ جس شخص کو استحقاق حاصل ہوا ہو اسپر واجب ہے کہ جب اوسکی نسبت اعتراض

سب جو شخص جسکو ابتداء استحقاق حاصل ہو وہ ثبوت ثابت کرے جسکو اوسکو مستوجب ثبوت کے

---

۱ اس امر کی نسبت تنبیہ متعلقہ ص ۶۹ اقتباس [illegible] صاحب ملاحظہ کیا جاوے ✤

۲ سمرتی چندریکا اور بیاد تفتدیو ✤

۳ دیکھو فصل ۲ دفعہ ۸ کتاب ہذا ✤

یعنی بدون ثبوت قبضہ اوسکا کرے یعنی جو امر اوسکے بیٹے اور پوتے سے بمقابلہ مختلف ہیں سے کیونکہ قبضہ انکا زیادہ واثق متصور ہے ۔

جس شخص کو کہ جایداد اراضی یا اور قسم کی جایداد کی نسبت ابتداءً قبضہ حاصل ہوا ہو اوسپر واجب ہے کہ بحالت پیش ہونے اعتراض بنسبت استحقاق جایداد مذکورہ کے حق اپنا بذریعہ شہادت دستاویزی یا زبانی اور بطریق مسلسل انتقال کے ثابت کرے ۔ اس سے یہ نتیجہ ہے کہ اگر وہ شخص جسکو جایداد ابتداءً حاصل ہوئی ہو استحقاق اپنا ثابت نکرسکے تو وہ مستوجب سزا ہے لیکن قابض ثانی یعنی اوسکے بیٹے کو ثابت کرنا استحقاق کا ضرور نہیں ہے بلکہ صرف یہ ثابت کرنا چاہیے کہ قبضہ اوسکا بلاتخلل علی الاتصال اور بطور [illegible] رہا ۔ پس یہ ظاہر ہے کہ اگر بیٹا استحقاق ثابت نکرسکے تو وہ مستوجب سزا نہوگا الا اوس صورت مین کہ وہ قبضہ اپنا بقید مذکور بلا تخلل کے [illegible] بہم پہنچا سکے ۔ یہ امر مسلم ہے کہ قابض ثالث یعنی بیٹے کے بیٹے کو نہ اثبات استحقاق ضرور ہے نہ اثبات ایسے قبضہ کا جسکی شرح اوپر کی گئی ہے بلکہ اوسکو صرف قایم مقامی موروثی ثابت کرنی چاہیے ۔ پس اس سے واضح ہے کہ قابض ثالث صرف بحالت ثابت نکرسکنے قایم مقامی موروثی کے مستوجب سزا ہے نہ بحالت عدم اثبات استحقاق یا اوس طرح کے قبضہ کے جسکی شرح اوپر ہوئی ہے ۔

پس ظاہر ہے کہ دوسرے اور تیسرے قابض کیواسطے صرف قبضہ ہی زیادہ واثق متصور ہے اور درمیان قبضہ دونوں کے فرق

ف لیکن بغرض [illegible] یعنی [illegible] شخص [illegible] بیٹے کو صرف قبضہ علی الاتصال اور اوسکے پوتے کو قایم مقامی موروثی کا ثابت کرنا چاہیے ۔

ف [illegible] ہونے [illegible] استحقاق [illegible] اور [illegible]

قول [illegible] مندرجہ [illegible]

یہ ہے کہ وہ دوسرے کی نسبت قوی ہے اور تیسرے کی نسبت قوی تر لیکن اس صورت مین بھی اصل معنی یہ ہین کہ اگرچہ بحالت پیش نہونے وجہ استحقاق منجانب کسی شخص منجملہ ان تینون شخصون کے حق اوسکا جایداد کی نسبت زایل ہوتا ہے لیکن انکی مدت مین فرق ہے چنانچہ اسباب مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس شخص کو استحقاق ابتداءً حاصل ہوا ہو وہ بصورت پیش نہو سکنے وجہ استحقاق کے مستوجب سزا ہے نہ اوسکا بیٹا یا اوسکا پوتا گو قبضہ انکا بھی زایل ہوجاتا ہے۔ ١

٩ یہ مذکور ہو چکا ہے کہ قبضہ جو یاد انسانی سے خارج ہو بلا اظہار استحقاق کے بھی حقیت کا ثبوت معقول متصور ہے مگر اس جگہہ اس قاعدہ کی نسبت ایک استثنا کیا گیا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص پر دوسرے کی نالش دایر ہو اور وہ بحالت دوران اوسکے وفات پاوے تو متوفی کے وارث کو وجہ استحقاق پیش کرنی چاہیے کیونکہ ایسی صورت مین مجرد قبضہ بلا استحقاق کا کافی نہین ہے ٢ اگر غاصب یا اور کوئی شخص جسپر دعوی کیا گیا ہو بحالت دوران نالش قبل فیصلہ قطعی مقدمہ کے فوت ہو جاوے تو اوسکے بیٹے یا کسی اور وارث کو اوسکا استحقاق ثابت کرنا واجب ہے۔

ف اگر مدعا علیہ بحالت دوران نالش فوت ہو جاوے تو اوسکے بیٹے کو متوفی کا استحقاق ثابت کرنا چاہیے کیونکہ صرف قبضہ کافی نہین ہے

١٠ ایسی صورتون مین گو قبضہ گواہون سے ثابت ہو بلا پیش ہونے وجہ استحقاق کے ثبوت حقیت متصور نہین ہو سکتا کیونکہ مجرد قبضہ اصل نالش میں مفید نہین ہوتا۔ نارد کا قول بھی اس باب مین یہ ہے کہ اگر ایک فریق مقدمہ بحالت دوران نالش کے وفات پاوے تو اوسکے بیٹے کو بجای اوسکے

ف اسکا مدعا یہ ہے کہ مجرد قبضہ کا اصل مدعا علیہ کے حق مین کچھ مفید نہین ہوتا

١ قول ہریت مقدمہ بیوپار بیو کہنڈ۔

٢ قول جاگبلک مندرجہ متری چندریکا اور بیواد تندیو۔

مقدمہ مین پیروکار ہونا چاہیے اور فیصل مقدمہ کا بلحاظ قبضہ سے ہوگا مثلاً
جس جا امر مسلم الثبوت ہے کہ اگر منجملہ متخاصمین کے ایک فریق بحالت نا
پہنچنے دعوی کے مرجاے تو مقدمہ بوجہ وفات اوسکے ختم ہوگا +

باب چوتھا

مرافعات اور دیگر ثبوت کے بیان مین

فصل پہلی

گو کوئی مقدمہ فیصل ہوگیا ہو تو بھی ممکن ہے کہ بعض صورتون مین حین حیات فریقین کے محکمات بالادست تک نوبت پہونچے لیکن بعض عدالتون مین فیصلہ ناطق ہوگا +

بعض مقدمات قابل مرافعہ ہین اور بعض نہین +

۲ بنظر ایضاح اس قاعدہ کے اب عدالتون اور مجمع ہاے باشندگان یعنی پوگ اور جماعتہاے تجار یعنی مہرین کے تفاوت وجاہت کا بیان کیا جاتا ہے ـ اشخاص جو حاکم کی طرف بالتخصیص مقرر ہون اور مجمع ہاے باشندگان شہر اور جماعتہاے تجار اور اہل خاندان ان سب کے واسطے تحقیقات معاملات انسانی مین بنظر اوس تقدم کے مقرر کیے گئے ہین جو ان مین ایک کو دوسرے پر حاصل ہے + لے

محکمات کے تفاوت وجاہت کا بیان

لے مترجم [illegible] ایک مقدمہ میرا ہوا لیکن مہرتی پچدر لیا ہو یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسکا قول ہے
مہر پچدر ہو اوسکے اور مہرتی ساز +

ہے اشخاص ہو جو حاکم کیطرف سے باتخصیص مقرر ہوں – ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو حاکم یا راجا کی طرف سے انفصال مقدمات کے مامور ہوں اور جنکا بیان قول معہ حاشیہ ذیل اہ دیگر اقوال میں ہے یعنی اون اشخاص کو جو ماہر علم ہوں منصب عدالت مقرر کرنا چاہیے الخ[۱] مجمع اسے باشندگان شہر – یعنی مجمع اسے اشخاص مختلف الاقوام و مختلف الحرفہ جو ایک جگہ بستے ہوں مثلا ساکنان ایک موضع یا ایک شہر کے – جماعتہاے تجارسے مراد ہے مجمع اسے اشخاص ایک قوم یا مختلف قوموں کے جو محترفہ ہوں مثلا سوداگران اسپ و صرافان و جولاہگان و جفت دوز – اہل خاندان – یعنی کچھہ ہی رشتہ داروں اور اقربا کی جماعتیں +

۴ یہ امر سمجھنا چاہیے کہ منجملہ ان چار محکموں کے جو اشخاص حاکم کیطرف سے باتخصیص مقرر ہوں اور دیگر اشخاص جنکا ذکر عبارت مذکورہ بالا میں مقدم واقع ہے وہ باعتبار رتبہ کے نہایت فایق یا اعلی ہیں اِنسانی سے مراد ہے متعلقہ ایں مقدمات + انفصال معاملات میں – یعنی داد رسانی میں – یہی قاعدہ مستمر ہے – اگر فیصلہ کسی مقدمہ کا اون اشخاص کی تجویز سے صادر ہو جو حاکم کیطرف سے باتخصیص مقرر ہوں اور کوئی فریق مقدمہ اپنے تئین مظلوم سمجھکر اوس فیصلہ سے ناراض ہوا ہو تو مرافعہ مجمع باشندگان شہر کے یہاں نہیں ہو سکتا علی ہذا القیاس اگر فیصلہ مجمع باشندگان شہر کا مجوزہ ہو تو جماعت تجار میں مرافعہ نہیں ہو سکتا اور اگر فیصلہ جماعت تجار کا مجوزہ ہو تو اہل خاندان کے یہاں مرافعہ نہیں ہو سکتا

[۱] باب اول فصل اول کی دفعہ ۵ دیکھی جاوے +

مرافعہ بالا یعنی فیصلہ اہل خاندان کے مجمع سے تجار اون اشخاص تک ہو سکتا ہے جو حاکم کیطرف سے باتخصیص مقرر ہوں +

یعنی اگر مقدمہ اہل خاندان کا ہو تو اوسکا مرافعہ صاحب بہادر یعنی ایجنٹ [illegible]
سے ہو سکتا ہے جو ریاست جہازاولیہ اون اشخاص سے کے جو ہو سکتا ہے جو بالتخصیص
بالتخصیص مقرر ہون ✤

۵ ... لکھا ہے کہ اگر مقدمہ اون اشخاص کی تجویز سے فیصل ہوئے ہون جو پالیٹکل ایجنٹ سے بالتخصیص مقرر ہون تو خود راجہ کے حضور مین مرافعہ ہو سکتا ہے اور قول نارو کا یہ ہے کہ اہل خاندان - جاگیردار - اشخاص جو بالتخصیص مقرر ہون - راجہ - محکمات واسطے انفصال مقدمات کے معین ہین اور جس ترتیب سے انکا ذکر اسجگہ واقع ہے لحاظ اوسکے ایک کو دوسرے پر تقدیم ہے - اگر مرافعہ ایسے مقدمہ کا جسکی اجیت کی نسبت کچھ شرط کی گئی ہو راجہ کے حضور مین دایر کیا جاے اور راجہ اوسکو شمول مشیرون کے بموجودگی حکام مجوزہ کے فیصل کرے تو مرافعہ کرنیوالے پر بصورت مغلوب ہونے اوسکے بوجہ غیر موجہ متصور ہونے اوسکے مرافعہ کے جرمانہ ہونا چاہیے لیکن اگر وہ مقدمہ جیت جاوے تو حکام مجوزہ پر جرمانہ ہوگا ✤

باب کے حضور مین مرافعہ ... [illegible]

۶ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر مقدمہ محکمات اصغر کی تجویز سے فیصل ہو جاے تو نوبت اوسکی محکمہ بالادست تک پہونچ سکتی ہے اور بعد انتہاے اعلی فیصلجات قابل مرافعہ نہین ہین - بعد ازان اوس صورت کا ذکر کیا جاتا ہے جسمین جملہ حکام کے فیصلجات قابل استرداد ہین - جو مقدمات بجبر اور تخویف اور بتجویز عورتون کے اور رات مین اور مکان کے اندر اور باہر فیصل ہون اور جو مقدمات کہ دشمنون کی جانب سے پیش ہون راجا فیصلہ انکا منسوخ کریگا

ذکر اون فیصلجات کا جو قابل استرداد ہین

[illegible] ✤

یعنی وہ وہ اون مقدمات کا فیصلہ منسوخ کریگا جو۔ جبر یعنی تشدد وار و
تخویف یعنی دہشت سے طے ہوئے ہون اور نیز اون مقدمات کا جو عورات
کی تجویز سے فیصل ہون رت مین یعنی رات کے وقت اور واضح ہو کہ رات کے
لفظ سے مراد نہین ہے کہ عورات نے رات کے وقت مقدمہ فیصل کیا
ہے۔ مکان کے اندر یعنی اندر حویلی سکونت کے۔ باہر یعنی بیرون شہر [1]
۔ اور مقدمات مفصلہ دشمنان +

مقدمات ناجائز کی تفصیل +

علاوہ اسکے جو مقدمہ شخص بدمست یا غیر صحیح الطبیعت یا بیمار یا مبتلائے
تکلیف یا نابالغ یا خایف یا شخص بیواسطہ وغیرہ کی جانب سے رجوع ہو
وہ ناجائز ہے [2] بدمست۔ جسنے شراب پی ہو۔ غیر صحیح الطبیعت
جو شخص پانچ طریقون کے سبب غلبہ ریح یا صفرا یا بلغم یا بوجہ فساد اخلاط
ثلاثہ کے یا بسبب مخالفت تاثیر اجرام فلکی کے طبیعت صحیح نرکھتا ہو۔ جو
بیمار۔ بسبب علالت کے مبتلائے تکلیف۔ تکلیف جو بے آرامی و رنج و
لاحق ہونے سے عاید ہو۔ نابالغ۔ جو شخص بوجہ صغر سنی کے مجاز
انصرام اپنے کاروبار کا نہو۔ خایف جو دشمنون سے خایف ہو۔ شخص
بیواسطہ۔ جسکو امر متنازعہ سے کچھ تعلق نہو۔ لفظ وغیرہ سے جو اس
جگہ مستعمل ہوا ہے وہ مقدمہ مراد ہے جو دستورات شہر یا ملک یا سلطنت
کے اور دستورات کے خلاف ہو۔ ضوابط عدالت کے ماہرین
نے یہ قرار دیا ہے کہ جو مقدمہ دستورات شہر یا ملک کے خلاف ہو
وہ قابل لحاظ نہوگا چنانچہ قول مندرجہ ذیل سے یہ واضح ہے یعنی جو فعل

۱ـ بیرون شہر او دراے اور ہیرو ہنی وغیرہ +

۲ـ ایضاً +

[redacted] پبلک کے خلاف ہو یا اوسکی نسبت حاکم کی جانب سے امتناع ہو وہ جائز نہیں ہے[1] اور یہی قاعدہ اوس شخص سے متعلق ہونا چاہیے جو مقدمہ سے وکالتاً یا اصالتاً کچھ تعلق نہ رکھتا ہو۔

ف — تفصیل ان مقدمات کی جنکا رجوع باہم اشخاص کے نا جائز ہے۔

۸ یہ قول واقع ہوا ہے کہ اگر باہم اوستاد و شاگرد اور باپ اور بیٹے اور شوہر و زوجہ اور آقا و غلام کے نزاع ہو تو اوسکی بابت نالش مسموع نہوگی[2] لیکن اس قول کا یہ مقصود نہیں ہے کہ اشخاص مذکور وادرسی عدالت سے قطعاً محروم رہینگے کیونکہ رجوع ہونا مقدمات کا ان شخصون کے باہم بھی جائز ہے۔

ف — بعض صورتونمیں شاگرد کا استغاثہ اوستاد کی بابت مسموع ہو سکتا ہے۔

۹ علاوہ اسکے شاگرد کو بامنزا کے تنبیہ ہونی چاہیے لیکن اگر یہ ہو سکے تو پتلے چابک یا قمچی سے سزا دیجاوے اور جو شخص سواے ان دو چیزونکے اور آلات کام مین لائیگا راجہ اوسکو سزا دیگا[3] اور گوتم کا یہ قول ہے کہ جیسا منو نے لکھا ہے سر پر ہرگز مارنا نہین چاہیے۔ ان قواعد سے یہ واضح ہے کہ اگر اوستاد بحالت غیظ ضرب شدید پہونچاوے یا سر پر مارے اور شاگرد جسکی نسبت یہ بے اعتدالی ظہور مین آئی ہو اپنا استغاثہ راجہ کے حضور مین پیش کرے تو ایسی حالت مین مقدمہ اوسکا مسموع ہوگا۔

ف — [illegible] کی جانب سے [illegible]

۱۰ ہوارا عنی دادا کی کسوبہ ہو اوسمین اوسکے بیٹے اور پوتے کو حق ملکیت برابر پہونچتا ہے الخ[4] پس اس قول سے [illegible]

---

[1] دیکھو [illegible] وسمرتی وغیرہ

[2] ایضاً

[3] ایضاً

[4] ترجمہ پالبک [illegible] منقول از بھاگ ورواپی متو اور واکرم سنگرہ اور پلو تندیوا و بیا وغیرہ

ہوتا ہے کہ اگر بیٹا اپنے باپ کی جایداد غیر منقولہ کا کل حصہ منتقل کرے یا اوسکا عدالت مین رجوع لاوے تو ایسی حالت مین بیٹے کی نالش باپ پر ہو سکتی ہے +

ف — بعض صورتون مین زوجہ کی نالش شوہر پر مسموع ہو سکتی ہے +

۱۱ اگر شوہر نے زوجہ کا مال ایام قحط مین یا بغرض انصرام کسی فرض کے یا بحالت بیماری یا ماخوذی اپنے کے لیا ہو تو شوہر پر واپسی اوسکی لازم نہ آئیگی - اس قول سے یہ واضح ہے کہ اگر شوہر سواے ان حالات کے اور کسی حالت مین اپنی زوجہ کا مال تصرف کرے اور اوس سے واپسی کا مطالبہ کیا جاوے اور وہ باوجود مقدرت کے واپسی سے انکار کرے تو ایسی صورت مین زوجہ کی نالش شوہر پر ہو سکتی ہے +

ف — بعض صورتون مین غلام کی نالش آقا پر ہو سکتی ہے

۱۲ جن صورتون مین کہ ملازم مشاہرہ دار کی جانب سے اوسکے آقا پر نالش ہو سکتی ہے اونکا بیان اسطرح کیا جاتا ہے جو غلام اپنے آقا کو خطرہ عظیم سے بچاوے وہ آزاد کیا جاویگا - اور وہ آقا سے مثل بیٹے کے حقدار ہوگا - اس قول سے ظاہر ہے کہ اگر آقا اوسکو آزاد نکرے یا منجملہ ورثہ کے حصہ نہ دے تو کوئی مرافعہ نالش غلام کا آقا پر ہوگا +

ف — دایر کرنا مقدمات مذکورہ بالا کا جایز بسکرنا مناسب ہے

۱۳ پس مقصود اس قول کا کہ اگر باہم اوستاد و شاگرد کے تنازع ہو ایسا ہے کہ اگر شاگرد و عبدہ کی جانب سے نالش دایر ہو تو راجہ کو چاہیئے کہ اونکو عدالت مین فہمایش کرے کہ دایر کرنا ایسے مقدمات کا فی الواقع یا ظاہراً نامناسب ہے لیکن اگر شاگرد اوسطرح کے اور مستغیث پر فہمایش کا اثر نہو تو مقدمہ حسب ضابطہ ترتیب پاویگا +

ف — تفصیل قول نارد

۱۴ نارد کا یہ قول ہے کہ جو نالش ایک شخص کی جانب سے چند اشخاص پر یا محوابات یا ملازم کیطرف سے رجوع ہو وہ نا منظور ہونی

چاہیے یہ قول نہایت عالم قانون دانون کا ہے - لیکن باوجود اسکے
اگر نالش ایک شخص کی چند اشخاص پر بابت امر متنازعہ واحد کے ہو تو ایسی
نالش مسموع ہوگی چنانچہ یہ امر قول مندرجہ ذیل اور دیگر اقوال سے واضح
ہے یعنی - جو شخص چند اشخاص کی جایداد کو غصب کرے یا جو شخص اوس
معاہدہ کے خلاف عمل کرے جو چند اشخاص کے ساتھ منعقد ہوا ہو اور جس پر
چند شخصون نے حملہ کیا ہو الخ - حاصل اسکا یہ ہے کہ زمانہ واحد مین مختلف امور
کی بابت نالش ایک شخص کی چند شخصون پر مسموع ہوگی +

ف بعض حالات مین عورات منکوحہ نالش کرسکتی ہین +

(۵) عورات [1] - جو کسب معاش مین کسی کی محتاج نہون مثلاً دودھ
یا شراب بیچنے والی نالش دایر کرسکتی ہین اور استثنا جو عورات کی بابت
کیا گیا ہے وہ نساء منکوحہ شرفا سے جنکے شوہر زندہ ہین متعلق ہے کیونکہ
وہ بوجہ مناکحت یا شرکت شوہر نالش کرنیکی مجاز نہین ہین +

ف ملازم اپنے حقوق کی بابت نالش کرسکتے ہین +

(۶) جو استثناء [2] کہ ملازم کی نسبت نالش کرنے کے باب مین ہے وہ
اوسکی حالت بندگی سے متعلق ہے لیکن اسکا یہ مقصود نہین ہے کہ وہ
خاص حقوق کی بابت بلا اجازت اپنے آقا کے نالشی نہو - یہی تعبیر صحیح ہے +

---

[1] بموجب قوانین ملک فرانس کے عورت منکوحہ جو اپنے شوہر کی تجارت سے علاوہ خاص اپنی
ذات کے واسطے علانیہ کاروبار کرتی ہو وہ بلا اجازت و حکم اپنے شوہر کے اپنی تجارت خاص کی نسبت
معاہدات کرنے کی مجاز ہے اور خاص اوسکی ذات پر فیصلہ عدالت صادر ہوسکتا ہے - رسالہ کوڈ [illegible] صاحب
جلد ۱ باب معاہدات اور اونکی تعمیل سکے ہو اوسکے حصہ اول کا ص ۲۲۳ ملاحظہ کیا جاوے +

[2] ملک مصر و شام وغیرہ مین جو شامل آئین روم یعنی [illegible] کے غلام بالعموم کسی جایداد خاص کا مالک متصور نہین ہوسکتے
چونکہ وہ تابع حکومت مطلق اپنے آقا کا ہوتا ہے لہذا جو معاہدہ کہ اوسکی جانب سے عمل مین آوے ناقص ہین لیکن وہ
برعایت اپنے آقا کے بعد اجازت خاص جایداد کا مالک ہوسکتا ہے اور اوسپر اوسکو اختیار کلی پہونچتا ہے - انتہی المذکورہ بالا +

باب پانچوان

بحث ضمنی مال یافتہ ومغرورتہ کے بیان مین

مال یافتہ مالک کو واپس ہونا چاہیے

۱ مقدمات جو استغاثہ کے قابل ہین اونکا بیان اوپر ہوچکا ہے اب اوس مال کا ذکر کیا جاتا ہے جو واپسی کے قابل ہے راجہ کو چاہیے کہ مال یافتہ مالک کو واپس دے لیکن اگر مالک مذکور شناخت نکرسکے تو اوسپر بقدر مال مذکور کے جرمانہ کیا جائیگا + ا

تشریح قول بالا

۲ اگر کسی شخص کا سونا یا اور مال گم ہوجاے اور وہ عملہ تحصیل یا ملازمان فوجداری وغیرہ کو دستیاب ہو اور وے راجہ کے حوالہ کرین تو راجہ کو چاہیے کہ اوسے اصل مالک کو واپس کردے بشرطیکہ مالک باظہار کیفیت و کمیت مال کے شناخت اوسکی کرسکے اگر ایسا نکرسکے تو اوسپر بقدر مالیت مال مدعوہ بوجہ دروغگوئی کے جرمانہ عاید ہوگا +

قاعدہ مذکورہ بالا کے بیان ہونے کی وجہ

۳ قاعدہ درباب واپسی مال یافتہ کے اس جگہ خصوصیت کے ساتھ بدین غرض بیان کیا گیا ہے کہ حصول مال کے ذریعون کی تفصیل مین یافتگی بھی داخل ہے پس یابندہ مال مالک اوسکا ہوتا ہے +

مال یافتہ کی انتظار کی میعاد +

۴ مال یافتہ کے انتظار رکھنے کی ایک میعاد خاص مقرر کی گئی ہے - اگر عملہ تحصیل یا ملازمان فوجداری کو مال یافتہ یا افتادہ دستیاب ہو تو ایک سال کے اندر اصل مالک کو واپس کیا جاسکتا ہے بعد ازان وہ مال راجہ کا ہوگا ۲ قول

ا میر متراودوا +

۲ ایضاً +

مندرجہ ذیل مین منو نے اس میعاد کا تعین تین برس تک کیا ہے اور ا
وہ قول یہ ہے کہ جس مال کا مالک بعد اجراے اشتہار مرچ کے حاضر نہو
راجہ کو چاہیے کہ اوسکو تین برس تک امانت رکھے اور بعد انقضاے
میعاد مذکور کے راجہ اوسکو ضبط کرسکتا ہے [1] اس قول سے واضح ہے
کہ مال مذکور کا تین برس تک امانت رکھنا ضرور ہے ✣

وہ صورت کہ جسمین مال بعد تقسیم سہوم کر دیا جائیگا ✣

۵ اگر اصل مالک ایک سال کے اندر حاضر ہو تو وہ کل مال واپس پائیگا
اور اگر بعد ازان تو مال امانت سے چھٹا حصہ بابت رسوم کے وضع ہو کر باقی
مال دیا جائیگا چنانچہ قول مندرجہ ذیل مین بھی امر لکھا ہے راجہ مجاز ہے کہ جو مال
اوسکے پاس اسطور پر امانت ہو منجملہ اوسکے چھٹا حصہ لے یا بخیال اسکے کہ
نیک راجہ کو رعایت باقی ہے دسوان یا بارہوان حصہ لے [2] پس اس سے
یہ مستنبط ہے کہ اگر مالک ایک برس کے اندر پہونچ سکے تو کل مال اوسکو
واپس ہوگا اور اگر دوسرے سال کے اندر تو بارہوان حصہ اور تیسرے مین
دسوان اور چوتھے اور سالہاے مابعد مین چھٹا حصہ مال سے وضع
کر لیا جائیگا ✣

انعام جو یابندہ کو دیا جاے ✣

۶ راجہ کو چاہیے کہ اپنے حصہ مین سے یابندہ کو چہارم دیوے لیکن
اگر مالک حاضر نہو تو کل مال یافتہ کا ربع یابندہ کو دیکر بقیہ راجہ لے چنانچہ
گوتم کا قول یہ ہے کہ راجہ کو لازم ہے کہ مال یافتہ لاوارث کو ایک برس
تک امانت رکھے بعد ازان چہارم یابندہ کو اور باقی راجہ کو پہونچیگا ✣ [3]

---

[1] منو ۔ فصل ۸ ۔ اشلوک ۳۰ ✣

[2] منو ۔ فصل ۸ ۔ اشلوک ۳۳ ✣

[3] رتناکر وغیرہ ✣

ف
میعاد جو اوس چیز کی کی گئی ہے اوسکے منقضی ہونیکے بعد مالک کا حق زائل نہین ہوتا بلکہ منقسم ہو کر اوسکا حصہ مال کا راجہ کو کام مین لاوے

٧ لفظ سال جو اس جگہ بصیغہ واحد مستعمل ہوا ہے اوس سے صرف ایک سال بمعنوم معین کرنا چاہیے چنانچہ یہ امر قول مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے راجہ کو چاہیے کہ مال کو تین برس تک امانت رکھے الخ ١ اور اسی قول کی اس عبارت اخیر سے کہ بعد انقضاء میعاد مذکورہ کے راجہ اوسکو ضبط کر سکتا ہے ٢ صرف یہ مراد ہے کہ اگر مالک میعاد مذکورہ کے اندر حاضر ہو تو بعد انقضاء مدت مذکورہ کے راجہ کو مال کے کام مین لانیکا اختیار ہے لیکن اگر مالک بعد ازان حاضر ہو تو راجہ کو چاہیے کہ بعد وضع اپنے حصہ کے مالک کو زر نقد مساوی مالیت مال متصرفہ کے ادا کرے +

ف
قواعد جو لقطہ آوارہ سے متعلق ہین و اونکا بیان آئندہ کیا جائیگا

٨ قواعد متذکرہ بالا صرف سونے اور اسی قسم کے اور اشیاء سے متعلق ہین اور جو قاعدہ کہ مویشی آوارہ کے باب مین ہین اونکا ذکر اوس موقع پر ہوگا جہان یہ قول مندرج ہے کہ بابت چوپایوں کے جنکا سم غیر شگافتہ ہوتا ہین دینے ہونگے الخ +

ف
آئین متعلق دفینہ

٩ اوپر اوس آئین کا بیان کیا گیا ہے جو مال یافتہ یعنی سونے وغیرہ کی چیزون سے کہ شارع عام یا معبر اور ختنا سجات مین پائی جائین متعلق ہو — اب اوس سونے وغیرہ کا ذکر ہوگا جو مدت دراز سے زمین مین دفن ہوا اور جسکو بالعموم دفینہ کہتے ہین — اگر خزانہ مدت دراز سے زمین مین دفن ہوا اور رعایا مین سے کسی شخص یا راجہ کو ملے تو راجہ مجاز ہے کہ نصف اوسکا برہمنوں کو دیکر نصف اپنے خزانہ مین رکھے — اگر ذی علم برہمن کو دفینہ ملے تو وہ اوسے بلا وضع رسوم کے

١ واقعہ — ٣ — فصل ہذا +

٢ ایضاً +

متصرف ہوگا کیونکہ وہ مالک کل سے ہے لیکن اگر سوائے برہمن کے کسی اور شخص کو دستیاب ہو تو راجہ کو چاہیے کہ پانچوان کو چھٹا حصہ دیکر باقی کو آپ لے اور اگر کوئی شخص دفینہ کے برآمد ہونیکا حال بیان نکرے اور وہ منکشف ہو تو ایسی صورت مین راجہ شخص مذکور کو کل دفینہ سے محروم رکھے اور اوسپر جرمانہ عاید کرے [١] +

١٠ اگر راجہ کو دفینہ مثل اشیاء متذکرہ بالا کے ملے تو اوسکو لازم ہے کہ نصف برہمنون کو دیکر بقیہ اپنے خزانہ مین داخل کرے لیکن اگر عالم برہمن یعنی واقف وید اور نیک روپیہ کو دستیاب ہو تو وہ کل اپنے تصرف مین لاوے کیونکہ وہ دنیا مین سب سے اشرف ہے لیکن اگر کسی اور شخص کو سوائے عالم برہمن یا راجہ کے مثلاً جاہل برہمن یا چھتری کو حاصل ہو تو راجہ کو چاہیے کہ پانچوان کو چھٹا حصہ دیکر بقیہ آپ لے چنانچہ اسی باب مین باسشٹ کا یہ قول ہے کہ جو کوئی مال لاوارث پاوے تو راجہ کو چاہیے کہ چھٹا حصہ پانچوان کو دیکر باقی کو اپنے تصرف مین لاوے [٢] اور گوتم بھی یہ لکھتا ہے کہ باستثنا اوس مال کے جو عالم برہمن کو دستیاب ہو اور شخصون کا پایا ہو دفینہ راجہ کا مال ہے لیکن اگر سوائے برہمن کے کسی اور شخص کو دستیاب ہو اور وہ اوسکے برآمد ہونے کی اطلاع دے تو وہ چھٹا حصہ پاویگا [٣] الیٰ ہیدت وگیانیشور کب ہے

تغنیہ قول متذکرہ بالا +

---

١ منو باب ٩ - ٣٩ - اشلوک ٣٨ و ٣٩ منقولہ واسے تتو +

٢ قول منو منقولہ واسے تتو - لیکن آئین منو میں یہ قول کہیں نہیں پایا جاتا ہے +

٣ تذکرہ اوہرمی چندریکا +

٤ ایضاً +

وو انفلوان سے یعنی انی بیدت جسکے معنی نہ بیان کرنا اور وہیا متو جسکے معنی منکشف ہوتا ہے پس اس عبارت سے یہ مراد ہے کہ جو شخص دفینہ کا بیان نکرے اور اوسکا انکشاف ہوجاوے - یعنی کسی شخص کو دفینہ ملے اور وہ اوسکا حال بیان نکرے اور بعد ازان وہ راجہ پر ظاہر ہوجاوے تو راجہ اوس سے کل مال مذکور لیگا اور حسب حیثیت اوسکے جرمانہ عائد کریگا +

بعد وضع رسوم کے دفینہ مالک کو ملیگا

۱۱ اگر دفینہ کا مالک حاضر ہوکر باظہار اوسکے کیفیت و کمیت کے اوسکو شناخت کرے تو راجہ چھٹا یا بارہوان حصہ وضع کرکے باقی اوسکو واپس کرے چنانچہ منو نے یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص براستی بیان کرے کہ یہ مال جو امانت مین سے میرا ہے تو راجہ کو چاہیے کہ چھٹا یا بارہوان حصہ بابت اسکی حفاظت کے لے لے ۱ زر رسوم کی وضعات مین دعویدار کی قومیت اور زمانہ منقضیہ پر لحاظ ہونا چاہیے +

جو مال رعیت کا لٹ جاوے راجہ اوسکو واپس دلاوے

۱۲ اب مال مسروقہ کا بیان کیا جاتا ہے - جو مال رعیت کا لٹ جاوے راجہ اوسکو واپس دلاوے ورنہ وہ اوس شخص کا گنہگار ہوتا ہے جسکا مال چوری کیا ہو ۲ اگر راجہ مال مسروقہ سارقون سے برآمد کراوے تو وہ اوس شخص کو واپس ملنا چاہیے جسکا وہ ہو اور راجہ کی قلمرو مین سکونت پذیر ہو ورنہ راجہ پر گناہ سرقہ اور اوس شخص کا عذاب ہوگا جسکا مال چوری گیا ہے چنانچہ منو کا قول ہے کہ - جو مال چورون نے چھین لیا ہو راجہ کو چاہیے کہ مالکون کو بالحاظ قومیت اونکے واپس دلاوے کیونکہ جو راجہ ایسے مال کو اپنے تصرف مین لاوے وہ مثل سارق کے مجرم

۱ منو - فصل ۸ - اشلوک ۳۵ +

۲ رتناکر +

ہوتا ہے ۱؎ یعنی راجہ کو لازم ہے کہ مال مسروقہ کل ذات قوموں کے
آدمیون کو واپس دلا دے کیونکہ اگر وہ خود اوسپر متصرف ہو تو اوسپر گناہ
سرقہ واجب آتا ہے +

(۴۱) اگر راجہ مال مسروقہ چور سے لیکر اپنے تصرف مین لاوے تو وہ
مثل سارق کے گنہگار ہے اور اگر اوس سے مال مسروقہ کی نسبت غفلت
سرزد ہو تو اوسپر اوس شخص کا عذاب ہوتا ہے جسکا مال تاراج ہوا +

ف غفلت کی [illegible] سے +

(۴۲) اگر راجہ کو باوصف سعی قرار واقعی کے مال مسروقہ دستیاب نہو
تو اوسکو لازم ہے کہ قیمت اوسکی اپنے خزانہ سے دے چنانچہ گوتم نے
یہ لکھا ہے کہ اگر مال مسروقہ دستیاب ہو تو راجہ اوسے اوسکے مالک کو
واپس کرے ورنہ اپنے خزانہ سے روپیہ دے ۲؎ علی ہذا القیاس کرشن
دیواسے پاین نے یہ لکھا ہے کہ اگر راجہ مال مسروقہ کے دستیاب کرانے مین
معذور ہو تو قیمت اوسکی اپنے خزانہ سے دلاوے مقدمات کی تقسیم
عام وخاص اوپر بیان ہو لی اب قرضہ دستگردان کا بیان ہوگا جو منجملہ
اقسام نالش کے اول قسم مین داخل ہے + ۳؎

ف اگر مال مسروقہ [illegible] نہو تو قیمت [illegible] خزانہ سے [illegible]

۱؎ منو - باب ۸ اشلوک - ۴۰ +

۲؎ سابق مین جو اقرارنامجات زمینداروں اور شاہزادوں کے لکھے جاتے تھے اون سب مین ضرور تحریر ہوتی تھی کہ چوری و فساد کا انسداد رہے اور اگر علاقہ زمینداری یا متاجری مین چوری ہو تو مال مسروقہ حاضر کیا جاوے +

۳؎ اصل کتاب سنسکرت کے باب آیندہ مین رن اوانم یعنی عدم ادائے قرضہ کا ذکر ہے اور نیز اوسمین سود کی شرح و رہن وغیرہ کا حال مندرج ہے لیکن چونکہ داخل کرنا باب کور کا اس جگہ بھی [illegible] بحث سے خارج متصور ہے اور بیان اوسکا شبہ دل و دیگر مراتب متعلقہ مقدمات کو کولبروک صاحب نے خلاصہ جگن ناتھ کے ترجمہ مین بصراحت تمام کیا ہے لہذا اوسکو ترک کرکے باب شہادت کا بیان کیا جاتا ہے +

باب چھٹا

گواہون کے بیان مین

فصل پہلی

ف — گواہ معاینہ یا سمعی و مقبول یا غیر مقبول ہو سکتے ہین ✤

۱ یہ بیان کیا گیا ہے کہ شہادت ثبوت تحریری اور گواہون اور قبضہ پر مشتمل ہے چنانچہ شہادت قبضہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اب شہادت زبانی کا ذکر ہوگا — گواہ معاین ہو سکتا ہے یا سمعی چنانچہ اس باب مین منو نے یہ لکھا ہے کہ شہادت امر معاینہ یا مسموعہ منظوری کے قابل ہے — گواہ دو قسم کے ہین یعنی مقبول و غیر مقبول — مقبول سے وہ گواہ مراد ہے جو اوسے شہادت کے واسطے نامزد کیا جاے اور غیر مقبول وہ ہے جو گواہی کے واسطے نامزد نکیا جاے ✤

ف — تفصیل گیارہ قسم گواہون کی جن میں سے پانچ مقبول ہین و چھ غیر مقبول

۲ گواہان مقبولہ کی تفریق پانچ قسم پر کی گئی ہے اور غیر مقبول کی چھ قسم ہین یعنی کل قسمین گواہون کی گیارہ ہین چنانچہ اس باب مین نارد نے یہ لکھا ہے — عالمان شاستر نے گیارہ قسم کے گواہ جایز قرار دیے ہین منجملہ اونکے پانچ مقبول ہین اور بقیہ چھ غیر مقبول† اور اوسی نے تفریق گواہان اسطور پر بیان کی ہے — گواہ مندرجہ دستاویز — گواہ زبانی — گواہ اتفاقی — گواہ مخفی — گواہ موید‡ یہ پانچ قسمین

---

† یاد تمدید ✤

‡ یاد تمدید و صرتی چند لکا ✤

توضیح گواہان مختلف

گواہان مقبولہ کی ہیں اور گواہ مندرجہ دستاویز یا بقیہ گواہوں کی کیفیت کاتیاین نے بیان کی ہے ۔

۲۔ جس گواہ کو خود دعویدار حاضر کرے اور اوسکا نام دستاویز میں درج ہو وہ گواہ دستاویز کہلاتا ہے ۔ گواہ زبانی سے وہ شخص مراد ہے جسکی نسبت دستاویز میں منقوش نہ ہو [1] علاوہ اسکے کاتیاین نے گواہ زبانی یعنی غیر مندرجہ دستاویز کا بیان اسطور پر کیا ہے کہ جو گواہ معاینہ معاملہ ہو اوسکو مدعی بغرض کثرت شہرت کے بار بار معاملہ کا ذکر یاد دلا دے [2] ۔ جو شخص ہنگام وقوع معاملہ دفعۃً وارد ہو اور گواہ قرار دیا جاوے وہ گواہ اتفاقی کہلاتا ہے اگرچہ یہ دو قسم کے گواہ غیر مندرجہ دستاویز ہیں لیکن کاتیاین نے انکے باہم فرق بیان کیا ہے یعنی دو قسم کے گواہ جو تصدیق دعوی کے واسطے گذرین غیر مندرجہ دستاویز کہلاتے ہیں یعنی ایک جو ارادۃً نامزد کیا جاوے اور دوسرا جو اتفاقیہ وارد ہو ۔ اگر کسی شخص کو دعویدار اس غرض سے مخفی رکھوا دے کہ وہ مدعا علیہ کے قول کو بخوبی سنے اور اس ترکیب سے اوسکو اپنا بیان ثابت کرانا مقصود ہو تو ایسا شخص گواہ مخفی کہلاتا ہے [3] ۔ جو شخص کہ بمرتبہ اخیر شہادت گواہوں کی تائید کرے عام اس سے کہ بیان اوسکا اپنی معلومات سے ہو یا دوسرے کی وساطت سے وہ گواہ مؤید کہلاتا ہے [4] ۔

[1] بیاوتندریو ۔

[2] ایضاً

[3] ایضاً

[4] قول نارد منقولہ بیاوتندریو ۔

۴ علی ہذا القیاس نارد نے گواہان غیر مقبولہ کی بھی چند قسمین بیان کی ہین یعنی اہل شہر - حاکم - راجہ - جو شخص فریقین کی جانب سے انصرام کار کا مجاز ہو - شخص مقررہ و سوداگر اور تنازعات خانگی بین اشخاص متخاصمین بھی گواہ متصور ہو سکتے ہین - ۱؎ لفظ حاکم جو اس جگہ مستعمل ہوا ہے محرروں اور مشیروں پر حاوی ہے چنانچہ اس قول سے واضح ہے کہ جب راجہ کسی مقدمہ کی تحقیقات کرے تو اوس صورت مین محرر او حاکم اور مشیر علی سبیل الترتیب گواہ قرار دیے گئے ہین :: ۲؎ (توضیح گواہان غیر مقبولہ +)

۵ بعد اسکے نارد صفات و تعداد گواہوں کا بیان کرتا ہے - (صفات و تعداد گواہان +)
پابند مذہب - فیاض - شریف خاندان - راست گو - نیک - صداقت شعار - صاحب اولاد ذکور - متمول - پابند آئین العامی و تحریری - ہمقوم و مفرقہ بالاتخصیص اس امر کے ان صفات کو تین شخص گواہ ہو سکتے ہین + ۳؎

۶ - پابند مذہب یعنی دیندار - فیاض یعنی عادی سخاوت - شریف خاندان - یعنی عالی نسب - راست گو یعنی جسکا شیوہ سچ بولنا ہے - نیک یعنی جو اپنے معاملات دنیوی کو فایق نہ سمجھے - صداقت شعار یعنی فریبی نہو - صاحب اولاد ذکور یعنی جسکے بیٹے ہوں - متمول یعنی جسکے پاس سونا اور روپیہ اور مال ہو - پابند آئین العامی و تحریری یعنی جو رسوم معینہ اور فرایض کے بجا لانے مین مستعمل ہو (توضیح قول مندرجہ بالا +)

۱؎ بیاد تنتدیو و مرتی چندریکا +

۲؎ ایضاً

۳؎ قول جاگیہ بلک منقولہ ویرامیترودیہ و بیاد تنتدیو +

ان صفات سے تین شخص گواہ ہو سکتے ہین - تین یعنی شمار مین
تین سے کم ہونا مگر اس سے زیادہ کا اختیار ہے - ہر قوم یعنی قوم
واحد کا گواہ اور قوم سے مراد ہے مورد ابشکت وغیرہ اقوام ہیں تا ترتیب
اعلی یا اسفل کے مثلاً مورد ابشکات کے قوم کے گواہ مقدمون مین
مورد ابشکات گواہ ہونگے اور علی ہذا القیاس امبشت وغیرہ قومون
کے مقدمات مین بھی یہی امر ملحوظ ہوگا اور اس قاعدہ مین فرقہ کا خیال
بھی ضرور ہے اور فرقہ سے مثل فرقہ برہمنان وغیرہ مراد ہے اور اس کا مطلب
یہ ہے کہ برہمن بصفات و تعداد مذکورۂ بالا برہمنون کے مقدمات مین
گواہ ہونگے اور چھتریون وغیرہ کی نسبت بھی یہی مفہوم ہونا چاہیے علی
ہذا القیاس عورات کے مقدمون مین عورات ہی گواہ ہونگی چنانچہ
منو نے یہ لکھا ہے کہ عورات کی گواہ عورات ہونی چاہئین - [1]
لیکن اگر کل گواہ ایک ہی قوم یا فرقہ کے بہم نہ ہو سکین تو مورد ابشکات
وغیرہ اور برہمن وغیرہ ایک دوسرے کے مقدمات مین گواہ ہو سکتے ہین +

غیر مجاز گواہان
گواہ پانچ قسم کے ہین

در صورت بہم نہ ہو سکنے اس قسم کے گواہون کے جنکا اوپر ذکر
ہوا گواہان غیر مجاز کا ذکر بغرض اظہار اس امر کے ضرور ہوا کہ ایسے اشخاص
بھی جنکی نسبت امتناع قطعی نہیں ہے گواہ ہو سکتے ہین - نارد نے
غیر مجاز گواہون کی پانچ قسمین بیان کی ہین یعنی وہ کہتا ہے کہ شاستر
کے عالمون نے گواہان غیر مجاز کی پانچ قسمین قرار دی ہین - [2] +

وجوہ غیر مجاز ہونے +

۱ - امتناع و بد اعمالی و تنزل یا اور از خود بطور گواہ حاضر ہونا -

---

[1] منو - باب - ۸ - اشلوک - ۶۸ - منقول بیاد تندیو +

[2] بیاد تندیو اور سمرتی چندریکا +

اور قبل گواہی گواہ کے مدعی یا مدعا علیہ کا مرجانا + ۱

۹ اب اون گواہون کا بیان کیا جاتا ہے جو بوجہ امتناع کے غیر مجاز ہیں — علما اور اشخاص عابد اور مسن اور زاہد وغیرہ بوجہ امتناع کے غیر مجاز ہیں اور سب سے ۲ — عابدون سے بان پرست لوگ مراد ہیں اور لفظ وغیرہ سے وہ شخص اپنے باپ وغیرہ کے فرمان بردار ہون چنانچہ سقلمہ نے یہ بیان کیا ہے کہ وے اشخاص جو اپنے باپ کے فرمان بردار ہون اور جو اپنے گرو کے گھر مین رہتے ہون اور زاہد اور اشخاص صحرانشین اور عابد یہ سب گواہان غیر مجاز ہیں + ۳ — گواہان بوجہ امتناع کے غیر مجاز ہیں

۱۰ اب اون شخصون کا ذکر کیا جاتا ہے جو بوجہ بد اعمالی کے غیر مجاز ہیں — چور — مفسد علانیہ — اشخاص تندمزاج — قمار باز — دغا باز — یہ اشخاص بوجہ بد اعمالی کے غیر مجاز ہیں اور ایسے سنین ہوا ہے — تندمزاج یعنی مغلوب الغضب — قمار باز یعنی جو پانسے سے کھیلین + — جو گواہ بوجہ بد اعمالی کے غیر مجاز ہیں +

۱۱ اب نارواون گواہون کا بیان کرتا ہے جو بوجہ تزلزل بیانی کے غیر مجاز ہین — اگر منجملہ گواہون کے جو کسی فریق مقدمہ کی جانب سے نامزد اور طلب کیے جائین ایک گواہ بھی متزلزل بیان ہو تو کل گواہ بوجہ ایسی تزلزل بیانی کے غیر مجاز متصور ہونگے + ۵ — جو گواہ بوجہ تزلزل بیانی کے غیر مجاز ہیں +

۱ بیاو تندیو او سمرتی چندریکا +

۲ ایضاً +

۳ ایضاً +

۴ قول ناروشتقولہ سمرتی چندریکا +

۵ قول کاتیاین منقولہ بیوار سیو کھ او سمرتی چندریکا +

جو شخص خود بخود حاضر ہو اوسکی گواہی مفید نہین ہوتی

١١ اب اون گواہون کی کیفیت بیان کیجاتی ہے جو از خود حاضر ہونے کی وجہ سے غیر معتبر ہین۔ جو شخص کہ گواہ نہ قرار دیا گیا ہو مگر اوسنے شہادت کے واسطے از خود حاضر ہو تو ایسا شخص اصطلاح مین سیوجی یعنی جنفیل کہلاتا ہے۔ ایسی گواہی مفید نہین ہے ۱ء

جو شخص بعد وفات مدعی یا مدعا علیہ کے غیر معتبر ہین

١٢ اب اون گواہون کی شرح کیجاتی ہے جو بسبب وفات پانے مدعی یا مدعا علیہ قبل اوسکے شہادت کے غیر معتبر ہین۔ اگر کوئی شخص دعوی کی حقیقت سے مطلع کیا گیا ہو اور وہ مدعیا زندہ موجود ہو تو وہ کیونکر گواہی دے سکتا ہے ایسا شخص بسبب وفات دعویدار کے اوسکے شہادت کیواسطے غیر معتبر ہے ۲ء۔ اسکے یہ معنی ہین کہ اگر کوئی شخص مدعی کا گواہ ہو یا مدعا علیہ کا اور مدعی یا مدعا علیہ مذکور موجود نہو یعنی مر گیا ہو اور دعوی پیش نہوا ہو اور اوسکی اصل حقیقت سے اہل خصومت نے گواہون کو مطلع کیا ہو اور نہ اون سے امر متنازعہ کی نسبت گواہی دینے کے واسطے کہا گیا ہو تو ظاہر ہے کہ کس دعوی مین یا کس شخص کی جانب سے گواہ ادائے شہادت کریگا۔ پس ایسے گواہ بوجہ وفات مدعی یا مدعا علیہ کے غیر معتبر ہین۔

گواہی جو بعد وفات دعویدار کے پیش ہو اور اوسکی نسبت کہا گیا ہے

١٣ جب باپ یا اور کوئی شخص بحالت قریب المرگ ہونیکے یا حالت صحت مین بھی بیٹون یا اور شخصون کو واسطے دینے گواہی نسبت کسی امر خاص کے فہمائش کرے تو ایسی صورت مین بعد وفات اوسکے بھی وہ گواہ ہوسکتے ہین جیسا پنجنارو کہتا ہے کہ دعویدار کی وفات کے بعد باعتبار اون شخصون کے حکم اوسنے قریب المرگ ہونیکی حالت مین فہمائش

۱ء قول نارد منقولہ سرتی چندرکیا

۲ء ایضاً

کی ہو ۱ - ایک اور قول ہے کہ اگر کسی شخص نے بحالت ثبات عقل دعوی کی اصل حقیقت سے دوسرے کو اطلاع دی ہو اور وہ دعوی منجملہ چہل اقسام ضمانت کے ہو تو باوجود وفات مدعی علیہ کے بھی وہ دوسرا شخص گواہی دے سکتا ہے - ۲ +

اوراون گواہوں کا ذکر جو غیر معتبر ہیں

(۱۵) علاوہ ان گواہوں کے اور غیر معتبر گواہ بھی بیان کیے گئے ہین یعنی عورت — نابالغ — مسن — قمار باز — بدمست — مجنون — بدنام — تماشاگر — بیدین — جعل ساز — ناقص العضو — جو شخص اکثر قید مین داخل کیا جاوے — دوست — وہ شخص جسکو معاملہ سے تعلق ہو - شریک — دشمن — سارق — مفسد علانیہ — شخص ناخوش — تارج القوم وغیرہ گواہان غیر معتبر ہین ۳ +

توضیح الفاظ قول مذکورہ بالا +

(۱۶) عورت یہ لفظ محتاج شرح نہین ہے — نابالغ جو شخص سن تمیز کو نہ پہونچا ہو — مسن — جسکی عمر اسّی سال سے متجاوز ہو - لفظ مسن علما اور اون شخصون پر بھی حاوی ہے جو بذریعہ انتقال مین مستثنی کیے گئے ہین — قمار باز جو پانسہ سے کھیلتا ہو — بدمست - جو شراب پیوے - مجنون - جسکی نسبت اجرام فلکی کی تاثیر مخالف ہو - بدنام - جو شخص قتل برہمن یا اسیطرح کے اور جرایم کا ملزم ہو ۴ تماشاگر یعنی رقاص — بیدین —

---

۱ قول نارد منقول از سمرتی چندریکا +

۲ ایضاً

۳ قول جاگیہ ولک منقول از ویوہار میوکھ +

۴ قول نارد منقول از ویرمترودیہ - یہ بیان اسی کتاب مین بطور قول جاگیہ ولک منقول ہے +

- یعنی ملحد وغیرہ - جعل ساز جو جھوٹی دستاویز بناوے - ناقص العضو - جس کے کان یا اور کوئی اور عضو نہو - جو شخص تنزلاً کمتر قوم مین داخل کیا جاوے یعنی وہ شخص جو قاتل برہمن یا مرتکب کسی اور ایسے ہی جرم کا ہو - دوست یعنی محب - وہ شخص جسکو معاملہ سے تعلق ہو یعنی جسکو امر متنازعہ سے تعلق ہو - شریک یعنی مشارکت کاروبار - دشمن یعنی عدو - سارق یعنی چور - معتمد علانیہ یعنی مشہور بہ بددیانتی - دروغگو جسکا جھوٹا ہونا ثابت ہوچکا ہو - خارج القوم - جو برادری سے نکال دیا جاوے +

قول مذکورہ بالا ذکر گواہ غیر مجاز بھی داخل ہیں حقیقی اور یہ تناقض کیا گیا

(۸) لفظ وغیرہ سے جیسے گواہ غیر مجاز بھی مراد ہین جنکا ذکر اور قولون مین داخل ہے یعنی جو بوجہ بداعمالی کے اور بوجہ تنزل بیانی اور بسبب از خود حاضر ہونے اور بباعث وفات مدعی یا مدعا علیہ قبل ادائے شہادت کے غیر مجاز ہین - یہ اشخاص اور عورات اور اطفال وغیرہ گواہی دینے کے مجاز نہین ہین - گواہ تعداد مین تین ہونے چاہیئین لیکن اس قاعدہ کی نسبت استثنا کیا گیا ہے +

استثنا نسبت تعداد گواہون کے

(۹) اگر گواہ عارف ہے - تو درصورت رضامندی طرفین ایک ہی ایسے شخص کی گواہی کافی ہے - شخص عارف سے مراد یہ ہے کہ وہ بواقفیت مذہب کے فرائض ضروری و محکومہ شناستہ بجالاتا ہو اس فقرہ مین جو لفظ ایک ہی واقع ہوا ہے وہ دو گواہون پر بھی حاوی ہے - اور جو یہ ذکر ہوا ہے کہ گواہ پابند آئین الہامی بتحریری ہو تو اس قاعدہ سے یہ واضح ہو سکتا ہے کہ تینون گواہون کا عارف ہونا ضرور ہے لیکن مراد اس سے یہ ہے کہ شہادت تین گواہون کی بلا رضامندی فریقین کے

قابل منظوری ہے اور اس سے کم ہونے کی صورت میں رضامندی کی
طرفین واجب ہے لیکن مع جہہ سے تین گواہوں کی قید ضرور ہے +

۱۹ نسبت صفات پابند مذہب و قیاس وغیرہ استثنا کیا گیا ہے - ان مقدمات میں جو بابت بھگا لیجانے عورات و سرقہ حملہ و عمل بیجا و جرم سنگین ہوں ہر شخص گواہ ہو سکتا ہے [1] ان الفاظ کی تعریف آگے بیان ہوگی - جملہ اشخاص بیدین وغیرہ جنکی نسبت اقوال مذکورۂ بالا میں امتناع ہے ایسے مقدمات میں گواہ ہو سکتے ہیں لیکن ایسی صورتوں میں بھی وہ شخص گواہ نہیں ہو سکتے جو بوجہ بے عاقلی یا تنزل بیانی یا بسبب از خود حاضر ہونے کے مثل مجاز نہیں کیونکہ اعدم عدم مجازیت یعنی راست گو نہونا ایسے شخصوں کا ان مقدموں میں بھی لازم آتا ہے + استثنا نسبت صفات گواہوں کے

۲۰ قول مذکورۂ بالا سے واضح ہوتا ہے کہ زنا و سرقہ و حملہ و عمل بیجا جرایم سنگین میں داخل ہیں کیونکہ ارتکاب ان جرایم کا اشخاص مشہورہ و پیشت کی جانب سے علانیہ ہوتا ہے مگر چونکہ زنا وغیرہ جرایم کا ارتکاب زیادہ تر باخفا ہوتا ہے لہذا ذکر انکا علیحدہ کیا جائیگا قتل انسان - سرقہ بالجبر - اور لڑکی و زوجوں کو زبردستی بھگا لیجانا - حملہ - عمل بیجا - یہ چار قسمیں جرایم سنگین کی ہیں + تعریف جرایم

۲۱ اب گواہوں کے اظہار کا ذکر کیا جاتا ہے - لازم ہے کہ گواہوں کو مدعی یا مدعا علیہ کے سامنے بٹھا کر اظہار انکا لیا جاوے [2] مگر تمہ جو قابل اظہار لینے کا طریقہ

---

[1] قول جاگکباک منقولہ بہولر میو کہ لیکن باواتندیو میں ایک شخص اسم نا معلوم کا قول ہے +

[2] قول جاگکباک منقولہ باواتندیو +

لکھا ہے اوس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر گواہون سے علیحدہ علیحدہ پوچھا جاوے تو اونکو جواب دینا ضرور نہین ہے اور اس باب مین کاتیاین نے یہ امتیاز کیا ہے - حاکم کو چاہیے کہ گواہون سے مدعی و مدعا علیہ کے بسہولت سوالات کرے اور حاکم کو لازم ہے کہ باستثناء برہمنون کے اور گواہون سے حلف کراوے اور پنڈتون کے سامنے شہادت لیوے - [1] حاکم کو لازم ہے کہ دوپہر کے وقت طہارت کے بعد ہر گواہ کو علیحدہ علیحدہ بلا کر اور اونکو بار بار خوف خدا یاد دلا کر اپنے استفسار کرے اور یہ ضرور ہے کہ گواہ بھی بعد طہارت کے آئے ہون اور وقت اظہار اونکا رخ شمال یا مشرق کی جانب ہو اور لازم ہے کہ کل گواہ ضوابط لازمی اور حالات مقدمہ سے واقف ہون + [2]

مختلف فرقون سے حلف لینے کا طریقہ

۲۲ منو نے درباب لینے اظہارات برہمنون اور اور شخصون کے [3] قاعدہ مندرجہ ذیل قرار دیا ہے یعنی حاکم کو چاہیے کہ برہمن کو صداقت کی قسم دیوے اور چھتری کو اوسکے گھوڑے اور ہاتھی اور اسلحہ کی اور ویش کو اوسکی گاے اور غلہ اور سونے کی اور شودر یا اونی آدمی کو اسطور پر قسم دلاوے کہ اگر تو سچ نبولیگا تو تیرے سر پر کل جرائم ممکن الوقوع کا عذاب ہوگا + [4] اس

[1] بیاوالندیو و بیوہار میوکھ و سمرتی چندریکا +

[2] قول نارد منقولہ کتابہاے مذکور الصدر +

[3] منو فصل ۸ شلوک ۱۰۲ منقولہ کتاب وتندیو و سمرتی چندریکا و بیوہار میوکھ +

[4] منو فصل ۸ شلوک ۱۱۳ منقولہ بیاوتندیو و بیوہار میوکھ لیکن سمرتی چندریکا مین بطور قول نارد کے درج ہے - بعض اوقات اہل یونان آگ کی طرف سے حلف لیتے تھے مثلاً پھلی کپڑنے والے کو اونکے جال ور سپاہی سے اوسکی برچھی پر حلف کرایا جاتا تھا +

عبارت سے یہ معنی ہیں کہ برہمن سے یہ کہا جاوے کہ اگر تم سچ نہ بولوگے تو تمہاری صداقت جاتی رہیگی اور چھتری سے یہ کہا جاوے کہ تمہارا گھوڑا یا ہاتھی اور ہتیار بیکار ہو جاینگا اور ویش سے یہ تمکو مویشی اور تخم اور سونے سے کچھ منفعت نہوگی اور شودر سے یہ کہ اگر تو جھوٹ بولیگا تو جملہ جرایم تیرے سر پر عاید ہونگے +

اشتہار دینے بغرض برہمنوں اور چھتریوں اور ویش کے

۲۳ اگر وہ جیسی تو نواہ سے شخص مویشی چرانے کا کام یا حرفہ یا دستکاری یا رقاصی اور قوالی یا ملازمی یا سود خوری کا پیشہ کریں تو حاکم کو چاہیے کہ اونکو فہمایش کرکے اظہار اونکا مثل شودر کے لیوے ۔ ۱؎ لفظ وہ جیسی لکھنے سے یہ مراد ہے کہ قول مذکورہ بالا میں چھتری اور ویش بھی داخل ہیں اور قوالی سے یہ عبارت ہے کہ جو گانا جانتا ہو +

گواہی کی نسبت اعتراض پیش ہونیکا ذکر

۲۴ اگر مدعا علیہ ۲؎ گواہوں کی نسبت معترض ہو اور اعتراض اوسکا قابل ثبوت کے بھی ہو مثلاً گواہ کی نابالغی تو ایسی صورتوں میں وجہ اعتراض کا ثبوت مدعی سے ہونا چاہیے لیکن جن صورتوں میں کہ ثبوت بدیہی موجود نہو اور ثبوت مدعا علیہ کی بیان اور شہرۂ عام پر پہونچیگا مگر اسباب میں وہ گواہ نہ لیے جاوینگے کیونکہ اگر ایسا ہو تو تصفیہ کبھی طے نہو

پیش کرنا اعتراض باطل کا مستلزم سزا ہوگا +

۲۵ اگر مدعا علیہ گواہوں کی نسبت اعتراض پیش کرکے اوسکو ثابت نکر سکے تو اوسپر حسب حیثیت جرمانہ عاید کیا جاوے لیکن اگر وہ ثابت کر دیوے تو گواہ غیر مجاز ہو جاوینگے چنانچہ اسباب میں یہ قول واقع ہوا ہے کہ ۔ اگر کوئی شخص گواہوں کے نسبت صریح اعتراض پیش کرے اور اوسکو ثابت نکر سکے تو اوسکو سزا ہونی چاہیے لیکن اگر وہ ثابت کر دیوے تو گواہ رخصت کر دیے جاوینگے اور اونکی شہادت قابل تصفیہ نہو

۱؎ یا وہ مندیو بھی چیند لیکا +

۲؎ یعنی اوسکے ۔۔۔ +

۲۶ اگر اون چند گواہون کی نسبت جو دعویدار کی جانب سے گذرین عذرات ثابت ہون اور دعویدار اور کسی طرح کا ثبوت نہ رکھتا ہو تو وہ مغلوب ہوگا چنانچہ یہ امر اس قول سے واضح ہے کہ۔ اگر دعویدار کو صرف اپنے گواہ کی صداقت پر حصر ہو اور وہ مغلوب ہو جاوے تو اوس سے جرمانہ لیا جاویگا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اگر دعویدار اور طرح کا بھی ثبوت رکھتا ہو تو وہ مجاز ہے کہ شہادت مزید پیش کرے ✦

اگر گواہ دیانتدار نہ ہون تو شہادت کو بیچ میں ... ثبوت کے اور ذریعہ پر لحاظ کرنا چاہیے

۲۷ بجواب اس سوال کے کہ گواہ سے وقت حلف کے کیا کہنا چاہیے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص جھوٹی گواہی دے وہ اون جملہ مقامات عقوبی میں مبتلا رعذاب ہوگا جو گنہگاروں اور مجرمان جرائم کبیرہ و شدیدہ اور آتش زن اور قاتلان عورات و اطفال کے واسطے معین ہین اور جو کچھ نیکیان کہ اوس نے سیکڑون جنموں مین وقوع مین آئی ہون تمام اونکا اوس شخص کو پہنچیگا جسکی نسبت گواہ کی جھوٹی گواہی سے ضرر عاید ہو مراد اس سے یہ ہے کہ یہ عبارت سے عبرت کہنی چاہیے — اس مضمون کو شودر کے فرقہ سے متعلق مفہوم کرنا چاہیے کیونکہ اس قول سے کہ شودر پر جملہ جرائم ممکن الوقوع عائد ہونگے۔ یہ امر واضح ہے۔ علی ہذا القیاس اسی عبارت کو اون وحشی لوگون سے بھی متعلق تصور کرنا چاہیے جو مویشی چرانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہون چنانچہ یہ امر اس قول سے ظاہر ہے۔ اگر وحشی قومون کے شخص مویشی چرانے کا کام۔ الخ ✦

طریقہ حلف کا جو شودرون وغیرہ شخصون کی نسبت ملحوظ ہونا چاہیے جو ادنی پیشہ کرتے ہین ✦

۲۸ چونکہ یہ فرض کرنا محال ہے کہ جو نیکیاں سیکڑون جنموں مین ظہور مین آئی ہون وے زایل ہو جاوین اور جرائم شدید جسکا ارتکاب ایک

حلف کی عبارت ... اوسکو لفظاً مفہوم نہ کرنا چاہیے

شخص ہی کی جانب سے ہوا ہوا وہ نگے عذاب میں دوسرا شخص صرف بوجہ جھوٹ بولنے کے مبتلا ہو لہذا یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ عبارت صرف لغرض عبرت گواہوں کے لکھی گئی ہے چنانچہ نارو کہتا ہے کہ حاکم کو چاہیے کہ اقوال قدیم جو نیکی کے باب میں ہوں بیان کرے اور امر حق کی عظمت اور دروغگوئی کی مذمت ظاہر کرکے گواہوں کو بار بار خوف دلاوے ۔ ؎۱

۲۶ بجواب اس سوال کے کہ اگر گواہ بعد فہمائش کے خاموش رہیں تو کس طور پر کاربند ہونا چاہیے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ادائے شہادت سے منکر ہو تو راجہ کو چاہیے کہ بعد چھیالیس روز کے اوس سے کل زر قرضہ معہ دس روپیہ سیکڑہ سود کے دلوائے ۔ ؎۲ یعنی اگر کوئی شخص ادائے شہادت کا اقرار کرے اور بعد فہمائش مضمون حلف کے بالکل ساکت رہے تو راجہ کو لازم ہے کہ نامبردہ سے تمام خواہ کو کل زر قرضہ معہ سود دلاوے اور علاوہ اسکے گواہ مذکور کو دسواں حصہ قرضہ کا اور دینا پڑیگا اور یہ دسواں حصہ راجہ کو لیگا چنانچہ اس قول سے واضح ہو کہ راجہ کو لازم ہے کہ علاوہ مقدار قرضہ ثبتہ کے قرضدار سے دسواں حصہ لیوے ؎۳ اور واضح ہو کہ نفاذ اس قاعدہ کا چھیالیس روز کے بعد ہوگا اور اس مدت کے اندر گواہ مذکور سے روپیہ نہ لیا جائیگا ۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ اس قاعدہ کا متعلق ہونا اوس صورت میں مفہوم ہوتا ہے کہ جب بیماری یا اور کوئی مصیبت لاحق نہ ہو چنانچہ منو نے اس باب میں یہ کہا ہے کہ جو شخص

دوسری صورت کی بیان کا ذکر کہ جب گواہ بعد فہمائش کے ادائے شہادت سے منکر ہو ۔

؎۱ ببار تمدیو ۔

؎۲ قول جاگبلک منقولہ با تمدیو و مرتی چندرکا و بیواہار میوکھ ۔

؎۳ چیپنتر او والے ورتناکر ۔

باوصف لاحق ہونے بے معیبت کے بعد اجرا اطلاعنامہ تین ہفتے کے اندر مقامات قرضہ وغیرہ مین گواہی دینے کے واسطے حاضر ہو اوسپر خود اوسکے فعل سے کل زر قرضہ عاید ہوگا اور علاوہ اسکے اوس سے دسوان حصہ بطور جرمانہ راجہ لیگا [1] معیبت کے لاحق ہونے سے یہ مراد ہے کہ گواہ آفت آسمانی یا قہر حاکم سے بری ہو +

ادای شہادت سے منکر ہونے کی سزا

۳۳ اب اوس شخص کا ذکر کیا جاتا ہے جو باوجود مطلع ہونے حالات معاملہ کے خواہشتہ اداے شہادت سے منکر ہو جو شخص باوصف آگاہ ہونے معاملہ کے شہادت نہ دے وہ ذلیل متصور ہوگا اور سزا اوسکی مثل جرم شہادت کاذبہ کے ہوگی [2] یعنی وہ شخص مبتذل جو امر تنازعہ سے بخوبی مطلع ہو اور باوجود اس امر کے گواہی نہ دے یا گواہ ہونے سے منکر ہو تو وہ مثل جھوٹے گواہ سزایاب ہوگا ۔ اور واضح ہو کہ جھوٹے گواہوں کا ذکر آئندہ ہوگا +

اگر جھوٹی گواہی کا انکشاف ہو جاوے تو فیصلہ منسوخ ہوگا +

۳۴ جھوٹے گواہوں کی سزا کے بعد مقدمہ کی نسبت از سر نو تحقیقات کیجاویگی اور اگر مقدمہ ختم ہوگیا ہو اور بعد ازان جھوٹی گواہی کا منکشف ہو تو تحقیقات مقدمہ از سر نو کیجاویگی چنانچہ منو نے کہا ہے کہ اگر کسی مقدمہ مین جھوٹی گواہی دیجاوے تو راجہ کو لازم ہے کہ فیصلہ منسوخ کرے اور جو کچھ کارروائی عمل مین آئی ہو وہ بیکار سمجھی جاوے [3]

طریق کارروائی کا جبکہ شہادت مین تناقض پایا جاوے +

۳۵ اب وہ قاعدہ بیان کیا جاتا ہے جو اختلاف شہادت سے متعلق ہو وقت اختلاف شہادت کے

---

[1] منو فصل ۸ اشلوک ۱۰۷ منقولہ بیاد تندیہ و مرتی چندریکا +

[2] قول جاگلبلک منقولہ نسخجات متذکرہ بالا +

[3] منو فصل ۸ اشلوک ۱۱۷ منقولہ بیاد تندیہ و مرتی چندریکا +

اکثرت بیان کا لحاظ ہوگا اور اگر تناقض کی صورت مین تعداد گواہون کی مساوی ہو تو منجملہ اونکے اون اشخاص کے قول پر اعتبار ہوگا جو شریف ہون اور جب شریف گواہون کے باہم اختلاف ہو تو اوس حالت مین گواہان اشرف کے بیان پر لحاظ کیا جایگا ۔ یعنی تناقض یا تخالف کی صورت مین اکثرت اظہار پر حصر ہونا چاہیے لیکن اگر اختلاف کی صورت مین گواہون کی تعداد مساوی ہو تو اون گواہون کا بیان بطور شہادت مقبول ہوگا جو شریف ہون لیکن اگر اکثر شریف شخصون مین بھی تناقض واقع ہو تو اون گواہون کا قول منظور ہوگا جو زیادہ تر شریف ہون اور زیادہ تر شریف شخصون سے یہ مراد ہے کہ جو آئین اسلامی کے عالم و عامل ہون اور صاحب اولاد اور متمول اور نیک خصایل ہون ✣

گواہون کی تعداد پر شرافت کا ترجیح

۴۲ اگر شریف گواہ کم ہون اور غیر شریف زیادہ تو ایسی صورت مین بھی شریف گواہون کا بیان مقبول ہوگا یہ اس قول سے مستنبط ہے ۔ اگر گواہ عارت سے ہے تو در صورت رضامندی طرفین ایک ہی ایسے شخص کی گواہی کافی ہے[1] اس سے نیک خصایل کی عظمت ظاہر ہوتی ہے ✣

تاویل قول سابقہ ✣

۴۳ اوپر جو یہ قول واقع ہوا ہے کہ اگر منجملہ گواہون کے جو کسی فریق مقدمہ کی جانب سے نامزد و طلب کیے جائین ایک گواہ بھی متزلزل بیان ہو تو کل گواہ بوجہ ایسی متزلزل بیانی کے غیر مجاز متصور ہونگے اوس صورت سے متعلق ہے کہ جب کل گواہ مساوی المرتبہ ہون ✣

[1] قول جاگلبلک منقولہ سرتی چندریکا و بیوہار میوکھ ✣

[2] دفعہ ۱ فصل ہذا ✣

مدار فیصلہ کا گواہون کی شہادت پر ہے

٥٣ اب اون گواہون کے اظہارات کی کیفیت بیان کی جاتی ہے جنپر مقدمہ کی بنا وجیت منحصر ہو جس شخص کے گواہ مظہر صداقت اوسکے ہون وہ مقدمہ جیتیگا لیکن جسکے گواہ اوسکے بیان کے خلاف ہین وہ ہار جائیگا[۱] حاصل اسکا یہ ہے کہ جس شخص کے گواہ درباب امر متنازعہ و کیفیت شے دعوی کے مظہر صداقت اوسکے ہون اور یہ کہین کہ ہم اس امر کو فی الواقع سچ جانتے ہین تو وہ شخص غالب ہوگا لیکن اگر کسی شخص کے گواہ خلاف بیان اوسکے یہ کہین کہ ہم اس امر کو جھوٹ جانتے ہین تو وہ ہار جائیگا یعنی بالتحقیق مغلوب ہوگا

مدار فیصلہ کا گواہون کی شہادت پر اور ... مین ثبوت کا ... حالات معلوم ... پر

٥٤ لیکن اگر گواہ بسبب یا وجہ سے حقیقت نالش کے اوسکے صدق یا کذب کی نسبت ادا سے شہادت نکرین تو ایسی صورت مین فیصلہ کا مدار اور ثبوت پر ہوگا اور راجہ کو چاہیے کہ گواہون سے بار بار سوال کرے جو امر کہ بلاتامل بیان کیا جاسکے وہ قبول ہونا چاہیے چنانچہ اسباب مین یہ قول ہے کہ جو امر بلاتامل بیان کیا جاسکے اور الزام سے مبری ہو وہ منظور کیا جاسکے اور جب گواہ امر مذکور بیان کر چکے تو راجہ کو چاہیے کہ اوس سے متواتر استفسار کرے ٭[۲]

اگر گواہ اپنے مدعی کے خلاف اظہار کریں تو ... گواہی دین تو وہ ہار جائیگا اور اگر ... گواہان مذکور کے گذرانے +

٥٥ اب اس قاعدہ کی نسبت کہ جسکے گواہ اوسکے بیان کے خلاف کہین وہ ہار جائیگا[۳] ایک استثنا کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر گواہ ادا سے شہادت بھی کر چکے ہین اور دیگر گواہ اونسے دو چند یا بنسبت اونکے زیادہ معتبر ہون اور اونکے بیان کے خلاف اظہار

۱ ویاد تندلیو دھرتی چندریکا +

۲ قول نارد منقولہ ویاد تندلیو +

۳ دفعہ ٣٥ فصل ہذا +

ہین تو پہلے گواہون کا اظہار جھوٹ متصور ہو[1] مطلب اسکا یہ ہے کہ اگر دوسرے گواہ جو مرتبہ اول گذرانے گئے ہون بالارادہ خلاف حقیقت مالش کے گواہی دین اور بہ نسبت اونکے زیادہ معتبر یا ہمسر تعداد مین دو چند گواہ برعکس بیان اونکے تائید دعوی کے اظہار دین تو گواہان مقدم الذکر جھوٹے یا جاعلت ورفع متصور ہونگے ؛

۲۴۸ یہ اعتراض پیش ہو سکتا ہے کہ امر مذکورہ بالا درست نہین ہے کیونکہ اگر بعد اظہار اون گواہون کے جنپر فریقین اور انجمن عدل کے مشیرون اور حاکم اعلی نے واسطے اثبات حقیقت نفس الامری کے حصر کیا ہو اور ثبوت کیطرف توجہ کیجاے تو ایسی صورت مین خوف ہے کہ تنازع کبھی طے نہو اور ایک اور وجہ یہ ہے کہ امر مذکور قاعدہ کے اس قول کے خلاف ہے - بعد انفصال مقدمہ کے شہادت عام اس سے کہ تحریری ہو یا زبانی بیکار ہوگی بشرطیکہ وہ مرتبہ اول گذرانی نہ گئی ہو جیسے کہ بعد پختگی فصل کے بارش بے سود ہوتی ہے ویسی شہادت بھی تعدادات منفصلہ مین غیر مفید متصور ہے[2] اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر وعویدار بحالت تحقیقات مقدمہ اون گواہون کی شہادت پر جنکے عیوب سے وہ بوجہ اوسکی طرف ہونے کے آگاہ نہ تھا بدین سبب حصر کرے کہ شہادت اونکی اوسکے دعوی کے مخالف گذری ہو اور وہ ایسے گواہان کی نسبت متعرض ہو تو ایسی حالت مین اور ثبوت کیطرف متوجہ ہونا کسیطرح سے ممنوع متصور نہین ہو سکتا +

اعتراض کا جواب

[1] قول جاگبلک منقولہ بیاوتندیو وصرتی جندریکا +

[2] بیاوتندیو +

بعد کیے ہونے اجر امر کے کہ گواہ مجاز ادای شہادت ہے اور اونکی معتبری کی نسبت تحقیقات ہونی چاہیے +

۲۹ اگر کسی شخص کا کوئی عضو باطل یا متغیر العمل ہو تو ایسی صورت مین صحت عقل کا اطلاق نہ ہوگا مگر بالقیاس گواہ مذکور یا کسی اور عضو کا سقم قطعاً تحقیق نہو سکے لیکن ممکن ہے کہ بسبب صحیح نہونے اوسکے فعل کے وہ تصور مستثنیٰ کیا جاوے یہی تاویل اس موقع پر بھی صادق آتی ہے۔ علاوہ اسکے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ نسبت شہادت گواہان اور بغیر دریافت اونکی عادات و صفات کے تفتیش کما حقہ کیجاوے راجہ کو چاہیے کہ شمول اپنے شبہ کے شہادت گواہان کی نسبت قرار واقعی تفتیش کرے کاتیاین نے لکھا ہے کہ بعد ہونے تحقیقات نسبت اون مراتب کے جنپر شبہ ثابت کیا ہے شہادت کی کما حقہ تفتیش واجب ہے اور جبکہ کسی گواہ کی شہادت کی نسبت تفتیش عمل مین آوے تو ایسی حالتین یہ کہا جاتا ہے کہ بیان اوسکا عند التحقیق حقیقت نالش کے مطابق ہوا[1] یہی قاعدہ ہے۔ واضح ہو کہ اصل سنسکرت مین گواہ کیواسطے لفظ کریا مستعمل ہوا ہے اور مراد قول مذکورہ بالا کی یہ ہے کہ جب گواہون کی نسبت بلحاظ اس قاعدہ کے کہ کون شخص منجملہ اونکے دوست ہے اور امر متنازعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ الخ۔ تحقیقات ہو جاوے تب اونکی شہادت کی نسبت تفتیش کما حقہ ہونی چاہیے اور تفتیش بغرض اثبات مراتب منظورہ گواہون کے کیجاتی ہے جیسا سنجیا مین یہ قول ہے کہ واسطے تسلیم کرنے بیانات کے ثبوت اونکی صداقت کا ضرور ہے پس جبکہ وجہ ثبوت کی نسبت اسطور پر تفتیش عمل مین آوے اور بذریعہ تفتیش گواہون کے بھی مراتب منظورہ نالش متحقق ہون تو ایسی حالت مین یہ کہا جاتا ہے کہ گواہ کے بیان پر تفحص عمل مین آیا یہی قاعدہ ہے

[1] بیاو تندلیو +

جسکو ضوابط عدالت نے ماہرون نے قائم کیا ہے - بنا بنا القیاس جو مجموعہ
مین نقص ہونیکی جہت سے دریافت ہونا امر واقع کا ممکن ہو تو ظاہر ہے
کہ اصل حقیقت واضح ہوگی +

۱۳ اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ مدعی مجاز نہین ہے کہ خود اپنے ثبوت
سابقہ سے قطع نظر کرکے اور وجہ ثبوت پیش کرے تو جواب اسکا یہ ہے
کہ یہ اعتراض معقول نہین ہے اور جبکہ یہ قول کا ثابت پیش کیا گیا ہے کہ
جو شخص ثبوت قوی ہے اگر پیش کرکے ثبوت ضعیفہ پر حصر کرے وہ بعد اصدار
فیصلہ مقدمہ کے اپنے ثبوت سابقہ پر کہ استدلال نہین کرسکتا[1] لیکن
اس قول مین جو امتناع درباب پیش کرنے اور وجہ ثبوت بعد تجویز
مقدمہ کا کیا گیا ہے اوسکی غرض یہ ہے کہ قبل صدور تجویز کے اور ثبوت
پیش کرنا چاہیے علی ہذا القیاس یہی امر ناروے کے قول مندرجہ ذیل سے
بھی ظاہر ہے کہ بعد انفصال مقدمہ کے شہادت بیکار ہے اس سے
واضح ہے کہ پیش کرنا اور وجہ ثبوت کا صرف بعد تجویز کے ممنوع ہے نہ
قبل تجویز پس اگر گواہ ادائے شہادت کر چکے ہین اور وہ شخص جسکی جانب
سے وے گذرے ہون اونکی گواہی سے مطمئن نہو تو وہ اور وجہ ثبوت
پیش کرنے کا مجاز ہے یہی قاعدہ ہے +

۱۴ درحالیکہ یہ قاعدہ قرار پایا ہے تو اگر وے شخص جو معتبر گواہ
قرار دیے گئے ہون اسوقت موجود نہون اور اور گواہون کی شہادت
گذرجاے اور بعد ازان منجملہ گواہان مقدم الذکر کے گواہان موخر الذکر سے
زیادہ خبر رسان یا التعداد مین دو چند گواہ بہم ہوجائین تو ثبوت کا مدار ان گواہون پر

ف ایک دوسرا اعتراض کا جواب +

ف اگر بعد پیدا ہونیکے گواہون کی شہادت مطمئن نہو تو اسکو کسطرح ثبوت ضرور پیش کرنا چاہیے

[1] پرگشن تھوو بحیرہ +

ہوگا چنانچہ یہ امر بارہ وسکے اس قول سے واضح ہے کہ اگر گواہی بمرتبہ اول
پیش نہ کی گئی ہو تو عام اس سے کہ وہ تحریری ہو یا زبانی بعد انفصال مقدمہ
کے بیکار ہوگی۔ اور واضح ہو کہ در صورت موجود ہونے اون شخصون
کے جو اثبات گواہ قرار دیے گئے ہون گواہان جدید پیش کیا جا سکتا ہے
بتصدیق غیبی پر — کیونکہ اس باب مین یہ قول ہے کہ اگر گواہ بہم پہنچین
تو دانشمند آدمی تصدیق غیبی کبھی منظور نکرے۔ لیکن اگر بہم نہون تو واسطے تحقیق
تصدیق غیبی پر عمل کیا جاوے اور اگر بتصدیق غیبی کے بعد بھی دعویٰ کا اطمینان
نہ ہو تو اور کسی وجہ ثبوت پر استدلال ہوگا کیونکہ عمل مذکورہ کے بعد اور کوئی قاعدہ
اسباب مین نہین ہے لہذا بعد ان مراتب کے تجویز مقدمہ ختم ہوگی +

ب — اگر مدعا علیہ اپنی شہادتون کو قرار دیدہ بطلمین تصور کرتا ہو تو دیگر وجہ ثبوت پر استدلال نہین ہو سکتا +

۴۳ لیکن اگر مدعا علیہ بعد ادائے شہادت اپنے گواہون کے اونکی
گواہی کو اپنے حق مین مضر تصور کرکے اونسے غیر مطمئن ہو اور اسی وجہ سے
اونکی نسبت اعتراض پیش کرے تو ایسی صورت مین بنظر صفائی گواہون
کے یہ دیکھنا چاہیے کہ اوپر سات روز کے اندر کوئی آفت آسمانی یا راجہ
کا قہر نازل ہوتا ہے یا نہین کیونکہ جو قاعدہ در باب پیش کرنے وجہ ثبوت
جدید کے ہے وہ اسقدر متوسع متصور نہین ہوا ہے کہ مدعا علیہ سے
بھی متعلق سمجھا جاوے۔ اگر اعتراض ثابت ہو تو گواہون سے زر قرضہ
مدعوہ دلایا جاوے اور حسب حیثیت اونکے اوپر جرمانہ کیا جاوے اور اگر
اعتراض ثابت نہو تو مدعا علیہ کو تمامت کرنی چاہیے +

ب — منو کے قول کا ذکر +

۴۴ منو نے یہ لکھا ہے کہ اگر کسی گواہ نے گواہی دی ہو اور اوسپر بعد ادائے شہادت
سات روز کے اندر کوئی مصیبت بیماری یا آتش زدگی یا موت عزیز کے نازل ہو

بلہ منو — فصل ۸ اشلوک ۱۰۸ +

تو اوس سے درخواست مصرحہ جبراً لیا جائیگا — یہ قاعدہ جو درباب مدعاعلیہم غیر مطلعین کے بیان کیا گیا ہے اسکو بطور استثنا اس قاعدہ عام کے تصور کرنا چاہئے کہ جس شخص کے گواہ منتظر صداقت اوسکے ہون وہ مقدمہ جیتیگا —

الخ +

مہمل یا غلط تاویل اور اوسکی تردید

دفعہ ۳ یہ قاعدہ جو اوپر مذکور ہوا ہے کہ اگر گواہ اوائے شہادت کر چکین الخ — بعض شخصون نے اوسکی یہ تاویل کی ہے کہ جب گواہان گذرانیدہ مدعی یا اور دعوی کی تائید مین گواہی دے چکین اور مدعاعلیہ اونسے زیادہ معتبر یا زیادہ چند گواہ معتبر و بیانات اونکے پیش کرے تو ایسی صورت مین اصل مدعی کے گواہ دروغ متصور ہونگے — لیکن یہ تاویل غلط ہے کیونکہ اول مرتبہ پیش ہونا شہادت کا مدعاعلیہ کی جانب سے ناجائز ہے اور وہ شخص مدعی یا کہلاتا ہے جو اثبات ایک خاص امر کا کیا چاہتا ہو اور فریق مخالف جو امر مذکور سے منکر ہو مدعاعلیہ موسوم ہوتا ہے — علاوہ اسکے نفی کا ثبوت بعد اثبات دعوی منظورہ کے ہوتا ہے نہ دعوی منظورہ کا ثبوت بعد اثبات نفی کے ¹ ایس صرف امر منظورہ کا ثبوت واجب ہے کیونکہ نفی کا ثبوت گواہون یا اور شہادت سے نہین ہو سکتا اور اسی وجہ سے یہ درست ہے کہ صرف مدعی یا ثبوت اپنے دعوی کا پیش کرے سوا اسکے بموجب اقوال مندرجہ ذیل کے طریقہ پیش کرنے ثبوت کا ہمیشہ جواب دعوی کے مضمون پر

¹ چھٹا قاعدہ شہادت کا یہ ہے کہ ہر مقدمہ مین اول امر منظورہ کا اثبات ضرور ہو کیونکہ درحقیقت نفی کے ثبوت کا ابتدا نہین ہو سکتی ہے لہذا جبتک امر منظورہ ثابت نہوا وس سے منکر ہونا کافی ہے لیکن جب امر مذکور ثابت ہو تو فریق ثانی کو حق بیدا اسکی بذریعہ ثبوت مخالف کے کرنی چاہیے — تمہید تصنیف آئین شہادت انگریزی مولفہ گلبرٹ صاحب ص ۴۱ مد

سے موقوف ہے اور دوسرے قول یہ ہیں کہ جب مدعا علیہ کی جانب سے عذر خاص یا تجویز سابقہ کا عذر پیش ہو تو ایسی صورت میں مدعا علیہ کو اور بحالت اوسکے انکار تعلق کے مدعی کو ثبوت دینا لازم ہوگا اور ظاہر ہے کہ احتمال دعوی کی صورت میں کوئی امر متنازعہ نہیں ہوتا سو مقدمہ واحد میں طرفین پر ثبوت دینا واجب نہیں ہے پس یہ تاویل کہ مدعا علیہ زیادہ تر تعصب یا دوجنبہ گواہ معتبر بیانات گواہان مدعی کے پیش کرے - الخ - قابل منظوری نہیں ہے +

ف
ایک تاویل کی تردید +

۴۶ رائے جسکا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے صحیح نہیں ہے یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ قاعدہ مذکورہ بالا بلحاظ اس قول کے واقع ہوا ہے کہ اگر شئے واحد کی نسبت دو دعویدار ہوں اور دونوں گواہ رکھتے ہوں تو اول دعویدار کے گواہ پیش ہونگے - یعنی جس شخص کی جانب سے دعوی کا اظہار پیشتر کیا جاوے اوسکے گواہ سنے جاوینگے یہ قاعدہ در باب سننے گواہوں کے اوس صورت سے متعلق ہے کہ جب شئے واحد کی نسبت دو شخص باستحقاق وراثت بحالت دریافت ہونے تقدیم یا تاخیر زمانہ حصول شئے مذکورہ کے دعویدار ہوں اور یہ بھی قول واقع ہوا ہے کہ اگر گواہ اوسے شہادت بھی کر چکے ہیں - الخ - ایک استثنا نسبت قاعدہ مذکورہ بالا کے ہے اسی رائے میں جسکی تردید کیجاتی ہے یعنی بحث کی گئی ہے کہ جب ایسی حالت میں دعویدار مقدم و موخر کے گواہ تعداد و صفات میں مساوی ہوں تو دعویدار مقدم کے گواہوں سے استفسار کیا جاوے اور اوسکے فریق مخالف کے گواہوں سے اوس صورت میں استفسار ہونا چاہیے جب اوسکے گواہ شرافت میں

نابوت الفعدا دہین وچند جوان - اوریہ بھی بیان کیا گیاہے کہ چونکہ ایسی
زین طرفین ایک ہی امر ظاہر کرتے ہین انفعالی کے ثبوت کی ضرورت نہین
ہے [1] اور چونکہ یہ صورت جواب دعوی کی قسمون سے غیر متعلق ہے لہذا
قواعد مندرجہ ہدایت کی تکمیل حوالہ بالاسے متعلق نہین ہوسکتی - اورجیسے
ہر ایک فریق کو مقدمہ واحد مین دومرتبہ ثبوت پیش کرنیکا اختیار ہے
ویسے ہی فریقین بھی مقدمہ واحد مین مجاز ہین لیکن اس کل حجت کو مشخصہ
ہذا کے مصنف مقدس نے تسلیم نہین کیاہے کیونکہ استنباط اس حجت
کا نہ لفظ ہی سے ہوتاہے اور نہ متن کلوک اور نہ اوسکے طرز بیان سے —
الحاصل اس باب مین بحث مزید فضول ہے +

دہم جھوٹے گواہون کا ابھی ذکر ہوچکاہے اب انکی سزا کا ذکر ہوگا - اشخاص
محرک شہادت دروغ اور گواہان کاذب کی سزا بذریعہ جرمانہ دوچند زرمدعوہ
کے علیحدہ علیحدہ ہونی چاہیئے اور برہمن جلاوطن کیا جاوے [2] شخص محرک
شہادت دروغ اوس سے عبارت ہے جو روپیہ دیکر یا کسی اور طور سے
گواہون کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دے - اور لفظ علیحدہ علیحدہ
سے یہ مقصود ہے کہ شخص مذکور اور بھی وہ گواہ جو بسبب ایسی تحریک کے
جھوٹی گواہی دین فردا فردا مستوجب سزای جرمانہ بقدر دوچند زرنالش کے ہونگے
- اور دوچند زرنالش سے وہ روپیہ مراد ہے جو درصورت مغلوب
ہونے اون خصومت کے دلایا جاتاہے — اور برہمن کے جلاوطن

اس محرک شہادت دروغ اور گواہان کاذب کی سزا +

سے [illegible]

[1] درالصل یہ امر نفی کا ثبوت نہین ہے بلکہ اوس بیان کا ثبوت ہے جو امر منظرہ دعوی سے متعلق ہو - تمہید متعلقہ آئین شہادت انگریزی مولفہ مارگن صاحب ص ۳۹ +

[2] قول جاگیاولک منقولہ ویامتاکشرا وسمرتی چندریکا +

برہمن سے یہ غرض ہے کہ وہ اپنے ملک سے بدر کر دیا جاے لیکن کوئی اور سزا اوسپر عائد نہ ہوگی ۔

قواعد خاص متعلق سزاے گواہان دروغگو

۴۸ - اس قاعدہ کو اوس صورت خاص سے متعلق تصور کرنا چاہیے جبکہ طمع یا کسی اور طرح کی نفسانیت تحقق اور دوامی ہونا اوسکا ثابت نہو ۔ منو نے اوس سزا کا ذکر کیا ہے کہ جب طمع یا نفسانیت کامل تحقق اور دوامی ہونا اوسکا ثابت ہو یعنی قول اوسکا یہ ہے کہ اگر گواہ بسبب خام طمعی کے جھوٹ بولے تو اوسپر ایک ہزار پن جرمانہ ہوگا اور اگر بسبب خلل دماغ کے تو بقدر دو سو پچاس پن جرمانہ ہوگا اور واضح ہو کہ یہ مقدار اقل درجہ جرمانہ کی ہے ۔ اگر بسبب وحشت کے جھوٹی گواہی دیجاے تو مقدار مذکور کا دوچند جرمانہ ہوگا ۔ اگر بسبب دوستی کے ہو تو چہار چند اور بسبب شہوت کے ہو تو دوچند اور بباعث غیظ کے ہو تو مقدار اوسط کا سہ چند اور بوجہ لاعلمی کے ہو تو پورے دو سو پن اور بسبب غفلت کے ہو تو صرف سو پن جرمانہ ہوگا ✣

توضیح الفاظ مندرجہ بالا

۴۹ - خام طمعی یعنی حرص - خلل دماغ یعنی فتور عقلی - وحشت یعنی خوف - دوستی یعنی کمال جانب داری - شہوت یعنی خواہش مباشرت بدرجہ نہایت - غیظ یعنی غصہ - لاعلمی یعنی ناواقفیت غفلت یعنی بے اعتنائی حال معاملہ کی نسبت - اور اعداد ایک ہزار وغیرہ سے ہیشہ پن پانے کا بیہ مراد ہے ✣

تین ادنی قوم کی سزا دروغگو اور برہمن کی ...

۵۰ - منصف راجہ کو چاہیے کہ تین ادنی قوم کے شخصوں پر جو جھوٹی گواہی دیتے ہوں ہر مرتبہ اول جرمانہ کرے اور مکرر جرم کی صورت میں جلاوطن کی سزا دے اور برہمن کو جلاوطن کرے اور یہ قاعدہ اوس صورت سے

متعلق ہے جب اس جرم کا وقوع بکرار ہو چنانچہ یہ امر لفظ [illegible] سے عیان
جو اس عبارت مین بصیغہ حال مستعمل ہوا ہے واضح ہے - جب راجہ
چھتری اور بیشیہ و شودرون کے شخصون پر حسب تصریح بالا اول مرتبہ جرمانہ
عاید کر چکے تو بعد ازان اونکو تازیانہ وغیرہ سے سزا دے کیونکہ سنسکرت
مین لفظ پرباس کے معنی بلحاظ استعمال روزمرہ کے سزاے بدنی ہین اور
یہ بحث آئین بدنی سے متعلق ہے - ہونٹھ اور زبان کا کاٹنا اور ہلاک کرنا
سزاے بدنی مین داخل ہے اور واضح ہو کہ اسطرح کی سزا بلحاظ شہادت کاذبہ
کے شدت وخفت کی ہونی چاہیے -

۱۵ — راجہ کو چاہیے کہ اول برہمن پر جرمانہ کرے اور تکرار جرم
کی صورت مین جلا وطن کرے یعنے برہمن شہر سے بدر یا برہنہ کیا جاے
کیونکہ بیاسیت جو اصل سنسکرت مین اس محل پر واقع ہوا ہے اوسکو
معنی بدر اور بھی برہنہ کرنے کے ہو سکتے ہین [a] برہمن پر جو جرمانہ عاید کیا جاے
اوسکی تجویز مین اس امر کا خصوصیت لحاظ رہے کہ جرم بمرتبہ اول سرزد ہوا
اور بوجہ طمع وقوع مین آیا ہے یا کسی اور نفسانیت سے لیکن تکرار جرم
کی صورت مین علاوہ جرمانہ کے جلاوطنی بھی ہوگی اور اس صورت مین
لفظ بیاسم سے جو اس موقع پر اصل سنسکرت مین مستعمل ہوا ہے
بلحاظ قومیت اور حیثیت نالش وحیثیت فریقین و دیگر مراتب کے برہنہ
کرنا یا انہدام مکان یا شہر سے بدر کرنا مفہوم کیا جاے - اگر یہ ثابت
ہو کہ شہادت کاذبہ کا جرم بسبب طمع یا اور نفسانیت کے سرزد ہوا یا یہ کہ

سزاے برہمنون کی بپاداش اس جرم کے +

[a] اگر اس فقرہ کی توضیح کیجاے تو مباحثہ طویل قواعد صرف ونحو کا لازم آتا ہے اور اس تحریر سے واضح ہے کہ برہمنون کی حفاظت کے واسطے بوجہ صادق نہ آنے تاویل معنوی کے تاویل لفظی [illegible] کی گئی ہے +

۷۴ مذکورہ تکرار وقوع مین نہ آیا ہو یا معاملہ نالش خفیف ہو تو ایسی صورت مین برہمن پر اوسط درجہ جرمانہ عاید کرنا چاہیے جو چھتری اور دیگر اقوام کے واسطے معین ہے۔ اور اگر معاملہ نالش اہم ہو تو شہر بدر بھی کیا جاسکے اور اگر جاعت ورزی کی عادت ہو تو اس صورت مین منو کا قول کل قومون سے تجویز واسطے متعلق ہے +

۷۵ پیش کرنا اس حجت کا کہ برہمن جرمانہ سے مستثنیٰ ہے بیجا ہے کیونکہ جس حالت مین کہ سزاے بدنی کا امتناع ہے تو بپاداش قصور خفیفہ کے برہمن کی نسبت برہنگی یا انہدام مکان سکونت یا داغ دینے کی سزا واجب آئیگی اور اگر ایسا ہو تو براءت قطعی سزا سے لازم آتی ہے۔ یہی امر اقوال مندرجہ ذیل سے بھی درست معلوم ہوتا ہے یعنی چار ورن کے شخص جو کفارہ ادا نکرین انکی نسبت راجہ سزاے جائز جس سے سزاے بدنی و جرمانہ مراد ہے تجویز کرے ۱ جو برہمن وغیرہ قوم کی محفوظہ پردہ نشین کے ساتھ بالجبر مقاربت کرے اوسپر ایک ہزار پن جرمانہ ہوگا ۲ سنگھہ کا قول یہ ہے کہ تین قومون کے واسطے مال چھین لینے اور موت کی سزا معین ہے اور برہمنون کے لیے جلاوطن اور داغ دینے کی ۳ مال چھین لینے سے اسجگہ ضبطی کل جایداد کی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ لفظ مذکور موت کے ساتھ مستعمل ہوا ہے چنانچہ یہی امر قول مندرجہ ذیل سے بھی واضح ہے کس واسطے کہ اوس مین موت اور مال چھین لینے کا

برہمن پر جرمانہ ہو سکتا ہے لیکن کسی حالت مین بدنی سزا نہ دیجائے +

۱ یاجنولکیہ +

۲ ایضاً +

۳ ایضاً +

ذکر بالاستمال کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ سزا بدنی مین قید اور یہانتک جان بھی داخل ہے۔ اور چونکہ لفظ اک اشمول لفظ موت کے واقع ہوا ہے لہذا پن وغیرہ کے جرمانہ سے ضبطی کل جایداد کی مراد ہے۔ لیکن یہ قول کہ راجہ برہمن کو شہر بدر کرے اور اوسکی جایداد کو مطلق ہاتھ نہ لگائے اوس جرم سے متعلق ہے جو خفیف تر ہو نہ جرایم تامہ سے۔ علاوہ اسکے برہمن کو سزا بدنی کبھی ہوتی ہی نہیں کیونکہ منو نے یہ امر بالعموم لکھا ہے کہ گو برہمن مرتکب اون جملہ جرایم کا ہو جنکا وقوع ممکن ہی تو بھی راجہ برہمن کو ہرگز قتل نکرے علاوہ اسکے وہ یہ کہتا ہے کہ برہمن کے قتل سے اورکوئی جرم روے زمین پر زیادہ شدید تصور نہین ہے۔ اسواسطے راجہ کو چاہیئے کہ اپنے دل مین بھی برہمن کے قتل کا ہرگز قصد نکرے ١

انکار شہادت کی سزا ۳۵ علاوہ اسکے یہ قول ہے کہ جو شخص اداے شہادت کیواسطے نامزد کیا جاے اور وہ بسبب متغیر ہونے اپنی طبیعت کے گواہی نی سنگلا اور گواہون کے مخفی رکھے تو اوسپر اٹھگنا جرمانہ ہونا چاہیے اور اگر وہ شخص برہمن ہو تو جلا وطن کیا جاے ٢ مراد اسکی یہ ہے کہ جس شخص نے گواہ ہونا قبول کیا ہو اور اداے شہادت کے واسطے مشمول اور گواہون کے طلب کیا جاے مگر بوجہ تغیر طبیعت یعنی بسبب غلبہ خبط یا طاری ہونے کسی اور اسیطرح کی کیفیت کے اظہار کے وقت اپنی شہادت مخفی رکھے اور بخلاف اور گواہون کے بیان کرے کہ مین اس معاملہ مین گواہ نہین ہون تو اسصورت مین جو نقصان دعوی عاید ہوا وسکا اٹھگنا جرمانہ اوسپر ہوگا

١ بیاد منو و وشنو شل وانتلوک ٣١٠ و ٣٨١ و ٣٨٠

٢ قول جاگیولک منقولہ بیاد و چنتامنی

اور اگر وہ برہمن ہو اور استقدر جرمانہ ادا نکرسکے تو وہ جلاوطن کیا جاوے
اور لفظ باس سے جو اس محل پر بھی مستعمل ہوا ہے بنظر حالات ہر مقدمہ کے
برہنگی یا انہدام مکان سکونت یا شہر بدر کرنا مفہوم کیا جاوے لیکن اگر اور تین ورن کے
آدمی استقدر جرمانہ نہ دے سکیں تو وے حراست میں رکھے جاویں یا سپرد
محبس ہوں اور اوسنے اونکے پیشہ کا کام لیا جاوے ایک قول ہے سابق
میں واقع ہوا ہے اوسپر بھی اس جگہہ لحاظ کرنا واجب ہے اور وہ اس باب
میں ہے کہ جب کل گواہ اخفاء شہادت کرین تو وے برابر مساوی
مستوجب سزا ہیں +

ف — اختلاف بیانی مستلزم سزا ہے

۵۴ اگر گواہ بعد بیان کرنے ایک امر کے خلاف اوسکے دوسرا
امر بیان کرین تو انکو بلحاظ حیثیت وغیرہ کے سزا ہونی چاہیے چنانچہ کاتیاین
کا یہ قول ہے کہ جو شخص بعد اظہار کسی امر کے خلاف اوسکے بیان کرین
اوسپر بلحاظ اونکے متزلزل بیان ہونے کے جرمانہ ہونا
چاہیے ؎

ف — گواہوں کی نسبت مداخلت ممنوع ہے +

۵۵ جو گواہ ایک فریق کی جانب سے نامزد کیے جاوین فریق
ثانی کو اونکی نسبت خفیہ مداخلت نچاہیے چنانچہ نارد کہتا ہے کہ جو گواہ ایک
فریق کیجانب سے طلب ہو فریق ثانی کو اونکی نسبت خفیہ مداخلت نچاہیے
نہ فریق ثانی ایسی فکر کرے کہ گواہ مذکور اپنی جانب کے اور گواہان کے
خلاف بیان کرے - جو فریق ایسا کریگا وہ مغلوب ہوگا + ؎

ف — خاموش رہنا اور جھوٹا اظہار دینا فقط بیان کیواسطے جائز قرار دیا گیا ہے +

۵۶ خاموش رہنا و جھوٹا اظہار دینا گواہوں کا بالعموم منع ہے

ؔ منو و تمنڈلیہ +

ؔ مرتی چندریکا +

اگر اسکی نسبت - الا ایک [redacted] کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی
معاملہ مین کسی قوم کے شخص کی جان خطرہ مین ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے[1]
یعنی اگر یہ احتمال ہو کہ سچ بولنے سے کسی شودر یا ویش یا چھتری یا برہمن کی
جان جاتی ہے تو ایسی صورت مین گواہ جھوٹ بول سکتا ہے اور اوسکو
سچ نہین بولنا چاہیے - پس گوگواہون کا خاموش رہنا اور جھوٹا اظہار دینا
ممنوع قرار دیا گیا ہے لیکن چونکہ صورت خاص مذکورہ بالا مین سچ بولنے
کا امتناع ہے لہذا خاموش رہنا اور جھوٹا اظہار دینا جائز ٹھہرایا گیا ہے --
اگر کوئی حالت از روے شہادت قراین یا اور وجہ ثبوت سے ثابت ہو اور سچ
بولنے سے منجملہ چار قومون کے کسی شخص کی جان جاتی ہو اور جھوٹ بولنے
سے اوسکا مفقود ہونا متصور ہو تو ایسی حالت مین جھوٹ بولنے کا حکم ہے
لیکن اگر سچ بولنے سے مدعی یا مدعا علیہ کی جان جاتی ہو اور جھوٹ بولنے
سے بھی تلف نہو اختیار ایسا ہی ہو تو گواہ کو بشرط منظوری راجہ کے سکوت
لازم ہے لیکن اگر راجہ سکوت کسی طور پر منظور نکرے تو گواہ کو چاہیے
کہ اپنی شہادت کو اختلاف بیانی کے باعث سے باطل کر دے اور
اگر یہ نہو سکے تو سچ کہے کیونکہ جھوٹ بولنے سے دو گناہ یعنی قتل انسان
و دروغگوئی لازم آتی ہین اور سچ بولنے کی صورت مین صرف ایک گناہ
یعنی قتل انسان عاید ہوتا ہے +

۵ ایسی صورت مین شاستر کے بموجب کفارہ واجب ہے — ایسی صورت مین کفارہ واجب ہے
- بنظر دفع دخل اس امر کے کہ شاستر مین خاموش رہنے اور جھوٹ
بولنے کا بصورت خاص حکم ہے اور اس جہت سے کہ وہ داخل

[1] قول جاگ بلک منقولہ بیاد ستر لیو دتہ آنجہانی چندر بلکیا +

جرم نہین ہے یہ قول واقع ہوا ہے کہ وہ جنبی قوموں کے آدمیون کو بغرض
اسکے کہ گناہ سے نجات ہو وہ کفارہ ادا کرنا چاہیے جو مرستی کے
نام سے معروف ہے ¹ گناہ سے نجات ہونیکے یہ معنی ہین کہ
جو جرم خاموش رہنے یا جھوٹ بولنے سے عاید ہو وہ رفع ہو جاے
اور منجملہ وہ جنبی قوموں کے ہر قوم کے شخص کو فدیہ وہ کفارہ جو
موسومہ مرستی ادا کرنا واجب ہے اور وجہ تسمیہ اس کفارہ کی یہ ہے
کہ یہ مرستی دیبی سے متعلق ہے اور سنسکرت لفظ چرو جو اس کفارہ
کے بیان مین آیا ہے اوس سے پکے ہوئے چاول مراد ہین ٭

ب
اعتراض کا ذکر وجواب ٭

۱۹۵ حاصل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اور خاموش رہنا جسکی نسبت وہ
امتناع کیا گیا تھا اس محل پر جایز قرار دیا گیا ہے اور یہ قول کہ جو شخص
مطلق کچھ نکہے اور جھوٹ اور بیجا بولے وہ گنہگار ہے ² جھوٹ بولنے
یا خاموش رہنے کی عام صورت سے متعلق ہے اور یہ کفارہ اوس
صورت کی نسبت مقرر کیا گیا ہے جب امتناع مذکور کے خلاف عمل مین
آوے ـ یہ فرض کرنا بیجا ہے کہ مضمون مندرجہ قول متناقض ہو اور
یہ بحث نادرست ہے کہ باوجودیکہ خاموش رہنا اور جھوٹ بولنا جایز قرار
دیا گیا ہے مگر وہ جرم جو امتناع عام کے خلاف کاربند ہونے سے
قابل سزا ہو بدستور قایم رہتا ہے کیونکہ گواہون کا ساکت رہنا اور
جھوٹ بولنا سنگین جرم ہے اور عام صورتون مین جھوٹ کہنا اور خاموش
رہنا جرم خفیف متصور ہے پس جو قول کہ درباب جواز جھوٹ بولنے کے

¹ قول جاگبلک منقولہ باب و تندیو و سمرتی جنید ریکا ٭

² منو فصل ۸ ـ اشلوک ۱۳ کا اخیر حصہ ٭

کے ستے ہو درست ہے - اگرچہ اور صورتون مین نجاست رفع ہوجاتی جرم سنگین کے جرم خفیف بھی جو اوسیکا لازمہ ہو رفع ہوجاتا ہے لیکن اس صورت مین لحاظ حکم او تاکید کفارہ کے جرم سنگین زایل ہوتا ہے اور جرم خفیف جو اوس سے متعلق ہو ساقط نہین ہوتا اس سے یہی معنی مفہوم ہونے چاہئین +

کفارہ اون گواہون پر واجب نہین ہے جو بلا جھوٹی گواہی دین +

۵۹ جھوٹ بولنے کیواسطے جو اجازت ہے اوسکو مسافرون اور دیگر شخصون سے بھی ایسی صورت مین متعلق سمجھنا چاہیے کہ جب اون سے ایسے مقدمات مین جنمین کسی قوم کے شخص کی جان جانیکا خوف ہو سوالات عامہ کیے جائین اور چونکہ اس باب مین کوئی امتناع صریح نہین ہے لہذا ایسی صورت کیواسطے کوئی کفارہ مقرر نہین ہے اگر گواہون یا اور شخصون کی شہادت کا کذب اور مقدمہ سے او زمانہ مخالف ظاہر ہو تو ایسی صورت مین وے مستلزم سزا ہونگے چنانچہ یہ امر بھی قول مندرجۂ بالا سے مستنبط ہے - الحاصل گواہونکا باب ختم ہوا +

باب ساتوان
ثبوت تحریری کے بیان مین
فصل پہلی

تعریف ثبوت تحریری +

۱ قبضہ اور گواہون کا بیان ہو چکا اب ثبوت تحریری کا بیان کیا جاتا ہے ثبوت تحریری دو قسم کا ہوتا ہے سرکاری اور خانگی — تحریر سرکاری کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اب تحریر خانگی کا ذکر کیا جائیگا

۔ تحریر خانگی کی دو قسم ہین پہلی وہ جو خود اہل معاملہ نے اور دوسری وہ جو اوسکی جانب سے اور شخصون نے مرتب کی ہو ۔ پہلی قسم کی تحریر کی نسبت گواہون کی ضرورت نہین ہے مگر دوسری قسم کی نسبت ہے

ان دونون قسم کی تحریر کے ثبوت کا طریقہ دستورات خاص اور مختص المقام پر منحصر ہے چنانچہ نارد کہتا ہے ۔ ثبوت تحریری دو قسم کا ہے اول دستخطی خود اہل معاملہ کا اور اوسکی نسبت گواہان جانبین کے ضرورت نہین ہے اور دوسرا وہ جو ایک کی جانب سے دوسرے شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو اور اس قسم کی تحریر گواہون سے مصدق ہونی چاہیے اور ان دونون قسم کی تحریر کا رواج مشتہرہ مقام پر منحصر ہے [1]

قاعدہ درباب اوس دستاویز کے جو ایک شخص کی جانب سے دوسرا شخص لکھے +

۲ اب قاعدہ درباب اوس دستاویز کے بیان کیا جاتا ہے جو ایک شخص کی جانب سے دوسرا شخص لکھے ۔ جب کوئی معاہدہ متعاقدین کی رضامندی سے قرار پاوے تو ایسی صورت مین اوسکی نسبت ایک دستاویز مرتب ہونی چاہیے اور اوسمین نام داین کا داخل کیا جاوے اور تصدیق اوسکی حسب ضابطہ عمل مین آوے [2] جب کوئی معاہدہ برضا و رغبت طرفین وقوع مین آوے یا کوئی شرط باہم داین و مدیون کے قرار پاوے عام اس سے کہ وہ سونے یا اور اشیا کی نسبت ہو تو ایسی حالتین دستاویز تحریر ہونی چاہیے اور اوسمین زمانہ واپسی اور شرح سود واجب اسکا تعین کیا جاوے تاکہ بعد منقضی ہونے مدت معینہ کے معاہدہ کا ثبوت ہو اور دستاویز مذکور اوس قسم کے گواہون سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے مصدق

---

[1] ہا رتندا پو دھرتی بتند لکا دبیوا رمیو +

[2] قول جاگبلک منقول کتب مرقومہ بالا +

ہونی چاہیے - داین کا نام داخل ہونے سے یہ مراد ہے کہ ذکر اوسکا
کیا جاے یعنی نام اوسکا دستاویز مین تحریر ہو +

ب
سوا دستاویز کے بھی گواہ حسب التغییر ہو سکتا ہے +

۲ اگر دستاویز نہو اوس قسم کے گواہ جنکا ذکر اوپر ہوا ہے پیش ہو سکتے ہین
چنانچہ یہ امر مسئلہ مندرجہ سمرتی سے واضح ہے جو معاملہ کسی شخص کی
جانب سے وقوع مین اے اوسکے ثبوت کیواسطے مقدمات مین
گواہون پر استدلال ہو سکتا ہے اور شخص مذکور کا فعل بلا دستاویز کے بھی
جائز متصور ہو سکتا ہے ۱

ب
مرتب تفصیلی دستاویز مین تحریر ہون +

۳ علاوہ اسکے سال و ماہ و پاکھہ و یوم و نام و قوم و خاندان و خطاب
فضیلت و نام اہل معاملہ و ولدیت وغیرہ درج کیے جائین ۲ سال سے
بارہ مہینے مراد ہین - ماہ مثلاً چیت وغیرہ - پاکھہ یعنی ناقص اقمر و
زائد النور - یوم یعنی تاریخ حساب قمری کے موجب - نام یعنی داین
و مدیون کا نام - قوم یعنی برہمن وغیرہ خاندان مثلاً باسشٹ یا اور
کسی نسل سے ہے - ان سب مراتب یعنی سال وغیرہ کی توضیح
ہونی چاہیے اور خطاب فضیلت بھی تحریر ہو مثلاً خطاب بہو بکھہ -
یا کتھہ اور یہ القاب اون شخصون کی نسبت تعظیماً مستعمل ہوتے ہین جو
وید کا کوئی جز و پڑھ سکیں - نام اہل معاملہ بقید ولدیت سے مراد ہے نام
داین و مدیون کے باپ کا - لفظ وغیرہ سے قسم نالش و پیشہ طرفین مقصود ہے
پس مدعا عبارت مذکورہ بالا کا شمول اون لفظون کے جو اوپر تحریر ہوئی ۳

---

۱ بیاو رتناکر +

۲ قول جاگبلک منقولہ سمرتی چند ریکا اور بیوار میکہ کیونکہ بلا تبدیل ظاہر نہین ہوتا کہ اسکا قول ہے

۳ یہ حوالہ قول مندرجہ دفعہ ۲ سے متعلق ہے +

جہت کہ دستاویز مین ان مراتب کی توضیح ہو +

ف — بخصوص دستاویز تحریر کرکے اوسکو اوسپر دستخط کرنے چاہیئے

۵ جب کوئی دستاویز معاہدہ دائن کی جانب سے لکھی جاے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے ہاتہ سے اوسپر اپنے دستخط ثبت کرے اور یہہ بھی لکھے کہ جو کچھ کہ اسمین تحریر ہوا ہے اوسکی نسبت من فلان ولد فلان کو اقرار ہے - جب کسی امر بابت باہم دائن و مدیون کے قرار پائے اور دستاویز مرتب و تحریر ہوجاے تو مدیون یعنی نویسندہ دستاویز کو چاہیے کہ اپنے ہاتہ سے اوسپر اپنے دستخط لکھے اور دستاویز مین یہہ بھی تحریر کرے کہ جو کچھ اسکے اندر مندرج ہے وہ من فلان ولد فلان کو قبول و منظور ہے

ف — گواہون کو بھی اپنا نام لکھنا چاہیے

۶ گواہون کو بھی جو مساوی ہون اپنا نام بقید ولدیت بدستخط خود اسطور سے لکھنا چاہیے کہ مین فلان امر کی نسبت گواہ ہون - جن شخصون کی گواہی دستاویز مین مندرج ہوا ون مین سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنا نام بقید ولدیت بدستخط خود اسطور پر لکھے کہ مین مسمی ولد ... اس معاملہ مین گواہ ہون - مساوی سے یہ مراد ہے کہ گواہ بلحاظ تعداد و صفات کے برابر ہون +

ف — اگر گواہ لکھنا نہ جانتے ہون تو اوسکی نسبت کیا قاعدہ جاری ہو

۷ اگر دائن یا گواہ لکھنا نہ جانتے ہون تو ایسی حالت مین دائن کو او منجملہ گواہون کے ہر گواہ کو چاہیے کہ بموجودگی کل گواہون کے اپنی رضامندی بوساطت اورون کے تحریر کرائین چنانچہ نارد کہتا ہے جو دائن لکھنا نہ جانتا ہو وہ دوسرے سے اپنی منظوری لکھاوے اور اگر گواہ ناخواندہ ہو وہ بموجودگی کل گواہون کے بوساطت کسی اور گواہ کے اپنی رضامندی

ـــہ بیاد ستمدیو +

تحریر کرائے علاوہ اسکے کاتب گواہی یہ لکھے حسب استدعا
فریقین کے مین ولد فلان نے یہ عبارت لکھی — اگر کاتب مذکور سے
فریقین یعنی داین و مدیون درخواست تحریر گواہی کی کرین تو اوسکو چاہیے کہ دستاویز
کے ذیل مین یہ لکھے کہ مجہ دیودت ولد وشن سنگہ نے عبارت مرقومہ بالا لکھی ہے [۱]

ذکر اوس دستاویز کا جو اہل معاملہ کی دستخطی ہو

اب اوس دستاویز کا ذکر کیا جاتا ہے جو خود اہل معاملہ کی دستخطی ہو۔
اگر کوئی دستاویز بدستخطی اہل معاملہ ہو تو وہ باگواہون کے بھی سند معقول
متصور ہوگی۔ بشرطیکہ جبر اور فریب سے نہ لکھائی گئی ہے [۲] جو دستاویز
کہ دستخطی خود داین کی ہو اوسکو منو اور نارد نے باگواہون کے بھی
مستند قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ بجبر یا ناقص العقلی [۳] کی حالت مین نہ تحریر
ہوئی ہو — جبر سے زبردستی مراد ہے اور ناقص العقلی سے یہ مقصود ہے
کہ دستاویز از روے فریب یا طمع یا بحالت غیظ یا خوف یا بدمستی وغیرہ کے
لکھائی جاوے چنانچہ ناردو نے بھی اس باب مین یہ لکھا ہے کہ جو دستاویز
شخص بدمست یا عورت یا نابالغ سے یا بحالت مجبوری [۴] یا زبردستی یا بصورت تخویف
اور یا بزور ناقص العقلی [۵] کے لکھائی جاوے وہ مستند نہین ہے [۶]

---

۱ بیاد تندلیو

۲ قول جاگلیک منقولہ بیاد تندلیو و سمرتی چندریکا و بیوار مییوکہ

۳ قول یاگلیک منقولہ بیاد و بشگار تو او بیاد و آر نوشتہ و او سمرتی چندریکا اور بیوار مییوکہ

۴ مجبوری کی یہ تعریف ہو کہ کوئی شخص بطور ناجائز زبردستی مقید کیا جاوے یا اوسکو دہمکی دی جاوے یا ضرر جسمانی پہونچانے کا ڈر دکھا کر خوف دلایا جاوے۔ جو معاہدہ معاملہ کہ بذریعہ ایسے افعال کے وقوع مین آوے وہ جایز متصور نہوگا۔ رسالہ کولبروک صاحب حصہ اول ص ۱۲۳

۵ اگر بوجہ ناقص العقلی کے افعال فریب یا یادوقی کا ہو تو معاہدہ جو عمل مین آیا ہو اوسکو باطل تصور کیا جاویگا کتاب ایضا ص ۲۲

۶ بیاد تندلیو لیکن سمرتی چندریکا مین لفظ بہ قول ہرت منوج ہے

در تفسیر ترتیب کا قاعدہ

۱ تحریر دستاویزات مین عام اس سے کہ وہ بحوالہ معاملہ کی دستخطی ہو یا اوس کی جانب سے دوسرے شخص نے تحریر کی ہو تصریح کفالت یا عہد کفالت کی ہونی چاہیے اور وہ حسب رواج مختص المقام کے مرتب کیجائے اور اوسکے معنی و عبارت مین کسیطرح کا نقص نہو۔ تحریر دستاویز مین مراتب بالا کا لحاظ واجب ہے اور یہ ضرور نہین ہے کہ شرائط اوسکی بعبارت عالمانہ لکھی جائین اور دیار کی زبان عام مین لکھے زبان مروجہ خاص اوس مقام کے جہان دستاویز تحریر ہو چنانچہ اس باب مین تارد کا قول یہ ہے کہ جو دستاویز خلاف رواج مختص المقام کے ہو اور اوس سے نوعیت معاملہ کفالت کی توضیح ہوتی ہو اور جسکی عبارت اور مضمون با ربط ہو تو ایسی دستاویز مستند متصور ہوگی[1] معاملہ ایک قسم کا فعل ہے اور معاملہ کفالت سے فعل کفالت مراد ہے اور نوعیت سے اظہار اس امر کا مقصود ہے کہ کفالت محض اتفاقاً ہے یا صرف معاصل یا میعاد خاص کے واسطے۔ اور توضیح سے آشنائی معاملہ عبارت ہے۔ اور حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ معاملہ کفالت کی نوعیت کا انکشاف ہو۔ عبارت اور مضمون کے با ربط ہونے سے تحریر کا مسلسل ہونا مراد ہے اور عبارت با ربط ہونیکی یہی تعریف ہے[2] ایسی دستاویز مستند تصور کیجائیگی۔ اور جو عبارت عالمانہ کہ سرکاری اور رواج کے فرمانو مین مستعمل ہوتی ہے اوسکا استعمال اس قسم کی تحریرات مین ضرور نہین ہے ✤

---

[1] جیاد مشتد لیو دیمرتی جنید رکیا ✤

[2] واضح ہو کہ صحیح ترجمہ اس مقام کی اصل عبارت کا دشوار ہے کیونکہ جو بحث اوس جگہ تحریر ہے وہ صرف ونحو کے ایک خاص قاعدے سے متعلق ہے ✤

۸ بسبیل تذکرہ دستاویز کے یہ لکھنا بھی مناسب ہے کہ قرضہ مندرجہ دستاویزی کا ادا کرنا تین شخصون پر واجب ہے قرضہ مصرحہ دستاویز صرف تین شخصون کو ادا کرنا لازم ہے [1] مثلاً اگر قرضہ گواہون کے روبرو لیا گیا ہو تو ایسی صورت مین ادا کرنا اوسکا تین شخصون کو چاہیے علیٰ ہذا القیاس قرضہ دستاویزی کی صورت مین بھی ادا کرنا اوسکا اصل مدیون اور اوسکے بیٹے اور پوتے پر فرض ہے لیکن چوتھی پشت اور اوسکے ابعد کے اشخاص سے ادا ے دین کا مواخذہ ہوگا یہی قاعدہ مسلمہ ہے ✣

قرضہ دستاویزی مطالبہ مدیون کے بیٹے اور پوتے سے ہو سکتا ہے ✣

۱۱ قول مسلمہ یہ ہے کہ بیٹون اور پوتون پر قرضہ ادا کرنا واجب ہے [2] اور منشا اسکا ابھی یہ بیان ہو چکا ہے کہ تین شخصون پر قرضہ ادا کرنا لازم ہے مگر اس مسئلہ کی نسبت یہ اعتراض پیش ہو سکتا ہے کہ تیسری پشت کے بعد بھی وارثون پر قرضہ واجب الادا ہو کا چنانچہ قول مذکورہ بالا بعرض منع دخل احتمال کے واقع ہوا ہے کہ قرضۂ دستاویزی کی نسبت خلاف اس قول کے اور کوئی مسئلہ نہین ہے اور اعتراض مذکور کی تمثیل بیان مندرجہ ذیل سے واضح ہو سکتی ہے یعنی کاتیاین بعد بیان نوعیت دستاویز کے یہ لکھتا ہے کہ مورثون کا ایسا قرضہ بعد امتداد زمانہ کے بھی واجب الادا ہے [3] لفظ ایسے سے قرضہ دستاویزی مراد ہے پس معنی اس قول کے یہ ہین کہ وارثون کو چاہیے کہ اپنے مورثون کا قرضہ باوصف گذر جانے عرصہ دراز کے بھی ادا کرین

اعتراض کا جواب

---

[1] قول کاتیاین منقولہ باونتہ ئیہ ✣

[2] برہسپتی ✣ [?]

[3] بلا ترجمہ ✣ [?]

ف — ادائے قرضہ کی چوتھی پیڑھی کو مستثنی کرنے کے واسطے ایک فقرہ نقل کیا گیا ہے +

اور چونکہ اسجگہ لفظ مدیونان بصیغہ جمع مستعمل اور اشتمال زمانہ کا فوت ہوا ہے لہذا یہ مستنبط ہوسکتا ہے کہ ادا کرنا قرضہ کا چوتھی پیڑھی اور ورثہ البعد پر بھی لازم ہے — علاوہ اسکے اسیطرح کی تمثیل ہریت کے اس قول سے جس شخص کے پاس دستاویز ہے وہ مستحق وصول قرضہ ہوگا [1] ظاہر ہے چونکہ اس قول مین یہ ذکر بالعموم واقع ہوا ہے کہ جس شخص کے پاس دستاویز ہو وہ قرضہ وصول کریگا اسواسطے اس تمثیل سے بھی استنباط ہوسکتا ہے کہ چوتھی پیڑھی اور ورثہ البعد کو قرضہ ادا کرنا چاہیے علاوہ اسکے ایسا استنباط دونون قول مذکورہ بالا سے صحیح نہین ہے اور بغرض دفع دخل اسی امر کے قول مندرجہ بالا جسمین صرف قید تین شخصون کی ادائے قرضہ کے باب مین ہے درج کیا گیا ہے غرضکہ کاتیاین اور ہریت کے اقوال مذکورہ بالا کی تعبیر مطابق جگیشر کے ہونی چاہیے +

ف — ذکر اس صورت کا جسمین چوتھی پیڑھی وغیرہ کو بھی قرضہ ادا کرنا واجب ہے +

۱۱ مسئلہ مذکورہ بالا کی نسبت اب استثنا کیا جاتا ہے یعنی شئے کفولہ تا ادائے قرضہ کے تصرف مین رہے [2] یہ قول بغرض دفع دخل اس امر کے واقع ہوا ہے کہ تین شخصون کی قید ہوجانے سے قرضہ دستاویزی بالکفالت کی صورت مین یہ نہ سمجھا جاے کہ جو شخص ادائے قرضہ دستاویزی سے مستثنی ہے وہ مستحق انفکاک شئے کفولہ کا بھی نہین ہے مقصود اسکا یہ ہے کہ جب تک چوتھی یا پانچوین پیڑھی کے وارث قرضہ ادا نکرین شئے کفولہ تصرف مین رہے پس اس سے واضح ہے کہ قرضہ بالکفالت کی صورت مین چوتھی پیڑھی اور ورثہ البعد مجاز تصفیہ کرنیکے ہین اگرچہ اعتراض

---

[1] ورتیتہ او واسے +

[2] قول کاتیاین مندرجہ بادہ تندیو +

کیا جاے کہ یہ استثنار معنی [illegible] پیشتر ایک قول اس مضمون سے واقع ہوا ہے کہ رہن بالمحاصل سے انفکاک کا استحقاق زایل نہین ہوتا ملے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اگر یہ استثنار نہین کیا جاتا تو قول مذکور صرف تین شخصون سے متعلق متصور ہوتا۔ یہی قول عنیہ یمکن التردید ہے +

۱۴ بعد بیان مراتب ضمنی کے اب اصل بحث کی نسبت پھر توجہ کیجاتی ہے ملے اگر دستاویز دوسرے مقام مین ہو یا بد خط ہو یا بوسیدہ ہو جاے یا تحریر اوسکی مٹ جاے یا وہ چوری یا پھٹ یا جلجاے یا ٹکڑے ہوجاے تو ایسی صورت مین وہ دوسری دستاویز تحریر کرانے کا مجاز ہے ملے اس قول کا منشار یہ ہے کہ جب اصل دستاویز معاملہ کے ثبوت کے لیے عنیہ مکتفی متصور ہو تو ایسی صورت مین دوسری دستاویز لکھائی جائیگی اور دستاویز مذکور کا ثبوت معاملہ کے لیے غیر مکتفی متصور ہونا اوس حالت مین بیان کیا گیا ہے جبکہ دستاویز دوسرے مقام مین ہو یا بد خط وغیرہ ہو — بد خط ہونے سے یہ مراد ہے کہ الفاظ یا حروف برے طور پر اور مشکوک لکھے گئے ہون اور قابل فہم نہون — بوسیدگی سے بسبب امتداد زمانہ کے گل جانا کاغذ کا مراد ہے — مٹ جانے سے یہ غرض ہے کہ سیاہی ہلکی پڑگئی ہو یا دستاویز کی تحریر کسی اور طور پر زایل ہوگئی ہو۔ چوری جانے سے یہ عبارت ہے کہ اوسے چھپایا اور شخص نے لے گئے ہون — پھٹ جانے سے پارہ پارہ ہونا مقصود ہے اور جلنے سے آتش زدگی سے اور ٹکڑے ہوجانے سے دوپارہ ہونا مراد ہے — اور یہ

بعض وقت دستاویز ... سے ضامن کی طرف سے دستاویز جدید تحریر ہو سکتی ہے +

ملے چند دانشمند قول کا نشاین مذکورہ بالا +

ملے قول ہاگیلک منقولا صرتی مینڈیکا اور رہاو تندیو مین لطیہ قول کا شایان مندرج ہے +

اگر بصورت رضامندی فریقین ... ہے +

ف اگر طرفین کو دوبارہ تحریر دستاویز جدید کے اعتراض ہو تو اوس صورت میں طریقہ کارروائی کا کس طور پر ہوگا +

۱۴ ؎ اگر طرفین کو اتفاق نہو یا دستاویز موقعہ تنازعہ سے فاصلہ پر ہو تو ایسی صورت مین بغرض ادخال اوسکے بلحاظ فاصلہ کے مہلت دیجائے یا اگر دستاویز مقام بعید مین ہو یا تلف ہوگئی ہو تو مقدمہ کا انفصال گواہان کی رو سے ہوگا چنانچہ نارد کا قول ہے کہ اگر دستاویز دوسرے مقام مین ہو یا تلف ہو جاوے یا بدخط ہو یا چوری گئی ہو ـ تو درصورت اوسکے موجود ہونے کے مہلت ملنی چاہیئے اور بحالت عدم موجودگی کے گواہی رویت پر عمل کرنا چاہیے ؎ دستاویز جو مقام غیر مین ہو اور بہم پہنچ سکے تو اوسکے ادخال کے لیے مہلت ضرورت ہے ـ لیکن اگر وہ موجود نہو اور بہم نہو سکے تو انفصال مقدمہ کا بذریعہ ایسے گواہان رویت کے جنہوں نے دستاویز کو سابق مین دیکھا ہو ہونا چاہیئے اور درصورت موجود نہونے ایسے گواہون کے تصدیق غیبی پر عمل کرنا واجب ہے چنانچہ اس بابمین قول یہ ہے کہ درصورت نہونے دستاویز یا گواہون کے تصدیق غیبی پر عمل کرنا چاہیئے + ؎

ف سرکاری دستاویز کی تعریف +

۱۵ ؎ دستاویز خانگی کا اوپر بیان ہوا اور یہی قاعدہ دستاویز سرکاری سے بھی متعلق ہے گا. فرق یہ ہے کہ جملہ صورتون مین دستاویز سرکاری اوسکو کہتے ہین کہ تصدیق جسکے اوپر راجہ کے دستخط اور مہر ہوں + ؎

؎ بیاو تتدیو اور بیواسپو کہہ +

؎ بیاو تتدیو ـ بیولا دسپو کہہ مین بطور قول کاتیاین مندرج ہے +

؎ بیاو تتدیو مین بطور قول باسشٹ مندرج ہے گرپرتی چند ریکا مین بطور قول نارد +

۱۶ ایک اور قسم کی مہر [illegible] کی تعریف [illegible] ذکر تجویز اخیر حسب مراد ہو +
لکھی ہے کہ جس دستاویز مین کہ امر ثبوت طلب اور اوسکی نسبت جواب اور بحث
اور فیصلہ مندرج ہوا اور اوسپر راجہ کی مہر ہو اور حاکم اعلی وغیرہ کے دستخط ہون اوسکو تجویز
اخیر کہتے ہین بعد ثبوت بیان نالش کے راجہ کو چاہیے کہ تجویز اخیر مشیرون
کو حوالہ کرے تاکہ وے یہ لکھین کہ ہم فلان ولد فلان کے نزدیک
تجویز اخیر درست ہے چنانچہ یہ امر منو کے اس قول سے واضح
ہے کہ جو مشیر اوسوقت موجود ہوا اور اقوال مقدمہ سے واقف ہون
اونکو لازم ہے کہ حسب قواعد متعلقہ دستاویزات کے نام اپنا بدستخط
خاص تحریر کرین ۱ جب تک کہ کل مشیر متفق الراے نہون اوسوقت
تک مقدمہ مین خلش باقی رہتی ہے چنانچہ اس باب مین نارد کا یہ قول
ہے کہ جب کل مشیرون کو صحت فیصلہ مین اتفاق ہو تو ایسی صورت
مین مقدمہ بے خلش سمجھا جاتا ہے اور اگر ایسا نہو تو برعکس اسکے متصور
ہوتا ہے ۲ یہ قاعدہ اوس صورت سے متعلق ہے جب مقدمہ
مین مراتب اربعہ کی تکمیل ہوئی ہو۔ اور یہ امر قول آیندہ سے واضح ہے
یعنی جس تحریر کی روسے امر ثبوت طلب تحقق ہوا اور امر مذکور کی نسبت
مراتب اربعہ کی تکمیل وقوع مین آئی ہو اور اوس تحریر پر راجہ کی مہر ثبت
ہو تو ایسی تحریر کو تجویز اخیر حسب مراد کہتے ہین ۳
۱۷ — لیکن پانچ صورتین مندرجہ ذیل مقدمہ کے مغلوب ہونے ذکر تجویز اخیر برخلاف مراد ہو +

---

۱ برہسپتی اور واسے اور مرتی چندریکا مین قول کاتیاین مندرج ہے +

۲ بیاد تندلیو +

۳ بیاد تندلیو گر مرتی چندریکا مین بطور قول برہسپتی کے منقول ہے +

ہی تجویز اور اسی جہت سے تجویز متعلق آپ مقدمات کی حسب مراد موسوم نہیں ہے بلکہ خلاف مراد اور جسے موسوم ہین یعنی تناقض بیانی اور تزلزل کلامی اور غیبت حاضری اور سکوت اور روپوشی اور بجز وطلب ہونیکے یہ تجویز خلاف مراد اس غرض سے صادر کیجاتی ہے کہ ذریعہ اوسکے زمانہ آیندہ مین جبراً عاید ہو سکے اور تجویز حسب مراد بنظر ثبوت عذر تجویز سابقہ کے صادر کیجاتی ہے اور تجویز حسب مراد اور خلاف مراد مین بھی امتیاز رہے ٭

ب — طریقہ رفع کرنے شک کا جو دستاویز کی نسبت عاید ہو

۱۰ اب ذکر اون قواعد کا کیا جاتا ہے جنکی رو سے کسی دستاویز کی نسبت شک رفع ہو سکتا ہے — نزاع کی صورت مین دستاویز کو ثبوت از روے دستخط نویسندہ یا اوسی قسم کے کسی اور ذریعہ سے یا بلحاظ استنباط منقول یا شہادت معاہدہ مندرجہ دستاویز کے ہونا چاہیے یا یہ دیکھا جاے کہ کوئی علامت خاص ہے یا اہل معاملہ کو کسطرح کا تعلق ہے اور وہ داد و ستد رکھتا ہے یا یہ کہ دستاویز کا مضمون کیا ہے یا واسطے وصول قرضہ کے قبل نالش کیا تمادی عمل مین آئی ہے[2] — اصلیت یا مصنوعیت دستاویز کی بذریعہ اون شخصون کے جنکی جانب سے وہ تحریر ہوئی ہے متحقق ہو سکتی ہے معنی اسکے یہ ہین کہ صداقت دستاویز متنازعہ کی جو کسی شخص کی جانب سے تحریر ہوئی ہو بذریعہ دوسری دستاویز نوشتہ شخص مذکور کے ممکن ہے اور اگر تحریر دونون دستاویزون کی مطابق ہو تو منجملہ اور طریقون کے یہ ایک طریقہ رفع اشتباہ کا ہے — اور اسی قسم کے کسی اور

---

۱ باو تندیو ٭

۲ باو تندیو مین یہ قول نہین معلوم کہ کس سے منقول کیا ہے مگر یاد رکھنا لو اور سیمر کی چند رلیا اور بیبا رسیکمر مین بطور تعمیل باگبالک سے منقول ہے ٭

ذریعے سے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ گواہان حاشیہ اور کاتب دستاویز
اور دستاویزات سے مطابق کیے جائیں استنباط معقول سے یہ مراد ہے
کہ معاملہ بلحاظ قرائن حالات کے درست معلوم ہوتا ہے یا نہیں یعنی یہ دیکھنا
چاہیے کہ قابض ہونا فلان شخص کا جائداد مذکورہ پر فلان زمانہ و فلان مقام میں قرین
قیاس ہے یا نہیں اور انہیں مراتب پر استنباط معقول کا اطلاق ہوتا ہے —
شہادت — سے گواہان حاشیہ کی گواہی مراد ہے — علامت خاص سے
نشان مہر مخصوص پر مثلاً لفظ سری وغیرہ — تعلق کے یہ معنی ہیں کہ فریقین
میں پیشتر دادو ستد زر کا معاملہ ہوا ہو — ۱؎ اور لازم ہے کہ دستاویز
مشیروں کے نزدیک بھی معتبر متصور ہو اور استنباط سے لحاظ کرنا
اس امر کا بھی مراد ہے کہ آیا جائداد مذکورہ کا فلان شخص کو لنا قرین قیاس ہے
یا نہیں — یہی ذریعے ثبوت کے ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور حاصل انکا
یہ ہے کہ جو شک دستاویز کی نسبت ہو وہ بذریعہ انکے رفع ہو سکتا ہے
اگر کسی تحریر کی بابت رفع شک نہو سکے تو تصفیہ از روے گواہون
کے ہونا چاہیے چنانچہ کاتیاین نے بیان کیا ہے اگر کسی دستاویز
کی نسبت اعتراض پیش کیا جاے تو مدعی دار کو چاہیے کہ گواہان متعلقہ
اوسکے پیش کرے ۲؎ یہ قول اوس صورت سے متعلق ہے
جب گواہ بہم ہو سکیں اور صورت اونکے نہ موجود ہونے کے
ہریت کا قول صادق آتا ہے یعنی اگر کوئی شخص یہ اعتراض
پیش کرے کہ یہ دستاویز میرے نہیں لکھی ہے بلکہ فلان شخص نے

۱؎ یاجنولکیہ ۹۲

۲؎ ایضاً ۹۳

طریقہ ادائی کا اوس صورت میں کہ مدیون کل قرضہ یکمشت ادا نہ کر سکے

باقی ہے تو ایسی صورت میں بذریعہ تصدیق بھی کے تصفیہ ہونا چاہیے۔

۱۴ یہ سوال کیا گیا ہے کہ اگر شک رفع ہو جاوے اور قرضہ وصول کر لینے کا حکم صادر ہو مگر مدیون کل زر مذکور ادا نہ کر سکے تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے — جواب[1] اسکا یہ ہے کہ مدیون بتدریج روپیہ ادا کرے کے ظہر دستاویز پر وصول ہو لے اور دائن بھی خود اپنے ہاتھ سے تعداد زر موصولہ کی لکھدے ۔ [2] معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر مدیون کل زر قرضہ یکمشت ادا کر سکے تو اسکو چاہیے کہ حسب مقدور اپنے بتدریج ادا کرے کے اصل دستاویز کی پشت پر یہ لکھے کہ میں نے اسقدر روپیہ ادا کیا اور دائن بھی اسکی پشت پر زر موصولہ کی تعداد درج کرکے یہ تحریر کرے کہ اسقدر روپیہ مجھکو وصول ہوا۔ اگر یہ پوچھا جاوے کہ زر وصولی کی تحریر کا کیا طریقہ ہے تو جواب یہ ہے کہ دائن پشت دستاویز پر اپنے ہاتھ سے لکھے یا مدیون کو ایک رسید دستخطی اپنی مشعر وصول تعداد زر موصولہ کی دے ✤

بعد ادا ہو جانے قرضہ کے کس طور پر عمل کرنا چاہیے

۱۵ اب یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ بعد ادا ہو جانے کل زر قرضہ کے دستاویز کی نسبت کیا عمل کرنا چاہیے ۔ اس باب میں قول[3] یہ ہے کہ بعد ادا ہونے تمام و کمال قرضہ کے مدیون دستاویز کو چاک کرے یا ایک اور دستاویز بطور فارغخطی کے تحریر کرا دے ۔ یعنی اگر قرضہ بتدریج یا یکمشت ادا ہو جاوے تو مدیون کو چاہیے کہ اصل دستاویز کو پھاڑ ڈالے لیکن اگر دستاویز مذکور ایسے مقام میں ہو کہ جہاں پہونچنا دشوار ہو

۱ بیان تنقیح ✤

۲ ایضاً ✤

۳ قول مالک منقول از بیان تنقیح ✤

یاتلف ہوگئی ہو تو ایسی صورت مین مدیون کو چاہیے کہ بنظر تصفیہ قطعی معاملہ قرضہ کے اپنی برارت سے دائن سے ایک دستاویز لکھائے اور دائن کو بھی لازم ہے کہ مدیون کو فارغخطی لکھدے اس تحریر کا یہی منشا ہے۔ اب یہ بیان کیا گیا ہے کہ بعد ادا ہونے قرضہ کے جو بگواہی گواہان لیا گیا ہو کسطور پر کار بند ہونا چاہیے اور اس باب مین یہ قول ہے کہ جو قرضہ بتصدیق گواہان لیا جاے موجود ہونا اونکا اوسکے ادا ہونیکے وقت بھی لازم ہے ۱۰

معنی اسکے یہ ہین کہ جو قرضہ گواہون کی شہادت سے ابتدا مصدق ہوا ہو وہ اونہین کے روبرو ادا بھی ہونا چاہیے۔ غرض کہ یہ باب بھی جو ثبوت تحریری کے ذکر مین ہے ختم ہوا +

ت یعنی گواہ جنکے روبرو قرضہ دیا گیا ہے وہ بھی اوسکے ادا ہونیکے وقت بھی واجب ہے +

باب اٹھوان
شہادت غیبی کے بیان مین
فصل پہلی

(۱) شہادت انسانی کی تین قسم یعنی دستاویزات اور گواہون اور قبضہ کا ذکر اوپر ہوچکا اب مصنف متاچہرا تصدیق غیبی کا بیان اس موقع پر مناسب تصور کرکے تعریف عامہ اوسکی لکھتا ہے چنانچہ تعریف مذکور پانچ قسم مین واقع ہوئی ہین اور منجملہ اونکے پہلا قول یہ ہے۔ ترازو اور آگ پانی آ لخ ۔ بعد اسکے مصنف موصوف تصدیق غیبی کی قسمین بیان کرتا ہے یعنی وہ یہ لکھتا ہے کہ صفائی کے واسطے تصدیق

ت تصدیق غیبی کے پانچ قسم کے طریقے ہین +

ملت۔ جزو اخیر قول مذکورہ بالا +

غیبی کا طریقہ بذریعہ ترازو اور پانی اور آگ اور زہر اور آب متبرک کے ہے
سادہ دہرم شاستر کے بموجب اغراض صفائی یعنے رفع اشتباہ کسی امر مبہم کے
پانچ طریقے تصدیق غیبی کے معین ہین منجملہ اونکے پہلا طریقہ ترازو اور اخیر آب
متبرک کا ہے ٭

تصدیق غیبی کے کل سات طریقے ہین ٭

۲- اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ سوای طریقون مذکورہ بالا کے اور
طریقے بھی ہین مثلاً چانول چبوانا وغیرہ اور یہ امر تیا مہساگر اس قول سے
واضح ہے کہ تصدیق غیبی بذریعہ ترازو اور آگ اور پانی اور آب
متبرک اور چانول کے ہونی چاہیئے اور ساتوان طریقہ گرم دہات
کا ہے — تو پھر صرف پانچ طریقون کی تخصیص درست نہین ہے جواب
اسکا یہ ہے کہ پانچ طریقے مذکور جرائم سنگین کے واسطے ہین اور اس سے
یہ مفہوم نکرنا چاہیے کہ اونکے سوا اور طریقے تصدیق غیبی کے
نہین ہین بلکہ وے جرائم کے لئے مخصوص ہین — اور جرم سنگین
کی توضیح آگے کیجاویگی — اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ مقدمات خفیفہ مین
بھی آب متبرک کا طریقہ جاری ہے چنانچہ اس قول سے واضح ہے
کہ معاملہ خفیفہ مین آب متبرک کے طریقے پر عمل کیا جاوے تو یہ تسلیم
اعتراض کے یہ لکہا جاتا ہے کہ آب متبرک کا ذکر جو شمول ترازو وغیرہ
کے ہوا ہے اوسکا مقصود یہ نہین ہے کہ طریقہ مذکور صرف مقدمات
سنگین سے متعلق ہے بلکہ غرض اوسکی یہ ہے کہ طریقہ مذکور کا عمل اون
مقدمات کی نسبت بھی جائز سمجھنا چاہیے جنمین دعویدار کا بیان یقینی ہو
یعنی اوسے اپنے بیان کی صداقت پر یقین ہو ورنہ بصورت دیگر وغیرہ

---

۱ قول جاگبلک منقولہ بیادستدیو و بیوارمیوکھ ٭

بیان حقیقی دعویدار کے لیے بیان سے متعلق ہوگا جو نالش کی نسبت احتمالی ہو سو چنانچہ امر اس قول سے واضح ہے کہ جن مقدمون پر نالش یقینی کیجاے اونکی نسبت تصدیق غیبی کا طریقہ بذریعہ ترازو وغیرہ کے عمل مین آوے لیکن نالشات ظنی مین چانول چبوانے اور آب متبرک کا طریقہ ملحوظ ہونا چاہیئے اور یہی امر مسلم ہے [1]

۳ — چونکہ مقدمات سنگین کی نسبت ظنی یا یقینی کی تخصیص نہین کی گئی ہے لہذا ایسی حالت مین کہ جب مدعی کو مقدمہ کی تجویز اخیر پر حصر ہو اور وہ مغلوب ہوجاے ایک استثنا کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مدعی کو مقدمہ کی تجویز اخیر پر حصر ہو تو ایسی صورت مین ترازو وغیرہ کا عمل مدعا علیہ کو کرایا جاے [2] واضح ہو کہ چوتھا درجہ نالش کا تجویز اخیر ہے اور اوسی سے ہارجیت مقدمہ کی قرار پاتی ہے اور سزا کا تعین ہوتا ہے پس جب حالت مین کہ تجویز اخیر پر حصر کیا جاے سزا کا تعین اوسی کے مطابق ہوگا ✤ — بعض صورتون مین ترازو اور تصدیق غیبی کے طریقون پر عمل ہونا چاہیئے

۴ — اوپر یہ قاعدہ بیان ہوا ہے کہ مدعی نسبت اوس امر کے جسکا اثبات منظور ہو فوراً شہادت قلمبند کرائیگا [3] اور یہ اوس صورت سے متعلق ہے کہ جب مدعی کو کسی امر کے وجوب کا اصرار ہو مگر اسجگہ یہ استثنا کیا گیا ہے کہ طرفین میں کوئی فریق برضامندی اوسکا اور تجویز اخیر مشتہر کرنیکا مجاز ہے [4] — تصدیق غیبی کا عمل دونون صورتون مین ثبوت نفی اور ثبوت کے واسطے کیجاتی ہے

---

[1] بیاو تندیوہ

[2] دول جاگبا کت منقولہ بیومار میو کہہ

[3] باب افصل ۶ وفقرہ ۱

[4] بیومار میو کہہ

رضامندی سے وہ قرارداد مراد ہے جو باہم مدعی و مدعا علیہ کے ہو اور اسکے معنی یہ ہین کہ مدعی یا مدعا علیہ تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرنیکا مجاز ہے اور اسکو یہ بھی اختیار ہے کہ تجویز سزا جسمانی یا جرمانہ قبول کرے — اور مراد قول مذکورۂ بالا کی یہی ہے — تصدیق غیبی کا عمل مثل شہادت انسانی کے صرف صورت مثبت سے متعلق نہیں ہے بلکہ مثبت و منفی پر بلا امتیاز حاوی ہے پس مدعی یا مدعا علیہ مجاز ہے کہ انکار محض یا عذر خاص یا عذر فیصلہ سابق کی صورت تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرے +

ت آب متبرک کا جو طریقہ ہے اوسپر مقدمات خفیف و سنگین اور بھی نالشات ظنی و یقینی مین بلا کسی طرح کی امتیاز کے عمل ہو سکتا ہے اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے — تصدیق غیبی کا طریقہ ترازو سے دھرتک صرف مقدمات سنگین اور نالشات یقینی سے متعلق ہے — مگر اس قاعدہ کے اوس مقدار جزو کی نسبت جسمین نالشات یقینی کی قید ہے استثنا کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ — جرم شدید اور اوس جرم کی صورت مین جو راج کے خلاف ہو ملزم کو چاہیئے کہ بلا پابندی تجویز اخیر کے عمل کرے [1] معنی اسکے یہ ہین کہ ملزم اوس جرم کی صورت مین جو راج کے خلاف ہو بلا تجویز اخیر کے ترازو وغیرہ کے طریقون پر عمل کرے اور برہمن کی مار ڈالنے یا جرم شدید یا سرقہ سنگین کی صورت مین بھی یہی طریقہ ملحوظ ہوگا چنانچہ اسی قول سے واضح ہے کہ — جو شخص راجہ کے نزدیک مشتبہ ہون اور جن ادھو ...

ف تصریح اس امر کی کہ طریقہ تصدیق غیبی کس قسم کی نالش سے متعلق ہے +

[1] بیاد تند یو میو مار میو کہہ +

کو چور اپنا شریک قرار دین سلہ اور جو اپنی صفائی سے خواستگار ہوون سلہ اون سے بغیر حصر تجویز نمبر سے کے تصدیق غیبی کا کوئی عمل کرانا چاہیے لیکن چانول چبوانیکا عمل صرف سرقہ خفیفہ سے متعلق ہے چنانچہ یہ امر پتامہا کے اس قول سے ظاہر ہے کہ چانول چبوانے کے طریقہ پر صرف مقدمات چوری مین عمل ہونا چاہیے نہ اور قسم کے مقدمات مین یہی امر تحقیق ہے سلہ گرم دہات کا عمل واسطے مقدمات سرقہ سنگین کے ہے اور یہ امر اس قول سے ظاہر ہے کہ گرم دہات کا طریق اون شخصون کے واسطے قرار پایا ہے جنپر سرقہ سنگین کا الزام ہوسکے ✚

۶ علاوہ اسکے معاملات خفیف مین تصدیق غیبی کے اور طریقون پر بھی عمل کیا جاتا ہے یعنی کوئی شخص اپنی صداقت یا گھوڑے یا ہاتھی یا اسلحہ یا گائے یا غلہ یا سونے یا دیوتاؤن یا اپنے باپ دادا کی قسم کہاوے اور یہ کہے کہ اگر مین جھوٹ بولون تو میرے افعال نیک کا ثمرہ جاتا رہے یا اپنی اولاد یا زوجہ یا احباب کے سر پر ہاتھ رکھے اور اگر صورت نالش مقتضی ہو تو آب متبرک کا عمل کرانا چاہیے سلہ تصدیق غیبی کے اون طریقون کو جنکا ✚ تصدیق غیبی کے اور طریقون کا ذکر ✚ فرق باہم حلف و تصدیق غیبی کے

سلہ چور انکا بیان قابل اعتبار نہین ہوتا ہے لہذا اگر وہ کسیکو اپنا شریک فعل قرار دین تو صرف اسی امر سے اشتباہ پیدا نہین ہوتا لیکن چونکہ یہ الفاظ کہ جن آدمیون کو چور اپنا شریک قرار دین بشمول اعمال رت کے جو شخص راجہ کے نزدیک مشتبہ ہون مستعمل ہوگئے ہین لہذا اشتباہ پیدا ہوتا ہے رسبو دہنی ✚

سلہ بیاوتندیو نے بطور قول نارد کے لکھا ہے ✚

سلہ بیاوتندیو مین بطور قول نارد کے مندرج ہے ✚

سلہ اس طریقہ کو سنسکرت مین تپت ماش کہتے ہین اور صورت اوسکی یہ ہے کہ گرم گہی کے اندر سے سونا یا کوئی اور شے نکالنا ہے

سلہ قول نارد منقولہ بیاوتندیو و بیوہار میوکھ

بکر منو نے کہا ہے تاردا ور اور انکا بہت سے مقدمات خفیف سے متعلق قرار دیا ہے اگر یہ بیان کیا جاوے کہ تصدیق غیبی کا طریقہ اوس صورت مین فریقین مقدمہ کا قرار دیا گیا ہے جبکہ شہادت انسانی پر عمل نہین کیا جاتا اور یہ کہ بموجب عام عقیدہ کے حلف بھی تصدیق غیبی مین داخل تصور کیا جاتا ہے تو جواب یہ ہے کہ باہم اس قسم کے حلف اور قراد وغیرہ طریقون تصدیق غیبی کے اقتیاز کیا گیا ہے یعنی تصدیق غیبی کی صورت مین نتیجہ اوسکا فوراً حاصل ہوتا ہے اور نتیجہ حلف کا بعد ظہور مین آتا ہے اور ان دونون صورتون مین ویسا ہی فرق ہے جیسا کہ باہم لفظ برہمن اور لفظ پری برحاجک کے ہے۔ اگرچہ

۱۔ حاصل اس بیان کا یہ ہے کہ تصدیق غیبی اور حلف الفاظ مترادف نہین ہین اور سبب جسکا شرح اسکی اسطرح کی گئی ہے یعنی جیسے کہ لفظ پری برہاجک کے جدا مستعمل ہونے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مقصود اوسکا کچھ اور ہے ویسے ہی لفظ حلف کی علیحدہ مستعمل ہونے سے یہی کہ وہ کسی دوسرے امر کے واسطے قرار دیا گیا ہے اور ذکر اوس مقصود کا اوپر بیان ہوچکا ہے یعنی یہ لکھا گیا ہے کہ حلف معاملات خفیفہ کے واسطے ہے اور الفاظ برہمن اور پری برہاجک کے استعمال کی تمثیل اسطور پر ہوسکتی ہے مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ برہمن کو بلاو اور پری برہاجک کو بلاو۔ پس چونکہ پہلے جملہ مین برہمن کے بلانیکا حکم ہے لہذا اوس سے پری برہاجک کے بلانیکا حکم بھی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ کل اشخاص پری برہاجک یعنی سنیاسی لوگ قوم برہمن کے ہوتے ہین مگر کل برہمن پری برہاجک نہین ہوتے اور چونکہ پری برہاجک کی بلانیکا حکم جدا بھی تحریر ہوا ہے اس سے ثابت ہے کہ برہمن کو پری برہاجک سے مختلف تصور کرنا چاہیے یہی تمثیل اس بحث کی نسبت بھی صادق آتی ہے یعنی گو قراد وغیرہ اور حلف تصدیق غیبی کے نام سے موسوم ہین لیکن چونکہ لفظ حلف اور لفظ تصدیق غیبی جدا جدا بھی مستعمل ہوا ہے اسلیے لفظ تصدیق غیبی کو حلف سے جدا اور یہی قراد وغیرہ طریقون تصدیق غیبی سے متعلق تصور کرنا چاہیے۔

مذہب کا طریق اقسام حلف مین داخل ہے لیکن ذکر اوسکا ترازو وغیرہ کے
جو ہوا ہے اوسکا مقصود یہ نہین ہے کہ نتیجہ اوسکا شمول ترازو وغیرہ کے فوراً
وقوع مین آوے بلکہ اس غرض سے کہ طریقہ مذکور شمول ترازو وغیرہ کے طریقے کے
اثم کبیرہ اور نالشات یقینی سے متعلق تصور کیا جاوے اگرچہ پانول جیو اٹے
اور گرم دہات کے طریقہ کا نتیجہ فوراً وقوع مین آتا ہے لیکن یہ دونو صورتین
طریقہ تصدیق غیبی ترازو وغیرہ مین داخل نہین کی گئی ہین کیونکہ یہ صورتین معاملات
خفیفہ اور نالشات ظنی سے متعلق ہین — تصدیق غیبی کے ان طریقون پر
معاملات قرضہ وغیرہ مین حسب اقتضاء حالات کے عمل ہونا چاہیئے ✣

۷ — تپاسمہا کا قول یہ ہے — جو مقدمات جایداد غیر منقولہ کی بابت ہون — تپاسمہا کے قول کی تصریح ✣
اونمین تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل نہین کرنا چاہیئے ملہ اس قول کی
تاویل اسطور پر کی گئی ہے کہ طریقہ مذکور پر اوس صورت مین عمل
ہونا چاہیئے جبکہ دستاویزات اور گواہ ساکن قرب وجوار معتبر ہو سکتے ہین
اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ اور قسم کے مقدمات مین بھی تصدیق غیبی کے
طریقہ پر درصورت موجود ہونے دستاویزات یا گواہون کے عمل نہین ہو سکتا
تو بہ تسلیم اس اعتراض کے جواب دیا جاتا ہے کہ اگر قرضہ وغیرہ کے مقدمات
مین گواہ اون صفات کے جنکی تصریح اوپر کی گئی ہے مدعی کی جانب سے
پیش ہون اور مدعا علیہ تجویز سزا پر صبر کرکے تصدیق غیبی کے طریقہ پر
استدلال کرے تو ایسی صورت مین طریقہ مذکور پر عمل ہونا جائز ہے کیونکہ ممکن ہے
کہ گواہ جانب دار ہون اور تصدیق غیبی کی نسبت کوئی قصور عائد نہین
ہو سکتا کیونکہ وہ ذریعہ انکشاف صداقت اور علامت عدل ہے پنانچہ

ملہ یاد تند یو و بیو ہار میوکھ ✣

... ہے کہ عدل کا لازمہ راستی ہے اور نالش کا مدار گواہوں پر ہے اور جو مقدمہ کہ تصدیق کے طریقہ کا مقتضی ہو اوسمین زبانی یا دستاویزی شہادت پر عمل کرنا ضرور نہین ہے۱ غرض کہ پتامہا کے قول کا یہ مقصود نہین ہے کہ تصدیق غیبی کے طریقہ پر قطعی عمل نکیا جاے بلکہ مقصود اوسکا یہ ہے کہ اگر مقدمات جایداد غیر منقولہ مین مدعا علیہ تجویز مقدمہ پر حصر کرکے تصدیق غیبی پر استدلال کرے تو بحالت موجودگی دستاویزات اور گواہان ساکن قرب وجوار کے مدعا علیہ مذکور تصدیق غیبی پر عمل کرنیکا مجاز مقصود نہین ہے اور اگر یہ تاویل صحیح نہو تو مقدمات جایداد غیر منقولہ کی نسبت بحالت موجود نہونے دستاویزات او گواہوں قرب وجوار کے کچھہ تجویز نہو سکیگی ۲

دیگر اون رسوم کا جنکی بجا آوری تصدیق غیبی کے طریقون مین بالعموم واجب ہے

۸ — علاوہ اسکے حاکم کو چاہیے کہ جس شخص نے برت کیا ہو اور کپڑے پہنے نہایا ہو اوسکو طلوع آفتاب کے وقت طلب کرے اور اوسی شخص سے تصدیق غیبی کی جملہ صورتین راجہ اور برہمنوں کے روبرو عمل کرایا جاے ۳ معنی اسکے یہ ہین کہ جس شخص سے تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرایا جاے وہ برت رکھے اور کپڑے پہنے غسل کرے اور حاکم اوسکو علی الصباح وقت طلوع آفتاب راجہ اور برہمنان حاضر باش کے روبرو طلب کرے — تصدیق غیبی کے طریق جو صفائی کے

---

۱ بیاو تندیوہ

۲ حاصل مطلب یہ ہے کہ اگر جایداد غیر منقولہ کے مقدمات مین مدعی دستاویزات یا گواہوں قرب وجوار کی شہادت پیش کرے تو مدعا علیہ تصدیق غیبی کو عمل کرنیکا مجاز نہین ہے لیکن اگر اس قسم کا ثبوت موجود نہو تو مقدمات مذکورہ مین بجز اسکے کہ مدعی کیجانب سے اور قسم کا ثبوت گذرے مدعا علیہ طریقہ مذکور پر عمل کر سکتا ہے

۳ بیاو تندیوہ

اسلئے معین ہین اونپر ہمیشہ اوس شخص سے عمل کرایا جاے جو تین دن و رات یا ایک دن و رات مدا برت کرے اور یتا مہا نے جو اتنی جگہ برت رکھنے کے باب مین تفریق کی ہے وہ بلحاظ سنگینی یا خفت معاملے کے تصور ہونی چاہیئے۔ برت رکھنے کے باب مین جو قواعد ہین اونکو حاکم اعلی سے بھی باہتمام جسکے تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرایا جاے متعلق تصور کرنا چاہیئے چنانچہ یہ امر اس قول سے واضح ہے کہ جیسے ادنی برہمنون کو جو دہرم دینی راجہ کے حکم سے بجا لاتے ہین برت رکھنا ضرور ہے ویسے ہی حاکم اعلی کو بھی چاہیئے کہ کل معاملات طریقہ تصدیق غیبی کا التزام برت رکھا کرے مد۲ +

9 اگرچہ اصل سنسکرت مین اس محل پر طلوع آفتاب کا وقت تخصیص بیان کیا گیا ہی لیکن حسب رواج مسلمہ کے تصدیق غیبی کا عمل تواتر روز ہونا چاہیے — جو شخص اس حق کا انکشاف کیا چاہتا ہوا وسکو واجب ہے کہ صبح کیوقت آگ اور ترازو اور زہر کے قبل پانی کا عمل کرائے اور حکم یہ ہے کہ دن کے اوائل وقت مین صفائی الزام بذریعہ آب متبرک کیجاے اور زہر کے عمل کیواسطے رات کا پچھلا پہر جبکہ سردی زیادہ ہو معین ہے مد۳ یہ تخصیص وقت یوتپا مہا نے کی ہے اوسپر لحاظ ہونا واجب ہے اور چونکہ کوئی وقت خاص واسطے طریقہ چانول چباے اور گرم دہات کے معین نہین کیا گیا ہے لہذا ان طریقون کا عمل صبح

تصدیق غیبی کے مختلف طریقون کیواسطے مختلف اوقات معین ہین +

مد۱ بیاد تندلیو +

مد۲ قول پتا مہا منقولہ بیاد تندلیو +

مد۳ ا تندلیو و بیو ہار میوکھ +

سے وقت ہونا چاہیے اور یہ امر نارد کے حکم سے جو بصورت عام واقع ہوا ہے واضح ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تصدیق غیبی کے طریقوں پر صبح کے وقت عمل کیا جانا مناسب متصور ہوا ہے ۞

تصدیق غیبی کے مختلف طریقوں کے واسطے مختلف موسم معین ہیں ۞

۱۰ دن کی تقسیم تین حصوں میں کی گئی ہے پہلا حصہ صبح اور دوسرا قبل دوپہر اور تیسرا شام ہے ــ وقت کا لحاظ موجب حکم یا امتناع خاص صورتوں کے ہونا چاہیے چنانچہ وہ صورتیں جنکی بابت زمانہ خاص کا حکم ہے اول بیان کی جاتی ہیں ــ آگ کے طریقہ پر عمل کرنیکے واسطے وہ موسم مناسب قرار دیا گیا ہے جبکہ کہر پڑتا ہو اور سردی ہوا اور بارش کے ایام ہوں اور پانی کے طریقہ کے واسطے گرمی اور خزان کا موسم مقرر ہے اور زہر کے عمل کے واسطے سردی کا موسم اور وہ زمانہ جبکہ کہر پڑتا ہو اور چیت اور اگہن اور بیساکھ کا مہینا مخصوص کیا گیا ہے ــ یہ تینوں مہینے عام دستور کے مطابق ہیں اور تصدیق غیبی کے کسی طریقہ کے خلاف نہیں ہیں ــ آب متبرک کے طریقہ پر ہر زمانہ میں عمل کیا جا سکتا ہے ــ اور ترازو کے عمل کے واسطے کوئی زمانہ خاص معین نہیں کیا گیا ہے [1] آب متبرک کا جو لفظ مستعمل ہوا ہے اوس میں نبلہ حلف داخل ہیں اور چونکہ چانول چبوانے کے طریقہ کے واسطے کچھ تخصیص نہیں کی گئی ہے لہذا اوسکے واسطے کسی زمانہ خاص کا تعین نہیں ہو سکتا ہے ۞

---

[1] بیاوتندیو ۞

[1] مسٹر بیاوتندیو میں بطور قول نارد مندرج ہے لیکن بیوارمیوکھ میں باستثناء اشلوک کے اخیر حصہ کے بطور قول پتامہا کے لکھا ہے ۞

۱۱ امتناع کی صورتین ذیل مین لکھی جاتی ہین ۔ صفائی الزام کے واسطے جو پانی کا طریقہ معین ہے اوسپر سردی کے موسم مین عمل نہ ہونا چاہیے نہ بارش کے ایام مین زہر کے طریقہ پر عمل کیا جاے اور باد تند کے موسم مین اور بعد دوپہر اور شام کے وقت ترازو کی طریقہ پر عمل ہونا نچاہیئے سے ۱ لفظ سردی کا جو اس قول مین واقع ہوا ہے کہ ۔ صفائی الزام کیواسطے پانی کے طریقہ پر سردی کے موسم مین عمل نہونا چاہیئے سرما اور کہرا برسات کے ایام پر حاوی ہے اور لفظ گرمی جو اس قول مین آیا ہے کہ ۔ آگ کے طریقہ پر صفائی الزام کے واسطے گرمی کے موسم مین عمل ہونا نچاہیئے اوسمین موسم گرما اور خزان داخل ہین ہرچند حکم کی صورتین پیشتر بیان ہوئی ہین لیکن امتناع کی صورتین بنظر مزید تاکید لکھی گئین اور مقصود اس امر کا آگے بیان کیا جائیگا ۔ اب ذکر اون شخصون کی حیثیت کا کیا جاتا ہے جنکے لئے طریقہ تصدیق غیبی کا معین ہے ✤

۱۲ ترازو کا طریقہ عورات اور نابالغون اور بوڑھے اور نابینا اور لنگڑے آدمیون اور برہمنون اور بیمار شخصون کے واسطے مقرر کیا گیا ہے اور شودر قوم کے آدمی کے واسطے آگ یا پانی یا بمقدار سات جو کے زہر کا طریقہ مناسب قرار دیا گیا ہے سے ۲ عورات کا لفظ بالعموم نساہے بلا لحاظ قومیت یا عمر یا حیثیت کے متعلق ہے ۔ لفظ نابالغ سے بلا لحاظ قوم وہ شخص مراد ہے جو شانزدہ سال کا ہو ۔ بوڑھے آدمیون سے وے شخص مراد ہین جنکی عمر اسّی سال سے متجاوز ہوا اور نابینا سے وہ شخص

سے ۱ قول نارد منقولہ بیاو تندیوہ

سے ۲ بیاو تندیو اور بیو ہار میوکہ مین بطور قول جاگبلک کے منقول ہے ✤

عبارت سے ہے جسکی قوت باصرہ زائل ہوگئی ہو اور تیسرے آدمیون سے
وے شخص مراد ہین جنکے پالونیکا رہون سے برہمنون سے بالعموم سب قوم
کے برہمن مراد ہین — بیمار اشخاص وے ہین جو مبتلا مرض ہون
ان صورتون مین صرف ترازو کا طریقہ صفائی الزام کے واسطے مناسب
ہے — قلبہ کا نونا سرخ جلتا ہوا یا گرم دہات چہتری کے واسطے مخصوص
ہے اور پانی ویش کے لئے اور یہ امر بوجہ استعمال لفظ یا کے جو کلمہ تردید
ہے واضح ہے — زہر جو مقدار مین سات جو کے برابر ہو صفائی الزام
کے لئے اوسکا کہلانا شودر کے واسطے معین ہے اور چونکہ ترازو کا طریقہ
برہمن کے واسطے مختص ہے اور یہی بلحاظ اس مضمون ایک قول کے کہ زہر
جو مقدار مین سات جو کی برابر ہو — واضح ہے کہ زہر کا طریقہ شودر کے واسطے
مخصوص کیا گیا ہے لہذا آگ اور پانی کے طریقون کو چہتری اور ویش
سے متعلق تصور کرنا مناسب ہے — پتامہا نے بصراحت یہ لکہا ہے
کہ برہمن کو ترازو کے طریقہ اور چہتری کو آگ کے طریقہ پر عمل کرانا چاہیے
اور پانی کا طریقہ ویش کے واسطے قرار دیا گیا ہے اور شودر کو بنظر تصدیق
غیبی کے زہر دینا چاہیے ۔ ۱ لیکن ایک قول اس مضمون سے واقع
ہوا ہے کہ عورات تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرنے کی مجاز نہین ہین
اور وہ یہ ہے — کہ — امر حق کے انکشاف کے واسطے اون شخصون
سے تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل نہین کرایا جائیگا جو ان شرائط کے نااہل ہین بصرف
یا مصیبت شدید مین مبتلا یا بیمار یا عابد ہون اور عورات بہی مستثنیٰ ہین ۔ ۲

۱ ہاریت منتر یوہ

۲ ۔ ہاریت نارد منقول بہاد تتد یوہ

یہ قول اسی مقصود لکھا گیا ہے کہ اون صورتون مین جو یہ اختیار دیا گیا ہے
کہ فریقین مین سے کوئی فریق تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرنیکا مجاز ہے
بدلے وہ اختیار صورت مذکورہ بالا سے غیر متعلق تصور کیا جاوے علاوہ
اسکے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر نالشات تقنینی مین عورات وغیرہ کی
نسبت الزام قائم کیا جاوے تو مدعیون سے تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل
کرایا جاوے اور اگر عورات کی جانب سے الزام پیش ہو تو شخص ملزم
سے — اگر عورات کے باہم ایک دوسرے کی نسبت الزام پیش
کیا جاوے تو طریقہ مذکورہ پر عمل کرانے یا نہ کرانے کا اختیار ہے اور اس
صورت مین بھی صرف ترازو کا طریقہ عورات کے لئے مقرر کیا گیا ہے
اسی قول کی توضیح سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ صرف ترازو کا طریقہ عورات
اور اور شخصون کیواسطے اون صورتون مین معین ہے جبکہ جرائم
سنگین یا اور جرمون کا الزام ظن غالب پر مبنی ہو لیکن یہ قول
اوس صورت مین صادق آتا ہے کہ جب یہ قید کیجاوے کہ عورات کو ترازو
کے طریقہ پر جیت اور اگن اور بیساکھ مین عمل کرانا چاہئے کیونکہ
مہینے جملہ طریقون غیبی کے لئے معین ہین اور یہ تعبیر کیجاوے کہ صرف
ترازو کا طریقہ عورتون کے واسطے ہر زمانہ مین مناسب ہے تو قول

ف ۱ دفعہ چار اس فصل کی معاینہ کرو اور حاصل اس بحث کا یہ ہے کہ جن مقدمات مین عورات اور اوس
شخص جنکی تصریح کی گئی ہے فریقین سے ہوں یا اونمین کسی فریق کو تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرنیکا اختیار
نہوگا لیکن جو شخص کہ اس قول استثنائیہ مین داخل نہین ہین وے طریقہ مذکورہ پر عمل کرنیکے مجاز ہین
اور جب فریقین عورات سے ہون یا اونکی نسبت منجملہ مستثنیات کی کوئی استثنا صادق آتا ہو تو اون
حالتمین قاعدہ عامہ پر لحاظ ہوگا

مذکورۂ بالا صادق نہین آسکتا چنانچہ یہ امر اس قول سے واضح ہے
کہ زہر یا پانی کا طریقہ عورات کے واسطے نہین مقرر کیا گیا ہے جو آ
مشکل کہ عورات کے معاملون سے متعلق ہون اونکی تحقیق بذریعۂ ترا
و آب متبرک وغیرہ کے ہونی چاہیئے ۱ پس اس قول مین ترازو
و آب متبرک و آگ وغیرہ کے طریقون کی بابت حکم ہے اور زہر او
پانی کا طریقہ اوس سے خارج ہے یہی قاعدہ نابالغون اور اون بیکس شخصون سے
جنکی اوپر تصریح کی گئی ہے متعلق ہے اور یہ جو حکم واقع ہوا ہے کہ
برہمن وغیرہ بذریعہ ترازو وغیرہ کے تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرین
اسکا مقصود یہ نہین ہے کہ طریقہ مذکورہ ہر زمانہ مین عمل کیا جاوے چنانچہ
یہ امر پتامہا کے قول سے واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ صفائی الزام کا
طریقہ بذریعہ آب متبرک کے جملہ قومون سے متعلق ہے اور باستثنائے ب
امر کے کہ زہر کا طریقہ برہمنون کے واسطے مقرر نہین ہے جملہ اور طریقے
کل قومون سے تعلق رکھتے ہین ۲ پس یہ قول بغرض تنقیح اس
امر کے تحریر ہوا ہے کہ ترازو وغیرہ کے طریقہ پر اوسی زمانہ مین عمل
ہونا چاہیئے جو جملہ اور طریقون کے واسطے بالعموم معین ہو اور بعض مین اکثر
طریقون پر عمل کرنا جائز ہے ۳

---

۱ قول نارد منقولہ بیاو تتو

۲ بیاو تتو اور بیوہار میوکھہ

۳ یہ بیان فی واقع پیچیدہ ہے مگر مدعا اوسکا یہ ہے کہ بموجب حکم عام کے برس کے تین مہینے یعنی چیت اور اگہن اور بیساکھہ مین ہر طریقہ تصدیق غیبی پر عمل ہو سکتا ہے بعد اسکے حکم خاص یہ ہے کہ عورات اور برہمنون کے واسطے صفائی الزام صرف بذریعہ طریقۂ ترازو کے

دفع مزید مضمون مذکورۂ بالا ۱۶

۱۴ لیکن سوا ان تین مہینون کے جو طریقہ کہ جس زمانہ کے واسطے مخصوص ہے وہی جملہ قومون کے واسطے مرعی ہوگا مثلاً بارش کے موسم مین صرف آگ کا عمل جملہ قومون کے واسطے کافی ہوگا اور سردی اور اوس موسم مین جبکہ کہر پڑتا ہو اختیار ہے کہ چہتری اور بقیہ دو قومون سے آگ یا زہر کے طریقہ پر عمل کرایا جاے مگر برہمنون کیواسطے صرف آگ کا طریقہ مخصوص ہے اور زہر کے طریقہ پر اونسے کبھی عمل کرانا نچاہیئے کیونکہ یہ امتناع واقع ہوا ہے کہ برہمنون سے باستثناء زہر کے الخ خزان اور گرمی کے موسم مین صرف پانی کے ذریعہ سے تصدیق غیبی کا عمل ہوگا لیکن جو شخص کہ ایسے خاص عارضون مین مبتلا ہون جنکے لئے آگ اور پانی کا استعمال ممنوع ہے اونسے باوجود اس امر کے کہ باقتضاء زمانہ آگ اور طریقون پر عمل کرنا مناسب ہو ترازو اور دیگر طریقون پر جو جملہ زمانون کے واسطے معین ہین عمل کرانا مناسب ہے چنانچہ اشخاص مذکور کا ذکر قول مندرجہ ذیل مین اسطور پر واقع ہوا ہے - جو شخص مبتلا بجذام ہون اونکو آگ کے استعمال سے اور جو تپ مین مبتلا ہون اونکو پانی کے عمل سے باز رکھنا چاہیئے اور جو شخص صفرا اور بلغم کا غلبہ رکھتے ہون اونکو زہر کے عمل سے معذور

ہونی چاہیئے لیکن سوا اور قول اس مضمون سے واقع ہوئی ہین کہ باستثناء ترازو اور پانی کے اور طریقون عورات سی اور سوا ہی زہر کے برہمنون سے عمل کرانا جائز ہے پس ضرور ہوا کہ ان قول مختلفہ کا اختلاف رفع کیا جاے چنانچہ اسی غرض سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ تین مہینے مذکور مین عورات و برہمنون وغیرہ سے صرف ترازو کی طریقہ پر عمل کرایا جاے اور اسی قاعدہ کے بموجب انہین مہینون مین چہتری سے آگ کے طریقہ اور ویش سے پانی اور شودر سے زہر کے طریقہ پر عمل کرانا چاہیئے ❖

رکھنا واجب ہے ۱ پانی اور آگ اور زہر کا عمل تندرست شخصون سے کرانا چاہیے ۲ اُس قول سے مستنبط ہے کہ اگر تندرست اور ضعیف الجثہ شخصون سے اون طریقون کے مطابق عمل کرایا جاوے جو مقتضاے اونکی قوم اور حالت اور عمر کے مناسب متصور ہون تو ایسی صورت مین خلاف ورزی اون احکام اور ممنوعات کی لازم نہین آتی جو خاص موسمون اور زمانون سے منسوب ہین +

جرم سنگین کی تعریف

۱۴۱ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۳ یہ طریقہ جرائم سنگین کے واسطے ہین ۔ اب جرم سنگین کی تعریف بیان کیجاتی ہے ۔ جو مقدمہ کہ ایکہزار سے کم مالیت کا ہو ۔ اوسمین جلتے ہوے آہن قلبہ یا زہر یا ترازو کا عمل ہونا چاہیے ۔ معنی اسکے یہ ہین کہ جو مقدمہ ہزار پن سے کم مالیت کا ہو اوسمین آہن قلبہ یا زہر یا ترازو کے طریقہ پر عمل نہین کرایا جاوے نہ ایسی صورت مین پانی کے طریقہ پر عمل کیا جاوے کیونکہ پانی کا طریقہ جرائم سنگین کے واسطے ہے اور اس سے پیشتر یہ بیان ہو چکا ہے کہ ۔ جرائم سنگین مین ترازو سے زہر تک کے طریقون پر عمل کرایا جاوے ۴ اور ایسے مقدمات مین آب متبرک کا عمل درست نہین ہے کیونکہ اس بابمین یہ قول ہے کہ خفیف معاملہ مین آب متبرک کے طریقہ پر عمل ہونا چاہیے ۵ یہ چار

۱ قول ہریت منقولہ بیاوتندریو +

۲ بیاوتندریو +

۳ اس فصل کی دفعہ ۲ معاینہ کیجاوے +

۴ بیرمترادوماے +

۵ ایضاً +

شنہ کے طریقے ہے۔ اون مقدمات کے واسطے معین ہین جنکی مالیت ایک ہزار پن سے متجاوز ہو نکے معنی اس قول کے یہی ہین ٭

۱۵ پتامہا کا یہ قول ہے کہ جو مقدمہ ہزار پن کی مالیت کا ہو اوسمین ترازو کا عمل اور ہزار کے اصنعف مین لوہے کا اور ہزار کے ربع مین پانی کا عمل کرایا جاوے اور زہر کا طریقہ ہزار کے آٹھوین حصہ سے متعلق ہے ۱؎ بلحاظ اس قول کے یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ آگ اور بقیہ نین طریقے تصدیق غیبی کے اون مقدمات سے متعلق کیونکر ہین جو ہزار پن سے کم ہون ۔ بہ تسلیم اس اعتراض کے جواب یہ ہے کہ پتامہا کا قول اوس صورت سے متعلق ہے کہ جب بوجہ سرقہ کے توہم سے تنزل لازم آتا ہو اور بقیہ صورتون کی نسبت وگنیشور کا قول صادق آتا ہے ٭ جواب اعتراض

۱۶ کاتیاین نے صورت انکاریہ کی نسبت ایک فرق بیان کیا ہے اور قول اوسکا یہ ہے کہ ۔ اگر حصول زر سے انکار ہو تو شہادت پر عمل کرنا چاہیے لیکن سرقہ بالجبر اور زیادتی کے مقدمات مین باوصف خفیف ہونے امر نالش کے بھی تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کرنا چاہیے ٭ فرق باہم مقدمات دیوانی و فوجداری کے ٭

۱۷ بعد تحقیق مقدار کل مال کے قیمت اوسکی بلحاظ سونے یعنی تعداد سورن کے قرار دینی چاہیے یعنی اگر سو سورن کا مال جاتا رہے تو زہر کا عمل اور اگر اسی سورن کا تو آگ کا عمل قرار دیا گیا ہے ۔۔ چالیس سورن کی چوری مین ترازو اور بیس یا دس سورن جاتے رہے تفریق عملیات بلحاظ مقدار نالش ٭

۱؎ یعنی آہن قلبہ اور زہر اور ترازو اور پانی ٭

۲؎ سیر ترازو ادا سے ٭

کی حالت مین آب متبرک کا عمل تجویز ہوا ہے اور اگر پانچ یا زیادہ سورن یا نصف یا ربع اونکا جاتا رہے تو چاول پہوا نے جاینگے اور اگر نقصان بقدر نصف یا چوتھائی تعداد مذکورۂ بالا کے عاید ہو تو مظہر کو چاہئے کہ اپنے بیٹے یا اقربا کو سر پر ہاتھ رکھے اور اوسکا بھی نصف یا چوتھائی ہو تو مراتب معمولی پر عمل کرنیکا حکم ہے - جو راجہ ان امور مین تمیز کرے اوسکی نسبت کسی طرح کا عذاب دینی یا دنیوی عاید نہوگا + [1]

قول مذکورۂ بالا کی توضیح +

۱۸ یہ جو فقرہ اوپر آیا ہے کہ سورن کی تعداد دو ہزار دینی چاہئے الخ اسمین لفظ سورن سے سولہ ماشہ مراد ہے اور لفظ جاتی رہنے سے یہ مراد ہے کہ طرف ثانی کو انکار ہو - اور یہ جو قول واقع ہوا ہے کہ ایک ہزار پن سے کم مالیت کے مقدمات مین آہن قلبہ کا عمل نکیا جاوے اسمین لفظ پن سے تانبے کے ہزار پن مفہوم کرنے چاہئین +

۱۹ اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ جب یہ طریقے تصدیق غیبی کے جرم شدید یا اون جرموں سے متعلق ہین جو راج کے خلاف سرزد ہوں تو یہ قول کہ ہزار سے کم مالیت کے مقدمات مین آہن قلبہ کا عمل نہونا چاہئے کیونکر صادق آسکتا ہے - جواب اسکا یہ ہے کہ - اگر راجہ فریقین سے اور جرم سنگین ہوا و طہارت کی گئی ہو تو ہمیشہ ان طریقوں پر عمل کیا جاوے - معنی اسکے یہ ہین کہ جو جرم شدید یا راج کے خلاف ہوا ہو اوسمین برتلے وارو ذریعوں سے طہارت حاصل کرکے تصدیق غیبی کے ان طریقوں پر بلا لحاظ مقدار جائداد متنازعہ کے عمل کیا جاوے +

۲۰ نارد نے تصریح اوس مقام کی بیان کی ہے جہان اس قسم کے

[1] بیاو تندیو +

طریقہ پر عمل ہونا چاہیئے یعنی وہ کہتا ہے کہ مجمع عام یا راجہ کی محل کے دروازہ یا کسی دیوتا کے مندر یا میدان مین وہ بلا تحرک قائم کیجائے اور پرستش اوسکی گوگل اور پھول کے ہار اور خوشبودار چیزون سے کیجاتی ہے وہ کلا اشارہ ترازو کی نسبت ہے +

۱۲ کاتیاین نے بھی مقام مذکور کی اسطور پر توضیح کی ہے کہ جن شخصون کی نسبت جرائم سنگین کا الزام ہو یا جو مجرم شدید ہوں اونکے واسطے ترازو اوس موقع پر قائم کیجائے جہان اندر کی پوجا ہوتی ہو اور جن شخصون سے راج کے خلاف جرم سرزد ہوا ہے اونکے لئے راجہ کی ڈیوڑھی مین عمل مذکور کیا جائے اور جو شخص اس طرح کے ہون کہ باپ اونکا قوم ادنے اور مان قوم اعلی سے ہو اونکے واسطے تصدیق غیبی کا عمل چوراہہ پر ہونا چاہیئے اور دیگر صورتون مین عمل مذکور مجلس مین کیا جائے عقلا کو واضح ہو کہ جو مجرم اون شخصون کے ملازم ہون جنکا چھونا درست نہین ہے یا جو کمینہ یا غیر صحیح النسب ہین اونکے مقدمات مین راجہ کو فیصلہ نہین صادر کرنا چاہیئے بلکہ شک کی صورت مین راجہ اشخاص مذکور سے تصدیق غیبی کے اون طریقون پر عمل کرائے جو اونمین مروج ہون +

فصل دوسری

ذکر اوس طریقہ تصدیق غیبی کا جو ترازو کے ذریعہ عمل مین آتی ہے

۱ تمہید جو دوباب طریقون تصدیق غیبی کے ہے اوسکا ذکر اوپر بیان کیا گیا ہے اور تمہید مذکور تصدیق غیبی کے جملہ طریقون سے متعلق ہے ترازو کے طریقہ کا ذکر +

اب ترازو وغیرہ کے عمل کی کیفیت جداگانہ بیان کیجاتی ہے —

جو شخص ترازو سے پکڑنے کے قاعدہ سے واقف ہون وے شخص ملزم کو ترازو کے ایک پلڑے مین بٹھاوین اور بمقابلہ اوسکے ایک ہموزن مورت بنکے دونون پلڑے برابر کرلیں اور ایک خط کھینچا جاے اور اوسکے بعد ملزم ترازو سے نیچے اوتارا جاے پھر وہ ترازو کی طرف مخاطب ہوکر اسطرح پر التجا کرے — اے ترازو تو راستی کا گھر ہے تجکو زمانہ قدیم مین دیوتاؤن نے بنایا ہے پس اے بلند طالع تو سچ کہدے اور مجکو اشتباہ سے بری کر — اگر اس معاملہ کی نسبت مین گنہگار رہون تو اے ماتا مجہے نیچے کرا اور اگر بیگناہ ہون تو اوپر اوٹھا — ما

قول مستذکرہ بالا کی تصریح ہے — ۲ سنار اور اور شخص جو ترازو کی گرفت کے قاعدہ سے آگاہ ہون یا بذریعہ اوسکے وزن کرسکین مدعا علیہ یا مدعی یا اوس شخص کو جس سے ترازو کے طریقہ پر عمل کرایا جاے ترازو مین وزن کرین یعنی مٹی یا کسی اور شے کی مورت بنائی جاے اور ایک جانب شخص مذکور اور دوسری جانب وہ مورت رکھی جاے اور اس ذریعہ سے دونون پلڑے ترازو کے مقابل ہوجائین اور خط کھینچنے سے یہ مراد ہے کہ جس جگہہ وہ شخص جو وزن کیا جاے ترازو کی رسیون کے نیچے بحالت تولے جانے اوسکے بمقابلہ مورت کے کھڑا ہو اوس جگہہ کے قریب ایک نشان کھریا سے بنایا جاے اور بعد اسکے شخص مذکور نیچے اوتارا جاے اور وہ ترازو کی جانب مخاطب ہوکر یہ التجا کرے یعنی اوسکی نسبت بعجز عمل میں لاے کہ — ترازو تجہیر مدار صداقت ہے زمانہ قدیم ہی آغاز آفرینش میں ماہو

ما قول جاگیلک منقول داسے تتو اور ربیو بار متر ادواسے ہے

سے دیوتا و تلکا است اسرہ برن گرب اور راوراتفوس قدسیہ کی نصب ہے سے بنایا ہے یعنی پیدا کیا ہے۔ لفظ پس سے یہ مراد ہے کہ تو اسی وجہ سے امر حق کو ظاہر کر دے یعنی امر مشتبہ کی اصل حقیقت کھول دے۔ اسے بلند طالع یعنی اے خوش نصیب مجکو اشتباہ سے بری کر۔ ای ماتا اگر مین گنہگار ہون یعنی مینے جہوٹ بولا ہے تو مجھے نیچا کر دے اگر بیگناہ ہون یعنی سچ بولتا ہون تو مجھے اونچا اوٹھا۔

۳ دیگر عالمون نے اون عاون کا بیان کیا ہے جو حاکم اعلے کو ترازو کی طرف مخاطب ہونے کے وقت پڑہنے چاہئین۔ عمل جسکا اوپر ذکر ہوا صرف اوس شخص سے متعلق ہے جو تصدیق غیبی کا طریقہ اختیار کرے یہ امر کہ صداقت یا غیر صداقت کا کسطور پر تمیز ہوگا خود عمل مذکور کی عبارت سے مفہوم کرنا چاہیے کیونکہ ذکر اوسکا علیحدہ نہین ہوا ہے لیکن پتا مہا اور نارد اور اور بزرگون نے ترازو کے بنانے اور پلڑون مین چڑہنے اور دیگر مراتب تشریح طلب کا بیان بصراحت کیا ہے۔ | طریقۂ تصدیق غیبی کے فاعل کو کیا عمل پڑہنا چاہیے۔

۴ منتر پڑہکر ایسے درخت کو کاٹے جو رسوم عبادت کے واسطے موضوع ہو اور جو عمل یوپ کے واسطے مخصوص ہے وہی ایسے موقع پر پڑہنا چاہیے یوپ زبان سنسکرت مین اوس کھم یعنی ستون کو کہتے ہین جو وقت ادا ہونے بعض رسوم مذہبی کے نصب کیا جاتا ہے۔ اور محافظان عالم یعنی لوک پال کو نمسکار کرکے دانشمند شخص ترازو بناوین اور درخت کے کاٹنے کے ۱ وقت سوم ۲ | درخت کاٹنے کے واسطے چند رسوم معین ہین۔

۱ قول پتا مہا منقولہ واسے تتو اور بیر متراداے

۲ یعنی چاند جو موکل بیابان اعرا ہے۔

کا منتر پڑھنا چاہئے ۔

ترازو بنانے کی ترکیب ۔

۵ ترازو کی ڈنڈی کی دونون سمت مساوی ہون اور ڈنڈی مضبوط اور سیدہی ہو اور ضرور ہے کہ اوسمین لوہے کے تین کونے لگائی جائین اور ڈنڈی کا طول چار ہاتھ ہونا چاہئے اور دو لکڑیان جن سے وہ معلق کیجائے طول و عرض مین اوسکے برابر ہون اور فاصلہ مابین دونون لکڑیون کے دو یا ڈیڑہ ہاتھ ہو اور زمین منے کے نیچے دو ہاتھ گاڑی جائین اور ہر لکڑی کے دونون طرف تینچی سے مانند دو لکڑیان قائم کیجائین اور یہ لکڑیان پلڑون سے ہمیشہ دس انگل اونچی رہین اور دو ابلب یعنی مٹی کے گولے تینچی مذکور سے بذریعہ رسی بصورت ممو ہطور سے آویزان کیئے جائین کہ پلڑون سے مس کرین اور ترازو کو مقام پاک مین پورب کی طرف اسطور پر قائم کرین کہ وہ غیر متحرک رہے مدا

تولنے کا طریقہ ۔

۶ ڈنڈی کے دونون سرون سے رسی باندہنے کے بعد ترازو کے دونون پلڑون مین پورب کی طرف حاکم اعلی کشا بچھاوے اور جس شخص کی نسبت تصدیق غیبی کا عمل ہونے والا ہو اوسکو پچھم کی طرف کے پلڑے یا ظرف مین بٹھاوے اور دوسرے پلڑے مین پاک مٹی رکھی جاوے اور ظرف مین جو سوراخ ہون اونکو اینٹون کی سرخی یا کنکریا مٹی سے بند کرے ۔ چونکہ اینٹون کی سرخی یا کنکریا مٹی کا ذکر عموماً کیا گیا ہے اس سے واضح ہے کہ اون تینون مین سے کسی ایک چیز کا استعمال جائز ہے ۔ جو شخص وزن کشی کے طریقے سے واقف ہون مثلاً اہل حرفہ اور سونار اور کسیرے مبصر مقرر کیئے جاوین

مدا قول پتامہا منقولہ واسے تیو اور بیر متراودا سے ۔

اور مصروں کو دیکھنا چاہیے دونوں المب دونوں پاڑوں کی سیدہ میں ہونا
سے سپرقوں کو چاہیئے کہ ترازو کی ڈنڈی پر پانی کے قطرے ڈالیں اور اگر
پانی ایک سمت کو بہ جاوے تو اس صورت مین ترازو کا مساوی الوزن ہونا
متصور ہو گا اور جب شخص مذکور ایک مرتبہ تول لیا جاوے تو اوسکو اوتار
لینا چاہیے ۔

۷ ترازو پر زینت کے واسطے جھنڈیاں لگائی جائیں بعد ازاں | دستورات رسوم جنکا ایسے موقع پر ادا ہونا ضروری ہے
جو شخص کہ عمل متبرک کے معنی سے واقف ہو وہ دیوتاؤں کی ستائش و نمائش
کرے اور خوشبودار چیزیں لگائی اور پھولوں کے ہار اور صندل حسب
طریقہ معینہ کے پہنایا جاوے اور باد ترسے[2] یعنی نقارہ اور توری[3] یعنے
قرناسنگھ[4] بجائی جاوے بعد اسکے حاکم اعلیٰ کو چاہیے کہ پورب کیطرف
رخ کرکے دونوں ہاتھ جوڑ کے اسطور پر کہے کہ اے دہرم تو
مع موکلان عالم یعنی لوک پالوں اور لبو[4] آدیتا[5] اور مرت[6]
کے تصدیق غیبی کے اس عمل پر تصرف کر ۔

۸ جب حاکم اعلیٰ دہرم یعنی ملک العدل سے ترازو پر تصرف | موکلان عالم کی ستائش ۔
کرنے کے واسطے نمائش کر چکے تب وہ انگ یعنی ملائک صغیرہ

---

[1] قول پتامہا منقولہ میترادا اے اور دا اے تتوہ
[2] یہ ایک قسم کا باجا ہے اور راجاؤں کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں یعنی تنی اور مضرابی وغیرہ ۔
[3] یہ بھی ایک قسم باجے کی ہے ۔
[4] لبو منجملہ اون آٹھ صفات الہیہ کی ہے جنسے کن یعنی اجتماع نفوس قسم سے عبارت ہے اور کن تعداد مین نو ہین ۔
[5] بارہ قسم کی آدیتا آوت کی اولاد مین بیان کیگئی ہیں اور آوت کو ام الملائک کہتے ہیں اور بارہ شخص سے مراد سال کے بارہ مہینہ کے ملائکہ سے ہے ۔
[6] موکلان ہوا کا نام ہے ۔ قول پتامہا منقولہ میترادا اور دا اے تتوہ

کی اتجا کرے بعد اُسکے اندر کو پورب کی طرف اور پرتیس ؎۱ کو جنوب کی جانب اور برن کو مغرب کی سمت اور کبیر کو شمال کی طرف بٹھا دے اور اگن اور عالم کے اور موکلون کو چارون سمت مین رکھے — اندر کے واسطے زرد رنگ مخصوص ہے اور جم کے ؎۱ سیاہ مائل بکبود و برن کا رنگ مثل بلور کے سفید ہے اور کبیر اور اگنی کا سنہرا اور نرت کا سیاہ مائل بکبود ہے بایو کا رنگ نافرمانی یعنی مثل رنگ دخان کے موصوف ہے اور آسمان ؎۲ کا رنگ سرخ ہے — ان ملائک کی صفات کا علی السبیل الترتیب تصور کیا جاوے ؎۳

وسبو کا ذکر — ۹ دانشمندون کو چاہیے کہ وسبو کی پرستش اندر کے جنوب کی طرف کرین اور وسبو آٹھ ہین ؎۴ یعنی دہار اور دہرو اور سوم اور آپ اور انل و پرتیس اور پربھاس ؏

۱۰ اندر اور آسمان کے بیچ مین آدتیا کی جگہ قائم کیجاوے — آدتیا کے بارہ نام ہین دہات اور ارجم اور متر اور برن اور انش اور بھاگ اور اندر اور بباسوان اور پکھن اور پرجن اور تشتا اور پکشن اور تشتا او ولاما کبر او پشن او لاوا اصغر سے ہین ؏ ؎۵

؎۱ پرتیس سے جم مراد ہے اور جم کے لفظی معنی ملک الموت ہین ؏

؎۲ واسے تتو مین آسمان کا رنگ سپید لکھا ہے ؏

؎۳ قول پتامہا منقولہ بیر متراودا سے — و واسے تتو ؏

؎۴ قول پتامہا منقولہ واسے تتو ؏

؎۵ قول پتامہا و اسے تتو — پرانون مین یہ لکھا ہے کہ کاسب کو اپنی زوجہ آدت سے ایک بلیب یعنی زمانہ خاص مین بارہ آدتیا پیدا ہوتے اور اوسکے نام باستثنا پشن او

رودرونکا ذکر

۱۱ — دانشمندکو چاہیئے کہ رودرکو سے اگنی سے کے پچہم کیطرف
بٹہاوین اور رودر تعداد مین گیارہ ہین بیرہبدرا اور سمبہو اور گریس اور گریس
نہایت مشہور ہے اور اجیک پاد اور اہی اور بدہنیا اور پناک اور اپراجت
اور بہوتا ہ اکیشر اور کپالی اور رگپالی کو وشام پت یعنی وشن لوگونکا مالک بہی
کہتے ہین — اور استہانو بہو — + ۲

ماترین کا ذکر +

۱۲ پرتیں اور راکشس ۳ کے بیچ مین ماترین کو بٹہانا چاہئے
اور ماتریون کے یہ نام ہین — براہمنی اور مہیشری او کماری

اور وارہی اور اندری کے اسمار مذکورۂ بالا سے مطابق ہین اور پہلے اون چاون نام کے
پرانون مین سرتا اور بدماتا اور ساگرا اور اودکرم لکہے ہین اور دوسری کلپ یعنی پیمانہ خاص مین
بشلک بیٹی اسبوکرما کی آدتیا سے بیاہی گئی اور چونکہ وہ اپنے شوہر کے جلال کی متحمل نہوئی
لہذا اوسنے اپنے باپ سے شکایت کی اور اوسکے باپ نے آدتیا کی بارہ ٹکڑے کر دیے اور ٹکڑہ
اوننین کا سال کے ہر مہینے مین بصورت آفتاب نمودار ہوتا ہے — آدتیا ہردی مین لکہا ہے کہ ارن
ماگہ کے مہینے سوریا ماہ پہاگن اور بیدانگ ماہ چیت اور بہاگن ماہ بیساکہ اور اندر ماہ جیٹہہ اور ...
ماہ اساڑہ اور گبہستی ماہ ساون اور تجم ماہ بہادون اور سورن ستیا ماہ آسوج اور دیوکار ماہ کاتک ور متر ماہ
اگہن اور بشن سناتن ماہ پوس مین بصورت شمس نمودار ہوتا ہے — جوارڈ صاحب نے اپنی کتاب مین اس
حکایت کو اور طور پر بیان کیا ہے +

۱ شبو مین جو منجملہ صفات کے صفت تقدیری ہے اوسی سے یہی رودر
مراد ہے +

۲ قول پتامہا منقولہ واسے نتو +

۳ راکشس ایک قسم کے نفوس خبیثہ ہین اور اکثر شر و فساد کیطرف متوجہ رہتے ہین
ہمیشہ +

اور وشنوی اور برہمی اور مہندری اور چامنڈا اوندرا وسکے ساتھ انکی گن مشیر
بھی ہوتے ہین ۔ ملہ

گنیش کا ذکر ۱۳ دانشمندون کو چاہیئے کہ گنیش کو مدۂ نرت سے کے شمال کیطرف
بٹھاوین ◆

مارت ۳ ۱۴ مارت کی جگہ ہرن سے کے شمال کیطرف بیان کی گئی ہے ۔
مارت سے کے آٹھ نام ہین گگن اور سپاسن اور ہاوا اور آنل اور مارت اور پران
اور پرین اور جیو ملہ

درگا کا ذکر ۱۵ دانشمندون کو چاہیئے کہ ترازو سے کے شمال کی طرف درگا کی ستایش
و نیایش کرین اور ان دیوتاؤن مذکورہ بالا مین سے ہر دیوتا کا نام جدا جدا لیکر
اوسکی پرستش کیجاسے ◆ ملہ ۵

ملہ قول پتا مہا منقولہ واسے تتو ۔ آٹھ شکت کو ماتری یعنی مان کہتے ہین اور یہ آٹھ شکت
آٹھ دیوتاؤن کی قوتین ہین اور اونکو برہمنی وغیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ وسے برہم اور رد اور
دیوتاؤن سے پیدا ہوتی ہین ۔ بعض مقامات اونکی تفصیل اسطور پر بیان کی گئی ہے
یعنی برہمنی اور مہیشری اور اندرانی اور برہی اور وشنوی اور کماری اور چامنڈا اور چار چکا
او بعض عالمون سے نے چامنڈا اور چار چکا کا نام ترک کر کے صرف سات نام ان روحانیات کے
بیان کیئے ہین مگر امنوتی گیبری کا نام مزید کیا ہے ◆
ملہ گنیش علم و ذکا کا موکل ہے ؛
ملہ نرت عالم کے اوس حصہ کا موکل ہے جو سمت جنوب مائل بمغرب ہے ۔
قول پتا مہا منقولہ واسے تتو ◆
ملہ قول پتا مہا منقولہ واسے تتو ◆
ملہ قول پتا مہا منقولہ واسے تتو ◆

عقیدت مین لانا لوازم پرستش کا

۱۶ — پہلے دہرم سے نام پر لوازم پرستش ادا کرے یعنی ارگہ [1] چڑہانے کے بعد اور رسوم بجالاوے اور سب سے پہلے پھولون کے ہار چڑہاوے اوسکے بعد انگہ کی پرستش شروع کرنی چاہیئے اور ابتدا مین ارگہ دے اور اوسمین پھولون کے ہار وغیرہ پہناوے — بعد ازان خوشبودار چیزین اور سب کے بعد پرشاد چڑہاوے — [2]

پرستش کے ناتمام دستور کا ذکر

۱۷ جب [illegible] رتھون اور جھنڈیون سے مزین کیجاوے اوسوقت دہرم کی ستائش و نیائش یہ عمل پڑہکر کرے — ایہی — یعنی آ — بعد اسکے یہ منتر پڑہے — دہرم ارگھا لم پر کلپیامی نمہ معنی اس سنسکرت عبارت کے یہ ہین کہ مین دہرم کو یہ ارگھ چڑہاتا ہون — ارگہ چڑہانے کے بعد دہرم دیوتا کے پاؤن وغیرہ دہونے کے واسطے پانی چڑہایا جاوے اور پھر اچمن دے اور مدہو پارک چڑہایا جاوے [3] — اور دوبارہ اچمن دیکر اشنان یعنی غسل کرے اور تب کپڑے اور جنیو چڑہاوے اور پھر اچمن دے اور بعد ازان کا تلک یعنی چھلا اور مکٹ یعنی تاج اور اور اسباب آرایش دہرم کو چڑہاوے اور بعد اسکے وہ منتر پڑہے جسکے شروع کا لفظ پر آنا اور [illegible] کا لفظ نمہ ہے اور اندر سے شروع کرکے ورنا تک ہر ایک دیوتا کا نام درجہ بدرجہ لیکر ارگھ وغیرہ چڑہانے کے بعد لوازمہ آرایش اور خوشبودار چیزین اور پھول چڑہاوے اور گوگل جلاوے اور چراغ

[1] ارگہ سے یہ مراد ہے کہ سب مین چانول اور کشا گھاس تر کرکے سنکہ یا اوسی صورت کسی ظرف مین رکھے +

[2] قول پتامہا منقولہ واسے تتو +

[3] شہد اور دہی اور مکھن ملاکر ناک برتن مین رکھا جاتا ہو اور اوسکو مدہو پارک کہتی ہین +

روشن کرے اور پھر پرشاد پیش کرے اوپشن دہرم کے اندر اور اور دیوتاؤن کے نام پر خوشبودار چیزین وغیرہ حسب تصریحات مذکورہ نذر کیجاتی ہین سے ترازو کی پوجا کے واسطے خوشبودار چیزین اور پھول سرخ رنگ کے ہونے چاہئین چنانچہ اس باب مین نارد کا یہ قول ہے کہ — پہلے ترازو کی پوجا سرخ پھولون اور ہارون سے کرکے دہی اور کھیلین وغیرہ چڑہائی جائین اور پھر اور اور دیوتاؤن کی پوجا کیجاوے — چونکہ اندر اور اور دیوتاؤن کے باب مین کچھ تخصیص رنگ کی نہین کی گئی لہذا اونکی پرستش مین ہر رنگ کے پھول استعمال مین لائے جاسکتے ہین یعنی سرخ یا اور کسیطرح کے پھول جو بہم ہوسکین — حکم مذکورہ بالا پرستش کے باب مین ہے ✤

ذکر صفات اوس حاکم اعلی کا جسکے اہتمام سے یہ رسوم ادا ہون ✤

۱۸ رسوم مذکورہ الصدر حاکم اعلی کے اہتمام سے ادا کیجائین چنانچہ اس باب مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ — حاکم اعلی کو حسب طریقہ معینہ کے جملہ دیوتاؤن کی پرستش کرنی چاہیئے اور صفات اوسکی ذیل مین لکھی جاتی ہین کہ وہ برہمن ہو اور بید اور بید انگ اور عقائد مذہب سے جیسا کہ سمرتی مین حکم ہے ماہر ہو اور سلیم و حلیم الطبع اور راستی شعار اور طاہر اور لئیق اور نیک کردار اور فیاض ہو اور اوسکو لازم ہے کہ برت رکھے اور غسل کرکے اور لباس پاک پہن کر رسوم مذکورہ ادا کرے ✤ ۱

گائتری کا منتر پڑہنا چاہئے ✤

۱۹ ترازو کے چارون طرف تک یعنے پروہت بیٹھ کر ہوم کرین اور ہوم مین لوکک اگن ۲ یعنے اوس آگ سے جو روزمرہ کام

۱ قول پتامہا منقولہ واے تتو ✤

۲ راوہا کنت دیب نے اپنی سنسکرت کی فرہنگ مین یہ لکھا ہے کہ اگن دہرم کی

مین آگی سے طے کیا جاے چنانچہ اس باب مین یہ بیان ہے کہ — جو لوگ بید سے واقف ہون تراز و کے چارون طرف ہوم کرین اور ہوم مین آجیہ یعنی گہی اور پائس یعنی کہیر اور سمد یعنی چہوٹی چہوٹی شاخین بعض قسم کے درختون کی جلائی جائین — ہوم کے وقت وہ منتر پڑہا جاے جسکے شروع مین لفظ ساوتری اور پہر اٹنے اور اخیر مین سواہا ملے ہے ساوتری اور گاتری ملکر پہر وہ گاتری پڑہے جسکے شروع مین پرانے اور اخیر مین سواہا ہے اور ایکسو آٹھہ دفعہ آجیہ یعنی گہی اور چرو یعنی کہیر اور سمد ہوم مین چڑہاوے اس قوم کے یہی معنی ہین ❊

۲۰ بعد اختتام پرستش دیوتاؤن کے جسکا اخیر عمل ہوم ہے ایک کاغذ باندراج الزام اوس شخص سے مرتب کیا جاے جسکی بنسبت تصدیق غیبی کا عمل وقوع مین آنیوالا ہو اور کاغذ مذکور ملزم کے سر پر رکہا جاے اور اوسوقت ایک منتر پڑہا جاے چنانچہ اس باب مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ — جس امر کا الزام ملزم کی نسبت کیا گیا ہو وہ منتر پڑہکر ایک کاغذ پر تحریر ہو اور کاغذ ملزم کے سر پر رکہا جاے [2] اور وہ منتر یہ ہے

منتر لکہکر الزام کا ایک کاغذ پر لکہا اور ملزم کے سر پر رکہا جاے

[1] کہ زوجہ لسبوت سے پیدا ہوا اوس نے سوانا سے بیاہ کیا اور اون سے پاوک اور پہمان اور سوچی پیدا ہوے سب چہٹے من ونتر مین اگن کی زوجہ لسبود کا ناسو دروینک وغیرہ پیدا ہوے اور ۴۵ اگن درونیک اور اگن کی اور بیٹیون کے صلب سے پیدا ہوے اور اگن تعداد مین ۴۹ ہین خاص اسم مذہب کے انصرام مین اگن کی ستایش وستایش متعلق ناموں سے کیجاتی ہے مثلا جو ہوم کہ بابت امور دنیوی یعنی نقل مکان نو تعمیر وغیرہ رسوم کے وقت کیا جاے اوسکو پاوک کہتے ہین اور علی ہذا القیاس

[2] واسے تتو ❊

[3] ایضاً ❊

کہ سب اے سورج اور چاند اور ہوا اور آگ اور آسمان اور زمین اور پانی اور دل اور دن اور رات اور صبح اور شام کی شفق انسان کے افعال سے واقف ہوسکے۱

۲۱ یہ کل رسوم جنکے شروع مین دہرم کی ستائش و نیائش کرنی اور اخیر مین ملزم کے سر پر نوشتہ الزام رکھنے کا حکم ہے تجلہ قسم کے تجلیات تصدیق غیبی سے متعلق ہین چنانچہ اس باب مین یہ بیان کیا گیا ہے — یہ کل رسوم تصدیق غیبی کے جملہ طریقون کی نسبت عمل مین آئین اور دیوتا ؤن کی ستائش و نیائش بھی اسیطور پر کیجاوے۲

رسوم مذکورالصدر جنکے تجلیات تصدیق غیبی سے تعلق ہے

۲۲ بعد ادا کرنے مراسم مرقومہ بالا کے حاکم اعلی کو چاہیے کہ عمل مندرجہ ذیل پڑہکر ترازو کی ستائش و نیائش کرے یعنی جو شخص منتر جانتا ہو اوسکو چاہیے کہ بموجب طریقہ معینہ کے ترازو کی طرف مخاطب ہو کر عمل پڑہے۳ مفہوم اس عبارت کا کہ جو شخص منتر جانتا ہو — یہ ہے کہ منتر کے مدعا سے واقفیت رکھتا ہو — اور وہ منتر یہ ہے کہ اے ترازو تجکو برہما نے واسطے انکشاف حقیقت بدکارون کے پیدا کیا اور تجکو وہٹ اسواسطے کہا کہ وٹا کے معنی یہ ہین کہ تو دہرم کی مورت ہے اور شا کا مفہوم یہ ہے کہ تو بدکارون کی پکڑنے والی ہے اور اونکے افعال کو منکشف کرتی ہے — توہی صرف اون حالات کو جانتی ہے جنکو فانی مخلوق نہین جانسکتی — یہ شخص اپنے تئین اس اتہام

عمل جو حاکم اعلی کو پڑہنا چاہیے

سطر۱ داسے تستو
سطر۲ ایضاً
سطر۳ ایضاً

سے بری کیا چاہتا ہے جسمین وہ متہم ہے اور تو بھی بوجہ اپنی نیک نہادی کی اوسکو اس مشکل سے نجات دینے کی مجاز ہے ۔ ؎۱

۲۳ جس شخص کی صداقت امتحان پیش ہو اوسکو چاہیئے کہ جو عمل سابق مین لکہا گیا ہے اوسکو ترازو کیطرف مخاطب ہو کر پڑہے ؎۲ اور نیز اسکے حاکم اعلی کو چاہیئے کہ شخص مذکور کے سر پر کاغذ الزام رکھکر اوسکو جب اوسی طریقہ سے کہ جسطور پر وہ پہلے ترازو مین بٹہایا گیا تھا پھر بٹھا دے چنانچہ اس باب مین یہ کہا گیا ہے کہ جس شخص کے سر پر الزام تحریری رکھا جاوے اوسکو ترازو مین پھر بٹھانا چاہیئے ؎۳ | جس شخص کی نسبت تصدیق غیبی کا عمل ہونیوالا ہو اوسکو بھی چاہیئے کہ قبل تولنے ترازو کی ستائش و نیایش کرے

۲۴ شخص مذکور پلڑے مین بٹھائے جانیکے بعد کامل پانچ بنارسی تک اوسمین رہے اور واسطے شمار اس مدت کے علم ہیئت کے عالم مامور کئے جائین چنانچہ اس باب مین یہ قول واقع ہوا ہے کہ جو برہمن کہ علم ہیئت مین خوب دخل رکھتے ہین شمار وقت کے واسطے نامزد کئے جائین اور وے مدت امتحان یعنی پانچ بنارسی کا حساب کرین سو سبب جتنے عرصہ مین دس حرف کہے جائین جنکا تلفظ بشقالت ادا ہو اوس عرصہ کو پران کہتے ہین اور چھہ پران کو ایک بنارسی کہتے ہین چنانچہ اس باب مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ جسقدر عرصہ مین کہ دس ثقیل المخرج حروف کہے جائین وہ پران کہلاتا ہے | تولنے کی مدت

؎۱ واسے تتو اور بیر متراد واسے ۔

؎۲ دفعہ اول اس فصل کی معاینہ کیجاوے ۔

؎۳ واسے تتو و بیر متراد واسے ۔

؎۴ واسے تتو ۔

اور چھ پل اُن کی ایک بناری ہوتی ہے ؎۱ ساٹھ بناری کا ایک گھنٹا ہوتا ہے اور ساٹھ گھنٹے کا ایک دن رات اور تیس دن کا ایک مہینا +

ف واسطے تنقیح جرم یا بیگناہی کسطرح کے شخص مقرر کیے جائین +

۲۵ راجہ کو چاہیے کہ ظاہر شخصوں کو مدت مذکور مین واسطے تنقیح جرم یا بیگناہی ملزم سے تجویز کرے اور روے اوسکے گنہگار یا بیگناہ ہونیکی نسبت راے دین چنانچہ اس باب مین پتامہا نے یہ لکھا ہے کہ — برہمن گواہی کے واسطے نہایت موزون ہین اور جو برہمن کہ سچ بولین اور مقدمہ کی اصل حقیقت بیان کرین اور عالم اور ظاہر اور لالچ نہون راجہ کی طرف سے اوسے شہادت کیواسطے مقرر کیئے جائین اور اونکو چاہیے کہ راجہ کے روبرو ملزم کی گنہگاری یا بیگناہی کی کیفیت بیان کرین ؎۲

ف قاعدہ درباب تنقیح امر مذکور کے +

۲۶ قاعدہ درباب تنقیح گنہگاری یا بیگناہی کے اسطور پر بیان کیا گیا ہے کہ — اگر وہ شخص جو تولا جاوے اوپر کیطرف اٹھ جاوے تو بیگناہی اوسکی بلاشک ثابت ہے اور اگر دونو پلڑے مساوی ہو جاوین یا ملزم کا پلڑا نیچا ہو جاوے تو وہ گنہگار ہے ؎۳ اس قاعدہ کی نسبت پتامہا کے

ف استثنا +

قول مین استثنا واقع ہوا ہے — کہ جرم خفیفہ مین ترازو کے پلڑے مساوی ہو جاتے ہین اور جرم سنگین کی صورت مین شخص ملزم نیچا ہو جاتا ہے + ؎۴

ف استثنا کی تصریح

۲۷ حاصل اس قول کا یہ ہے کہ اگر یہ اس طریقہ پر عمل کرنے

؎۱ واے تتو +

؎۲ ایضاً +

؎۳ ایضاً +

؎۴ ایضاً +

نہیں قبول نہین ہوسکتا کہ جس امر کی بابت الزام قائم ہوا ہے وہ خفیف ہے
یا سنگین لیکن اگر جرم صرف ایک ہی مرتبہ اور بلا عمد سرزد ہو تو ایسی صورتین
وہ خفیف متصور ہوگا اور اگر بتکرار اور عمداً صادر ہو تو ایسی حالتین اوسے
سنگین کہتے ہین اور بلحاظ اسی صورت کے قاعدہ در باب جرمانہ اور سزا
جرم خفیف اور سنگین سے مشخص ہوسکتا ہے ◆

جرم شکن ترازو کا اور ثبوت ◆

۲۰ جس صورت مین کہ کچھ یا مثل اوسکی کوئی اور رشتے بلا کسی سبب کے
ہو بین اور قابل احساس ہو شق ہو جاوے یا ٹوٹ جاوے تو اثبات جرم
لازم آتا ہے چنانچہ اس باب مین یہ قول ہے کہ اگر کچھ ٹوٹ جاوے یا
ڈنڈہی اور پلڑے شکستہ ہو جائین یا کرکٹ یا رسیان یا آنچہ ٹوٹ جاوے
تو مجرم یہ جرم ثابت ہوتا ہے ◆ مد ۱

قول مذکورہ بالا کے الفاظ کی شرح ◆

۲۹ کچھ رسی کی گانٹھہ کو کہتے ہین جو پلڑے کے نیچے ہوا اور کرکٹ
اون آنکڑون کو کہتے ہین جو مثل مینڈہے کے سینگ کے ڈنڈہی کے
جانب سے ہوں اور اونمین رسیان لگائی جائین اور آنچہ سے ڈنڈی مراد
جو دو ستونوں پر قائم کی گئی ہے اور جس سے پلڑے لٹکتے ہین اگر یہ چیزین
کسی ظاہری سبب سے ٹوٹ جائین تو شخص ملزم کو مکرر ترازو مین بٹھانا
چاہیئے اس باب مین قول یہ ہے ــــ اگر رسیان یا اور کوئی
جزو ترازو کا ٹوٹ جاوے یا شق ہو جاوے تو ایسی حالتین شخص ملزم مکرر
بٹھایا جاویگا ◆ مد ۲

ترازو کے ٹوٹ نے کی ظاہری صورت ◆ جن مخصوص رسیون کے اوا سے جرم کا اتہام متعلق ہو اونکے حقوق کا ذکر

۳۰ بعد ان مراسم کے راجہ کو چاہیئے کہ رتک اور پیروہت

مد ۱ واسے تنو ◆

مد ۲ ایضاً ◆

اور اپارج کو جو اسطے کی رسوم ادا کرائین اونکا حق دے — جو راجہ ایسے کام کرے اوسکو عفایت خوشی و آسودگی اور بڑی شہرت حاصل ہوگی اور وہ شل برہما کے ہوجاتیگا * ۵

اگر راجہ کو یہ منظور ہو کہ ترازو حسب مذکورہ بالا آیندہ کام آنے

اگر راجہ کو یہ منظور ہو کہ ترازو حسب مذکورہ بالا آیندہ کام آنے کے واسطے بحالت اصلی قائم رہے تو اسکو چاہیے کہ ایک مکان جسمین دروازہ وغیرہ ہون وہان بنوا دے تاکہ کوے اور اور جانور اوسمین نہ جاسکین اور اس باب مین یہ قول ہے کہ راجہ ایک بڑا اور اونچا اور سفید مکان ترازو کے واسطے تعمیر کرائے اور وہ ایسے مقام پر واقع ہو جہان کتون اور چنڈالون اور کودن سے محفوظ رہے اور مکان مذکور مین لوک پال یعنی موکلان عام ہر چہار طرف رہین اور اونکی پرستش دن مین تین مرتبہ ہوا کرے اور اونکو خوشبودار چیزین اور پھول اور صندل چڑہایا جائے وہ مکان دروازہ دار بنوایا جائے اور اوسمین تخم رکھے جائین اور نوکر حفاظت کے واسطے مقرر ہون اور وہان مٹی اور پانی اور آگ ہمیشہ موجود رہے اور تخم سے جو اور چانول وغیرہ مراد ہے — ترازو کے طریقہ تصدیق غیبی کا ذکر اسطور پر کیا گیا ہے جیسا اوپر بیان ہوا *

فصل تیسری

تصدیق غیبی کا طریقہ جو آگ سے متعلق ہے

۱ ترازو کے طریقہ کے بعد آگ کا طریقہ ہے اب اوسکا ذکر کیا جاتا ہے

سے واسطے تنو *

ملزم کو چاہئیے کہ اپنے ہاتھون مین چانول [۱] سات پتّے اشوتا کے رکھ کر اونکو اوسیقدر دہاگون سے باندہے [۱] ذکر تصدیق غیبی کے آغاز مین قواعد عام منضبط ہوئے ہین اور نارد کے قول کے واسطے قواعد خاص لکھے گئے ہین اور ان قواعد خاص کی ابتدا دہرم کی ستایش وپیدایش در انتہا ملزم کے سر پر الزام تحریری کا رکھنا ہے اور جو کچہ کہ اس محل پر بیان کیا جائیگا وہ بالخصوص آگ کے طریقہ سے متعلق ہے ❖

۲ — چانول ملنے — سے یہ مراد ہے کہ ملزم اپنے ہاتھون کو چانول کے آٹے سے صاف کرے اور جن مقدمات پر خال و داغ اور مسے اور نشان زخم اور زخم وغیرہ ہون اونپر مہاور یا اور کسی شئے سے نشان کر دیا جائے چنانچہ نارد نے اس باب مین یہ قرار دیا ہے کہ ہاتھ مین جس جگہ خراش وجراحت ہوا و سپر سیندور کا نشان کر دیا جائے [۲] بعد اسکے ملزم کے کف دست پر سات پتّے اشوتا کے رکھے جائین اور یہ امر اس قول سے کہ ہتیلی کو اشوتا کے سات پتّون سے جو آپس مین برابر ہون ڈہکدے — واضح ہے [۳] — بعد اسکے چاہئیے کہ پتّون کو ہاتھون کے ساتھ اوتنے ہی دہاگون سے باندہین جتنے اشوتا کے پتّے ہون یعنی سات دہاگون سے — اور یہ ضرور ہے کہ یہ سات دہاگے سفید رنگ کے ہون چنانچہ یہ امر نارد کے قول سے واضح ہے اور وہ یہ ہے — کہ ملزم کے ہاتھون کو سات سفید رنگ

مغربی قول مستذکرہ بالا

دیگر رسوم کا ذکر

---

[۱] قول جاگیاولک منقولہ واسنے تتوا اور بیر متراودوا ❖

[۲] واسے تتوا اور بیر متراودوا ❖

[۳] بیر متراودوا ❖

رنگ کے دہاگون سے باندہین ۔ سلہ بعد اسکے سات پتے شمتی اور سات تنکے ہری دوب کے اور کچے چانول دہی مین ملے ہوئے اشوتا کے پتین رکھے جائین۔ چنانچہ اسباب مین یہ قول ہے کہ سات پتے پیپل اور سات پتے شمتی اور کچے چانول اور سات ہرے تنکے دوب گہاس کے اور دہی سے ملے ہوئے چانول رکہے سلہ اور پہول بہی رکہے جائین کیونکہ یہ امر تپا مہا کے قول سے واضح ہے اور وہ قول یہ ہے۔ کہ ملزم کے ہاتون پر سات پتے پیپل اور چانول اور پہول اور دہی رکھکر دہاگون سے سلہ باندہین ؛

۳۔ اس قول کا یہ مضمون ہے کہ۔ جس شخص کے ہاتھون پر لوہے کا گرم دہکتا ہوا گولہ رکہا جاوے اور اوسکے ہاتھون پر سات پتے ارکہا یعنی آکہ کے لپیٹے گئے ہون اور وہ شخص ساتوین دائرہ تک نہ جلے تو وہ بے جرم متصور ہوگا۔ سلہ ۔ مفہوم اس قول کا یہہ ہے کہ اگر اشوتا کے پتے بہم نہو سکین تو آکہ کے پتے کام مین لائے جاوین ۔ اور اشوتا کے پتون کو متبرک سمجہنا چاہئے کیونکہ تپا مہا کے قول مین اونکی عظمت بیان کی گئی ہے اور وہ قول یہ ہے۔ کہ آگ پیپل کے درخت سے پیدا ہوتی ہے اور پیپل سب درختون مین متبرک ہے پس دانشمند کو چاہئے کہ پیپل کے پتے ہاتھون مین

اگر پیپل کے پتے بہم نہوسکیں تو آکہ کے پتے لیں ؛

سلہ واسی تتو اور بیر متر اودے ؛

سلہ واسی تتو ؛

سلہ واسی تتو اور بیر متر اودے ؛

سلہ بیو ہار میوکہ ؛

رکھے ـ؛ عدا

جس شخص کی نسبت امر مالقیہ تصدیق غیبی کا عمل ہونیوالا ہواوسکو کسطرح پر ستایش و نیایش کرنی چاہیے؛

۴ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس شخص کی نسبت آگ کا عمل بغرض تصدیق غیبی ہونیوالا ہو اوسکو آگ کی ستایش و نیایش کسطرح پر کرنی لازم ہے ـ اسے پاک کرنیوالی آگ تو جملہ مخلوقات کے اندر جاوی ہے ـ اسے آگ تو مثل گواہ کے میری بیگناہی یا گنہگاری کی نسبت بوا مرحق بیان کر عدا یہ جو عبارت واقع ہوئی ہے کہ اسے آگ تو جملہ مخلوقات کے اندر حاوی ہے ـ معنی اسکے یہ ہین کہ تو جملہ مخلوقات کے اجسام مین عام اس سے کہ وے بیضہ گذار یا شیر خوار یا حشرات الارض ہون یا جنکی تولید حرارت و رطوبت سے ہو داخل ہے اور تیری موجودگی سے ہر ایک کی غذا تیار ہوتی ہے اور لفظ پاک کرنیوالی سے یہ مراد ہے کہ تو صفائی حاصل کرنیکا وسیلہ ہے ـ اسے آگ تو مبتلا ء معصیت کی بیگناہی ثابت کر سکتی ہے تو مثل گواہ کے میری بیگناہی یا گنہگاری کی صداقت ظاہر کر ـ اور اصل سنسکرت مین جو عبارت پن پاپ آبہیو واقع ہوئی ہے اوس سے بیگناہی یا گنہگاری مراد ہے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ شخص ملزم آگ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہتا ہے کہ اسے آگ تو میری مجرمیت یا غیر مجرمیت کی صداقت کر؛

ذکر اس امر کا کہ ملزم کو کس حیثیت سے کھڑا ہونا چاہیے؛

۵ ـ لوہے کا گولہ تین مرتبہ گرم کیا جاوے اور ملزم کے سامنے دست پناہ سے پکڑ کے لایا جاوے اور وہ اوس دائرہ مین جو پچھم کیطرف ہو پورب کیجانب کر کے کھڑا ہو پھر آگ کی طرف مخاطب

عدا بیر متراودا سے؛

عدا واسے تو اور بیر متراودا سے؛

جو یہ عمل پڑھے اور اس باب مین نارد کا قول یہ ہے۔ مصقل اور چمکدار لوہے کا گولہ تین مرتبہ اسقدر گرم کیا جاوے کہ سرخ ہو جاوے اور بعد اسکے ملزم راستی کی ذات خاص سے انکشاف حقیقت کا ملتجی ہووے۔

تشریح قول متذکرہ بالا۔

٦۔ قول متذکرہ بالا کے یہ معنی ہین کہ بطرف اپنے لکھتے ہین کہ لازم ہے کہ گولہ کو تین مرتبہ آگ مین گرم اور پانی مین سرد کرین پھر اوسکو چمٹے سے پکڑ کر نکالین اور وہ شخص جسکی بنسبت تصدیق غیبی خاطر اتیہ وقوع مین آنیوالا ہو وہ عمل پڑھے جسکا ذکر اوپر ہوا ہے اور راستی کی ذات خاص سے ملتجی ہونیکا مفہوم یہ ہے کہ راستی کی طرف ندا کرے۔

ذکر اون رسوم کا جو حاکم اعلی کو ادا کرنا چاہئین۔

٧۔ حاکم اعلی کو چاہیے کہ اوس آگ کو جو روز مرہ کے کام مین آتی ہو دائرہ ان کے جنوبی گوشہ کیطرف گھی سے ہوم کرے اور اکیسو آٹھ مرتبہ عمل پڑھے۔ اگنی پاو کہی سوا۔ چنانچہ اس باب مین یہ قول ہے کہ آگ کی تسکین کے واسطے حاکم اعلی ہوم مین اکیسو آٹھ مرتبہ گھی چڑھاوے[1]

ذکر ستایش و نیایش کا جو حاکم اعلی کو کرنا چاہیے۔

٨۔ حاکم اعلی کو چاہیے کہ ہوم کرکے اور لوہے کے گولہ کو ہوم کی آگ مین ڈالکے سرخ کرے اور رسوم مذکورہ بالا بجا لاوے یعنے پہلے دہرم کی ستایش و نیایش اور آخیر مین ہوم کرے اور جب تیسرے مرتبہ گولہ گرم ہو جاوے اوسوقت اوس حرارت کی نسبت جو گولے کے اندر ہو مخاطب ہو کر یہ عمل پڑھے کہ اے آگ تو ہی چار بید ہے اور یگیہ

[1] واے تتو۔

[2] بیوہار میوکھ اور بیر متر اودے۔

پستکشوون مدار تجھ پر ہے تو دیوتاؤن اور راون اکابر کاحسن کو دیوتاؤن کا رتبہ حاصل ہے منہ ہے اور تو تمام مخلوقات پر حاوی ہے اور اسی وجہ سے نیک و بد جانتی ہے اور چونکہ تو گناہ سے پاک کرتی ہے اسیواسطے تو پاک کرنیوالی موسوم ہے۔ اسے پاک کرنیوالی اپنا وجود دکھلا او جرم کی صورت مین مشتعل اور بیگناہی کیحالت مین سرد ہو۔ اے آگ تو کل مخلوقات کی شاہد حال ہے اسے اروحانیہ تو ہی وہ حال جانتی ہے جو اہل فنا نہین جانتے۔ یہ آدمی ایک اتہام مین ماخوذ ہی اور اپنی برات چاہتا ہے پس تو ہی قابل ہے کہ اوسکو اس وقت سے بصورت جائز نجات دے سلا

۹ علاوہ اسکے عالم اعلی اوس شخص کے ہاتھون پر جو متکلم ہوا ہو لوہے کا گولہ پچاس پل سلا کا صاف دہکتا ہوا رکھے سلا اوس شخص سے وہ آدمی مراد ہے جو طریقہ تصدیق غیبی پر عمل کرنے والا ہو شخص متکلم سے وہ آدمی مقصود ہے جسنے یہ عمل پڑھا ہو کہ۔ تو اے آگ۔ الخ۔ پچاس پل سے مراد یہ ہے کہ وہ وزن مین پچاس پل ہو اور صاف سے یہ مقصود ہے کہ وہ مطلق کھردرا نہو اور سب طرف سے مدور اور مصقل ہو اور محیط اوسکا آٹھ انگل سلا ہونا چاہیے چنانچہ یہ امر پتامہا کے قول سے واضح ہے اور وہ قول

باب ان امور کی کیفیت جو ... ہوتے ... کیا جاسکے

سلا واسے تو اور بیر مترادف ہے ؛

سلا سونے یا چاندی کا سکہ جو وزن مین چار کارش کا ہو ؛

سلا قول جاگیلک منقولہ واسے تو ؛

سلا انگل ایک انگشت کے عرض کو کہتی ہین اور ایک انگل آٹھ جو کا ہوتا ہے ؛

یہ ہے کہ ایسا ہموار اور مستقل ہ لہ بنایا جاوے جیسا ٹھیک آٹھ او نگل اور وزن پچاس
پل ہو اور وہ آگ مین گرم کیا جاوے سن۱ اور دہکتے ہونے سے یہ مراد ہے
کہ وہ مثل آگ کے ہو جاوے حاکم اعلی کو چاہیے کہ ملزم کے ہاتھون کو
اشوتا کے تپا اور دہی اور دوب گھاس اور اور چیزون سے ڈھککر اوپر گرم
گولہ رکھے ✤

ملزم کو سات دائرہ پر پہرنا چاہیے ✤

۱۰۔ بعد مراسم مذکورۂ بالا کے جو امر ہونا چاہیے اوسکا ذکر آئندہ
کیا جاتا ہے ملزم ہاتھون پہ گولہ لینے کے بعد ٹھیک سات دائرون کے
اوپر آہستہ آہستہ چلے سن۲ یعنی شخص مذکور کو چاہیے کہ لوہے کا دہکتا
ہوا گولہ کف دست پر رکھکر سات دائرون کے بیچمین بہ آہستگی دوڑ
کرے اور ٹھیک جو واقع ہوا ہے اوس سے واضح ہے کہ ہر دائرہ
کے اندر قدم رکھے اور دائرون سے آگے پیچھے قدم نپڑین چنانچہ
اس باب مین پتامہا کا یہ قول ہے کہ نہ ملزم دائرہ سے قدم زیادہ
بڑہاوے اور نہ قدم پیچھے رکھے ✤ سن۳

دائرون کی مقدار ✤

۱۱۔ اوپر یہ بیان ہوا ہے کہ ملزم ٹھیک سات دائرون کے
اوپر آہستہ آہستہ چلے اب یہ لکہا جاتا ہے کہ ہر دائرہ کسقدر اور
دائرون کے بیچمین کتنا فصل ہونا چاہیے دائرہ سولہ اونگل کا سن۴
ہونا چاہیے اور پہلا اور بیچ کا بھی دائرہ اسیقدر ہوے یعنے دایرہ

سن۱ یہ بارمیوکہ اور داسے تتو اور بیر متر اودا سے ✤

سن۲ قول جاگبلک منقولہ داسے تتو ✤

سن۳ داسے تتو ✤

سن۴ قول جاگبلک منقولہ بیر متر اودا سے ✤

یعنی دائرہ پیمایش مین سولہ انگل ہوا اور یہ تخصیص کی گئی ہے کہ ملزم سات
دائرون پر پھرے اس سے مستنبط ہے کہ پہلے دائرہ سے آغاز رفتار
ہوتا ہے اور علاوہ اسکے سات اور دائرہ اوسی ناپ کے جسکا اوپر
بیان ہوا ہے ہونے چاہیئن چنانچہ نارد کی تصریحات جو اس باب مین
ہین اونمین یہ لکھا ہے کہ دو دائرون کے بیچ مین بتیس انگل کا فصل
ہونا چاہیئے اور اس حساب سے آٹھہ دائرونمین دوسو چالیس انگل زمین
پیمایش کے موجب داخل ہوگی ۱۲ +

توضیح قول متذکرہ بالا +

۱۲ قول مذکورہ بالا کی شرح یہ ہے کہ پہلا دائرہ جس سے آغاز رفتار
ہوتا ہے صرف سولہ انگل [illegible] ہے اور بقیہ دائرون کے بیچ مین ایک دوسرے
سے بتیس انگل کا فصل ہے اس حساب سے آٹھہ دائرون
کا فصل دوسو چالیس انگل ہوتا ہے اور لفظ انگل منتہہ جو اس
محل پر اصل سنسکرت مین واقع ہوا ہے اوس سے پیمایش
انگشتی مراد ہے اور ترکیب اس لفظ کی صرف و نحو سنسکرت کی قاعدہ
پر مبنی ہے ۱۲

بجائے سات دائرون کے اندر چھوٹے دائرے بنائے جاتے ہین +

۱۳ لیکن اس عمل مین بعد بنانے پہلے دائرہ کے جو سولہ انگل ہو
بقیہ سات دائرون یعنی قطعات زمین سے منجملہ جنکے ہر دائرہ
یا قطعہ معہ فصل مابین ایک دوسرے کے بتیس انگل کا ہو فصل
مذکور کی سطح چھوڑ دیجائے پھر ان دائرون کے اندر جنمین سے ہر دائرہ
سولہ انگل ہوگا اور سات دائرے بنائے جائینگے وہ ان اندرونی
سات دائرون کی سطح اوس شخص کے پاؤن کے برابر ہوگی جو اونمین چلنے والا
ملزم پیر دھرنیوالا ہے +

ہوچکا چنانچہ اوس باب مین جاگبلک کا یہ قول ہے کہ یہ دائرہ بقدر اوسکے پاون کے بنایا جاوے ✤ سلہ

دائرون کی تفصیل موجب قول پتامہا کے ✤

مہاراج پتامہا نے یہ لکھا ہے کہ حاکم اعلی کو چاہیئے کہ آٹھ دائرہ بناوے اور بعد ازان نوان ـ پہلا دائرہ اگن اور دوسرا برن اور تیسرا ہوا اور چوتہا جم اور پانچوان اندر اور چھٹا کبیر اور ساتوان سوم اور آٹھوان ساوت اور نوان کل دیوتاون کے نام سے منسوب ہونگے یہ مردانشمندون کی راے مین قرار پایا ہے ـ اور انہونے یہ بیان کیا ہے کہ ایک دائرہ سے دوسرے دائرہ تک بتیس اونگل کا فصل ہونا چاہیئے اور اس حساب سے آٹھ دائرون مین دوسوچھپن اونگل زمین از روے پیمائش کے ہوتی ہے علاوہ ان آٹھ دائرون کے ایک اور دائرہ بنایا جاوے اور سطح اوسکی اوس شخص کے پاون کے برابر ہونی چاہیئے جو اوسپر چلے اور جیسا شاستر مین حکم ہے ہر دائرہ کے اندر کشا گھاس بچھائی جاوے سلہ ان قولون سے یہ واضح ہے کہ باستثناء نوین دائرہ کے جو جملہ دیوتاون سے منسوب ہے اور جسکی ناپ کی نسبت کچھ تخصیص نہین کی گئی ہے آٹھ دائرون کی سطح معہ اوس زمین کے جو اونکے مابین بقدر سولہ اونگل کے واقع ہے دوسوچھپن اونگل ہوتی ہے لیکن چونکہ صرف سات دائرون پر چلنا ہوتا ہے لہذا پہلا دائرہ جسمین ملزم کھڑا ہوتا ہے اور نیز نوان دائرہ جسمین وہ گرم گولہ پہینکتا ہے شمار سے خارج ہے

سلہ قول جاگبلک منقولہ بیوہار میوکھہ اور داے تتو اور بیر مترادوداے ✤

سلہ بیوہار میوکھہ و داے تتو و بیر مترادداے ✤

اوراسی جہت سے اقوال متذکرۂ بالا مین کچہ اختلاف متصور نہین ہے ✦

مشتمل حالات پیمائش کی تفصیل

۱۵- اونگل یعنی انگشت کے عرض کی پیمائش اسطور پہ ہے کہ آٹھ چہوٹ جو کا ایک اونگل ہوتا ہے اور بارہ اونگل کا ایک بیت یعنی بالشت اور دو بالشت کا ایک ہست یعنی ہاتھ اور چار ہاتھ کا ایک ڈانڈا اور دوہزار ڈانڈا کا ایک کوس اور چار ہزار کوس کا ایک جوجن - معنی اسکے اسیطور سمجھے جائین ✦

اگر ہاتھ جلے تو ملزم مجرم متصور ہوگا ✦

۱۶ اگر یہ سوال کیا جاسے کہ بعد طے کرنے سات دائرہ ون کے کیا ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ - اگر ملزم کے ہاتھون مین چانول کا آٹا ملا گیا ہوا ور وہ گرم گولہ لیکر چہوڑ دے اور ہاتھ اوسکا نہ جلے تو وہ بری ہوگا - ملہ یعنے ملزم کے ہاتھون مین چانول کا آٹا ملا جاے اور وہ آٹھوین دائرہ مین کہڑا رہے اور وہ چلتے ہوتے گولہ کو نوین دائرہ مین پہینکدے اور دونون ہاتھ اوسکے نہ جلین تو وہ قابل برات ہے اور اگر اوسکے ہاتھ جل جائین تو وہ مجرم ہے یہی امر صحیح ہے ✦

اگر ملزم کا کوئی اور مقام جل جاسے تو وہ مجرم ہوگا ✦

۱۷- اگر ملزم پر خوف سے لرزہ طاری ہوا اور اس کیفیت مین سواے ہاتھون کے اور کوئی مقام جلجاسے تو وہ ایسی صورت مین مجرم نہین ہے چنانچہ اس باب مین کاتیاتن نے یہ لکہا ہے کہ - اگر شخص ملزم بخوف کانپنے لگے اور اس حالت مین سواے مقام خاص کے کوئی اور جگہ جلجاسے تو دیوتاون کے نزدیک ایسے امر پر جلنے کا اطلاق نہوگا اور ایسے شخص سے حاکم اعلیٰ تصدیق غیبی کا عمل دوبارہ کرائیگا اور اگر گولہ بیچ راہ مین گر جاسے یا کسی طرح کا شک واقع ہو تو بہی ملزم گولہ دوبارہ ہاتھ پر لیوے

ملہ دواسے تتو ✦

ملہ قول جاگبلک منقولہ دواسے تتو ✦

۱۸ - اگر شخص ملزم سے بحالت رفتار بین راہ مین یا آٹھوین دائرہ سے
گولہ اسطرح گر جاسے یا جلنے اور نہ جلنے کے باب مین شک ہو تو ایسی
حالت مین ملزم گولہ دوبارہ ہاتھہ مین لے - چونکہ اس محل پر بیان ہلا
وہی استنباط معنی ہے ؞

اعادہ ہوم مذکورہ بالا

۱۹ - اس مقام پر رسوم کا اسادہ بطور مختصر کیا جاتا ہے حاکم اعلے کو
چاہیئے کہ دو روز قبل - روز عمل کے بہوت شدہی سے فراغ حاصل
کرے اور ایکروز پہلے بموجب طریقہ معینہ شاستر کے دائرہ بناوے
بعد ازان اون پہوسفے دیوتاؤن کی پرستش کرے جنسے ہر دائرہ منسوب
ہو اور پہر آگ روشن کرکے شانتی ہوم یعنی وہ عمل کرے جس سے تسکین
حرارت ہو - بعد اسکے لوہے کے گولہ کو آگ مین رکھکر دہرم کی ستایش
و نیایش اور جملہ دیوتاؤن کی پرستش وغیرہ کرکے اخیر مین ہوم کرے
اور جس شخص سے تصدیق غیبی کا عمل کرانا منظور ہو اوسکے ہاتھون مین
پیپانول کا آٹا ملے اور اوس سے برت کرایا جاسے اور اوسکو غسل کراکے
گیلے کپڑے پہنے ہوئے اوس دائرہ مین کھڑا رکھے جو ٹھیک مغرب کی
جانب ہے اور ایک کاغذ مین دفعات الزام تحریر کرکے اور ایسے منتر
پڑہکے جو اس رسم کے واسطے مخصوص ہین کاغذ مذکور کو اوسکے سر
سے باندہ دے بعدہ حاکم اعلی آگ کو مشتعل کرکے اوسکی ستایش کرے
اور لوہے کے دہکتے ہوئے گولہ کو دست پناہ سے پکڑکر آگ
سے باہر نکالے اور جب شخص ملزم اوسکی پرستش کر چکے اوسوقت
وہ گولہ اوسکے ہاتھون پر رکھا جاسے - اگر ملزم ساتون دائرون سے گذرکے
گولہ کو نوین دائرہ مین پہینکدے اور اوسکا ہاتھہ نہ جلے تو وہ بیگناہ تصور کیا جاےگا

۔۔ آن سے عمل سے یہی قاعدہ متعلق ہے +

فصل چوتھی +

تصدیق غیبی کا وہ طریقہ جو پانی سے متعلق ہے

۱۔ اب اوس تصدیق غیبی کے طریقہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو پانی کے ذریعہ سے عمل مین آتے ۔ ملزم کو چاہیے کہ یہ عمل پڑہے یعنی ۔ اے برن تو امر حق کا انکشاف کر کے مجھے بری کر ۔ بعد اسکے پانی مین جا کر اوس شخص کا زانو پکڑے جسکا جسم پانی مین ناف تک ڈوبا ہو پکڑے ہے۔ | جس کنوان رسوم کا پانی طریقہ متعلق ہے +

۲۔ عمل پڑہنے کے باب مین جو عبارت اوپر واقع ہوئی ہے اوسکا مفہوم یہ ہے کہ پانی کی طرف مخاطب ہو کر کہے کہ اے برن تو امر راست ظاہر کر تا کہ میرے نجات ہو ۔ بعد اسکے ملزم کو چاہیے کہ اوس شخص کا زانو پکڑ کے پانی مین جاوے یعنے غوطہ لگاوے جو ناف تک عمیق پانی مین کھڑا ہو۔ | توضیح قول متذکرہ بالا +

۳۔ برن کی پرستش کے بعد عمل مذکورالصدر پڑہنا چاہیے چنانچہ یہ امر اس قول سے واضح ہے کہ حاکم اعلی کو چاہیے کہ طہارت کے بعد پہلے برن کی پوجا کرے اور خوشبودار چیزین اور پھولون کے ہار اور سنر آبجی یعنے اشیاء مطیبہ اور شہد اور دودہ اور گھی وغیرہ چڑہاوے بعد پہلے دہرم اور اور دیوتاؤن کی ستائش و نیایش کیجاوے اور پھر ہوم | بعد ادائے رسوم معینہ برن کی پرستش کیجاوے +

۱۔ قول جاگبلک منقولہ واسے تتواوبیاوتندیولیکن بیوہارمیوکھہ مین بطور قول بیاس کے لکھا ہے +

۲۔ قول نارد منقولہ واسے تتواوبیاوتندیلو اور بیوہارمیوکھہ +

کرے اور ملزم کے سر پر بذریعہ عمل معمولی کے [redacted] رکھکر ان
کی پرستش کیجاوے۔ یہی قاعدہ عام تصدیق غیبی کے جملہ طریقوں سے
متعلق ہے؛

ف حاکم اعلی کو سورۂ پڑھنا چاہیے؛

۴۔ اسے پانی تو جملہ مخلوقات کی زیست کا باعث ہے تیرا وجود
ابتدا سے آفرینش سے ہے تو جملہ مخلوق ذی روح وغیر ذی روح کا پاک
کرنیوالا ہے پس تجکو چاہیے کہ تو اپنی صفت اصلی درباب انکشاف حق
اور بری سے ظاہر کرے۔ ملا جب حاکم اعلی پانی کی طرف مخاطب ہوکر عمل
مذکور الصدر پڑھ چکے اوسوقت وہ شخص جس سے تصدیق غیبی کے طریقہ کا
عمل کرایا جاوے پانی کی طرف اسطرح ملتجی ہوکہ۔ اسے برن تو امر حق کا
انکشاف کرکے مجھے بری کرے ملا

ف ملزم کو دعا پڑھنا چاہئے؛

ف تفصیل اون مقامات آبی کی جو اس عمل کے لیے موضوع ہیں؛

۵۔ نارد نے اون مقامات آبی کی تفصیل بیان کی ہے جو اس
عمل کے لئے موضوع ہیں۔ یہ عمل ندی یا سمندر یا بحیرہ یا تالاب یا چشمہ
کوہی یا آبگیر یا چشمہ کے اندر کیا جاوے۔ اور پتامہا نے اس باب میں
یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ ملزم ایسے پانی میں غوطہ لگاوے جو ٹھہرا ہوا ہو
اور نہ بہت عمیق ہو اور نہ کم گہرا اوس مقام پر گھاس اور اشیاء آبی اور جونکیں
اور مچھلیاں نہوں اور حاکم اعلی کو چاہیے کہ تصدیق غیبی کا عمل اوس پانی میں نہ کرے
جو کوہی چشموں میں جمع ہو نہ خزانہ آب ور نہ اوس دریا میں جسکا پانی تیزی کیساتھ رواں ہو
بلکہ عمل ایسے پانی میں کیا جاوے جسمیں کیچڑ اور تموج نہو ملا

ملا قول پتامہا منقولہ واتسے تتوا ور بیاوتند یو؛

ملا اس عمل کی دفعہ معاینہ کیجاوے؛

ملا بیادتند یو؛

مستعمل آب [illegible]

٦ — لفظ حوض آب سے یہ مراد ہے کہ کسی تالاب یا چشمہ وغیرہ سے پانی نکلنے یا کسی اور شے کے حوض مین لایا جاوے ۔

جو شخص پانی مین کہڑا رہے اوسکو چاہیے کہ ہاتہ مین ستون لیوے

٧ — جو شخص ناف تک پانی مین کہڑا رہے اوسکو چاہیے کہ ایک دہرم استون یعنی ستون متبرک ہاتہ مین رکہے اور رخ اپنا پورب کی طرف کرے اور وہ ستون ایسے درخت کی لکڑی سے بنایا جاوے جو امور پرستش کے واسطے موضوع ہو چنانچہ یہ امر اس قول سے ظاہر ہے کہ ستون متبرک ہاتہ مین رکہکر اور پورب کی جانب رخ کرکے پانی مین کہڑا رہے ١ ۔

ڈبکی لگانے کا طریقہ

٨ — یہ سوال کیا گیا ہے کہ بعد اسکے کیا کرنا چاہیے جواب اسکا یہ ہے کہ غوطہ مارنیکے وقت ایک تیر کمان سے سر کیا جاوے اور اوسکے اوٹہانے کے واسطے ایک پیک تیز رفتار دوڑے اور تا واپس آنے پیک کے اگر ملزم پانی کے اندر ڈوبا رہے تو وہ قابل برأت ہوگا ٢ ۔

[illegible]

٩ — جسوقت ملزم پانی مین غوطہ مارے اوسوقت ایک قوی شخص کمان سے تیر سر کرے اور دوسرا شخص جو تیز رفتار ہو اوس مقام پر جاوے جہان تیر گرے اور اوس تیر کو اوٹہالاوے اور اگر اوٹہالانیکی عرصہ تک وہ شخص ملزم کو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو ملزم مستحق رہائی ہوگا ۔

ذکر ایک اور طریقہ کا

١٠ — اس باب مین یہ طریقہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ بعد سر ہونے تیر کے ایک قوی اور تیز رفتار شخص اوس مقام پر جہان دوسرا تیر گرا ہو جاوے اور تیر کو اوٹہاکر اوسی جگہہ کہڑا رہے سوائے اوس شخص کے ایک اور تیز رفتار و مضبوط آدمی اوس لکڑی کے پاس کہڑا رہے

١ واسے تتوہ

٢ بیو ہار میوکہہ

جو نشان سے واسطے قائم کیا ہے اوس جہان سے تیر سر ہوا اور جب یہ دونون شخص اپنی اپنی جگہ پر قائم ہوجاوین اوسوقت ایک تیسرا شخص آشارۂ الہی پاوے اور بموجب اوس اشارہ کے وہ شخص جس سے اس طریقہ تصدیق غیبی کا عمل کیا جاوے پانی مین غوطہ لگانے اور اوسی وقت وہ شخص جو نشان کی لکڑی کے پاس کھڑا ہو اوس مقام پر بھاگ جاوے جہان دوسرا تیر گرا ہو اور جب وہ وہان پہنچ جاوے تو دوسرا شخص جسنے ابتداء تیر اوٹھایا تھا نشان کی لکڑی کے پاس آجاوے اور اگر شخص موخر الذکر اوس مقام پر پہنچکر ملزم کو پانی مین ڈوبا ہوا نپاوے تو ملزم قصوروار قرار دیا جائیگا چنانچہ پتامہا نے اسکو مندرجہ عبارت بیان کیا ہے ۔

ذکر اوس طریقہ کا بقول پتامہا کے ۔

۱۱ ۔ یہ ضرور ہے کہ جسوقت ملزم پانی مین غوطہ لگاوے معاً ایک پیک تیز رفتار بھی دوڑے یعنی شخص مذکور اوس مقام سے جہان کہ نشان کی لکڑی نصب کی گئی ہو ہدف تک جاوے بعد اسکے دوسرا پیک تعجیل کے ساتھ دوسرا تیر لے آوے یعنی دوسرا شخص اوس جگہ سے جہان نشان کی لکڑی قائم ہو اوس مقام پر جاوے جہان شخص اول گیا ہو اور اگر شخص ثانی جو تیر اوٹھا لاوے واپس آنے تک ملزم کو پانی سے باہر نہ دیکھے بلکہ اوسمین بالکل غرق پاوے تو بیگناہی تسلیم کیجائیگی ۔

پیک تیز رفتار کی تعریف ۔

۱۲ ۔ نارد نے پیک تیز رفتار کی یہ تعریف لکھی ہے کہ پچاس تیز رفتار شخصون سے دو ایسے شخص جو نہایت سرعت کے ساتھ چلتے ہون تیر اوٹھانے کے واسطے معتبر ر

بلا واسطے تھو ۔

سے لئے جاتین سلہ

نشان کی لکڑی کی تعریف ۔

۱۳ ۔ نشان کی لکڑی طول مین اوس شخص سے کان تک ہونی چاہیے جس سے تصدیق غیبی کا عمل کرایا جاوے اور ہموار زمین پر متصل اوس مقام سے کے جہان شخص مذکور غوطہ لگاوے نصب کیجاوے چنانچہ اس باب مین نارد کا بیان یہ ہے کہ پاک اور مسطح زمین پر نشان کی لکڑی جو طول مین ملزم سے کان تک ہو اوس پانی سے کنارہ قائم کیجاوے جسمین ملزم غوطہ لگانے والا ہو سلہ۲ ✦

ذکر کمان اور تیر کی پوجا کا

۱۴ ۔ حاکم اعلیٰ کو چاہیے کہ تین تیر اور بانس کی ایک کمان کی پہلے پوجا کرکے اونکو تیر کا سفید پھول وغیرہ چڑھاوے چنانچہ اس باب مین پتامہا نے یہ کہا ہے کہ حاکم اعلیٰ کو لازم ہے کہ اول تیرون اور بانس کی کمان کی پوجا کرکے گوگل اور پھول تیر کا چڑھاوے بعد اسکے رسم ادا کرے یعنی تصدیق غیبی کے طریقہ پر عمل کراوے سلہ۳ ✦

کمان کے طول اور ہدف کے فاصلہ کا ذکر ۔

۱۵ ۔ نارد نے کمان کا طول اور ہدف کا فاصلہ اسطور پر بیان کیا ہے کہ کرور دھن یعنی قوس مہیب کا طول سات اونگل ور مدہم یعنی متوسط درجہ کی کمان کا چھ سو اور مند یعنی ادنی درجہ کی کمان کا پانچسو اونگل طول ہونا چاہیے اور کمان کے باب مین یہی قاعدہ قرار دیا گیا ہے سلہ۴ ایسا شخص جو فن تیر اندازی مین

سلہ واسے تتو اور بیونار میوکھ ✦

سلہ۲ واسے تتو ✦

سلہ۳ بیونار میوکھ ✦

سلہ۴ واسے تتو بحوالہ تندیو ۔ بیونار میوکھ ✦

لاحق ہوتی ہے دو سو ہاتھ کے فاصلہ پر نشانہ کا مقام ہناشے اور متوسطہ درجہ کی
کمان سے تین تیر چہوڑے اور اور کسی قسم کی کمان کام مین نہ لاوے اور
اگر تیر نشانہ کے مقام تک نہ پہنچی یا اوس سے تجاوز کرین تو تیر انداز
کا قصور متصور ہوگا ۔ یا لفظ سات سو جو اوپر واقع ہوا ہے اوس سے
کرور دہن یعنی قوس مہیب کا طول اکیسو سات اونگل مفہوم ہوسکتا ہے
اور علی ہذا القیاس الفاظ چہ سو پانچ سو کی بھی اسطور پر تاویل ہوسکتی
ہے پس حساب سے کرور دہن یعنی قوس مہیب کا طول چار ہاتھہ اور گیارہ
اونگل اور سدہم یعنی کمان متوسطہ کا چار ہاتھہ اور دس اونگل اور مند یعنی ادنی درجہ کی
کمان کا چار ہاتھہ اور نو اونگل ہوتا ہے +

تیرون کو بنانے کی ترکیب +

۱۵ - تیر بانس سے کے بنانے جائین مگر اونین لوہے کی بھال نہو چنانچہ یہ امر
اس قول سے واضح ہے کہ عمل تصدیق غیبی کے واسطے ایسا تیر بنایا جاوے
جسمین آہنی سنان نہو اور ایسے بانس سے بنایا جاوے جسمین گانٹھین
نہون اور تیر انداز کو چاہیے کہ تیر کے سر کرنے مین اپنی تمام طاقت
صرف کرے ۲ +

کیسا شخص تیر انداز مقرر کیا جاوے +

۱۶ - جو شخص برت رکھے اور چہتری یا برہمن اور تیر اندازی مین مشتاق ہو
وہ تیر انداز مقرر کیا جاوے اور یہ امر اس قول سے ظاہر ہے کہ چہتری یا برہمن
جو فن تیر اندازی کی مشق رکھتا ہو تیر انداز مقرر کیا جاوے اور وہ حلیم اور سلیم الطبع
ہو اور اوسنے برت رکھا ہو ۳ +

---

۱ قول پتامہا منقولہ دائی تتو لیکن بیاد تندیا ور بیوار میو کہہ مین بطور قول نارد کی لکھا ہے +
۲ قول کاتیاین منقولہ واسے تتو ویاد تندیو ویوہار میوکہ +
۳ قول پتامہا منقولہ واسے تتو ویوہار میوکہ +

دوسرا تیر اوس مقام سے اوٹھایا جاوے جہان وہ گرا ہوہ

۱۸ منجملہ تین تیرون سے کے جو سر کیئے جاتین دوسرا تیر اوٹھایا جاسکتا ہو
اس باب مین قول یہ ہے کہ تین تیر زمین سے جو سر کیئے جاتین دوسرے
تیر کو ایک قوی آدمی اوٹھالے ۔ ملا لیکن شرط یہ ہے کہ تیر اوس مقام
سے اوٹھایا جاسے جہان وہ گرا نہ ہو اور سکے وہ چننے کی جگہ سے یعنی
تیر کے گرنیکا مقام قابل لحاظ ہے نہ اوسکے اوچٹنے کا اور تیر کے اوچٹنے
سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک مقام سے دوسرے تک ٹکرا کر جاسے ۔ ملا

مقام اور زمانہ جو تیرون سے سر کرنے کے واسطے موزون نہین ہے

۱۹ تند ہوا چلنے کے وقت اور ناہموار زمین پر تیر نہ چلایا جاسے چنانچہ
اس باب مین پتامہا کا یہ قول ہے کہ جب ہوا تند اور زمین ناہموار ہو تو
دانشمند تیر نہ لگا چھوڑے نہ ایسے مقامون پر جہین درختون یا اور شے کی وجہ سے رکاوٹ ہو
السندادرا ہو یا زمین ناہموار ہو اور اوسپر گھاس اور سبزی اور بیلین اور
کیچڑ یا پتھر مضمون ہو ۔

اگر شخص ملزم اوس مقام سے جہان وہ غوطہ لگایا ہو سرک جاوے تو وہ مجرم متصور ہوگا

۲۰ یہ جو قول اوپر واقع ہوا ہے کہ ستا واپس آنے پہلے کے اگر ملزم
پانی کے اندر ڈوبا رہے تو وہ قابل براءت ہوگا ۔ ملا اسکا مقصود
یہ ہے کہ جو شخص قبل واپس لائے جانے تیر کے اپنے جسم کو سطح آب
پر نمودار کرے وہ مجرم تصور کیا جائیگا اور پتامہا نے اوس شخص کو مجرم
قرار دیا ہے جو غوطہ لگانے کے مقام سے سرک جاوے چنانچہ اس باب مین
یہ قول ہے کہ اگر اوسکے جسم کا کوئی عضو بھی نمودار ہو یا اوس مقام

ملا واسے شتو ۔

ملا ایضاً ۔

ملا واسے تو بلا تندرپہ ۔

ملا اس فصل کی وضع معاینہ کیجاسے ۔

ست جہان کہ اوسنے پہلی غوطہ لگایا ہو دوسری جگہ سرک جاے تو وہ کسی حالتمین بھیگنا نہین سمجھا جائیگا ملہ ؛

یعنی تحریر کہ مجرم کے کان سیلے آب پر نمودار نہون ؛

۱۸۱۔ یہ جو عبارت اوپر تحریر ہوئی ہے کہ مجرم کے جسم کا کوئی جزو بھی نمودار نہو الخ مفہوم اسکا یہ ہے کہ کان سے نیچے تک کوئی مقام اوسکے جسم کا پانی کے اوپر نمودار نہو کیونکہ کان کا ذکر بالتخصیص کیا گیا ہے اور اس باب مین یہ قول ہے کہ اگر اوسوقت مین جبکہ ملزم پانی کے اندر ہو صرف اوسکا سر دکھائی دے مگر اوسکا کان اور ناک نمودار نہو تو ایسی صورت مین بھیگنا ہی اوسکی تسلیم کرنی چاہیے ملہ۲

ف اعادہ قواعد مذکورۂ بالا کا ؛

۱۸۲۔ جو قواعد کہ پانی کے طریقہ تصدیق غیبی سے متعلق ہین انکا اعادہ اس مقام پر کیا جاتا ہے یعنی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہو پہلے نشان کی لکڑی متصل اوس قسم کے مقام آبی کے نصب کیجاے جسکا بیان اوپر ہوا ہے پھر اوسقدر فاصلہ پر جسکی تشریح ہو چکی ہے ایک نشانہ قائم کیا جاے اسکے بعد نشان کی لکڑی کے قریب تیر و کمان کی پوجا کیجاے بعدہ ورن سے پانی مین تصرف کرنیکی التماس کیجاے اور اوسکی پوجا کر کے اخیر مین ہوم کیا جاے اور پھر دہرم اور اور دیوتاؤن کی پرستش کیجاے اور حاکم اعلی کو چاہیے کہ اوس شخص کے سر پر جس سے تصدیق غیبی کا عمل کرایا جاے الزام تحریری باندھکر پانی کی طرف مخاطب ہو کر یہ عمل پڑھے کہ اے پانی تو جملہ مخلوقات کی زیست کا باعث ہے ۔

ملہ قول نارد برہسپتی منقولہ وا ے تو لیکن بیو یا رمیو کھہ مین بطور قول پتامہا کے مندرج ہے

ملہ۲ وا ے تو لیکن بیاد تندیا و ریبو تا رمیو کھہ مین بطور قول کاتیاین کے لکھا ہے ؛

اسکے بعد شخص مذکور پانی کی طرف متوجہ ہوکر یہ منتر پڑہے کہ اے
برن امر حق ظاہر کرکے میری برات کر۔ بعد ازان اوس آدمی کی طرف
جاوے جو ایک ستون کے سہارے سے پانی مین ناف تک کہڑا ہو
پہر تین تیر کہ جاوین اوسی ایک تیز رفتار رپیک اوس مقام پر جاوے
جہان دوسرا تیر گرا ہو اور اوسکو اوٹہا لے اور دوسرا آدمی نشان کی لکڑی
کے قریب کہڑا رہے تب حاکم اعلی تین مرتبہ اشارہ تالی بجاوے اور
بمجرد اس اشارہ کے ملزم غوطہ لگاوے اور رپیک دوڑے اور تیر لے آوے

فصل پانچوین

ذکر اوس طریقہ تصدیق غیبی کا جو زہر سے متعلق ہے

اب وہ قاعدہ بیان کیا جاتا ہے جو زہر کے باب مین ہے اور شرح اوسکی یہ ہے کہ تو اے زہر برہم سے پیدا ہوا ہے اور راستی کی صفت پر قادر ہے مجکو اس اتہام سے بری کر اور بذریعہ اپنی صفائی کے میرے حق مین آب حیات ہوجا۔[1] ملزم کو چاہیے کہ عمل مذکور پڑہ کے سرگ یا ہمسیل جبہ زہر کہاوے اور اگر زہر بلا بیماری ہونے علامات شدید کے ہضم ہو جاوے تو یہ امر اوسکی بیگناہی پر دال ہوگا۔[2] — ذکر اوس منتر کا جو اس طریقہ کے مراسم کا

۲— ملزم کو چاہیے کہ زہر کی جانب مخاطب ہوکر یہ عمل پڑہے — توضیح قول مذکورہ بالا

---

[1] قول جاگبلک منقولہ بیر مترادوا ے اور دا ے تتو

[2] ایضاً

کرے تولے زہر الخ ما بعد تک وہ زہر کھاوے جو کوہ ہمالہ پر پیدا ہوا یا کسی
جانور کے سینگ سے حاصل ہوتا ہے اور اگر وہ بلا لاحق ہو تو زہر کی
علامات شدید کے اوسکو ہضم کر جاوے تو وہ بری متصور ہوگا
زہر کی علامات شدید ظاہر ہونے سے یہ مراد ہے کہ کل جسم کی کیفیت
اصلی متغیر ہو جاوے چنانچہ اس باب مین یہ قول ہے کہ زہر کی
علامات شدید سے وہ حالت مراد ہے جبکہ کل جسم کی کیفیت اصلی متغیر
ہو جاوے ۲ سلہ

زہر کی علامات شدید ظاہر ہونیکا ذکر +

۳ نظام جسمانی سات اجزا سے مرکب ہے مثلاً پوست و خون و گوشت
اور پانی اور ہڈی اور مغز اور نطفہ سے ۔ زہر کی علامات شدید بھی سات
قسم کی ہین چنانچہ کیفیت اونکی بصراحت تین تنتر مین لکھی ہے ۔ اور وہ یہ ہے
۔ اول شدید علامت زہر کی یہ ہے کہ جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتین او
دوسری یہ کہ بدن پر عرق آوے اور منہ خشک ہو جاوے تیسری اور
چوتھی یہ ہے کہ بدن کا اصلی رنگ متغیر ہو جاوے اور اوسپر لرزہ طاری
ہو پانچوین سلب طاقت اور آواز مین خلل اور ہچکی آنا چھٹے ضیق تنفس
اور اختلال حواس اور ساتوین مرگ ۳ سلہ +

ذکر مہادیو کی پرستش کا +

۴ ایسی صورتمین مہادیو کی پرستش ضرور ہے چنانچہ اس
باب مین نارد کا یہ قول ہے کہ حاکم اعلی بہت رکھکر مہادیو کی پوجا
کرے اور اوسکو گل اور اور چیزین بطریق نذر چڑھاوے اور منتر پڑھے

سلہ دفعہ امتحانیہ ۔ اسے +

سلہ بیر متر او دواسے +

سلہ بیر متر او دواسے و دواسے تنتر +

اور پھر دیوتاؤن اور برہمنون کے روبرو زہر کے طریقہ پر عمل کرلے ۱۔

حاکم اعلی کیا عمل کرے چاہیے

۵۔ حاکم اعلی کو چاہیے کہ برت رکھکر مہادیو کی پوجا کرے اور مہادیو کے سامنے زہر رکھے بذریعہ اختتام اوسکی پرستش کے دھرم اور راور دیوتاؤن کی پوجا اور ہوم کرے اور ملزم کے سر پر بیان تحریری رکھکر دکھنی طرف سطور پر مخاطب ہو کر اے زہر تجکو برہما نے واسطے گرفت بد نفسون کے بنایا ہے اپنی صفت اصلی گنہگارون کی نسبت ظاہر کر اور بیگناہ کے حق مین آب حیات ہو جا۔ لیے دھر تو موت کی شکل ہے اور تجکو برہما نے پیدا کیا تو اس آدمی کو الزام سے بری کر اور بذریعہ اپنی صفت نیک کے اوسکے حق مین آب حیات ہو جا ۲۔

کس طور سے زہر دیا جاوے

۶۔ بعد پڑھنے عمل مذکورہ کے ملزم کو بٹھا کر اور شمال کی طرف رخ کرا کے زہر کھلایا جاے چنانچہ اس باب مین نارد کا یہ قول ہے کہ حاکم اعلی کو چاہیے کہ باستقلال طبیعت اپنا رخ شمال یا مشرق کی طرف اور ملزم کا رخ شمال کیجانب کر کے برہمنون کے روبرو اوسے زہر دیوے ۳۔

ذکر اون زہرون کا جو اس طریقہ کے واسطے مناسب ہین

۷۔ بت سنابہ اور اسی قسم کے زہر ایسی صورت مین دینے کے قابل ہین چنانچہ پتامہا کا یہ قول ہے کہ سرنگ یا بت سنابہ یا ہج دیا جاوے ۴۔

---

۱ بیاد تتو اوپیدو داسے تتو

۲ قول پتامہا منقولہ بیر متراد واسے وبیاد تتو

۳ بیر متراد واسے دواسے تتو

۴ ایضاً

کس قسم کے زہرون کا استعمال ممنوع ہے +

٨ اوس قسم کے زہرونکا بھی ذکر کیا گیا ہے جو استعمال سے قابل نہین ہین مثلاً یہ لکھا ہے کہ مصنوعی اور بوسیدہ اور بناوٹی زہر نہ دیا جاوے ١ اور نارد نے بھی اس باب مین یہ لکھا ہے کہ احتیاط رہے کہ زہر بیابانی اور زہر کا جوہر نہ دیا جاوے اور نہ ایسی شے جسکو زہر کا دہوان دیا گیا ہو یا جسمین زہر کی آمیزش ہوا اور نہ زہر حیوانی اور نہ وہ زہر جو کدو تلنے وغیرہ مین رکھکر بنا لیا جاوے ٢ +

ذکر اوس وقت کا جو زہر عمل کیواسطے مناسب ہے +

٩ زہر دینے کا وقت نارد نے اسطور پہ بیان کیا ہے کہ زہر حسب مقدار مذکورۂ بالا وزن کرکے سرد موسم مین دیا جاوے اور جو شخص شاستر سے واقف ہوا اوسکو چاہیے کہ دوپہر کے بعد یا علی الصباح یا سرشام یا دوپہر کے وقت نہ دے ٣ +

مقدار زہر کھلانے کی موسمون کے بموجب مختلف ہے +

١٠ دیگر موسمون مین مقدار مذکورۂ بالا سے کم زہر دینا چاہیے چنانچہ اس باب مین یہ قول ہے کہ برسات کے موسم مین چار جو کی برابر اور گرمی کے موسم مین پانچ اور موسم سرما مین سات جو کی برابر اور موسم خزان مین اوس سے کم دینا چاہیے لفظ اس سے کم سے جو اس جگہ واقع ہوا ہے اس سے چھ جو مراد ہے ٤ +

مقدار زہر کھلانے کی موسم مناسب مین +

١١ سردی کے موسم مین بھی شامل ہے جبکہ

١ بیرمترادوا سے وداسے تتو +
٢ بیرمترادواسے وداسے تتو +
٣ بیرمترادواسے +
٤ بیرمترادواسے وداسے تتو +

شبنم پہونچی ہو کیونکہ تجرب شدہ سروتی ملا ہو سند۔ بت مین اس محل پر واقع ہوا ہے اوس سے دونون معنی مفہوم ہوتے ہین۔ جملہ تعریف تصدیق غیبی کے عمل کے لئے موسم بہار علی العموم مخصوص ہے لہذا اوسی موسم مین سات جو کی برابر زہر گھی مین ملاکر کھلانا چاہئے چنانچہ اس باب مین نارد کا قول یہ ہے۔ کہ سچے حصہ ایک پل کا بیسوان حصہ یعنی بیسوین حصہ مذکور کا آٹھوان حصہ زہر کا گھی کے ساتھ ملاکر اوس شخص کو دیا جاوے جس سے یہ عمل کرایا جاوے۔ ملہ

۱۲۔ ایک پل چار سون کی برابر ہے۔ چھٹا حصہ پل کا مساوی ہے دس ماشہ اور دس جو کے تین جو کا ایک کرشنل ہوتا ہے اور پانچ کرشنل کا ایک ماشہ اور ایک ماشہ برابر ہے پندرہ جو کے اور دس ماشہ ڈیڑہ سو جو کے مساوی ہین اور دس ماشے اور دس جو برابر ہین ایک سو ساٹھ جو کے اور یہی چھٹا حصہ ایک پل کا ہے اور اس چھٹے حصہ ایک پل کا بیسوان حصہ آٹھ جو کے برابر ہے اوسمین سے اگر آٹھوان حصہ نکال ڈالین تو ایک جو کم ہو جائیگا اور یہ کمی برابر ہے اوس آٹھوین حصہ کے جو پل کے چھٹے حصہ کے بیسوین حصہ سے لیا جاوے اور مابقی مساوی ہے سات جو کے۔ اسقدر زہر گھی کے ساتھ مخلوط کرکے کھلایا جاوے لیکن گھی کی مقدار زہر سے تیس گنی ہونی چاہیئے۔

ذکر اوزان کا یہان سے دہر کی مقدار دریافت کیجاتی ہے۔

ملہ داسے تتو۔

ملہ بیر متراودا سے تتو۔

ملہ بیر متراودا سے گاورما سے تتو۔

زہر گھی کے ساتھ مخلوط کیا جاتا ہے ۔

۳۔ اسکا نتائن کا قول ہے کہ صبح کے وقت ہر دیگہ مین زہر خوب باریک پیس کر تیس گنے گھی کے ساتھ مخلوط کرکے بلاتخصیص سب شخصون کو دیا جاتا ہے ۔ معنے اوسکے یہ ہین کہ زہر سے تیس گنا گھی ہو جسمین زہر مخلوط کیا جاوے ۔ ۱

سحر اور تریاق کی نسبت احتیاط کیا جاوے ۔

۴۔ جس شخص پر یہ عمل کیا جاوے اوسکی نگہبانی ضرور ہے تاکہ ساحر اور اور ایسے اشخاص اوسکے پاس نہ آنے پاوین چنانچہ اس باب مین یہ قول واقع ہوا ہے کہ راجہ کو چاہئے کہ جس شخص پر یہ عمل کیا گیا ہو اوسکی نگہبانی کے واسطے تین یا پانچ دن رات کے لئے اپنے آدمی مقرر کرے تاکہ اوسکی نسبت عملیات ساحری وغیرہ نہ کئے جاوین اور اس امر کی تحقیقات کرے کہ شخص مذکور کے پاس کوئی دوا یا منتر یا بوٹی یا معدنی شے چھپی ہوئی موجود زہر کے لئے خاصیت تریاق رکھتی ہو ۔ ۲ قول تذکرہ بالا پتامہا کا ہے ۔

زہر کی صفات ۔

۵۔ زہر کی آزمائش بھی کر لینی ضرور ہے ۔ زہر ایسے چاہئین جو حیوانون کے سینگون یا ہمالہ کے پہاڑ سے حاصل ہوتے ہون اور وے اعلی قسم کے ہون اور اونکی بو اور رنگت اور مزہ ایسے ہون جو عوام مین مشہور ہین اور جنکا دور ہونا منترون کے ذریعہ سے ممکن نہو ۔ ۳

زہر کی اثر کے واسطے زمانہ معین کیا گیا ہے ۔

۶۔ زہر کھلانے کے بعد ایک خاص زمانہ کا تعین کیا گیا ہے یعنی اوسقدر عرصہ کا جسمین کہ ایک شخص پانچ سو تک تالی بجا سکے اس

۱ بیرمتراودا سے ودا سے تو ۔

۲ ایضاً ۔

۳ قول نارد منقولہ بیرمترادداسے ودا سے تو ۔

عرصہ کے گذرنیکے بعد علاج کرنا چاہئے چنانچہ اس باب مین نارد کا قول ہے کہ جس شخص کو زہر دیا گیا ہے اگر اوسکے جسم مین اس عرصہ تک جسمین پانچ سو مرتبہ تالی بجائی جاوے کسیطرحکا تغیر واقع نہو تو اوسکو بری تصور کرنا چاہئے اور اوسکا علاج ضرور ہے ✚ ملہ

۷ ا۔ پتامہا نے زیادہ عرصہ یعنی ایک دن مقرر کیا ہے لیکن تعلق اسکا اس صورت سے ہے جبکہ زہر مقدار مین کم کہلایا گیا ہو۔ اور اس باب مین قول یہ ہے کہ زہر کہانے کے بعد اگر دن کے آخر وقت تک اوس شخص کو غش نہ آوے اور وہ قے نکرے اور اوسکی صورت متغیر نہو تو وہ بیگناہ تسلیم کیا جائیگا ✚ ملہ

ایک عالم کی رائے زمانہ معینہ مذکورۂ بالا سے زیادہ عرصہ تعین کیا گیا ہے ✚

۸ ا۔ حاکم اعلی برت رکہکر اور مہادیو کی پوجا کرکے اور مہادیو کے سامنے زہر رکہکر اور دہرم اور اور دیوتاون کی پرستش کرکے اور جس شخص سے یہ عمل کرایا جاوے اوسکے سر پر الزام تحریری رکہکر اور زہر کی نیایش کرکے اور اپنا رخ جنوب کیجانب کرکے شخص مذکور کو زہر کہلاتے اور شخص مذکور زہر کی نیایش کرکے اوسے کہالے اسی ترکیب کے مطابق یہ عمل کیا جاوے۔ زہر کے طریقہ کا یہی قاعدہ ہے جو اوپر مذکور ہوا ✚

اعادہ ✚

ملہ بیرمتر ادواے وواسے تتو ✚

ملہ بیرمتر اودواے ✚

فصل چھٹی

ذکر اوس طریقہ تصدیق غیبی کا جو آب متبرک سے متعلق ہے

(تسلسل سے اوس طریقہ عمل کرنا چاہیے) ا۔ اب متبرک کے طریقہ کا اب ذکر کیا جاتا ہے ۔ حاکم اعلیٰ کو چاہیے کہ ہیبت ناک دیوتاؤن کی پرستش کر کے منجملہ اوس پانی کے جسمین دیوتان موصوف کو غسل کرایا ہو تین چلو پلوائے ۔ سہ ا

(تشریح قول مندرجہ بالا) ۲۔ پرستش کر کے یعنی خوشبودار چیزون اور پہولون وغیرہ سے پوجا کر کے ۔ ہیبت ناک دیوتا ۔ یعنی درگا اور آدت وغیرہ ان دیوتاؤن کو نہلاوین اور پانی کو جمع کرین اور حاکم اعلیٰ پانی کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہے ۔ اسے پانی تو جملہ مخلوقات کی جان ہے سہ ۲ یہ کہکر اوس پانی مین سے تین چلو اوس شخص کو جس سے اس طریقہ پر عمل کرایا جائے پلوائے اور ملزم اوس آب متبرک کو ایک اور برتن مین لیکر یہ عمل پڑہے ۔ اسے برن تو اپنی صداقت کے ذریعہ سے مجھے بری کر سہ ۳

(جن رسوم کا ذکر اوپر طریقوں کے ضمن میں ہوا ہے اونکو اس عمل میں بھی ادا کرنا چاہیے) ۳۔ اول ادا کرنا اون رسوم کا چاہیے جنکا اور طریقوں مین بیان ہوا ہے مثلاً دہرم اور اور دیوتاؤن کی نیائش اور پرستش اور ہوم کا کرنا اور الزام تحریری کا منتر کے ساتھ ملزم کے سر پر رکہنا ۔

سہ ا قول جاگبلک منقولہ سمرتی چندریکا [illegible] منتر او [illegible] مندرج ۔

سہ ۲ یہ قول اوپر بہی لکھا گیا ہے ۔

سہ ۳ ایضاً ۔

۴ — ادنی دیوتاؤن کے باب مین جلو اس طریقہ کے عمل مین غسل کرانا چاہیے اور نسبت عرق متناسب اونہاون اشخاص کے جو اوسکے مرام کے لئے مجاز نہین پتامہا نے یہ قواعد لکھے ہین کہ حاکم اعلی کو چاہیئے کہ مجرم کو اوس دیوتا کا پانی پلوائے جسکا وہ خصوصاً معتقد ہو اور اگر وہ شخص کل دیوتاؤن کا بدرجۂ مساوی معتقد ہو تو اوسکو وہ پانی پلایا جائے جسمین سورج کی مورت کو غسل دلایا ہو — چورون اور اون شخصون کو جو سپاہی پیشہ ہین وہ پانی پلایا جائے جسمین درگا کو اشنان کرایا ہو لیکن برہمن کو کسی صورت مین وہ پانی نہ پلایا جائے جسمین نہا سکے یعنی سورج کو نہلایا ہو درگا کی جہلی آورت یعنی سورج کی کرن یعنی منڈل کو پانی مین دہولینا چاہیئے اور علی ہذا القیاس ور دیوتاؤن کی اسلحہ کو بہی ۱ یہ قاعدہ دیوتاؤن کے باب مین ہے

۵ — صورت یقینی اور علی العموم شک کی صورتون مین آب متبرک دینا چاہیئے اور باہم تصفیہ کرنیکی حالت مین بہی تاکہ دل کا شبہہ رفع ہو جائے — آب متبرک کے طریقہ پر صبح کے وقت برت رکھکر اور غسل کرکے گیلے کپڑے پہنے ہوئے ایک دینیدار جو افعال بد کا عادی نہو عمل کرے ۲ — دینیدار سے وہ شخص مراد ہے جو خدا کے وجود کا قائل ہو —

۶ — جو شخص بدمست یا زانی یا افعال بد کا عادی یا فریبی یا دہریہ ہو اوسکو کوئی عقلمند آب متبرک نہ دیگا — سخت مجرم اور بدین اور احسان فراموش اور نامرد اور کم اصل اور ملحد کو بہی آب متبرک نہ دیا جائے اور نہ

ناسخ یا دیوتاؤن ایک مشہور شخص کو مخصوص ہے

ذکر اون صورتون کا جنمین عمل کیا جائے اور اون شخصون کا جنسے یہ کرایا جائے

ذکر اون شخصون کا جنسے یہ عمل نکرایا جائے

۱ — سمرتی چندریکا — بیاد تندیو — بیرمترادو اسے — داسے تتو

۲ — قول منقول ملیم بہٹ

اون شخص کو جسکی نسبت رسوم متبرۂ معمولی عمل مین نہ آئی ہون اور جسکا جنیو نہوا ہوا ور نہ غلامون کو ہ ملہ

تشریح اون لفظونکی جنسے غیر مجاز ہونا ظاہر ہوتی ہے +

۷ ۔ سخت مجرم ۔۔۔ سے وہ شخص مراد ہے جو جرم کبیرہ کا مرتکب ہو ۔۔۔ بیدین ۔۔۔ یعنی جو اپنی قوم یا گروہ کا مذہب ترک کرتا ہوا ور رافضی ہو ۔۔۔ کم اصل ۔۔۔ یعنی وہ شخص جسکی مان شریف قوم کی ہوا ور باپ ادنی قوم کا ۔۔۔ لفظ غلامون مین مچھلی والے وغیرہ بھی داخل ہین ۔۔۔ یہ قاعدہ اون شخصون کی نسبت ہے جو اس طریقہ پر عمل کرنیکے مجاز نہین ہین +

حاکم اعلیٰ کی بابت منصبی کا ذکر +

۸ ۔ نارد کے قول سے مفہوم ہوتا ہے کہ حاکم اعلیٰ کو گاے کے گوبر سے کنڈل یعنی دائرہ بنانا چاہیے اور جس شخص سے تصدیق غیبی کا عمل کرایا جاے اوسکا رخ مشرق کی جانب اور اوسے کنڈل کے اندر کھڑا کرکے آب متبرک دے ۔ قول نارد اس باب مین یہ ہے کہ ملزم کو لاکر اور مشرق کیجانب اوسکا رخ اور کنڈل کے اندر کھڑا کرکے اوسے تین چلو پانی پلواے ملہ +

اگر ملزم پر چودہ روز کے عرصہ مین کوئی مصیبت نازل نہو تو وہ گنہگار نہین ہے +

۹ ۔ اگر یہ اعتراض کیا جاے کہ ترازو سے زہر تک جتنے طریقے تصدیق غیبی کے ہین اونکے عمل کے انجام مین گنہگاری اور بیگناہی کی تنقیح ہوجاتی ہے مگر ایسا نتیجہ آب متبرک کے عمل مین ظاہر نہین ہوتا تو اوسکے جواب مین یہ قول مرقوم ہے کہ جس شخص پر چودہ روز کے عرصہ مین خدا یا راجہ کیجانب سے کوئی مصیبت سخت نازل نہو تو وہ بلاشک بیگناہ ہے

ملہ قول نارد منقولہ واسے تتو +

ملہ قول نارد منقولہ بیاو تندریووا سے تتو +

ملہ قول جاگبلک منقولہ بیاو تندریہ +

جس شخص کی نسبت قبل شقضی ہونے چودہ دن کے کوئی مصیبت یا سخت تکلیف خدا یا راجہ کی طرف سے واقع نہو اوسکو گنہگار تصور کرنا نہ چاہیے اور نہ اوسکو جسپر تکلیف عائد ہوئی ہو کیونکہ جملہ مخلوق فانی پر تکلیفات خفیفہ عائد ہوتی رہتی ہین اور لفظ سخلا کی طرف سے جو واقع ہوا ہے اوسکے معنی یہ ہین کہ صورت انسان کیجانب سے نہوئی ہو ✦

۱۰- اگر میعاد معینہ کے بعد کوئی مصیبت نازل ہو تو جرم کا اطلاق نہوگا۔ چنانچہ اس باب مین نارد کا یہ قول ہے کہ- اگر شخص کو دو ہفتہ کے بعد کوئی بری مضرت پہونچے تو میعاد معینہ کے گذر جانیکے باعث سے اوسکو دانا لوگ ماخوذ جرم نہ تصور کرینگے مـ۱ ✦

۱۱- چودہ روز کے اندر- یہ میعاد سنگین صورتون سے متعلق ہے چنانچہ یہ امر اس قول سے واضح ہے کہ- جرائم سنگین مین انپر عمل کرنا چاہیے مـ۲ خفیف صورتون مین پتامہانے یہ میعاد مقرر کی ہے- خفیف صورتونمین آب متبرک پر عمل کرنا چاہیے- میعاد معینہ یہ ہے جس کسی شخص کو تین یا سات شب یا بارہ روز یا دو ہفتہ کے عرصہ مین کوئی مضرت پہنچے اوسکو مجرم تصور کرنا چاہیے مـ۳ ✦

۱۲- امر نالش سنگین نہونے کی صورت مین اوسکی تین قسم کی گئی ہین اول قسم کی صورت مین تین شب اور دوسری مین سات شب اور تیسری مین بارہ دن کی میعاد مقرر کی گئی ہے- تصدیق

گر تفتیش میعاد معینہ کے بعد مصیبت نازل ہو تو یہ امر گنہگاری کا وجہ ثبوت متصور نہو گا ✦

مقدمات خفیفہ مین میعاد معینہ کم ہے

کمی وبیشی خفت کے بموجب میعاد معینہ مختلف ہے ✦

مـ۱ بیاد تندلوا ور بیر متر اودا سے ودا سے تتو ✦

مـ۲ وا سے تتوہ

مـ۳ سمرتی چندریکا- بیاد تندلو- بیر متر اودا سے لیکن دا سے تتومین بطور قول جاگبلک منقول ہے ✦

غیبی کا طریقہ جو آب متبرک سے متعلق ہے اوسکا اس طور پر بیان ہوا ہے جو اوپر مذکور ہوا +

فصل ساتوین

ذکر اوس طریقہ تصدیق غیبی کا جو چانول چبوانے سے متعلق ہے

چوری کے مقدمہ مین کس طریقہ پر عمل کرانا چاہتے +

۱۔ جوگیشر نے پانچ بڑے طریقے تصدیق غیبی کے ترازو سے آب متبرک تک بیان کئے ہین جنکا اوپر ذکر ہوا ہے لیکن جرائم خفیفہ کے لئے اور طریقہ تصدیق غیبی کے دیگر سمرتیون مین مندرج ہین پیتامہا کا یہ قول ہے کہ چانول کے طریقہ کے عمل مین لانیکا جو حکم ہے اوسکا بیان مین کرونگا۔ چوری کے مقدمہ مین جو چانولون کے طریقہ پر عمل کرانا چاہتے نہ اور صورتون مین اور یہی امر متحقق ہے۔

ذکر اون رسوم کا جو اس طریقہ سے متعلق ہین +

۲۔ شالی [۱] قسم کے سفید چانولون کو استعمال مین لانا چاہتے نہ اور قسم کے۔ ایک طاہر شخص چانولون کو اوس پانی کے ساتھ جس سے سورج دیوتا کی مورت کو اشنان کرایا ہو مٹی کے برتن مین دھوپ مین رکھکر ملاوے اور تمام شب اوس برتن کو اوسی جگہ رہنے دے بعد ازان حاکم اعلی کو چاہئے کہ شخص ملزم کو جو مشرق کیجانب رخ کرکے کھڑا ہو اور برت رکھکر اور غسل کرکے آیا ہو چانول چبوائے اور ایک پتی پر اونکو تھکوائے پتا پیپل کے درخت کا ہو نہ کسی اور درخت کا [illegible]

[۱] شالی علی العموم چانولون کو کہتے ہین خصوصا اون دو اقسام کے چانولون کو جو سفید اور سرخ ہوتی ہین سفید عمیق پانی مین اور سرخ صرف زمین مین پیدا ہوتی ہین +

تپایا ہوا جب ٹھنڈا ہو جاوے تب پہلا استعمال مین لاوے +

۳۔ اگر چبے ہوئے چانول سے خون لگا ہوا ہو یا ملزم کا منہ اور حلق خشک ہو جاوے اور اوسکا جسم کانپے تو اوسکو گنہگار تصور کرنا چاہیئے ۱۔ حاکم اعلی کو چاہیئے کہ اوس شخص سے جسکے سر پر الزام تحریری رکہا گیا ہو چانول چبوا کر تہکواوے اس طریقہ مین بہی دہرم کی ستایش و نیایش اور اور رسوم کا ادا کرنا اسیطور پر چاہیئے جیسا کہ اوپر اور طریقون کے ضمن مین بیان ہوئے ہین اور یہ قاعدہ عام کل طریقون تصدیق غیبی سے متعلق ہے +

جلد اول حصہ سوم مین جو کہ دہرم شاستر کا ہے ملزم کو غسل کرکے اور نماز پڑہ کر طریقہ پر عمل کرنا چاہیئے +

فصل آٹھوین

ذکر اوس طریقہ تصدیق غیبی کا جو گرم دہات سے متعلق ہے

۱۔ گرم دہات کی طریقہ تصدیق غیبی کا بیان تپا مہاتی اسیطور پر لکہا ہے ۔ ایک گول پیالہ سونے یا چاندی یا تانبے یا مٹی کا بنوا لیوے جسکا سولہ اونگل محیط اور چار اونگل عمق ہو ۲۔ سنسکرت مین جو اس محل پر لفظ منڈل مستعمل ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ظرف مدور ہو ۳۔ برتن بیس پل گھی اور تیل سے بہرا جاوے اور جب یہ بخوبی گرم ہو جاوے تو اوسمین ایک ماشہ سونا ڈالدیا جاوے بعد ازان ملزم کو چاہیئے کہ انگوٹھی

قت اسیطور سے اس طریقہ پر عمل کرنا چاہیئے +

۱۔ چہرنت اون پہاڑون مین جہان برف پڑتی ہے پیدا ہوتا ہے +

۲۔ سمرتی چندریکا ۔ بیاوتندریو ۔ بیرمتراودا ۔ واسے تفو +

۳۔ مصنفان سمرتی چندریکا اور بیاوتندریو اور بیرمتراودا اور دہاتمونی اس قول کو معنی دیکر اسیطور پر لکہے ہین +

اور انگشت شہادت سے اوس سونے کو نکال لے ۔ جسمین شخص کے ہاتھ نہین اور اونمین آبلہ نہ پڑے اور اونگلیون کو کچھ مضرت نہ پہونچے وہ اپنی نیکی کے ذریعہ سے بری ہوجاتا ہے ۔ ۱

۲ ۔ قول مذکورۂ بالا مین جو لفظ ۔ نکال لے ۔ آیا ہے اوس سے صرف برتن کے اوٹھا لینے سے مراد ہے اوسکو اوٹھا کر ایک جانب پھینک دینا ضرور نہین ہے ✦

ف جبر بری کا ثبوت ۵

ف تصریح ۶

۳ ۔ دوسرا طور یہ ہے کہ ایک برتن مین جو سونے یا چاندی یا تانبے یا لوہے یا مٹی کا ہو کانسے کا گہی رکہے اور ایک پاک شخص اوسکو گرم کرے اور ایک ٹکڑا دہات کا جو سونے یا چاندی یا تانبے یا لوہے کا ہو خوب صاف کرکے اور گہی سے ایکبار دہو کر اوسمین یعنی گہی مین جو خوب جوش مین ہو اور جسمین ناخن تک نہ ڈوبا جاسکے ڈالا جاے اور گہی کی آزمایش کے واسطے اوسمین ایک پتا آکہ کا جو پرستش کے لئے پاک کیا گیا ہو ڈالے جبکہ اوسکے ڈالنے سے گہی مین آواز سن سناہٹ کی آنے لگے تب حاکم اعلی کو چاہیے کہ گہی کی جانب مخاطب ہوکر اوسے منتر کہے کہ تو بڑی متبرک چیز ہے ۔ اے گہی تو رسوم پرستش کے واسطے نہایت پاک شی ہے ۔ اے آگ تو گنہگارون کو بالتخصیص جلا دیتی ہے اور جو بیگناہ ہین اونکے لئے سرد ہوجاتی ہے ۔ حاکم اعلی کو چاہیے کہ ملزم سے جو برت رکہکر اور غسل کرکے گیلے کپڑے پہنے ہو اوس دہات کو گہی مین سے نکلواے ۔ بعد ازان منصفون کو چاہیے کہ ملزم کی انگشت

ف اس طریقہ کے عمل مین اینیکا اور طریقہ ۷

مصنفان سمرتی چندریکا اور ویا وہار مدیو اور بیر متر اودیا سے و دا سے کے اتو سنا نے اس قول کے معنی دوسرے طور پر لکھے ہین ✦

شہادت معاینہ کرین اگر اوسپر الزام ثابت ہو تو وہ شخص بیگناہ ہے ورنہ مجرم ہے سلہ

۴ــ اس طریقہ مین بھی دھرم کی نمایش اور اوسیطرح کی سوم اور اگنی ضرور ہین ــ اوپر جو منتر گہی کی نسبت لکھا گیا ہے اوسکو حاکم اعلی پڑھے ہے +

۵ ــ اے آگ تو جملہ مخلوقات کے اندر رہتی ہے سلہ یہ منتر وہ شخص پڑھے جس سے تصدیق غیبی کا عمل کرایا جاے +

۶ ــ قول متذکرہ بالا مین جو یہ عبارت آئی ہے کہ ــ انگشت شہادت معاینہ کیجاے ــ اس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ اسی انگلی سے دانت نکال لیا جاے ــ یہ مختصر بیان گرم دانت کے طریقہ تصدیق غیبی کا ہے +

فصل نوین

ذکر اوس طریقہ تصدیق غیبی کا جو دھرم اور ادھرم سے متعلق

اس طریقہ تصدیق غیبی جو دھرم اور ادھرم سلہ کے نام سے موسوم ہے اوسکی نسبت پتامہا نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ ــ مین اب دھرم اور ادھرم کے طریقہ کو بخوبی بیان کرونگا یہ طریقہ قاتلون اور دیوانی مین نالش کرنے والون اور اون اشخاص کے

سلہ سمرتی چندریکا ــ بیر متر اودا ــ داے تتو +

سلہ ایضاً +

سلہ دھرم سے ملکا بعدل اور ادھرم سے [illegible]

تصدیق غیبی [illegible] گیا اور [illegible] مین بھی اوسی طرح [illegible] +

منتر جو ملزم پڑھے +

قول متذکرہ بالا کی تشریح +

ذکر اون صورتون کا جنسے یہ طریقہ متعلق ہے +

لیے ہے جنپر کفارہ لازم ہے ✚ ؎۱

قول منو کی تصریح

۲۔ قاتلوں سے وے شخص مراد ہیں جو مرتکب ہلاکت ہوں دیوانی میں۔ نالش کرنیوالے۔ وے شخص ہیں جو جائداد کی بابت نالش دائر کریں۔ اشخاص جنپر کفارہ لازم ہے۔ یعنی وے شخص ہیں جو تمام خلاف اخلاق سرزد ہوں ✚

کس طریقہ پر عمل کیا جاوے ✚

۳۔ دہرم کی مورت چاندی کی بنائی جاوے اور ادھرم کی سیسہ یا لوہے کی ؎۲ معنی اس قول کے یہ ہیں کہ ادہرم کی مورت کی نسبت اختیار ہے خواہ سیسہ کی بنائی جاوے یا لوہے کی ✚

اس طریقہ عمل کا دوسرا طور ✚

۴۔ پتامہا نے دوسرا طور اس طریقہ کے عمل کا بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ۔ یا حاکم اعلی دہرم کی سفید شکل اور ادہرم کی سیاہ شکل بموجب تصویر یا پارچہ غفص یا اور طرح کے کپڑے وغیرہ پر کھینچے۔ اور دہرم پر پنچ انگ ؎۳ چڑھے اور خوشبودار چیزیں اور ہار چڑھا دیوے دہرم کے ہاتھ میں سفید پھول اور ادہرم کے ہاتھ میں سیاہ پھول دیا جاوے۔ ان دونوں شکلوں کو جنکا اوپر بیان ہوا بنا کر دو گولوں کے اندر رکھے اور گولے مساوی قدر کے گوبر یا مٹی کے بنائے جائیں اور ایک نئے مٹی کے برتن میں پوشیدہ طور پر رکھ دیے جائیں اور یہ برتن کسی جگہ گوبر سے لیپ کر دیوتاؤں اور برہمنوں کے سامنے

؎۱ سمرتی چندریکا۔ ویرمتر اودے ودواے تتو ✚

؎۲ سمرتی چندریکا ویرمتر اودے اور ودواے تتو میں قول پتامہا منقول ہے ✚

؎۳ یہ پانچ چیزیں پاک کرنیکے واسطے استعمال میں لائی جاتی ہے اور گھی اور شہد اور گاؤ دودھ اور گاؤ کے پیشاب سے بنتی ہے ✚

رہتے ہین بعد ازان حاکم اعلی کو چاہیے کہ بطور مرقومہ بالا دیوتا اور موکلان عالم کی نیایش کرے۔ ۱

ملزم کو کس طرح ترغیب ہونا چاہیے ۔

۵ — دہرم کی نیایش کے بعد حاکم اعلی کو الزام تحریر کرنا چاہیے بعد ازان شخص ملزم یہ منتر پڑہے — اگر مین بے قصور ہون تو دہرم میرے ہاتھ مین آجاے اور قصوروار ہون تو گناہ ۲ میرے ہاتھ مین آ جائے ۔ ۳

مہر بیت یا غیر مہر بیت کا ثبوت ۔

۶ — ملزم کو بلا تامل ایک شکل نکال لینی چاہیے اور اگر وہ دہرم کی شکل نکال لاوے تو وہ بری کیا جائیگا اور ادہرم کی شکل ہاتہ مین آجانے سے وہ قصوروار متصور ہوگا ۴ — یہ بیان مختصر دہرم اور ادہرم کے طریقہ تصدیق غیبی کا ہے ۔

ادھیاے دسوین

دیگر طریقون تصدیق غیبی کا ذکر

ذکر اور طریقون کا جو گنہگاری اور بیگناہی کے ثابت کرنے کے لیے استعمال مین لائے جاتے ہین ۔

۱ — علاوہ اسکے امر نالش کی سنگینی اور خفت کے بموجب اور بلحاظ تفریق اقوام کے اور طریقون پر بہی عمل کیا جاتا ہے اور ان کا بیان منو اور اور عالمون نے کیا ہے اور وے طریقے یہ ہین — ایک تو لشک کے مقدمہ مین صداقت کی قسم اور دو لشک کے مقدمہ مین

۱ سمرتی چندریکا اور بیر متر ادواے اور دواسے تتو مین قول پتامہا منقول ہے ۔

۲ گناہ سے یہان ادہرم کی شکل مراد ہے ۔

۳ قول پتامہا منقولہ سمرتی چندریکا و بیر متر ادواے و دواے تتو ۔

۴ ایضاً ۔

ہر ایک شخص سے پانون چہونیکی قسم دلائی جائے اور تین ہون تو نیک افعال کے ثمرہ جاتے رہنے کی قسم اور تین سے زیادہ ہونے کی صورت مین آب مہترک کی قسم دلائی جائے ملہ - حاکم کو چاہیے کہ برہمن کو اوسکی صداقت کی قسم اور چہتری کو اوسکے گھوڑے یا ہاتھی اور ہتیارون اور مویشی کو اوسکی گائے اور غلہ اور سونیکی قسم دلاتے اور اہل حرفہ یا شودر سے یہ قسم لیجائے کہ اگر تو جھوٹ بولیگا تو تمام گناہون کے عذاب تیرے سر پر عاید ہونگے ملہ +

ف بیگناہی کو دریافت کرنیکا طور +

۲ - بیگناہی کے دریافت کرنے کا طور منو نے اسطرح بیان کیا ہے کہ - جس شخص پر کوئی مصیبت جلد نازل نہو اوسکی نسبت تصور کرنا چاہیے کہ اوسنے صحیح قسم کہائی ہے ملہ اور مصیبت کی نسبت یہ امر بیان کیا گیا ہے کہ - جسپر کوئی مصیبت منجانب خدا یا راجہ کی جانب سے نازل نہو ملہ +

ف زمانہ جو مصیبت نازل ہونیکے لیے معین کیا گیا ہے +

۳ - زمانہ جو مصیبت نازل ہونے کے لئے معین کیا گیا ہے وہ مختلف ہے - یعنی ایک رات سے تیسری رات تک اور تیسری سے پانچوین شب تک اور اعلیٰ ہذالقیاس - یہ زمانہ بلحاظ سنگینی اور خفت جرم کے معین کیا جاتا ہے +

ف فریق مغلوب کی نسبت جرمانہ اور سزا علانیہ کیجائے

۴ - جب کہ ان طریقون کے ذریعہ سے ایک شخص کا سچ اور

ملہ بیاد تندیو +

ملہ منو فصل ۸ اشلوک ۱۱۳ منقولہ بیاد تندیو و بیر متر ادوا ہے و وائے تتو +

ملہ منو فصل ۸ اشلوک ۱۱۵ منقولہ بیاد تندیو و بیر مترادوا ہے +

ملہ ایضاً +

دوسرے کا جھوٹ تحقق ہوجاے تو مختلف صورتونمین سزا کی نسبت کاتیاین نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ حاکم اعلی کو چاہئے کہ فریق مغلوب سے جیتنے والے کو ایکسو کا نصف دلواے اور فریق مغلوب مستوجب سزا ہوگا ۱

جرمانہ کی تعداد

۵ - سزا کا بیان اسطور پر کیا گیا ہے کہ زہر کے عمل مین ایکہزار اور پانی کے عمل مین چھ سو اور آگ کے عمل مین پانچ سو اور ترازو کے عمل مین چار سو اور آب متبرک کے عمل مین تین سو اور چانول چبوانے کے عمل مین دو سو اور گرم دہات کے عمل مین ایکسو جرمانہ کیا جاے اور تصدیق غیبی کے ضعیف طریقون مین جرمانہ بہی خفیف چاہئے ۲

تصدیق غیبی کے طریقون مین جو سزا معین ہے اوسکے سوا وہ سزا بہی دیجاے جسکا سابق مین ذکر ہوا ہے

۶ - جو سزا کہ تصدیق غیبی کے طریقون کے واسطے معین ہے اوسکے سوا وہ سزا بہی دیجاے جو قول متذکرہ سابق مین مندرج ہے اور وہ قول یہ ہے کہ اگر مدعی اپنا بیان ثابت کرے اور مدعا علیہ اوسکا منکر ہو اور مغلوب ہوجاے تو مدعا علیہ مذکور زر مدعوہ اور اوسیقدر روپیہ راجہ کو ادا کرے ۳

۱ بیاو تتندریو

۲ قول کاتیاین منقولہ بیاد تتندریو

۳ باب ۲ فصل ۳ دفعہ ۱ ملاحظہ کیجاے

تمام شد

جلد اول